وَلِلّٰہِ عَلَی النَّاسِ حِجُّ الْبَیْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَیْہِ سَبِیْلًا

اور اللہ کیلئے اس گھر کا حج ہر شخص پر لازم ہے جو اس تک آسانی سے راہ پائے

احکام حج

جلد اول

مرتبہ

جناب مولانا [illegible] رفیق صاحب بلند شہری

حسب ارشاد مولوی محمد مجید حسن صاحب مالک اخبار مدینہ بجنور

مدینہ بک ایجنسی بجنور کے لیے مرتب کیا گیا

اور مدینہ پریس بجنور میں

باہتمام مولوی محمد مجید حسن صاحب پرنٹر و پبلشر چھپ کر شائع ہوا

قیمت ہر دو جلد قسم اول [illegible] قیمت ہر دو جلد قسم دوم [illegible]

فہرست مضامین کتاب احکام حج

مقدمہ

حصہ اول (ہدایات سفر)

حصہ دوم (مسائل)

حج

حصہ سوم (زیارات)

فہرست ——— ۳۶۲

مکہ مکرمہ کے مقامات مقدسہ و زیارات

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی علی رسولہ الکریم

عرض مؤلف

رسالہ "احکام موتی" کی تالیف و اشاعت کے بعد مکرمی مولوی محمد مجید حسن صاحب مالک اخبار مدینہ بجنور نے عام ضرورت و خواہش کی بنا پر مجھ سے مسائل حج کے متعلق ایک ایسا جامع اور عام فہم رسالہ مرتب کرنے کی خواہش ظاہر کی جس میں سفر حج کے متعلق ہر قسم کی مفید ہدایات، مقامات متبرکہ کے مذہبی و تاریخی حالات، اور تمام ضروری مسائل حج ہوں۔ مولانا کی یہ فرمائش چونکہ عام منافع پر مبنی اور مسائل و احکام شرعی کے اُن رسائل کی ایک کڑی تھی جن کا سلسلہ میں نے شروع کیا ہے اس لئے میں نے اس خواہش کو لبیک کہا اور حسب فرمائش اس رسالہ کو ترتیب دیا۔
حج کے موضوع پر اردو میں بہت سی کتابیں اور سفرنامے شائع ہو چکے ہیں اور اُن سے حجاج کو یقیناً فائدہ پہنچ رہا ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ اُن میں سے بعض کتابیں صرف مسائل پر مشتمل ہیں، بعض میں سفر حج کے واقعات ہیں اور بعض میں

مسائل و ہدایاتِ سفرِ حج کو اس طرح مخلوط کیا گیا ہے کہ اُن سے متوقع فائدہ حاصل نہیں ہوتا خصوصاً عوام اور معمولی تعلیم یافتہ اشخاص کو اس لئے ضرورت تھی کہ ایک ایسا رسالہ مرتب کیا جائے جس میں ہدایات سفر و مسائل حج وغیرہ کو علیحدہ علیحدہ اختصار و جامعیت کے ساتھ لکھا جائے تاکہ ہر شخص اُس سے فائدہ اُٹھا سکے اور کسی قسم کا تردد یا خلجان دوران مطالعہ میں پیش نہ آئے۔

اس رسالہ میں میں نے انہیں امور کو پیش نظر رکھا ہے اور ہر بات کو مناسب موقع پر لکھنے کی کوشش کی ہے تاکہ عوام و خواص دونوں اس سے فائدہ اُٹھا سکیں اور جس چیز کے متعلق اُن کو معلومات حاصل کرنا ہوں بآسانی دریافت کر سکیں۔

رسالہ ہذا کو میں نے ایک مقدمہ تین حصوں اور ایک خاتمہ پر مرتب کیا ہے مقدمہ میں عرب و حجاز اور بیت اللہ کے حالات اور حج کی مذہبی و تاریخی حیثیت پر مختصر بحث کی گئی ہے۔ پہلے حصہ میں سفر اور ضروریاتِ سفرِ حج کے متعلق ہدایات و معلومات ہیں اور اس سلسلہ میں آغاز سفر سے واپسی تک کی تمام باتوں کو مسلسل بتایا گیا ہے تاکہ حجاج جو ذرا ذرا سی بات کو معلوم کرنے کے لئے سفر میں پریشان و بدحواس سے رہتے ہیں اُن کو اس زحمت سے نجات مل جائے اور اس کتاب کا مطالعہ اُن کا سچا رہنما و رہبر ہو۔ اس حصہ کا ماخذ سفرنامے اور بعض مستند

تاریخی کتابیں ہیں۔ دوسرے حصہ میں مسائل و احکام حج کا بیان ہے
جن کو فقہ کی مستند کتاب درمختار اُس کی شروح وحواشی اور بعض
دوسری معتمد فقہی تصانیف سے لیا گیا ہے۔ تیسرا حصہ مقامات مقدسہ
اور امکنۂ متبرکہ کی زیارات و حالات پر مشتمل ہے اور خاتمہ میں اصطلاحات
کی تشریح اور اُن ضروری عربی الفاظ کی فرہنگ ہے جو آجکل حجاز
میں بولے جاتے ہیں اور جن سے حجاج کو حجاز وغیرہ میں کام پڑتا ہے
مجھ کو اس امر کا اعتراف ہے کہ اختصار کو مد نظر رکھنے کے سبب
بعض جزئیات کی طرف میں نے توجہ نہیں کی ہے ممکن ہے اس
کمی کو بعض حضرات محسوس فرمائیں لیکن حقیقت یہ ہے کہ جزئیات
کی معلومات کا احاطہ ممکن نہیں ہے اور اسی خیال سے میں نے اُنکو
نظر انداز کر دیا ہے۔ اس قسم کی معلومات دریافت سے باسانی
حاصل ہو جاتی ہیں اور کوئی ناگوار پریشانی محسوس نہیں ہوتی۔
خداوند تعالیٰ میری اس کوشش کو دارین میں عافیت کا سبب
بنائے حجاج بیت اللہ الحرام کو اس سے نفع پہنچائے اور میرے
دوسرے مذہبی رسائل "نماز" اور "احکام روزہ" کی طرح اسکو بھی

قبولیت کا شرف بخشے۔ آمین ثم آمین۔

بجنور۔ یو۔پی
۱۵ر جولائی ۱۹۲۸ء

نیازمند
آغا رفیق بلند شہری

مُقَدَّمَہ

جس ارضِ مقدس کی آغوش میں بیت اللہ جیسی باعظمت شے ہے اور جس حرمِ محترم کا طواف و حج زمانۂ تاریخ میں ہمیشہ ہوتا رہا ہو، وہاں جو سرزمین ملائکۂ قدس خصوصاً حضرت جبرئیل علیہ السلام کا مہبط رہی ہے اور پھر وہ بقعۂ مبارک جس میں ہمارے پیغمبرِ خدا احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے پرورش پائی تربیت حاصل کی اور دینِ الٰہی کی دعوت کو پھیلا کر اس کو مرکزِ اسلام بنایا۔ ضرورت ہے کہ حجاج اُس کی عظمت سے آگاہی حاصل کریں اور اُس کے حالات معلوم کر کے اپنے جذبۂ شوق کو ترقی دیں۔ بنا بریں ہم اس مقدمہ میں عرب و حجاز کے مختصر حالات مکہ معظمہ اور حج کی مذہبی و تاریخی حیثیت اور بیت اللہ کی تعمیر و عظمت پر مختلف عنوانات کے تحت میں بحث کرتے ہیں تاکہ قصدِ بیت اللہ سے قبل یا دورانِ سفر میں ان

حالات و ابحاث کا مطالعہ اُن کے لئے بصیرت افروز اور روحانی کیف کا موجب ہو سکے۔

(۱)

عربِ حجاز کے مختصر حالات

جغرافیہ عرب[عـــہ] کا ملک ایشیا میں ایک وسیع جزیرہ نما ہے جس کے مشرق و جنوب میں بحر عرب شمال مشرق میں خلیج فارس اور بحر عمّان شمال میں ملک شام و فلسطین اور مغرب میں بحیرۂ قلزم یا بحر احمر ہے۔

کوہ لبنان (واقع ملک شام) کا ایک پہاڑی سلسلہ شمال مغربی کنارہ سے شروع ہو کر مغربی کنارہ کے آخر تک پھیلتا ہوا باب[عـــہ] المندب تک چلا گیا ہے اور پھر اس سلسلہ پر بطور خط عمود کے ایک اور پہاڑی سلسلہ ہے جو سارے جنوبی

عـــہ عرب کے لغوی معنی فصاحت و زبان آوری کے ہیں۔ چونکہ اہل عرب ہی فصاحت کے سامنے ساری دنیا کو ہیچ سمجھتے تھے اس لئے اپنے آپ کو اُنھوں نے عرب (فصیح البیان) اور بقیہ دنیا کو عجم (ژولیدہ بیاں) کہکر پکارا۔ بعض کی رائے یہ ہے کہ لفظ عرب اصل میں عربۃ تھا جسکے معنے سامی زبانوں میں دشت و صحرا کے ہیں اور چونکہ عرب کا بڑا حصہ دشت و صحرا ہے اسلئے سارے ملک کو اس اعتبار سے عرب کہنے لگے ۱۲ مؤلف

عـــہ باب المندب - کو باب سکندریہ اور بیرم بھی کہتے ہیں چونکہ یہاں دو پہاڑیوں کے درمیان سے جہاز گذرتا ہے اس لئے اس کو باب کہا گیا بعض اشخاص کا بیان ہے کہ اسکندر ذوالقرنین کے جہاز اسی مقام پر آکر ڈوبے تھے اس لئے اسکو باب سکندریہ بھی کہتے ہیں ۱۲

کنارہ پر پھیلا ہوا ہے اور عمان تک چلا گیا ہے ان دونوں سلسلوں کے درمیان ایک خشک و بنجر زمین ہے جس کو تہامہ[ع] کہتے ہیں اور اسی کا دوسرا نام عرب ہے جس کا کل رقبہ ۱۲ لاکھ مربع میل ہے یعنی جرمن اور فرانس سے چوگنا زیادہ وسیع

آب وہوا عرب کی آب و ہوا گرم و خشک ہے۔ موسم سرما میں سخت سردی اور گرمی میں شدید گرمی پڑتی ہے جولائی کا موسم ناقابل برداشت ہوتا ہے باد سموم (لوہ) چلتی ہے جس سے آسمان و زمین کی حالت متغیر ہو جاتی ہے اور مخلوق خدا سخت اذیت پاتی ہے۔

ملکی تقسیم ملک عرب پانچ حصوں میں منقسم ہے یعنی

ا۔ **تہامہ**۔ عرب کا خشک و غیر آباد علاقہ جو بالکل ریگستان ہے اور جہاں سخت گرمی پڑتی ہے۔

۲۔ **یمامہ**۔ ایک غیر مشہور علاقہ جس کو صرف اس بنا پر شہرت حاصل ہے کہ وہاں مسیلمہ کذاب پیدا ہوا تھا۔

۳۔ **نجد**۔ وہ علاقہ جس کو حجاز تہامہ سے علیحدہ کرتا ہے اس صوبہ کا دارالحکومۃ

ع تہم کے معنی ہیں سخت گرمی اور تہمہ اس زمین کو کہتے ہیں جو دریا کی جانب ڈھلوان ہو۔ تہامہ سخت گرم ملک ۱۲

شہر ریاض ہے۔

۴۔ **یمن**۔ عرب کے سارے ملک میں یہ صوبہ نہایت زرخیز ہے۔ اس کا دارالحکومت شہر صنعا ہے جو نہایت خوبصورت اور پُرانا شہر ہے زمانہ قدیم میں اس کا نام عزال تھا۔ اسکندر اعظم نے ہندوستان سے واپس ہو کر اس صوبہ کو فتح کر کے وہاں اپنا دارالسلطنت بنانے کا ارادہ کیا تھا لیکن موت نے اس کی اس آرزو کو پورا نہ ہونے دیا۔ اس صوبہ کے مشہور شہر حضرموت عمان اور نجران وغیرہ ہیں۔

۵۔ **حجاز**۔ عرب کا مشہور آفاق حصہ جو دین اسلام کا مرکز اور پیغمبر خدا حضرت محمد مصطفٰے صلعم کی پیدائش کا مقام ہے اس حصہ کے مشہور مقامات مکہ معظمہ، مدینہ منورہ، طائف اور جدّہ ہیں ان شہروں کے مختصر حالات ذیل میں درج کئے جاتے ہیں۔

مکہ حجاز کا مشہور شہر ہے کسی زمانہ میں یہ غیر آباد کوہستان اور بے آب و گیاہ ریگستان تھا جہاں کوئی رہنے کا نام نہ لیتا تھا آخر قدرت نے آبادی کے سامان پیدا کئے اور حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنے صاحبزادہ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام اور اُن کی والدہ ماجدہ حضرت ہاجرہ علیہا السلام کو یہاں لائے اور

چھوڑ کر چلے گئے خداوند تعالیٰ نے ان کی دعا سے اس بنجر علاقہ کو آباد کر دیا اور بکثرت میوہ جات پیدا ہونے لگے اور حضرت اسمٰعیل علیہ السلام نے یہاں مستقل سکونت اختیار کر لی اس آبادی کا قدیم نام بکہ ہے جیسا کہ قرآن مجید میں ارشاد ہوا ہے
اِنَّ اَوَّلَ بَیْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِیْ بِبَکَّۃَ مُبٰرَکًا (آل عمران) پہلا متبرک گھر جو آدمیوں کے لئے بنایا گیا وہ بکہ میں تھا۔

اُس زمانہ میں جبکہ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام اور اُن کی والدہ ماجدہ نے حجاز میں اقامت اختیار کی تھی دنیا میں کفر و ضلالت کی تاریکی چھائی ہوئی تھی اور تمام مشہور ممالک الحاد و دہریت کے نشہ میں اسقدر سرشار تھے کہ خدائے واحد یکتا سے کوئی آشنا نہ تھا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے دعوت حق کی تبلیغ شروع کی مصر یورپ ہندوستان اور ایران وغیرہ کے باشندوں کو قبول حق پر آمادہ کیا لیکن ایک شخص نے بھی اُن کی ندا نہ سُنی اور طرح طرح کے مصائب کا اُنکو سامنا کرنا پڑا آخر حضرت ابراہیم علیہ السلام حضرت سارہ علیہا السلام کی وفات کے بعد ہر طرف سے مایوس ہو کر حجاز کی طرف متوجہ ہوئے جس کا صحرا گمراہ تمدن اور عمران سے بالکل پاک و صاف تھا۔

حضرت ابراہیم ع جس وقت مکہ میں آئے ہیں اُس وقت آپکے صاحبزادے حضرت

اسمٰعیل علیہ السلام جوان ہو چکے تھے دونوں نے ملکر دعوت حق کا کام شروع کیا بیت اللہ کی بنیاد ڈالی اور اپنے ہاتھوں سے اُس کو تعمیر کیا چنانچہ قرآن مجید میں ارشاد ہوا ہے۔

وَاِذْ یَرْفَعُ اِبْرٰھِیْمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَیْتِ وَاِسْمٰعِیْلُ۔ اور جب ابراہیم و اسمٰعیل خانہ خدا کی دیواریں اُٹھا رہے تھے

خانہ کعبہ کے تیار ہو جانے پر خداوند تعالیٰ نے حضرت ابراہیمؑ کو حکم دیا

وَطَھِّرْ بَیْتِیَ لِلطَّآئِفِیْنَ وَالْقَآئِمِیْنَ وَالرُّکَّعِ السُّجُوْدِ وَاَذِّنْ فِی النَّاسِ بِالْحَجِّ یَاْتُوْکَ رِجَالًا وَّعَلٰی کُلِّ ضَامِرٍ یَّاْتِیْنَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ ہمارا گھر طواف کرنے والوں کھڑے رہنے والوں رکوع کرنے والوں اور سجدہ کرنے والوں کے لئے پاک کر اور تمام لوگوں کو پکار دے کہ حج کو آئیں پیدل بھی اور دُبلی اونٹنیوں پر بھی ہر دور دراز گوشہ سے آئیں۔

خانہ کعبہ کی تعمیر کے بعد اس علاقہ میں لوگ آباد ہونا شروع ہوئے سب سے پہلے قبیلہ جرہم نے یہاں سکونت اختیار کی اور حضرت اسمٰعیل علیہ السلام نے قبیلہ کے ایک ممتاز شخص مضاض بن عمر کی لڑکی سے شادی کر لی۔

کچھ عرصہ بعد حضرت ابراہیم علیہ السلام نے خواب میں دیکھا کہ اپنے بیٹے کو اپنے

ہاتھ سے ذبح کر رہا ہوں۔ اس خواب کو آپ نے وحی الٰہی سمجھا اور اسکی تعمیل پر آمادہ ہوگئے چنانچہ آپ نے بیٹے سے کہا

يَا بُنَيَّ إِنِّي أَرَىٰ فِي الْمَنَامِ أَنِّي أَذْبَحُكَ فَانظُرْ مَاذَا تَرَىٰ (سورۃ صٰفّٰت)	بیٹا! میں خواب میں دیکھتا ہوں کہ میں تجھ کو ذبح کر رہا ہوں تو بتا تیری کیا رائے ہے

حضرت اسمٰعیل عؑ نے جواب میں استقلال کے ساتھ فرمایا

يَا أَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ سَتَجِدُنِي إِن شَاءَ اللَّهُ مِنَ الصَّابِرِينَ	ابا جان! آپکو جو حکم ہوا ہے اُس پر عمل فرمائیے خدا نے چاہا تو آپ مجھکو ثابت قدم پائیں گے۔

آخر حضرت ابراہیم علیہ السلام قربانی پر تیار ہو گئے بیٹے کو پیشانی کے بل زمین پر لٹا دیا اور حلق پر چھری رکھنے ہی کو تھے کہ خداوند تعالیٰ نے ارشاد فرمایا

يَا إِبْرَاهِيمُ قَدْ صَدَّقْتَ الرُّؤْيَا إِنَّا كَذَٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ إِنَّ هَٰذَا لَهُوَ الْبَلَاءُ الْمُبِينُ وَفَدَيْنَاهُ بِذِبْحٍ عَظِيمٍ	ابراہیم تو نے اپنی خواب کو سچ کر دکھایا ہم نیک بندوں کو اسی طرح اچھا بدلہ دیا کرتے ہیں بیشک یہ صریح آزمائش ہے اور ایک بڑی قربانی کے ساتھ ہم نے اُس کا فدیہ دیا۔

خداوند تعالیٰ نے آپ کی قربانی کو قبول فرمایا اور حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کے بجائے فدیہ میں گوسفند کی قربانی کی گئی یہی وہ قربانی ہو جس کی یادگار آجتک باقی ہو اور جب تک دنیا باقی ہے برابر اس کو قایم رکھا جائیگا۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جو تبلیغ شروع کی تھی اور خدا کے حکم سے لوگوں کو حج و طواف کی جو دعوت دی تھی اُس کو لوگوں نے سُنا اور ہر عہد میں اسکی تجدید ہوتی رہی یہاں تک کہ آج مشرق سے مغرب تک اور شمال سے جنوب تک ساری دنیا خدا کے اس گھر کو محترم سمجھتی اور ہر سال لاکھوں کی تعداد میں حج و زیارت کیلئے مکہ میں حاضر ہوتی ہے۔

خدا کی قدرت دیکھئے وہی بے آب گیاہ ریگستان جہاں کوئی انسان توطن اختیار کرنیکے لئے تیار نہ تھا آج لاکھوں انسانوں کا وطنِ عزیز ہے ساری اسلامی دنیا کا مرجع ہو اور عرب کے چپہ چپہ پر آج اُسی برگزیدہ انسان کی اولاد آباد ہو جس کو اُس کا باپ بے یار و مددگار زمین پر ڈال گیا تھا۔

غور کیجئے! وہ ملک جس کو حضرت ابراہیمؑ جیسے برگزیدہ نبی کے بیٹے حضرت اسمٰعیل علیہ السلام نے آباد کیا تھا آج دنیا میں کسقدر باعظمت ہو ہاں سوچئے جس بیت اللہ کو حضرت ابراہیم و حضرت اسمٰعیل علیہما السلام دونوں باپ بیٹوں نے

اپنے ہاتھوں سے یہ دعا کرتے ہوئے تعمیر کیا تھا

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ	اے رب ہماری طرف سے (اس خدمت کو)
الْعَلِيْمُ رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَيْنِ لَكَ	قبول فرما اور تو ہی سنتا اور جانتا ہے اور
وَمِنْ ذُرِّيَّتِنَا اُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّكَ	اے ہمارے رب تو ہم دونوں کو اپنے لئے
وَاَرِنَا مَنَاسِكَنَا وَتُبْ عَلَيْنَا	(مسلمان) فرمانبردار بنا اور ہماری اولاد
اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ رَبَّنَا	میں سے بھی ایک مسلمان امت (نکال)
وَابْعَثْ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا	اور ہمیں عبادت کا طریقہ (حج کے ستور)
عَلَيْهِمْ اٰيٰتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ	سکھلا اور ہمیں بخش دے کیونکہ تو ہی بخشنے والا
وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيْهِمْ اِنَّكَ اَنْتَ	مہربان ہے۔ اے ہمارے رب اور انکے درمیان
الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ (بقرہ)	انہیں میں سے ایک رسول اٹھا جو تیری

آیتیں پڑھے اور انہیں کتاب و حکمت سکھلائے اور انہیں سنوارے تو ہی زبردست حکمت والا ہے۔

آج وہ گھر مذہبی دنیا میں کسقدر عظمت و عزت رکھتا ہے اسی آبادی کو خداوند تعالے نے آخری پیغام حق کی تبلیغ کا مرکز قرار دیا اسی کی خاک سے وہ امی لقب قرار دو عالم پیدا ہوا جس نے دنیا کے تمدن، معاشرت، معتقدات و خیالات

سب کو یکسر تبدیل کر کے دین الٰہی کی تعلیم دی، اخلاقی کمزوریوں کو مٹایا
ظلم و ستم کی بیخکنی کی، فواحشات و محرمات سے دنیا کو بچایا اور صراط مستقیم
ڈالدیا۔ یہی وہ بیت اللہ ہے جو آج ساری اسلامی دنیا کا قبلہ ہے اور جسکی
طرف روزانہ پانچ مرتبہ کروڑوں مسلمان خضوع و خشوع سے منہ کر کے کھڑے
ہوتے اور عاجزی سے سجدہ کرتے ہیں کیا آج دنیا میں خانہ کعبہ یا بیت اللہ سے
زیادہ بابرکت کوئی ایسا مقام ہے جسکی عظمت لوگوں کے دلوں میں اسقدر ہو
اور جسکی زیارت کے لئے لوگ اسقدر والہانہ انداز سے ہر سال لاکھوں کی تعداد
میں ہزاروں کوس کا دشوار گذار سفر طے کر کے جاتے ہوں حاشا و کلا نہ کوئی
ایسا مقام ہے اور نہ ہو سکتا ہے۔

خداوند تعالیٰ نے اپنے برگزیدہ پیغمبروں حضرت ابراہیم خلیل اللہ اور حضرت
اسمٰعیل علیہما السلام کی اُس دعا کو جو اُنھوں نے تعمیر بیت اللہ کے وقت
کی تھی سنا اور قبول فرمایا تعمیر خانہ کعبہ کی خدمت کو قبول کیا گیا، دونوں کو
آخری وقت تک اپنا فرمانبردار رکھا اُنکی اولاد میں سے ایک بڑی قوم کو
نکالا جو سارے عرب اور ملحقہ ممالک میں پھیل گئی اور اُسی قوم میں سے آنحضرت
صلعم مبعوث ہوئے جنھوں نے ساری دنیا کو خدا کا پیام پہنچایا اُسکی آیات

سنائیں اور علم و حکمت کی تعلیم دی۔
بیت اللہ یا خانہ کعبہ کو سب سے پہلے خدا وند تعالیٰ کے حکم سے فرشتوں نے حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش سے قبل زمین پر بیت المعمور کی محاذات میں تعمیر کیا تھا بیت معمور ساتویں آسمان پر ایک مقام ہے جس کا طواف فرشتے کیا کرتے ہیں۔ پھر جب فرشتوں کی بنائی ہوئی یہ عمارت منہدم ہوگئی تو حضرت آدم علیہ السلام کو خانہ کعبہ بنانے کا حکم ہوا حضرت آدم علیہ السلام اُسوقت سراندیپ میں تھے حضرت جبرئیل ؑ کے ہمراہ آپ اُس مقام پہ پہنچے جہاں اب مکہ معظمہ ہے اور اُن کی ہدایت کے مطابق آپنے بیت اللہ کو تعمیر کیا اور جنت سے جو پتھر حضرت جبرئیل ؑ لائے تھے اُسکو آدم علیہ السلام نے دیوار کعبہ میں نصب کیا یہی پتھر حجر اسود کہلاتا ہے اسکے بعد حضرت جبرئیل علیہ السلام نے حضرت آدم ؑ کو حج کے طریقے بتائے پھر جبرئیل ؑ اُن کو عرفات پہ لیگئے جہاں اتفاق سے اُس وقت حضرت حوّا ؑ بھی موجود تھیں جو آدم علیہ السلام کو تلاش کرتی پھر رہی تھیں چونکہ حضرت آدم و حوّا کا رنگ موسمی تغیرات سے تبدیل ہوگیا تھا اسلئے ایک نے دوسرے کو نہ پہچانا حضرت جبرئیل ؑ نے دونوں کا تعارف کرایا اور ایک نے دوسرے کو پہچان لیا اُس واقعہ معرفت کی وجہ سے اس جگہ کا نام عرفات ہوگیا

یعنی معرفت کی جگہ۔

حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد نے خانہ کعبہ کی حفاظت کی اور اُسکو آباد رکھا یہاں تک کہ طوفان نوح علیہ السلام میں وہ غرق ہو گیا پھر جب حضرت ابراہیم خلیل اللہ مکہ میں آئے اور اُن کو تعمیر بیت اللہ کا حکم ہوا تو اُنھوں نے خانہ کعبہ کی بنیادوں کو تلاش کیا اور اصلی بنیادوں کو دریافت کر کے خانہ کعبہ کو تعمیر کیا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے خانہ کعبہ کے دو دروازے رکھے تھے ایک مشرق کی جانب اور دوسرا مغرب کی طرف تاکہ لوگ ایک طرف سے داخل ہوں اور دوسری جانب سے نکل جائیں اس کے بعد آنحضرت صلعم کی نبوت سے قبل ایام جاہلیت میں پھر خانہ کعبہ کو تعمیر کیا گیا اہل مکہ نے اتفاق رائے سے تعمیر کعبہ کے لئے پاک مال جمع کیا اور تعمیر شروع کی قدیم طرز عمارت کو تبدیل کر کے انھوں نے صرف ایک دروازہ مشرق کی جانب رکھا اتفاق سے وہ سرمایہ جو اُنھوں نے تعمیر بیت اللہ کیلئے جمع کیا تھا کم پڑ گیا اس لئے اُنھوں نے چھ گز کے قریب دیوار کو چھوٹا کر دیا پھر آنحضرت صلعم نے آخر عمر میں اپنی یہ آرزو ظاہر فرمائی کہ اگر سال آئندہ تک زندگی نے مساعدت کی تو میں خانہ کعبہ کو از سر نو حضرت ابراہیم خلیل اللہ ؑ کے طرز پر تعمیر کر دونگا لیکن اس تمنا کی تکمیل سے پہلے آپنے وفات پائی۔ اس کے بعد

حضرت عبداللہ بن زبیرؓ نے اپنے ایام خلافت میں خانہ کعبہ کو تعمیر کیا اور جو حصہ کفار قریش نے کعبہ سے باہر چھوڑ دیا تھا اُس کو آنحضرت صلعم کی آرزو کے مطابق بیت اللہ میں داخل کرکے ابراہیم خلیل اللہؑ کے طرز پر عمارت کو بنا دیا لیکن حجاج بن یوسف نے عبداللہ بن زبیرؓ پر فتح حاصل کرکے اس عمارت کو بدل دیا اور پھر اُسی طرز پر بنا دیا جس پر اُس کو کفار قریش نے بنایا تھا اُس وقت سے اب تک بیت اللہ اُسی طرز پر قائم ہے اور اُس میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی ہے۔

آجکل اُس عمارت کو جس میں خانہ کعبہ واقع ہے حرم شریف کہتے ہیں یہ عمارت مربع مستطیل ہے جس کا طول ۵۴۶ فٹ اور عرض ۴۳۵ فٹ ہے اس کے درمیان میں بیت اللہ واقع ہے اسی عمارت کے اندر ایک وسیع مسجد ہے جس کے چاروں جانب دالان در دالان پانچ پانچ درجہ کے قبہ نما بنے ہیں اور اُن میں سے ہر ایک درجہ کا عرض تقریباً ۵ گز ہے۔

حرم شریف کی عمارت کے چاروں طرف متعدد دروازے ہیں جن میں سے مشہور باب العتیق، باب المدرسہ، باب المحکمہ، باب السلام، باب النبی، باب المعلیٰ، باب العباس، باب الوداع، باب ابراہیم، باب العمرہ، باب اُمّ ہانی، باب الجہاد،

باب الصفا ہیں۔
حرم شریف کی عمارت میں سات منارے بھی ہیں چار منارے چاروں کونوں کے اور تین درمیان میں کونوں کے مناروں میں ایک منارہ باب العمرہ پر ہے جس کی بلندی دوسو فٹ کے قریب ہے دوسرا منارہ باب السلام پر ہے اسکی بلندی ۱۹۵ فٹ ہے تیسرا منارہ باب المعلےٰ پر ہے اس کی بلندی ۱۶۰ فٹ ہے چوتھا منارہ باب السلام و باب الزیادہ کے درمیان ہے جس کی بلندی ایکسو بچانوے فٹ ہے درمیان کے تین مناروں میں ایک سعی کی جانب ہے جسکی بلندی دوسو چالیس فٹ ہے اور یہ سب سے بڑا منارہ ہے دوسرا منارہ باب الوداع پر ہے جسکی بلندی ڈیڑھ سو فٹ ہے اور تیسرا منارہ باب الزیادہ پر دوسو فٹ بلند ہے۔
حرم شریف کے چاروں جانب چھ سو چوراسی ستون ہیں جنمیں دوسو بچانوے سنگ مرمر کے اور باقی دوسری قسم کے پتھروں کے ہیں پھر بعض ستون ان میں گول بعض مشتمل بعض ہشت پہلو ہیں ایک ستون سنگ سرخ کا بھی ہے

مکہ اور حرم شریف کے مشہور مقامات مکہ معظمہ اور حرم شریف کے اندر بہت سے مقامات ہیں جن کا ذکر اس سلسلہ میں ضروری ہے ہم صرف اُن مقامات کا

مختصر حال لکھتے ہیں جنکی حالت سے ہر ایک اثر کو آگاہی ہونی چاہیئے۔

مقام ابراہیم۔ بیت اللہ کی مشرقی دیوار کے سامنے ایک جالی دار گنبد ہے جہاں طواف بیت اللہ کے بعد واجب الطواف دوگانہ پڑھتے ہیں اس مقام کی عظمت کا اندازہ اس سے ہوسکتا ہو کہ اس جگہ وہ پتھر موجود ہی جسپر کھڑے ہوکر حضرت ابراہیمؑ نے بیت اللہ کو تعمیر کیا تھا اسی پتھر کو مقام ابراہیم کہتے ہیں۔

چاہ زمزم خانہ کعبہ کے دروازہ سے مشرقی جانب مقام ابراہیم کے قریب واقع ہی۔ اس مقدس کنوئیں کے وجود میں آنے کا واقعہ یہ ہو کہ جب حضرت سارہؓ نے غیظ و غضب میں آکر حضرت ابراہیمؑ کو حکم دیا کہ وہ اپنی دوسری بیوی حضرت ہاجرہؓ اور اُن کے بیٹے حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کو شام سے لیجا کر کسی ایسے ملک میں چھوڑ آئیں جہاں دانہ ہو نہ پانی تو حضرت ابراہیمؑ اپنے بیٹے حضرت اسمٰعیلؑ اور بیوی ہاجرہ کو لیکر شام سے روانہ ہوئے اور ایک ہزار میل کے فاصلہ پر پہنچکر ارض تہامہ میں بحکم خدا ان کو چھوڑ دیا اور واپس چلے گئے ان دو بیکس مسافروں کا پانی جب ختم ہوگیا اور حضرت اسمٰعیلؑ جو بہت ہی کم سن تھے پیاس سے ایڑیاں رگڑنے لگے تو حضرت ہاجرہؓ پانی کی تلاش میں روانہ ہوئیں اور صفا و مروہ دونوں پہاڑیوں کے درمیان دوڑنے لگیں یکایک رحمت الٰہی جوش میں

آئی اور اُس جگہ سے جہاں حضرت اسمٰعیلؑ پڑے ایڑیاں رگڑ رہے تھے چھوٹا سا ایک چشمہ بہ نکلا فوراً حضرت ہاجرہؑ نے پانی کو روکنے کے لئے چشمہ کے مخرج کے چاروں طرف مٹی لگادی اور پانی رُک گیا۔ یہی وہ کنواں ہے جو اُس وقت سے آج تک لاکھوں کروڑوں آدمیوں کو سیراب کر چکا ہے اور انشاء اللہ تاقیامت سیراب کرتا رہیگا۔ اس کنوئیں کا پانی نہایت شیریں اور خوش ذائقہ ہے اور غذا و شفا دونوں کی خاصیت رکھتا ہے۔

حجر اسود بیت اللہ کے جنوب و مشرق میں در کعبہ کے قریب دیوار کے گوشہ میں یہ سیاہ رنگ کا پتھر نصب ہے اس جگہ سے بیت اللہ کا طواف شروع کرتے ہیں زمین سے ۴ فٹ کی بلندی پر ہے طواف کرنے والے اس پتھر کو چومتے ہیں یا چھوکر برکت حاصل کرتے ہیں۔ یہ پتھر حضرت جبرئیل علیہ السلام جنت سے لائے تھے۔

میزاب رحمت بیت اللہ کی چھت پر شمالی جانب حنفی مصلے کے قریب ایک پرنالۂ طلائی ڈھائی فٹ لمبا لگا ہوا ہے اس کو میزاب رحمت کہتے ہیں بارش کے وقت لوگ اس پرنالہ کے نیچے کھڑے ہوکر نہاتے اور پانی کو اپنے جسم پر گراتے ہیں اجابت دعا کے لئے یہ مقام مشہور ہے۔

حطیم۔ میزابِ رحمت کے نیچے خانہ کعبہ کے شمالی جانب نصف دائرہ کی شکل میں سنگ مرمر کی ۴ فٹ بلند ایک دیوار ہے اس کو حطیم کہتے ہیں حضرت ابراہیمؑ کی تعمیر میں یہ جگہ بیت اللہ کے اندر داخل اور خانہ کعبہ کی عمارت میں شامل تھی کفارِ قریش نے سرمایہ کی کمی کے باعث دیوار کو چھوٹا کر دیا اور یہ جگہ بیت اللہ سے باہر رہ گئی عبداللہ بن زبیرؓ نے دوبارہ اس جگہ کو خانہ کعبہ میں داخل کر دیا تھا لیکن حجاج بن یوسف نے اسکو پھر باہر کر دیا اور آج تک وہ باہر ہی ہے یہ جگہ خانہ کعبہ کا جزو ہے طواف میں اس کو احاطہ کے اندر لے لیا جاتا ہے حجاج یہاں کثرت سے نوافل پڑھتے ہیں جن کا بہت ثواب ہے۔

رُکن۔ بیت اللہ کے چاروں کونوں کو رُکن کہتے ہیں ایک رُکن شرقی جانب حجرِ اسود پر ہے دوسرا مغربی جانب ہے جس کا نام رُکن عراقی ہے تیسرا شمالی سمت ہے اُس کو رُکن شامی کہتے ہیں اور چوتھا جنوبی طرف ہے اس کو رُکن یمانی کہا جاتا ہے۔ اِن ارکان کا ذکر تفصیل سے طواف کے بیان میں آئیگا۔

مطاف۔ خانہ کعبہ کے طواف کا دائرہ جس پر پتھر کا فرش ہے عہدِ نبوی میں مسجد حرام اسی دائرہ کے اندر محدود تھی موجودہ مطاف کا دائرہ سلطان سلیمان خاں فرماں روائے ٹرکی کے عہد میں بنایا گیا تھا۔

جنۃ المعلیٰ۔ مکہ معظمہ کا ایک بڑا قبرستان ہے جس کو مآثر قدیمہ میں سمجھا جاتا ہے۔ اس میں حضرت خدیجۃ الکبریٰؓ، حضرت آمنہؓ، حضرت عبدالمطلب و عبد مناف و ابو طالب، حضرت عبدالرحمن بن ابو بکرؓ، حضرت فضل بن عباسؓ، حضرت عبد اللہ بن زبیرؓ، حضرت اسماء بنت ابو بکرؓ، حضرت قاسم بن رسول اللہ صلعم۔ حضرت عبد اللہ بن عمرؓ، ابو قحافہ والد حضرت ابو بکرؓ کے مزارات ہیں۔

جبل نور۔ یہ پہاڑ مکہ معظمہ سے ۳½ میل کے فاصلہ پر واقع ہے ۲½ میل ہموار و صاف راستہ ہے ایک میل کی چڑھائی ہے اس مقام پر آنحضرت صلعم کا شق صدر ہوا تھا غار حرا بھی یہیں ہے جہاں آنحضرت صلعم نبوت سے قبل عبادت فرمایا کرتے تھے تھوڑے فاصلہ پر وہ مقام ہے جہاں سورہ اقرأ نازل ہوئی تھی یعنی جہاں پر سب سے پہلی مرتبہ وحی نازل ہوئی تھی۔

جبل ابو قبیس۔ کہا جاتا ہے کہ زمین پر سب سے پہلے اس پہاڑ کو شرف وجود عطا ہوا ہے۔ مکہ معظمہ کی آبادی سے ملا ہوا ہے اور حرم شریف سے تقریباً ایک میل کے فاصلہ پر واقع ہے اوپر جانیکے لئے پتھروں کا زینہ ہے۔ یہی وہ پہاڑ ہے جہاں سے حضرت ابراہیمؑ نے حج کی منادی کی تھی۔ معجزہ شق القمر یہیں وقوع میں آیا تھا۔ سب سے پہلی اذان حضرت بلالؓ نے یہیں دی تھی یہاں ایک مسجد بھی ہے جس میں زائرین

نماز پڑھتے ہیں۔

جبل ثور۔ یہ پہاڑ مکہ معظمہ سے جانب جنوب چھ میل کے فاصلہ پر ہو اس میں وہ غار ہو جس میں ہجرت کے وقت آنحضرت صلعم اور حضرت صدیق اکبر پناہ گزین ہوئے تھے حرم شریف سے پہاڑ کا دامن دو میل سے کچھ زیادہ فاصلہ پر ہے اور چڑھائی تقریباً سوا گھنٹہ کی۔ وہ غار جسمیں آنحضرتؐ اور حضرت ابو بکر صدیقؓ نے تین روز قیام فرمایا تھا بدستور موجود ہو البتہ اس میں اتنی ترمیم ہو گئی ہو کہ غار کے دوسری جانب ایک دروازہ لگا دیا گیا ہو تاکہ زائرین ایک طرف سے داخل ہو کر دوسری طرف سے نکل جائیں اور ہجوم میں تکلیف نہ ہو۔

صفا و مروہ۔ دو پہاڑیوں کے نام ہیں جو بیت اللہ کے مشرق و شمال میں واقع تھیں اب صرف انکے نشانات باقی ہیں یہ وہی پہاڑیاں یا ٹیلے ہیں جن کے درمیان حضرت ہاجرہؑ پانی کی تلاش میں دوڑتی پھرتی تھیں اُن کا یہ دوڑنا خدا کو پسند آیا اور حج کے ارکان میں اسکو بھی داخل کر دیا گیا چنانچہ ارشاد خداوندی ہو:۔

اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ اَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ اَنْ يَّطَّوَّفَ بِهِمَا	بیشک صفا و مروہ (پہاڑ) خدا کی نشانیوں میں سے ہیں تو جو کوئی خانہ کعبہ کا حج یا عمرہ کرے اسکو اُن دونوں کا طواف کرنا گناہ نہیں

وَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَاِنَّ اللّٰهَ شَاكِرٌ اور جو کوئی برغبت نیکی کرے خدا اُسکا شکر گزار

عَلِيْمٌ اور دانا ہے۔

صفا و مروہ کے درمیان ۴۰۰ گز کا فاصلہ ہے درمیان میں دو میل یا پتھر کے نشان ہیں جنکو میلین اخضرین کہتے ہیں صفا سے پہلی میل اخضر تک ۸۰ گز اور وہاں سے دوسرے میل تک ۶۵ گز اور یہاں سے مروہ تک ۲۹۵ گز کا فاصلہ ہے ان مقامات پر سبز پتھر کھڑے کر دیئے گئے ہیں حجاج ان دونوں پہاڑیوں کے درمیان دوڑتے ہیں جس کو سعی کہتے ہیں۔ سات مرتبہ ان پہاڑیوں کے درمیان تیز قدم چلنا ارکان حج میں سے ہے۔

منیٰ۔ مکہ معظمہ سے تقریبًا تین چار میل کے فاصلہ پر یہ ایک چھوٹی سی آبادی ہے جہاں کثرت سے مکانات بنے ہوئے ہیں۔ ایام حج میں جب یہاں حجاج آتے ہیں تو ان مکانات کو کرایہ کے لیتے ہیں ہر قسم کی ضروری اشیاء یہاں مل جاتی ہیں دسویں ذی الحجہ کو یہاں پر قربانی کی جاتی ہے اور سر کے بال ترشوائے یا منڈوائے جاتے ہیں ۸ر تاریخ کو ظہر سے ۹ر کی فجر تک اس مقام پر پانچ نمازیں پڑھنا سنت ہے۔

مسجد خیف۔ منا کے مشرقی حصہ میں یہ مسجد واقع ہے عالیشان مسجد ہے تمام عمارت پتھر کی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ یہاں ستر نبیوں نے نماز پڑھی اور عبادت کی ہے یہاں کی

عبادت بڑی فضیلت رکھتی ہی اجابت دعا کے لئے بھی یہ مقام مشہور ہی۔
مزدلفہ ۔منیٰ سے تقریباً ۴ میل اور مکہ معظمہ سے سات میل کے فاصلہ پر ایک جگہ ہی
راستہ وادی محسر میں سے جاتا ہی جہاں اصحاب فیل مارے گئے تھے۔ایام حج میں
دسویں تاریخ ذی الحجہ کو حجاج یہاں ٹھہرتے ہیں مغرب و عشا کی نماز ملاکر پڑھتے
ہیں اور طلوع آفتاب سے قبل منیٰ کو روانہ ہو جاتے ہیں۔یہ قیام ارکان حج میں
داخل ہی۔مزدلفہ کا دوسرا نام مشعر الحرام ہی جس کا ذکر قرآن مجید میں بایں الفاظ
آیا ہے۔

فَإِذَآ أَفَضْتُم مِّنْ عَرَفَاتٍ	پھر جب تم میدان عرفات سے واپس ہو تو
فَاذْكُرُوا اللَّهَ عِندَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ	مشعر حرام کے پاس خدا کو یاد کرو اور اسکا
وَاذْكُرُوهُ كَمَا هَدَاكُمْ وَإِن	ذکر کرو جیسے اُس نے تمکو ہدایت کی ہی اور
كُنتُم مِّن قَبْلِهِ لَمِنَ الضَّالِّينَ	بیشک اس سے پہلے تم گمراہ تھے۔

مزدلفہ ایک ہموار اور وسیع میدان ہے اور قریب ہی اونچے اونچے
پہاڑ ہیں نہر زبیدہ دامن کوہ میں جانب شمال جاری ہے۔
میدان عرفات ۔جبل عرفات ایک پہاڑ ہے جس کے دامن میں ایک
وسیع میدان ہی اسی میدان کو وادی عرفات یا میدان عرفات کہتے ہیں

اس وادی کا رقبہ دس میل کے قریب ہوگا۔ ۱۵-۲۰ لاکھ آدمی اس میں قیام کر سکتے ہیں ۹ ذی الحجہ کو زوال آفتاب کے بعد عرفات کے پہاڑ یا میدان میں ٹھہرنا فرض ہے اور بغیر یہاں قیام کئے ہوئے حج ادا نہیں ہوتا۔ اس میدان کی آخری حد مسجد نمرہ کے قریب ہی۔ مسجد نمرہ عرفات میں داخل نہیں ہے۔

یہی وہ میدان ہے جہاں سیکڑوں انبیاء اولیا اور شہداء قیام پذیر ہوئے اور اپنے مبارک قدموں سے اس وادی کو شرف بخشا۔ اسی میدان کی جبل رحمت نامی پہاڑی پر جو جبل عرفات کے داہن میں واقع ہے حضرت محمد مصطفٰے صلعم نے حجۃ الوداع میں خطبہ پڑھا تھا۔

ایام حج میں مسجد نمرہ کے اندر ظہر و عصر کی نمازیں ملا کر پڑھی جاتی ہیں پھر عرفات میں چلے جاتے ہیں اور مغرب تک قیام کرتے ہیں یہی قیام رکن حج ہے۔ جو شخص ۹ تاریخ کو زوال آفتاب کے بعد اس وادی میں قیام نہ کریگا اُس کا حج نہ ہوگا۔

ایام حج میں ۹ تاریخ کو جب تمام حجاج میدان عرفات اور جبل رحمت پر جمع ہو جاتے ہیں تو قاضی مکہ ناقہ پر سوار جبل رحمت پر حج کا خطبہ پڑھتا ہے اور بلند آواز سے لبیک کہتا ہے۔

جمرات۔ مسجد خیف کے قریب اور منیٰ میں تین منارے ہیں ان کو جمرات کہتے ہیں۔ پہلا منارہ مسجد خیف کے پاس ہے جس کا نام جمرۃ الاولےٰ ہے دوسرا منارہ منیٰ میں ہے جس کو جمرۃ الوسطےٰ کہتے ہیں تیسرا منارہ منیٰ کے باہر مکہ معظمہ کی جانب ہے جس کو جمرۃ العقبےٰ، جمرۃ الاخریٰ اور جمرۃ الکبریٰ کہتے ہیں یہاں ۱۰۔۱۱۔۱۲۔۱۳ کو کنکریاں ماری یا پھینکی جاتی ہیں جو ارکان حج میں سے ہیں

مدینہ منورہ آنحضرت صلعم کی بعثت سے قبل اس شہر کا نام یثرب تھا جسکو حضرت نوحؑ کی اولاد میں سے ایک شخص یثرب نامی نے آباد کیا تھا پھر جب آنحضرتؐ ہجرت کر کے یہاں تشریف لائے تو اسکا نام مدینۃ النبی مشہور ہوگیا اور آج تک اسی نام سے پکارا جاتا ہے۔

قدیم زمانہ میں یہاں یہودی آباد تھے جنہوں نے مدینہ منورہ کے تمام اطراف پر قبضہ کر کے شہر اور حوالی میں قلعے تعمیر کرلئے تھے اور انہیں سکونت رکھتے تھے انصار کی ایک جماعت بھی یہاں رہتی تھی جس نے بہت تھوڑے عرصہ میں دولت و قوت حاصل کر کے قلعے تعمیر کئے اور عیش و عشرت سے بسر کرنے لگے۔ چونکہ انصار خاندان قحطان کے دو مشہور بھائیوں اوس و خزرج کی اولاد میں سے تھے اسلئے عرب کی فطرتی خونریزی انکی گھٹی میں پڑی تھی باہم

خانہ جنگی شروع ہوئی اور آخری جنگ بعاث میں تو اس قدر خونریزی ہوئی کہ دونوں خاندانوں کے تمام نامور لوگ اُس میں مارے گئے۔

آخر جب آفتاب رسالت طلوع ہوا تو اُنھوں نے اسلام قبول کر لیا اور اسلامی دنیا میں خاص عزت و عظمت حاصل کی۔

پھر آنحضرت صلعم بھی کفار قریش کی بدسلوکیوں سے تنگ آکر بحکم خدا مدینہ طیبہ میں تشریف لائے اور یہیں انتقال فرمایا اس لئے مدینہ طیبہ کو آپکی قبر مبارک کا خاص شرف حاصل ہوا اور وہ زائرین کا ماجگاہ بن گیا۔

شہر مدینۃ النبی کسی قدر بلندی پر آباد ہے اطراف میں سیاہ پتھروں کی نہایت مضبوط سطح ہے اور دُور سے وہ ایک پہاڑی معلوم ہوتا ہے شہر کے چاروں طرف مضبوط شہر پناہ ہے جسمیں چھ دروازے ہیں آبادی روز بروز بڑھتی جاتی ہے اور اب شہر پناہ سے باہر بھی آبادی ہوگئی ہے۔ آبادی کا زیادہ حصہ مہاجرین پر مشتمل ہے جن میں مصری۔ شامی۔ بخاری۔ ہندوستانی۔ ترکی اور کابلی وغیرہ وغیرہ ہیں سلطان عبد الحمید خاں مرحوم کے زمانہ میں شام سے مدینہ طیبہ تک ریلوے تیار ہو گئی تھی اس وقت یہ ریلوے بیکار ہے ممکن ہے کچھ عرصہ بعد پھر درست ہو کر جاری ہو جائے مدینہ طیبہ کو اسلامی دنیا میں جو عظمت و شرف حاصل ہے وہ صرف اس

وجہ سے ہی کہ اُس کے آغوش میں سردار دو عالم حضرت محمد مصطفے صلعم آسودہ ہیں مدینہ منورہ کے مشہور مقامات اور روضۂ نبویؐ کے حالات لکھنے سے پہلے مناسب ہی کہ ہم مختصر طور پر آنحضرت صلعم کی ہجرت کے حالات حوالۂ قلم کریں تاکہ مدینہ کو آپ کی ذات سے جو شرف حاصل ہوا ہی اُس کی اہمیت سے ناظرین واقف ہو جائیں۔

اوپر بیان کیا جاچکا ہی کہ انصار کے دونوں خاندان اَوس وخزرج میں خانہ جنگیوں کا سلسلہ جاری رہتا تھا۔ اِن معرکہ آرائیوں نے جب دونوں قبیلوں کو کمزور وضعیف کردیا تو خاندان اَوس کے لوگ جنکو سخت نقصان پہنچا تھا عمائد قریش کے پاس مکہ پہنچے اور خزرج کے مقابلہ میں انکو اپنا حلیف بنانے کی کوشش شروع کی اَوس کی اس سفارت میں ایک شخص ایاس بن معاذ بھی تھا جب یہ سفارت مکہ پہنچی ہی آفتاب رسالت طلوع ہو چکا تھا اور دین اسلام کی خفیہ تبلیغ جاری تھی آنحضرت صلعم اس سفارت کے پاس تشریف لیگئے اور قرآن پاک کی چند آیتیں پڑھکر اُنکو سنائیں ایاس نے اپنے ساتھیوں سے کہا خدا کی قسم جس غرض سے ہم آئے ہیں یہ کام اُس سے بہتر ہے۔ لیکن سردار سفارت نے اُسکے مُنہ پر کنکریاں ماریں اور کہا ہم اس کام کے لئے

نہیں آئے ہیں یہ سفارت ناکام واپس گئی لیکن ایاس اپنے دل پر اسلام کا نقش لیکر گئے اور مدینہ میں پہنچکر انتقال کیا۔

مدینہ منورہ میں اسلام کا چرچا ہو چکا تھا اور عوام و خواص میں اسکی جانب رجحان ہو چلا تھا اسکا نتیجہ یہ ہوا کہ سنلہ نبوی میں قبیلہ خزرج کے چھ آدمیوں نے اسلام قبول کر لیا پھر سللہ نبوی میں بارہ آدمی حلقہ بگوش اسلام ہوئے اور آنحضرت صلعم نے مصعب بن عمیرؓ کو اُن کی تعلیم کے لئے اُن کے ساتھ کر دیا۔

حضرت مصعب بن عمیرؓ نے مدینہ میں دین اسلام کی تبلیغ شروع کی۔ قبیلۂ اوس کے سردار سعد بن معاذ سے ملے اور اُن کو اسلام کی تلقین کی وہ مسلمان ہو گئے اور اُن کی تحریک سے اُن کا سارا قبیلہ مسلمان ہو گیا تیسرے سال ایام حج میں مدینہ طیبہ کے ۷۳ لوگوں نے آنحضرت صلعم کے دست مبارک پر بیعت کی اور اسلام لائے مکہ میں اس بیعت کی خبر ہوئی تو قریش کو بہت شاق گذرا اور اُنہوں نے باہم مشورہ کرکے قرار دیا کہ آنحضرت صلعم کو قتل کر دیا جائے۔

کفار قریش نے جب مکہ کے مسلمانوں اور آنحضرت صلعم کے اتباع کو بہت ستایا تو آپ نے اُن کو مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کی اجازت دیدی یہاں تک کہ خفیہ طور پر ایک ایک دو دو کرکے تمام مسلمان مدینہ چلے گئے اور صرف آنحضرت صلعم

حضرت ابوبکرؓ اور حضرت علیؓ رہ گئے۔ آخر آنحضرت صلعم کو بھی رب العزت کی طرف سے ہجرت کا حکم مل گیا اور آپ حضرت ابوبکرؓ کے ہمراہ رات کو مدینہ منورہ کی جانب روانہ ہو گئے۔

تین روز آپ کفار قریش کے اندیشہ سے جبل ثور میں چھپے رہے چوتھے دن روانہ ہوئے مدینہ منورہ میں آپ کی تشریف آوری کی خبر گرم تھی اور لوگ روزانہ صبح سویرے ہی استقبال کو شہر سے باہر نکلتے اور دوپہر کو ناکام واپس چلے آتے تھے۔ آخر آپ ۸ ربیع الاول سلسلہ یا سلسلہ نبوی کو مدینہ کے قریب پہنچ گئے اور مدینہ سے تین میل دھر عالیہ یا قبا میں قیام فرمایا جہاں انصار کے بہت سے خاندان آباد تھے آنحضرت صلعم قبا میں چودہ روز تشریف فرما رہے اور اس مسجد کی بنیاد اپنے مبارک ہاتھوں سے رکھی جس کی نسبت قرآن مجید میں ارشاد ہوا ہے

لَمَسْجِدٌ اُسِّسَ عَلَی التَّقْوٰی مِنْ اَوَّلِ یَوْمٍ اَحَقُّ اَنْ تَقُوْمَ فِیْهِ فِیْهِ رِجَالٌ یُّحِبُّوْنَ اَنْ یَّتَطَهَّرُوْا وَاللّٰهُ یُحِبُّ الْمُطَّهِّرِیْنَ ۝

وہ مسجد جسکی بنیاد پہلے ہی دن سے پرہیزگاری پر رکھی گئی ہو وہ اس بات کی زیادہ مستحق ہے کہ تم اس میں کھڑے ہو اس میں ایسے لوگ ہیں جن کو صفائی بہت پسند ہے اور خدا صاف رہنے والوں کو دوست رکھتا ہے

یہی وہ مسجد ہے جسکی تعمیر میں آنحضرت صلعم خود بہ نفس نفیس شریک تھے اور مزدوروں کی طرح پتھر اٹھا اٹھا کر لاتے تھے اور بعض اوقات بھاری پتھروں کو اٹھاتے وقت جسم مبارک خم ہو جاتا تھا۔

چودہ روز کے بعد جمعہ کے دن آپ قبا سے شہر مدینہ کی طرف روانہ ہوئے اور راستہ میں بنو سالم کے محلہ میں نماز کا وقت ہو جانے پر جمعہ کی نماز خطبہ کے ساتھ ادا فرمائی۔ تاریخ اسلام میں یہ سب سے پہلی نماز جمعہ اور سب سے پہلا خطبۂ جمعہ تھا جو آپ نے پڑھا تھا۔

مدینہ میں آپ کی تشریف آوری کی خبر سے دھوم مچی ہوئی تھی انصار مدینہ جوش سے استقبال کو آگے بڑھے اور راستہ پر دو رویہ صف باندھکر کھڑے ہو گئے شہر قریب آگیا تو جوش کا یہ عالم ہوا کر پردہ نشین خواتین چھتوں پر چڑھ گئیں اور بلند آوازسے گانے لگیں۔

طَلَعَ الْبَدْرُ عَلَيْنَا مِنْ ثَنِيَّاتِ الْوَدَاعِ چاند نکل آیا ہے کوہ وداع کی
وَجَبَ الشُّكْرُ عَلَيْنَا مَا دَعَا لِلّٰهِ دَاعٍ گھاٹیوں سے ہم پر پیغمبر خدا کا شکر واجب ہے جب تک دعا مانگنے والے دعا مانگیں۔

معصوم لڑکیاں دف بجا بجا کر گاتی تھیں

نحن جوار من بنی النجار — ہم خاندان بنی نجار کی لڑکیاں ہیں
یا حبذا محمد امن جار — محمد صلعم کیا اچھے ہمسایہ ہیں۔

جہاں اب مسجد نبوی ہے اُسکے قریب حضرت ابو ایوب انصاریؓ کا مکان تھا آپ نے حضرت ابو ایوبؓ کے ہاں قیام فرمایا سات ماہ تک آپ اس مکان میں تشریف فرما رہے پھر جب مسجد نبوی اور اُسکے قریب کے حجرے تیار ہو گئے تو آپ وہاں تشریف لے گئے مدینہ میں تشریف لا کر سب سے پہلے آنحضرت صلعم نے مسجد کو تعمیر فرمایا حضرت ابو ایوب انصاری کے مکان کے قریب ایک زمین کو آپنے قیمتاً حاصل کیا اور مسجد کی بنیاد رکھی مزدوروں کے ساتھ آپ بھی تعمیر کے کام میں لگے ہوئے تھے اور اینٹیں اُٹھا اُٹھا کر لاتے تھے یہ مسجد تکلفات ظاہری سے پاک اور اسلام کی سادگی کی تصویر تھی۔ کچی اینٹوں کی دیواریں کھجور کے ستون اور کھجور ہی کے پتوں کا چھپر تھا اور مسجد کا رخ بیت المقدس کی جانب تھا۔

آنحضرت صلعم مدینہ منورہ میں تقریباً ۱۶ مہینے تک بیت المقدس کی جانب منہ کر کے نماز پڑھتے رہے پھر یہ حکم خداوندی نازل ہوا

فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ — پس پھیرلے اپنا منہ مسجد حرام کی طرف اور
وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوا وُجُوهَكُمْ شَطْرَهُ — جہاں تم ہو اپنے منہ اُسکی طرف پھیر لو۔

اور آپ نے حسب حکم خداوندی قبلہ کو بدل کر مسجد حرام کی طرف نماز پڑھنا شروع کردی مسجد کے ایک کنارہ پر آنحضرت صلعم نے ایک مسقف چبوترہ بنوا دیا تھا جسکو صفہ کہتے تھے اس چبوترہ پر وہ نومسلم رہتے تھے جو گھر بار نہ رکھتے تھے پھر فتح خیبر کے بعد آنحضرت صلعم نے سنہ ۷ھ میں قریب کی زمین کو خرید فرماکر دوبارہ اس مسجد کو تعمیر فرمایا اور مسجد کافی وسیع ہوگئی۔

مدینہ منورہ کے مقامات مقدسہ ہجرت نبوی کا ضمنی واقعہ لکھنے کے بعد اب ہم مدینہ منورہ کے اماکن مقدسہ کے تاریخی و مذہبی حالات حوالۂ قلم کرتے ہیں۔

حرم نبوی یا مسجد نبوی یہ وہی خس پوش مسجد ہے جس کو آنحضرت صلعم نے کچی اینٹوں سے تعمیر کرایا تھا آپ کی وفات کے بعد خلفاء امراء اور سلاطین اسلام نے اسکی تعمیر و توسیع اور آرائش و زیبائش میں فراخ دلی سے کام لیا اور اُس کو دنیا کی مساجد میں خوبصورتی و آرائش ظاہری کے اعتبار سے بےمثل بنا چھوڑا سب سے پہلے فاروق اعظمؓ نے اور پھر حضرت عثمان غنیؓ نے زرکثیر صرف کرکے مسجد کو وسیع کیا اور اسکے بعد دوسرے خلفاء و سلاطین نے وقتاً فوقتاً اضافہ کیا یہاں تک کہ ترکوں کے عہد میں مسجد نبوی دُلھن بن گئی۔

آخری تعمیر و تزئین سلطان عبدالمجید خاں خلد آشیاں کے عہد میں ہوئی

جسپر ۲ کروڑ روپیہ صرف ہوا تھا اور جسمیں وادی عقیق سے پتھر لا کر لگائے گئے تھے پندرہ سال مسلسل تعمیر و تزئین کا کام جاری رہا اور ۱۲۷۷ھ میں یہ تعمیر تکمیل کو پہنچی۔

مسجد نبوی وسیع عمارت ہے جس کا عرض شرقاً و غرباً ۲۴۵ فٹ اور طول شمالاً و جنوباً ۴۲۰ فٹ ہے اور کل رقبہ ۹۸۷۰۰ مربع فٹ ہے۔ عمارت کا نصف حصہ مسقف مسجد ہے اور نصف حصہ کشادہ صحن لیکن صحن کے بھی تینوں جانب دوہرے تہرے دالان ہیں۔

حرم محترم کے پانچ دروازے بڑے اور ایک چھوٹا ہے مغربی سمت میں دو دروازے باب السلام اور باب الرحمۃ ہیں۔ مشرقی جانب باب جبرئیلؑ اور باب النساء ہیں شمال میں باب مجیدی اور باب مخزن ہیں آخری دروازہ بہت چھوٹا ہے جنوبی سمت میں کعبہ کا رخ اور مسجد ہے

حرم نبوی کے جنوب میں جانب قبلہ دونوں کونوں پر دو منارے ہیں جنکو منارۂ باب السلام اور منارۂ رئیسہ کہتے ہیں۔ مغربی جانب تیسرا منارہ ہے جسکا نام منارۂ باب الرحمۃ ہے۔ مغربی دیوار پر شمال میں چوتھا منارہ مجیدیہ ہے اور اُس کے متوازی منارۂ سلیمانیہ ہے کل پانچ منارے ہیں۔

حرم مبارک کے اندر ۲۶۲ ستون ہیں انمیں سے ۸ استون ریاض الجنۃ* کے ۲۵ ستون عمارت میں اُس زیادتی کے جو حضرت عمر فاروق رضؓ نے بنائی تھی۔ ۱۵ ستون حضرت عثمان رضؓ کی زیادتی کے ۳۴ ستون ولید بن عبد الملک کی زیادتی کے ۵۵ ستون مہدی عباسی کے اور ۸ ستون سلطان عبد المجید خاں برد اللہ مضجعہ کی زیادتی کے ہیں پھر ان ستونوں میں سے اُس تعمیر کے ستون جو عہد نبوی صلعم میں ہوئی نہایت خوشنما سنگ مرمر کے ہیں جن پر طلائی نقش و نگار ہیں حضرات فاروق اعظم و عثمان غنی رضؓ کے زمانہ میں حرم نبوی کے اندر جسقدر توسیع ہوئی اُس کے ستون سنگ سرخ وغیرہ کے ہیں جن پر سنہرا کام اور نقش و نگار ہیں دوسرے خلفاء اور سلاطین کے زمانوں میں جو توسیع ہوئی ہے اُسکے ستون سادہ سنگ سرخ کے ہیں اور بعض سنگ سماق اور رخام شفاف کے تمام ستون تقریبًا ایک ہی طرز کے تخمینًا پانچ گز بلند اور دو گز مدوّر ہیں ان ستونوں پر گنبد قائم ہیں اور ہر گنبد کے دور میں نہایت خوشخط آیات قرآنی لکھی ہوئی ہیں اور سنہرا کام کیا گیا ہے۔

---

* ریاض الجنۃ سے وہ قطعہ ارض مراد ہے جس کا ذکر حدیث کے ان الفاظ میں آیا ہے ما بین بیتی ومنبری روضۃ من ریاض الجنۃ ۱۲ مؤلف

روضۂ نبوی مسجد نبوی کے اندر مشرقی گوشہ میں باب جبرئیل ؑ کے قریب دنیائے
اسلام کی سب سے بڑی ہستی حضرت سرور عالم محمد مصطفےٰ صلعم کا روضہ مبارک ہے
اور یہی وہ مقدس و محترم مقام ہے جہاں مسلمانوں کے قلوب کو وہ راحت و لذت
اور خاص کیفیت حاصل ہوتی ہے جو دنیا کی دوسری عزیز سے عزیز چیز سے بھی
حاصل نہیں ہو سکتی۔ بیت اللہ کے بعد دنیا میں مسلمانوں کے نزدیک یہی وہ
روضہ ہے جو خاص عظمت و اقتدار رکھتا ہے۔

آنحضرت صلعم نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضؓ کے حجرۂ مبارک میں
وفات پائی تھی اور وہیں آپ کو دفن کیا گیا تھا۔ حضرت عائشہ رضؓ کا یہ حجرۂ محترم
ابتک موجود ہے۔ حجرہ کے اندر جنوبی دیوار سے ملا ہوا سردار دو عالم صلی اللہ علیہ
وسلم کا مزار مبارک ہے۔ سرہانا مغربی جانب قدم شریف جانب مشرق اور چہرۂ مبارک
جانب جنوب (مدینہ منورہ میں کعبۃ اللہ شریف اسی رخ میں ہے)۔

اسی حجرہ میں مزار شریف سے متصل شمالی جانب امیر المومنین حضرت ابوبکر الصدیق رضؓ
اور آپ کے پہلو میں حضرت عمر فاروق رضؓ آسودہ ہیں۔ یہ دونوں مزار حضور
سرور عالم ؐ کے مزار مبارک سے تھوڑے مشرق کی جانب ہٹے ہوئے
ہیں یعنی حضرت صدیق اکبر رضؓ کا سر مبارک آنحضرت صلعم کے شانہ مبارک کے

مقابل اور حضرت فاروق اعظمؓ کا سر مبارک حضرت صدیق اکبرؓ کے شانۂ مبارک کے مقابل ہے۔

تاریخ کی ورق گردانی سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت عائشہؓ کا حجرۂ مبارک جسمیں کونین کے سردار آسودہ ہیں کچی اینٹوں کا بنا ہوا تھا حضرت فاروق اعظمؓ نے اپنے عہد خلافت میں حجرۂ مبارک کی دیواروں کو دوبارہ کسی قدر پختہ اینٹوں سے تعمیر کرادیا۔ جب یہ دیواریں امتداد زمانہ سے خستہ ہوگئیں تو امیر المومنین عمر بن عبد العزیزؒ نے انکی جگہ ترشے ہوئے پتھر کی مضبوط دیواریں بنوادیں اور حجرۂ مبارک کو جو مستطیل تھا عرض میں کسیقدر بڑھا کر مربع کر دیا یہ عمارت آج تک قائم موجود ہے۔ حجرۂ مبارک کی ان دیواروں میں کوئی دروازہ نہیں ہے چاروں طرف سے بالکل بند ہیں چھت میں دو ایک مرتبہ ردّ و بدل ہوا ہے اور بحالت موجودہ حجرۂ مبارک کی یہ عمارت درمیان میں اٹھی ہوئی چاروں طرف ڈھلواں قبہ نما معلوم ہوتی ہے جسپر غلاف پڑا ہوا ہے۔

حجرۂ مبارک کے چاروں طرف خوب گہری بنیاد کھود کر سیسہ بھر دیا گیا ہے گویا کہ سیسہ کی ایک زمین دوز حصار ہے پھر کچھ فصل سے حجرۂ مبارک کے چاروں طرف ایک اور بلند و مضبوط چہار دیواری ہے اور اسمیں بھی کوئی دروازہ نہیں ہے

اس چہار دیواری نے حجرہ مبارک کو نظروں سے بالکل پوشیدہ کردیا ہے اس چہار دیواری پر بھی اوپر سے نیچے تک نہایت بیش قیمت سبز ریشمی غلاف چڑھا ہوا ہے اور کل غلاف پر ایک ایک فٹ مربع میں کلمہ شریف بنا ہوا ہے حضرت فاطمۃ الزہرا رضہ نے جس مقام پر انتقال فرمایا تھا روضہ مبارک کے متصل وہاں پر سنگ مرمر کا مزار بنا ہوا ہے جو حجرہ کے اندر ہے اور اس حجرہ کے درمیان ایک جالی لگی ہوئی ہے اور اس سارے علاقہ پر چاروں طرف سنگ سرخ کے بلند اور مستحکم ستون ہیں جن پر محرابیں ہیں اوران محرابوں پر شاندار گنبد خضرا اور ڈاٹ کی چھت ہے محرابوں پر باہر کی جانب سبز ریشمی پردے بندھے ہوئے ہیں اور ان ستونوں کے درمیان تین طرف لوہے کی مضبوط جالی لگی ہوئی ہے۔

صفہ صفہ چبوترہ کو کہتے ہیں آنحضرت صلعم نے مسجد نبوی کے ایک گوشہ میں اُن نومسلموں کیلئے جو اہل وعیال کی قید سے آزاد تھے ایک چبوترہ بنا دیا تھا جہاں وہ رہا کرتے تھے اور انکو اہل صفہ کہا جاتا تھا آجکل اس مقام کو دکۃ الاغوات کہتے ہیں جسپر خواجگان یا خادمان حرم بیٹھے رہتے ہیں

مسجد قبا یہ وہی مسجد ہے جسکی تعمیر کا ذکر ہجرت نبوی کے بیان میں آچکا ہے

اس کا دوسرا نام مسجد تقویٰ بھی ہے بزرگانِ دین نے اس مسجد میں بہت عبادت کی ہی مسجد پر صرف ایک منارہ ہے۔

مسجد قبلتین یہ مسجد مدینہ منورہ سے ۴ میل کے فاصلہ پر واقع ہی یہی وہ مسجد ہے جہاں حالت نماز میں آنحضرت صلعم کو تبدیلیٔ قبلہ کا حکم ہوا تھا بیر عثمان یعنی وہ کنواں جسکو حضرت عثمان غنی رضؓ نے ایک یہودی سے خرید کر مسلمانوں کے لئے وقف کردیا تھا اس مسجد کے قریب ہی ہے۔

جنۃ البقیع مدینہ منورہ کے باہر حرم شریف سے تھوڑے فاصلہ پر مشرقی سمت میں یہ گورستان واقع ہی جس میں حضرات عثمان غنی خلیفۂ ثالث، ابو سعید خدری صحابی رسول اللہ صلعم، حلیمہ سعدیہ، سیدنا ابراہیم ابن رسول اللہ صلعم، ام المؤمنین عائشہ صدیقہ، ام المؤمنین صفیہ، ام المؤمنین سودہ، ام المؤمنین ام حبیبہ، ام المؤمنین حفصہ، ام المؤمنین ام سلمہ، سیدتنا ام کلثوم، سیدتنا رقیہ بنت رسول اللہ صلعم، سیدتنا زینب بنت رسول اللہ صلعم، سیدنا عباس عم رسول اللہ صلعم، سیدنا امام حسن بن علی المرتضیٰ، سیدنا زین العابدین، سیدنا امام باقر، سیدنا امام جعفر صادق، سیدتنا فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہم کے مزارات ہیں انکے علاوہ اور بھی بہت سے بزرگان دین کی قبریں ہیں۔

جبل احد | مدینہ منورہ سے شمال کی جانب دامن احد تقریباً ۳ میل ہے اور غار احد دامن سے کچھ فاصلہ پر ہے۔ احد ایک پہاڑی کا نام ہے جس کی نسبت رسول اللہ صلعم فرمایا کرتے تھے "یہ ایک پہاڑ ہے ہم اس کو دوست رکھتے ہیں اور یہ ہمیں دوست رکھتا ہے" پہاڑ کے دامن میں مسجد ثنایا سے تھوڑے فاصلہ پر ایک غار ہے جسکی نسبت کہا جاتا ہے کہ احد کی جنگ میں دندان مبارک شہید ہونے کے بعد آپ نے اُسمیں آرام فرمایا دامن پہاڑ میں دو مقام اور ہیں جنمیں سے ایک کی نسبت مشہور ہے کہ وہاں بیٹھکر آنحضرت صلعم نے صحابہ کرام کو جنگ کیلئے مسلح ہونے کا حکم دیا تھا اور دوسری جگہ مشورہ جنگ فرمایا تھا آحد کی جنگ ۷ شوال سنہ ۳ھ میں ہوئی تھی مکہ والوں کی تعداد پانچہزار اور مسلمانوں کی ایکہزار تھی عبداللہ بن سلول منافق نے اس جنگ میں مسلمانوں کو دھوکہ دیا اور اپنے تین سو ہمراہیوں کو واپس لے گیا صرف ۷۰۰ مسلمانوں نے مقابلہ کیا اور سخت معرکہ ہوا جس میں ۷۰ صحابی شہید ہوئے آنحضرت صلعم کا دندان مبارک بھی شہید ہوا اور مسلمانوں کو شکست ہوئی۔

مقام بدر | تاریخ اسلام میں مقام بدر خاص اہمیت رکھتا ہے یہی وہ جگہ ہے جہاں مسلمانوں نے کفار قریش پر زبردست فتح حاصل کی تھی اور مسلمانوں کے

مقابلہ سے اُن کی ہمتیں پست ہوگئی تھیں۔

بدر ایک گاؤں کا نام ہے شام اور مدینہ طیبہ کے درمیان جو مدینہ منورہ سے تقریباً ۸۰ میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔

جنگ بدر وہ پہلی عظیم الشان جنگ ہے جس نے اسلام کو خاص قوت بخشی تھی اور حجاز میں اُن کی ترقی کا باعث ہوئی تھی۔

ہجرت نبوی کے بعد ہی سے کفار قریش نے مدینہ پر حملہ کی تیاریاں شروع کردی تھیں۔ یہ تیاریاں جاری تھیں کہ مکہ معظمہ کے اندر یہ غلط خبر مشہور ہوگئی کہ مسلمان مدینہ سے اُس قافلہ کو لوٹنے کیلئے آرہے ہیں جو مکہ سے شام کو جارہا ہے۔ یہی غلط خبر جنگ بدر کا موجب ہوئی کفار ایک ہزار کی جمعیت کو لیکر مقابلہ پر آئے اور اُدھر ۳۱۳ مسلمان مدافعت کے لئے نکلے سخت معرکہ ہوا جسمیں مسلمانوں کو شاندار فتح حاصل ہوئی اور قریش کے بڑے بڑے لوگ مارے گئے۔

مقام بدر یوں تو خاص عظمت رکھتا ہی ہے لیکن شہداء بدر کا مدفن ہونے کے سبب اس کی عظمت اور بڑھ گئی ہے۔

طائف۔ حجاز میں طائف کو اگرچہ عمرانی لحاظ سے کوئی خاص اہمیت

حاصل نہیں ہے لیکن چونکہ حجاز کا یہ علاقہ پیداوار کے اعتبار سے خاص امتیاز رکھتا ہے اس لئے مختصراً اس کا ذکر مناسب ہے۔

طائف ایک چھوٹا سا خوبصورت شہر ہے جو مکہ معظمہ سے تقریباً ۳۰ میل کے فاصلہ پر جبل قرہ کے شرقی دامن میں آباد ہے موسم گرما میں مکہ معظمہ کے امراء یہاں آکر رہتے ہیں۔ گویا طائف حجاز کا شملہ ہے۔

شہر کی آبادی دس ہزار کے قریب ہے۔ پھلوں کی پیداوار یہاں زیادہ ہوتی ہے خصوصاً انار بے دانہ انگور اور تربوز زیادہ اور بہترین ہوتے ہیں ترکاریاں بھی کثرت سے پیدا ہوتی ہیں۔

جدہ۔ حجاز کی بندرگاہوں میں مشہور بندرگاہ ہے۔ شہر کے چاروں طرف شہر پناہ ہے بازار بڑے بڑے اور مسقف ہیں عمارتیں دو منزلہ سہ منزلہ اور بعض چو منزلہ اور پنج منزلہ ہیں اکثر مکانات کچی اینٹوں کے ہیں گلیاں بہت تنگ ہیں جدہ کے قرب جوار کے مناظر نہایت دلفریب اور خوشنما ہیں مشرقی جانب جبل قرہ اور جبل سعدیہ کی چوٹیاں ہیں دوسرے اطراف میں چھوٹی چھوٹی پہاڑیاں ہیں جن پر گھاس کا سبزہ دیدہ زیب و دلفریب ہے۔

(۲)

حجاز کو بیت اللہ کیلئے کیوں مخصوص کیا گیا

سوال پیدا ہوتا ہے کہ بیت اللہ کے لئے ارض حجاز کو کیوں مخصوص کیا گیا بجالیکہ زمین کے بہت سے قطعات وسائل آمدورفت، عمران وتمدن اور دیگر امور آسائش وراحت کے اعتبار سے زیادہ موزوں ومناسب تھے۔ حقیقت یہ ہے کہ ہر چیز اپنے مرکز پر استوار ہوتی ہے اور مرکز ومحور ہی توازن قائم رکھتا ہے اس لئے ضرورت تھی کہ بیت اللہ بھی جو ساری دنیا کیلئے ہے ایک ایسے مقام پر ہوتا جو مرکزی ووسطی حیثیت رکھتا ہو چنانچہ حجاز کو اسکے لئے انتخاب کیا گیا اور وہاں بیت اللہ تعمیر ہوا۔ عرب کا ملک دنیا کے تینوں براعظموں یوروپ، ایشیا اور افریقہ کے درمیان واقع ہے اور خشکی وتری دونوں راستوں سے دنیا کے دونوں حصوں کو ملاتا ہے اس لئے

عـــہ ماخوذ از سفرنامہ حرمین الشریفین ۱۲ مؤلف

تمام دنیا کی ہدایت کے لئے ایک مرکز وحید قائم کرنیکے لئے عرب سے زیادہ موزوں اور کوئی مقام نہیں ہو سکتا تھا۔

آباد کرۂ ارض کو دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ جنوب میں زیادہ سے زیادہ چالیس درجہ عرض البلد اور شمال میں زیادہ سے زیادہ ۸۰ درجہ تک آبادی ہے دونوں اعداد کا مجموعہ ۱۲۰ ہوا اور اس مجموعہ کا نصف ۶۰ اب ہم ۶۰ کو ۸۰ درجہ شمالی سے تفریق کریں تو ۲۰ درجہ شمالی رہ جاتے ہیں اور مکہ معظمہ ½ ۲۱ درجہ پر آباد ہے جو سارے کرۂ ارض کی آبادی کا تقریباً وسط ہے۔

پھر یہ کہ لفظ مکہ کے معنے "ناف زمین کے ہیں" اور ناف بالکل وسط میں نہیں بلکہ کسی قدر وسط سے ہٹی ہوئی ہوتی ہے جیسا کہ انسان کے جسم کی ناف ہے اس لئے مکہ معظمہ بھی ناف زمین سے کسی قدر متجاوز ہے یعنی عرض بلد میں مکہ وسط سے ڈیڑھ درجہ ہٹا ہوا ہے۔ ظاہر ہے کہ بیت اللہ کے لئے ناف زمین کسقدر مناسب و موزوں ہو سکتی تھی اور بیت اللہ کی مرکزی حیثیت سے بندگان خدا کو کسقدر نفع پہنچ سکتا تھا ایک اور ثبوت مکہ معظمہ کے وسط میں ہونے کا یہ ہے کہ ملک عرب

۱۳ سے ۳۵ درجہ ہائے عرض البلد شمالی پر واقع ہے اور اِن ہی خطوط کے اندر قریب قریب دنیا کی تمام مشہور نسلیں اُس وقت آباد ہوئیں اس لئے تمام اقوام دنیا کو خدا کے احکام پہنچانے اور بیت اللہ سے روشناس کرانیکے لئے وسط اور مرکز کی ضرورت تھی اور وہ حقیقی مرکز حجاز ہی تھا۔

(۳)

حج کی تاریخی و مذہبی حیثیت اور اسکی فرضیت پر فلسفیانہ نظر

مختصراً بیان کیا جا چکا ہے کہ طواف کعبہ کا عمل خیر اگرچہ حضرت آدم علیہ السلام کے عہد سے جاری ہے اور ہر زمانہ میں بیت اللہ الحرام کو مقدس و محترم سمجھا گیا اور اُس کا طواف کیا گیا ہے لیکن حضرت ابراہیم علیہ السلام کے عہد سے حج کا سلسلہ باقاعدہ شروع ہوا ہے اور ہمارے رسول محمد صلعم نے اُس طرح تقیہ کو جسکی بنیاد حضرت ابراہیم علیہ السلام نے رکھی تھی اور مرور زمانہ سے اُسمیں بہت کچھ تبدیلیاں ہوگئی تھیں دوبارہ زندہ کیا ہے جو آج تک جاری ہے اور انشاء اللہ تا قیام قیامت جاری رہیگا۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کے عہد مبارک میں خانہ کعبہ کی بنیادیں محو

ہو گئی تھیں طوفان نوح نے عمارت کو زمین کے برابر کر دیا تھا اور لوگ صرف اُس زمین کا طواف کیا کرتے تھے جبکہ بیت اللہ کی عمارت کا اُن کو خیال تھا کہ یکایک حضرت ابراہیم علیہ السلام کو حکم ہوا کہ وہ اُس زمین کو آباد کریں جہاں بیت اللہ ہے اور اسکے اسباب بھی خداوند تعالیٰ نے مہیا کر دیئے۔
تاریخ بتاتی ہے کہ جب طوفان نوحؑ میں خانہ کعبہ کی عمارت نظروں سے مخفی ہو گئی تو مکہ کے لوگوں نے شیطان کے فریب میں آکر اپنے متوفی بزرگوں ود۔ سواع۔ یغوث۔ یعوق اور نسر وغیرہ کی مورتیں یا بُت بنا لئے تاکہ اُن بزرگوں کی یاد تازہ رہے کچھ عرصہ بعد ان بتوں کی پرستش ہونے لگی اور اس طرح دنیا میں بت پرستی کی بنیاد پڑ گئی۔
جب بت پرستی دنیا میں بہت بڑھ گئی اور خدا کے نام لیوا بہت کم رہ گئے تو خداوند تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو پیدا کیا اور پھر نبوت سے سرفراز کر کے حکم دیا کہ مخلوق خدا کو گمراہی سے راہ ہدایت پر لائیں بت پرستی کی آلائش سے پاک کریں اور ایک معبود کی پرستش کے مرکز پر لے آئیں چنانچہ خداوند بزرگ و برتر کے اس حکم کے مطابق حضرت ابراہیمؑ نے تبلیغ و ہدایت کا کام شروع کیا عرصہ تک اپنے وطن عراق میں اس خدمت کو انجام دیتے رہے

لیکن کفر و شرک کی آلائش سے لوگ اسقدر آلودہ تھے اور اُنکے قلوب میں الحاد و دہریت کا زنگ اسقدر چڑھ گیا تھا کہ اُنھوں نے آپ کی تبلیغ پر کان نہ دھرا آخر آپ مایوس ہو کر عراق سے شام میں آئے یہاں بھی کامیابی نہ ہوئی پھر مصر تشریف لیگئے اور وہاں تبلیغ و ہدایت کا کام پوری قوت سے شروع کیا غرض اسی طرح حضرت ابراہیمؑ ملکوں ملکوں خدا کے احکام پہنچانے اور مخلوق خدا کو راہ ہدایت دکھانے کی خدمت میں مشغول تھے کہ ایک سفر میں کسی ظالم بادشاہ نے آپ کی بیوی حضرت سارہؑ کہ جو بہت حسین اور پارسا تھیں اپنے قبضہ میں لانا چاہا لیکن حضرت سارہؑ نے اُسکے پاس پہنچکر دعا کی اور خدا نے اُنکو اُسکے ظالم ہاتھوں سے بچا لیا جب حضرت سارہؑ بادشاہ سے رخصت ہوئیں تو اُس نے اپنی لونڈی حضرت ہاجرہؑ کو جو قبطی نسل سے تھیں اُن کی خدمت کے لئے نذر کر دیا اور دونوں کی عزت محفوظ رہی۔

حضرت ابراہیمؑ حضرت سارہؑ اور جناب ہاجرہؑ کو لیکر روانہ ہوئے اور شام میں پہنچے حضرت سارہؑ سے چونکہ حضرت ابراہیم کے کوئی اولاد نہیں ہوئی تھی اسلئے حضرت سارہؑ نے حضرت ہاجرہؑ کو اس خیال سے حضرت ابراہیمؑ کی زوجیت میں دیدیا کہ انہیں سے کوئی اولاد ہو جائے۔

حضرت ابراہیم کی عمر ۷۰ یا ۸۰ سال سے تجاوز کر چکی تھی اور اُس وقت تک اُنکے
کوئی اولاد نہ ہوئی تھی آخراً انہوں نے خداوند تعالیٰ سے دعا کی اُنکی دعا قبول ہوئی
اول حضرت ہاجرہؓ کے بطن سے حضرت اسمٰعیلؑ پیدا ہوئے پھر حضرت سارہؓ کے
بطن سے حضرت اسحٰقؑ تولد ہوئے اور حضرت ابراہیمؑ نے اس نعمت پر خداوند تعالےٰ کا
شکریہ ادا کرتے ہوئے فرمایا

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ وَهَبَ لِیْ عَلَی الْکِبَرِ اِسْمٰعِیْلَ وَاِسْحٰقَ ۗ اِنَّ رَبِّیْ لَسَمِیْعُ الدُّعَآءِ (سورۂ ابراہیم)

شکر ہے اللہ کا۔ کہ اُس نے مجھکو بڑھاپے میں اسمعیل اور اسحٰق بخشا بیشک میرا رب دعا سنتا ہے۔

حضرت اسمعیل ابھی دودھ ہی پیتے تھے کہ گھر میں ناچاقی ہوئی اور حضرت
سارہ نے غضبناک ہوکر حضرت ابراہیم کو حکم دیا کہ ہاجرہ اور اُسکے بچے کو اس شہر سے
نکال دو اور کہیں دُور پہنچا آؤ۔ معًا وحی الٰہی نازل ہوئی اور خداوند تعالےٰ نے
حضرت ابراہیمؑ کو حکم دیا کہ ہاجرہ اور اُس کے بچہ کو مکہ پہنچا دو چنانچہ حضرت
ابراہیمؑ اُن کو شام سے لیکر روانہ ہوئے اور دور و دراز مسافت طے کرکے حجاز کے
اُس مقام پر پہنچے جہاں اب مکہ آباد ہے۔ اُس زمانہ میں نہ تو وہاں کوئی آبادی تھی
اور نہ پانی بلکہ ایک لق و دق ریگستان تھا۔ حضرت ابراہیمؑ نے یہاں پہنچکر

حضرت ہاجرہ اور اُن کے بچہ کو خدا کے بھروسہ پر چھوڑ دیا پانی کی مشک اور کھجوروں کا ایک تھیلا اُن کے پاس رکھ دیا اور واپس شام کی طرف روانہ ہوئے حضرت ہاجرہؑ اُن کو واپس جاتے دیکھ کر اُن کے پیچھے دوڑیں اور پوچھا "ابراہیم اس وادی میں جہاں کوئی انیس و ہمدرد نہیں تم ہم کو چھوڑ کر کہاں جاتے ہو" حضرت ابراہیمؑ نے اس کا کوئی جواب نہیں دیا آخر میں حضرت ہاجرہ نے دریافت کیا "کیا خداوند تعالیٰ نے تم کو اس کا حکم دیا ہے؟" حضرت ابراہیمؑ نے فرمایا "ہاں" یہ سنکر حضرت ہاجرہؑ نے کہا "تو کچھ غم نہیں وہ خود ہماری حفاظت کریگا"

حضرت ابراہیم جب دور نکل گئے اور وہ میدان جہاں اُنہوں نے حضرت ہاجرہ اور اُن کے بچہ کو چھوڑا تھا نظروں سے چھپ گیا تو آپ نے بیت اللہ کی طرف منہ کرکے خداوند تعالیٰ سے دعا کی

رَبَّنَا اِنِّیْ اَسْکَنْتُ مِنْ ذُرِّیَّتِیْ بِوَادٍ	اے ہمارے رب میں نے اپنی اولاد میں سے بعض کو تیرے حرمت
غَیْرِ ذِیْ زَرْعٍ عِنْدَ بَیْتِکَ الْمُحَرَّمِ	والے گھر کے پاس ایسے میدان میں بسایا ہے جہاں
رَبَّنَا لِیُقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ فَاجْعَلْ اَفْئِدَۃً	کھیتی نہیں اے ہمارے رب میں نے اس لیے کیا تاکہ وہ نماز کو
مِّنَ النَّاسِ تَھْوِیْ اِلَیْھِمْ وَارْزُقْھُمْ مِّنَ	قائم رکھیں تو ایسا کر کہ لوگوں میں سے بعض کے دل انکی طرف
الثَّمَرٰتِ لَعَلَّھُمْ یَشْکُرُوْنَ (سورہ ابراہیم)	مائل ہوں اور انہیں میووں سے روزی دے شاید وہ شکر کریں

اور اس کے بعد شام کو چلے گئے۔

حضرت ابراہیم ؑ کے چلے جانیکے بعد حضرت ہاجرہ ؓ ایک جگہ جاکر بیٹھ گئیں چھوارے کھاکر پانی پی لیتیں اور حضرت اسمعیل ؑ کو دودھ پلادیتیں جب مشک کا پانی ختم ہوگیا تو ماں بیٹوں پر تشنگی کا غلبہ ہوا اور شدت عطش سے حضرت اسمعیل ؑ کی تو یہ حالت ہوئی کہ اضطراب میں بل کھانے لگے حضرت ہاجرہ بچہ کی اس حالت کو نہ دیکھ سکیں اُنکے قلب میں خطرہ گذرا کہ کہیں بچہ پیاس کی شدت سے ایڑیاں رگڑ رگڑ کر اپنی جان جان آفریں کی سپرد نہ کردے چونکہ جاں کنی کا منظر دیکھنے کی تاب اُن میں نہ تھی نیز یہ خیال بھی اُنکے قلب میں پیدا ہوگیا تھا کہ پانی تلاش کیا جائے ممکن ہے کہیں مل جائے اسلئے وہ اُٹھ کھڑی ہوئیں قریب ہی صفا پہاڑی تھی اُسپر چڑھ گئیں اور چاروں طرف نگاہ دوڑائی جب کہیں پانی نظر نہ آیا تو صفا سے اُتر کر دوسرے پہاڑ مروہ کی طرف چلیں اور دونوں پہاڑیوں کے درمیان کا نشیبی راستہ اس خیال سے تیزی کے ساتھ دوڑ کر طے کیا کہ بچہ زیادہ دیر نظروں سے مخفی نہ رہے مروہ پر چڑھ کر ادھر اُدھر پانی کو دیکھا لیکن کہیں نظر نہ پڑا یہاں سے اُتر کر پھر تیزی کے ساتھ صفا پر گئیں غرض اسی طرح دونوں پہاڑیوں کے درمیان سات مرتبہ دوڑیں لیکن نہ پانی نظر آیا اور نہ کوئی آدمی اللہ تعالیٰ کو انکا یہ دوڑنا

بہت پسند آیا اور اُس نے اپنے بندوں کو حکم دیا کہ

إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ ۖ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطَّوَّفَ بِهِمَا

بیشک صفا و مروہ (پہاڑیاں) خدا کی نشانیوں میں سے ہیں تو جو کوئی خانہ کعبہ کا حج یا عمرہ کرے اُسکو اُن دونوں کا طواف کرنا گناہ نہیں۔

یعنی خدا کے بندے جب حج یا عمرہ کریں تو اُن کو چاہیئے کہ وہ ان دونوں پہاڑیوں کے درمیان سات مرتبہ دوڑیں اور حج و عمرہ میں ہمیشہ ایسا کریں یہی دوڑنا سعی بین الصفا والمروہ کہلاتا ہے۔

آخری پھیرے میں حضرت ہاجرہ مروہ پہاڑی پر کھڑی تھیں کہ اُن کے کان میں ایک آواز آئی وہ آواز کی طرف کان لگا کر کھڑی ہو گئیں آواز پھر سنائی دی لیکن کوئی آدمی نظر نہ آیا آخر انھوں نے پکار کے کہا "میں نے آواز سُن لی ہے اگر کوئی مدد کر سکتا ہو تو مدد کرے۔" معاً اُن کو اُس مقام پر جہاں اب چاہ زمزم ہے ایک فرشتہ نظر آیا پھر انھوں نے دیکھا کہ بچہ کے قریب پانی زمین سے اُبل رہا ہے یہ دیکھکر حضرت ہاجرہ دوڑیں اور پانی کے پاس پہنچکر مٹی سے اُسکو چاروں جانب سے گھیر لیا اور پھر مشک میں پانی بھر کر خود بھی پیا اور بچہ کو بھی پلایا۔

چشمہ جاری ہو جانیکے بعد حضرت ہاجرہ علیہا نے چشمہ کے قریب مستقل اقامت اختیار کرلی

کچھ عرصہ بعد قبیلۂ جرہم[۱] کا ایک قافلہ جو شام کی طرف جارہا تھا اُدھر سے گذرا اور پانی کو دیکھ کر وہاں مستقل اقامت اختیار کرلی اور مکانات بنالئے مکہ کی سب سے پہلی آبادی یہی تھی۔

حضرت اسمٰعیلؑ جوان ہوگئے تو اُنھوں نے قبیلۂ جرہم کے لوگوں سے عربی زبان سیکھی اُن کی مادری زبان عبرانی تھی پھر اُنہوں نے جرہم کی ایک عورت سے شادی کی اور کچھ عرصہ بعد حضرت ہاجرہؑ نے نوے سال کی عمر میں انتقال فرمایا۔ حضرت اسمٰعیلؑ کی عمر اُسوقت غالبًا بیس ۲۰ سال کی تھی۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کو جب احکام خداوندی کی تبلیغ میں کچھ زیادہ کامیابی نہ ہوئی[۲] تو رب بزرگ و برتر نے انکو مکہ جانے اور بیت اللہ کو تعمیر کرنیکا حکم دیا چنانچہ آپ مکہ پہنچے بیٹے سے ملے اور تعمیر کا کام شروع کیا۔

---

[۱] قبیلہ جرہم یمن کا رہنے والا تھا اور قبائل عاد میں سے نہ تھا جیسا کہ بعض لوگوں کا خیال ہے ۱۲ ارض القرآن

[۲] خانہ کعبہ بنانے سے پہلے دو دفعہ حضرت ابراہیمؑ اور بھی مکہ میں آئے ہیں مگر حضرت اسمٰعیلؑ دونوں مرتبہ گھر میں نہیں ملے پہلی بار آئے تو اُنہوں نے حضرت اسمٰعیلؑ کی بیوی سے پوچھا کس طرح گذر ہوتی ہے کہنے لگیں بڑی مصیبت میں ہیں آپ نے فرمایا جب تمہارے خاوند آویں تو اُنسے میرا سلام کہنا اور یہ کہنا کہ اپنے دروازہ کی چوکھٹ بدل دو چنانچہ جب حضرت اسمٰعیلؑ آئے اور اُنکو سارا حال معلوم ہوا تو اُنہوں نے فرمایا وہ میرے والد تھے اور چوکھٹ تم ہو وہ یوں کہہ گئے ہیں کہ میں تمکو علیحدہ کردوں چنانچہ اُنکو طلاق دیکر حضرت اسمٰعیل نے ایک اور عورت سے نکاح کرلیا پھر جب حضرت ابراہیمؑ دوبارہ آئے تو دوسری بیوی سے بھی گذران کا حال پوچھا انہوں نے کہا خدا کا شکر ہے بہت آرام میں ہیں آپ نے اُنکے لیے دعا کی اور فرمایا جب تمہارے شوہر آئیں تو میرا سلام کہنا اور یہ کہنا کہ اپنے دروازہ کی چوکھٹ کو قائم رکھیں حضرت اسمٰعیل جب آئے اور یہ حال معلوم ہوا تو بیوی سے کہا وہ میرے باپ تھے اور یوں کہہ گئے ہیں کہ تمکو اپنے پاس رکھوں ۱۲ بخاری

قبل ازین بیان کیا جا چکا ہو کہ طوفان نوح میں بیت اللہ کی عمارت بہ گئی تھی اور
اُس کا کوئی نشان باقی نہ رہا تھا جب حضرت ابراہیم کو تعمیر کعبہ کا حکم ہوا تو انھوں نے
تحقیقات شروع کی آخر اُنکو وہ جگہ معلوم ہو گئی اور انھوں نے اپنے بیٹے سے کہا
"خداوند تعالیٰ نے مجھکو حکم دیا ہی کہ اُسکا گھر تعمیر کردں" حضرت اسمٰعیلؑ نے عرض کیا
کہ "وہ (گھر یا اُسکی جگہ) کہاں ہی" آپنے ایک ٹیلہ کی طرف اشارہ کرکے فرمایا
"وہ جگہ ہے" اس کے بعد دونوں تعمیر میں مشغول ہو گئے۔

اول خانہ کعبہ کی اصل بُنیادوں کو تلاش کیا اور جب وہ دریافت ہو گئیں تو
اُن کو کھودتے ہوتے باپ بیٹوں نے خدا سے دعا کی

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ　ای ہمارے رب ہماری اس خدمت کو قبول فرما بے شک تو سمیع وعلیم ہے

بنیادیں کُھد گئیں تو دونوں باپ بیٹے تعمیر میں مصروف ہوئے حضرت ابراہیم پتھر
نصب کر رہے تھے اور حضرت اسمٰعیل گردن پر رکھ رکھ کے پتھر لا رہے تھے جب دیواریں
بلند ہو گئیں اور حضرت ابراہیم کو دیوار بنانے میں بلند چیز پر کھڑے ہونے کی ضرورت
پیش آئی تو ایک پتھر زمین پر لاکر رکھا اور اُس پر چڑھکر دیوار بنانے لگے۔ یہی وہ پتھر ہی
جس کو آج مقام ابراہیم[1] کہا جاتا ہے۔

[1] مقام کے معنے لغت میں "کھڑے ہونے والے کے نشان قدم" کے ہیں اور مقام ابراہیم وہ پتھر ہی جسپر حضرت ابراہیم خلیل اللہؑ نے کھڑے ہوکر خانہ کعبہ کی عمارت کو بنایا تھا۔ بعض اصحاب کا بیان ہے کہ مقام ابراہیم وہ پتھر ہے جسپر کھڑے ہو حضرت ابراہیمؑ نے حج کی منادی کی تھی ۱۲ مؤلف

غرض جب حضرت ابراہیم علیہ السلام کعبہ کی دیواروں کو اُس حد تک تعمیر کر چکے جہاں حجر اسود لگا ہوا ہے تو آپنے حضرت اسمٰعیل سے کہا کہ ایک پتھر لاؤ کہ میں اسکو اس مقام پر بطور نشان کے لگا دوں تاکہ حجاج یہاں سے طواف کو شروع کریں فوراً حضرت جبرئیل علیہ السلام آئے اور حجر اسود کو پیش کیا جو قبل از یں جنت سے لایا گیا تھا بعض کا خیال ہے کہ جنت سے لایا ہوا حجر اسود کعبہ میں نصیب تھا جب طوفان نوح آیا تو اُسکو جبل ابو قبیس پر خداوند تعالیٰ نے رکھا دیا تھا اور حضرت جبرئیلؑ وہیں سے اُسکو لائے تھے

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بیت اللہ کی عمارت کو نہایت سادہ رکھا تھا یہاں تک کہ نہ تو اُسکی چھت تھی نہ کواڑ اور چوکھٹ۔ اور طول و عرض حسب ذیل تھا

بلندی	زمین سے چھت تک	۹ گز
طول	حجر اسود سے رکن شامی تک	۳۲ گز
عرض	رکن شامی سے رکن غربی تک	۲۲ گز

کعبہ تیار ہو چکا تو وحی کے ذریعہ یہ حکم الٰہی آیا

وَطَهِّرْ بَيْتِيَ لِلطَّائِفِينَ وَالْقَائِمِينَ وَالرُّكَّعِ السُّجُودِ وَأَذِّنْ فِي النَّاسِ ہمارا گھر طواف کرنیوالوں کھڑے رہنے والوں کو ع کرنیوالوں اور سجدہ کرنیوالوں کے لئے پاک کر اور پکار دے

بِالْحَجِّ یَاْتُوْكَ رِجَالًا وَّعَلٰى كُلِّ ضَامِرٍ کہ حج کو آئیں پیدل بھی اور دبلی اونٹنیوں پر بھی
یَّاْتِیْنَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ (سورہ حج) ہر دور دراز گوشہ سے آئیں۔

چنانچہ آپ نے حج کا اعلان کیا آپکی آواز مکہ سے نکل کر ساری دنیا میں پہنچی اور ابتک اسلامی دنیا میں گونج رہی ہے اور ہر سال لاکھوں آدمی حج سے مشرف ہوتے ہیں

خدا کا گھر بن چکا تو ضرورت تھی کہ اُسکی تولیت اور خدمت کے لئے کوئی پاک نفس تمام مشاغل سے علیحدہ ہو کر اپنی زندگی اُسپر نذر چڑھائے اس قسم کی نذر کو ابراہیمی شریعت میں قربانی سے تعبیر کرتے تھے چنانچہ حضرت ابراہیم کو خواب میں دکھلایا گیا کہ وہ اپنے بیٹے کو اپنے ہاتھوں سے ذبح کر رہے ہیں۔ اس خواب کو آپنے حکم الٰہی تسلیم کیا اور بیٹے کو ذبح کرنیکے لئے لیچلے نوے سالہ بوڑھا باپ ہاتھ میں چھری لئے کھڑا ہے جوان بیٹا فرش خاک پر لیٹا ہے اور قریب ہے کہ باپ خدا کے حکم کے مطابق بیٹے کو ذبح کر کے نذر چڑھا کہ دفعتًا عالم قدس سے آواز آتی ہے

یَآ اِبْرٰهِیْمُ قَدْ صَدَّقْتَ الرُّؤْیَا ابراہیم تو نے اپنا خواب سچ کر دکھایا ہم نیک
اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِی الْمُحْسِنِیْنَ بندوں کو اسی طرح اچھا بدلہ دیا کرتے ہیں

بیٹے نے جس استقلال جس عزم اور جس حیرت انگیز ایثار سے اپنے آپکو قربانی کیلئے

پیش کیا تھا اس کا صلہ یہی تھا کہ یہ رسم (قربانی) قیامت تک دنیا میں اس کی یادگار رہ جائے۔

حضرت ابراہیمؑ کے مذکورہ بالا واقعہ پر غور کرو اور دیکھو کہ حج میں جسقدر ارکان ہیں وہ اُسی ملتِ ابراہیمی سے تعلق رکھتے ہیں جسکی تجدید ہمارے رسول مقبول صلعم نے فرمائی ہے حج حقیقت میں نام ہے اُن افعال کو ادا کرنے کا جو مکہ میں نبیاء سے عمل میں آئے مثلاً طواف بیت اللہ وقوف عرفات سعی بین الصفا والمروہ مزدلفہ میں قیام رمی جمرات قربانی انہیں سے قیام عرفات اور طواف سب سے اہم رکن ہیں اور ہر زمانہ کے انبیا و رسل اور انکی امتوں نے خانہ کعبہ کا طواف کیا ہے وقوف عرفات حضرت آدم اور بی بی حوا کی طویل جدائی کے بعد ملاقات کی یادگار ہے سعی بین الصفا والمروہ حضرت ہاجرہؑ کے اُس فعل کی یادگار ہے جو خداوند تعالیٰ کو بہت پسند آیا تھا مزدلفہ وہ مقام ہے جہاں حضرت آدم علیہ السلام اور بی بی حوا ملاقات کے بعد شب باش ہوئے رمی جمرات گویا اُس شیطان مردود کو مارنا ہے جس نے حضرت اسمٰعیلؑ کو جبکہ وہ قربانی کے لئے لیجائے جارہے تھے بہکا کر باپ سے منحرف بنانا چاہا تھا اور قربانی حضرت اسمٰعیلؑ کے ذبح کی یادگار ہے۔

غرض یہ تمام افعال جو حج کے ارکان ہیں مذہبی روایات و تاریخ کا اہم جزو ہیں

اور حج سے یہی غرض ہے کہ ان اعمال و افعال سے اپنی مذہبی روایات کو تازہ رکھا جائے اور دین الٰہی میں ضعف و کمزوری پیدا نہ ہونے دیجائے حضرت ابراہیمؑ خداوند بزرگ و برتر کے خاص اور محبوب ترین بندے تھے اس لئے ضرورت تھی کہ اُن کے طریقوں کا اتباع کیا جائے تا کہ خداوند تعالیٰ اُن کے اتباع سے خوش ہو اور اُسکے فضل و کرم کی بارشیں ہم پر ہوتی رہیں اس اتباع کی بار بار قرآن مجید میں بھی تاکید آئی ہے اور مسلمانوں کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ ملت ابراہیمی کو اپنا نصب العین بنائیں اور اُنکے طریقوں کے اتباع سے خداوند تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کریں۔

پھر حج کے جسقدر افعال و ارکان ہیں وہ سب والہانہ اور عاشقانہ انداز رکھتے ہیں خدا کے گھر اور اُسکے رسول کے روضہ کی زیارت کیلئے جان و مال کی قربانی پر آمادہ ہو کر وطن اور اعزہ کو چھوڑنا' سفر کے مصائب کو برداشت کرنا حدود حرم میں داخل ہو کر اپنی خود رفتگی و شیفتگی کا ثبوت دینے کیلئے احرام باندھنا آسائش و راحت کے سامانوں کو ترک کر دینا' نفسانی خواہشات سے بیگانہ بن جانا بیت اللہ کے گرد والہانہ اُس مضطرب بیچین عاشق کی طرح جو دیدار محبوب میں سرگردان اُسکے گھر کے اطراف کے گلی کوچوں میں دوڑتا پھر رہا ہو طواف کرنا'

صفا و مروہ کے درمیان دوڑنا دغیرہ وغیرہ تمام افعال سچی شیفتگی کا ثبوت مہیا
کرتے ہیں اور بتلاتے ہیں کہ ایک خداپرست کی شان یہی ہو کہ وہ اُسکی محبت میں
مضطرب و بیچین ہو اور اس کے احکام کی اطاعت تمام امور پر مقدم سمجھتا ہو۔
جن مقامات مقدسہ میں حج کے ارکان وافعال ادا کئے جاتے ہیں اُنکی تاریخ پر
نظر ڈالو اور غور کرو کہ وہ مذہبی روایات میں کسقدر محترم ہیں اور ایک مسلمان کے
قلب میں اُنکی کتنی عظمت ہو ہاں وہ۔ وہ مقامات ہیں جہاں برکات وانوار الٰہیہ
کی بارش ہوتی ہو جہاں مدتوں خدا کے معصوم فرشتے آتے اور خدا کا پیغام پہنچاتے
رہے ہیں اور ہاں پھر وہ۔ وہ مقامات ہیں جہاں کے چپہ چپہ سے سردار دو عالم
حضرت محمد مصطفےٰ صلعم کے آثار نمایاں ہیں حجاز ہی کی مقدس زمین پر آنحضرتؐ
تشریف لائے وہیں آپ نے پرورش پائی وہیں جوان ہوئے وہیں آپ پر خداوند
بزرگ و برتر کا وہ قانون نازل ہوا جس نے دنیا کو ظلم و جور سے نجات دلائی اور
کائنات کو راحت و آسائش عدل و مساوات دیانت و امانت اور حق پرستی
و حق کوشی سے معمور کر دیا اور پھر یہی وہ مقدس سرزمین ہے جہاں سے آپ نے
وہ نعرۂ حق بلند کیا جس نے ساری دنیا کو بیدار کر دیا اور جس کا پر کیف نغمہ آج بھی
اسلامی دنیا کی فضا میں گونج رہا ہو اور قیامت تک گونجتا رہیگا ایسے مقامات کی

زیارت یقیناً تازگی ایمان کی موجب اور روح اسلام میں بالیدگی و ترقی کا سبب
ہوتی ہے۔ دنیا کی تمام قومیں خواہ وہ کسی مذہب و ملت سے تعلق رکھتی ہوں اس
اصول کی معترف ہیں یہاں تک کہ سیاسی خیالات بھی اسکی تائید کرتے ہیں
یہی وجہ ہے کہ اسلام نے ان مقامات کی زیارت کو اُن لوگوں پر فرض و واجب
کر دیا ہے جو وہاں تک پہنچنے کی استطاعت رکھتے ہوں۔

حج کی سب سے بڑی مصلحت یہ ہے کہ مختلف ممالک کے مسلمان ایک وقت معین پر
مرکز اسلام میں جمع ہوں، احکام الٰہی کو مشترک طور پر ایک ہی شکل و صورت میں
متحد ہو کر ادا کریں، اسلام کی ہیبت و شوکت کو ظاہر کریں اور پھر تبادلۂ خیالات سے
اتحاد و اخوت کے رشتہ کو تقویت دیں جسکی تاکید ارشاد الٰہی میں اسطرح کی گئی ہے

وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰہِ جَمِیْعًا اور تم سب مل کر اللہ کی رسی مضبوط پکڑ لو
وَّلَا تَفَرَّقُوْا اور آپس میں پھوٹ نہ ڈالو۔

غرض حج اسلام کی مالی و بدنی عبادات میں غیر معمولی فوائد رکھتا ہے اس سے
ایمان و اعتقاد میں تازگی و تیقن پیدا ہوتا اور مومن کو وہ حقیقی روحانی لذت
حاصل ہوتی ہے جس کی کیفیت بیان نہیں کیجا سکتی جب ایک مسلمان اپنے
اعزہ اور وطن عزیز کو چھوڑ کر سفر حج پر روانہ ہوتا ہے تو اُس کے قلب میں یقیناً یہ خطرہ

پیدا ہوتا ہے کہ اعزہ سے اُس کی یہ رخصت کہیں آخری رخصت ہی نہ ہو باینہمہ وہ اعزہ کی محبت کے جذبات اور وطن کی کشش کی پروا نہیں کرتا اور فریضۂ مذہبی کو تمام امور پر مقدم سمجھکر گھر سے نکل کھڑا ہوتا ہے۔ ایک طرف اعزہ رُو رُو کر اُسکو رخصت کر رہے ہیں، بیوی بچے نظروں کے سامنے ہیں اُن سے جدائی کا خیال رہ رہ کے تکلیف دیتا ہے لیکن خدا کے حکم کے آگے سر خم ہے مرکز اسلام کی محبت اُسکو کھینچ رہی ہے اور وہ تمام دنیوی علائق کو ٹھکرا کر بیت اللہ کی طرف رخ کر دیتا ہے۔

یہ وہی محبتِ الٰہی کا جذبۂ صادق ہے جس نے حضرت ابراہیم کو اپنے جوان بیٹے کے ذبح پر آمادہ کر دیا تھا یہ وہی الٰہی جذب و کشش ہے جو مسلمانوں کو دیوانہ بنا کر گھر بار چھڑا کر، اور راحت و آسائش سے بیگانہ کرکے سرزمین حجاز پر لے آتی اور مجنوں بنا کر جنگلوں میں پھراتی ہے۔

مؤمن صادق خدا کی محبت میں مست و مخمور گھر سے روانہ ہوتا ہے کفن کا کپڑا سامان میں باندھتا ہے گویا موت اُسکے ہمرکاب ہے میقات پر پہنچکر حدود حرم میں داخل ہونیکے لئے "محبوب کا دیوانہ" بنتا اور احرام باندھتا ہے اور جس طرح دیوانہ دنیاوی آسائش و راحت، اور خواہشات سے بیگانہ ہوتا ہے اسی طرح وہ بھی زیب و زینت

آسائش وراحت اور نفسانی خواہشات سے بیگانہ ہو کر اُن تمام چیزوں کو اپنے اوپر حرام کرلیتا ہے جو باہوش انسانوں کیلئے حلال وجائز ہیں بار بار لبیک اللھم لبیک کہتا اور محبوب کے قدموں میں حاضری کی اجازت چاہتا ہے۔

پھر جب وہ حدودِ حرم میں داخل ہوتا اور بیت اللہ کو قریب تر پاتا ہے تو دیوانہ وار دوڑتا اور حصول زیارت کی سعادت نصیب ہونے پر بیت اللہ کا طواف کرکے قلب مضطر کو تسکین کا سامان بہم پہنچاتا ہے حجراسود کو بوسہ دیکر جذبات شوق کو تسکین بخشتا ہے پھر اُس مقام پر پہنچکر جہاں وہ پتھر رکھا ہوا ہے جس پر کھڑے ہوکر حضرت ابراہیم ؑ نے خانہ کعبہ کو تعمیر کیا تھا دو رکعت نماز پڑھتا اور خدا کا شکر ادا کرتا ہے زمزم کا پانی پیتا اور اس مقام پر جاکر دوڑتا ہے جہاں حضرت ہاجرہ پانی کی تلاش میں دوڑی تھیں۔

غرض تمام ارکان حج کو اسی ذوق وشوق سے ادا کرتا اور اُن روایات کو پیش نظر رکھتا ہے جو اِن ارکان سے تعلق رکھتی ہیں۔

احکامِ حج
حصّہ اوّل
ہدایاتِ سفر

(۱)
روانگی کی تیاریاں

حجازِ مقدس اور دیگر امکنۂ متبرکہ کی جانب روانگی سے پہلے جن معلومات اور اشیاء کی ضرورت ہے اُن کو ہم اس موقع پر تفصیل سے مختلف عنوانات کے ماتحت درج کرتے ہیں تاکہ عازمانِ مقاماتِ مقدسہ کو سفر میں کوئی دشواری پیش نہ آئے اور وہ صعوباتِ سفر سے پریشان نہ ہوں۔

(۱) پروانہ راہداری اور ٹیکہ

غیر ممالک کا سفر کرنیکے لئے سب سے پہلی چیز ہندوستان میں رہنے والوں کو گورنمنٹ ہند سے پاسپورٹ (پروانہ راہداری) کا حاصل کرنا ہے اس لئے عازمانِ حجاز وغیرہ کو چاہئے کہ وہ پہلے پاسپورٹ کو حاصل کریں ایام حج میں پاسپورٹ اپنے ضلع کے افسر سے مل سکتے ہیں اور بمبئی سے بھی حاصل ہو سکتے ہیں بہتر یہ ہے کہ پاسپورٹ کو ضلع سے حاصل کر لیا جائے تاکہ بمبئی میں دقت پیش نہ آئے اگر کسی وجہ سے اپنے

عـــہ ماخوذ از صراط الحمید ۱۲

ضلع کے حاکم سے پاسپورٹ حاصل نہ کیا جاسکے تو پھر بمبئی یا کراچی پہنچکر جہازی کمپنیوں کی معرفت حاصل کرلے۔

عازمان حجاز کو جو پاسپورٹ ملتا ہے وہ صرف حجاز ہی کے لئے مخصوص ہوتا ہے اُس سے دوسرے ممالک کا سفر نہیں کیا جاسکتا۔ اگر حجاز کے علاوہ دیگر ممالک مثلاً شام، عراق، فلسطین یا مصر وغیرہ کا بھی قصد ہو تو اُسکے لئے علیحدہ پاسپورٹ حاصل کرنا چاہیئے۔

ممالک غیر کا پاسپورٹ ہندوستان کے اندر حاکم ضلع سے اور ہندوستانی ریاستوں میں رزیڈنٹ یا ایجنٹ ریاست کے ہاں سے ملتا ہے۔

پاسپورٹ حاصل کرنیکے لئے برطانوی ہند میں حاکم ضلع کے ہاں اور دیسی ریاستوں میں رزیڈنٹ یا ایجنٹ کے ہاں درخواست دینی چاہیئے۔ درخواست ایک مطبوعہ سرکاری فارم پر دی جاتی ہے جسمیں متعدد خانے ہوتے ہیں ان خانوں میں مسافر کی پوری کیفیت درج کی جاتی ہے۔ اس فارم کی خانہ پُری کرکے اپنے حاکم ضلع یا ریاست کے ایجنٹ کے ہاں بھیجدو اور پاسپورٹ کی فیس داخل کردو۔

حجاز کے علاوہ دوسرے ممالک کا پاسپورٹ حاصل کرنیکے لئے فارم مطبوعہ کی خانہ پُری کرنیکے علاوہ اپنی تین تصویریں بھی درخواست کے ساتھ داخل کرنا پڑتی ہیں

اور پانچ روپیہ فیس کے داخل کئے جاتے ہیں۔

پاسپورٹ موٹے کاغذ کا ایک مطبوعہ فارم یا چھوٹی سی نیلی کتاب ہوتی ہے جسمیں مسافر کے متعلق ضروری باتیں درج ہوتی ہیں اور ایک تصویر مسافر کی چسپاں رہتی ہے۔ اس پاسپورٹ پر سفر میں ضروری اندراجات ہوتے رہتے ہیں اس کو بہت احتیاط سے رکھنا چاہیے اسکے بغیر سفر نا ممکن ہے۔

بمبئی میں پاسپورٹ کی مزید توثیق کرانا پڑتی ہے بمبئی گورنمنٹ کے پاسپورٹ آفیسر سے ملنا چاہیے وہ اس ملک کی حکومت یا اسکے قنصل مقیم بمبئی سے اجازت حاصل کرکے توثیق کردیگا بہتر تو یہی ہے کہ بمبئی میں پاسپورٹ کی تصدیق و توثیق کرلے ورنہ راستہ میں اور اس ملک میں پہنچکر بھی توثیق ممکن ہے لیکن اس صورت میں ایسا اوقات دقتیں پیش آتی ہیں اور بعض اوقات سخت مصائب کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

غیر ممالک کے سفر کے لئے چیچک کا ٹیکہ اور ہیضہ کی پچکاری بھی ضروری ہے اور بہتر یہ ہے کہ ان دونوں سے قبل از روانگی فارغ ہولے اور کسی سول سرجن سے باقاعدہ اس کا سارٹیفکٹ حاصل کرلے سفر میں اکثر مواقع پر اُس کا معائنہ اور مطالبہ ہوتا ہے۔

جن لوگوں کے بچپن میں چیچک کا ٹیکہ لگ چکا ہو وہ کافی ہے جدید ٹیکہ کی ضرورت نہیں ہے البتہ ہیضہ کی پچکاری تازہ لگوانی ضروری ہے۔ دونوں صورتوں میں ڈاکٹر ضلع کا سارٹیفکٹ ساتھ رکھنا لازم ہے۔

(۲) سامان سفر

حجاز و دیگر مقامات مقدسہ کے سفر میں سامان جسقدر کم ہو بہتر ہے لیکن نہ اتنا مختصر کہ خواہ مخواہ سفر میں تکلیف ہو۔ ذیل میں ہم متوسط طبقہ کی ضروریات کو پیش نظر رکھکر ہر ایک چیز کا علٰحدہ علٰحدہ بیان تفصیل سے کرتے ہیں امراء و روسا اپنی ضروریات کو پیش نظر رکھکر سامان میں کمی بیشی کے مختار ہیں

اس جگہ ہم صرف اُن اشیاء کا ذکر کرتے ہیں جن کو اپنے شہر سے یا ہندوستان کے کسی بڑے شہر سے فراہم کرکے ساتھ لیجانا چاہیئے۔ بعض چیزیں بمبئی وغیرہ سے خرید کر ساتھ لیجائی جاتی ہیں اُنکا ذکر بمبئی وغیرہ کے بیان میں کیا جائیگا۔

کپڑے عازمان حجاز کیلئے پانچ سات جوڑے کپڑوں کے کافی ہیں۔ پائجامہ۔ کرتہ یا قمیص۔ واسکوٹ۔ بڑی بڑی جیبوں والا کوٹ کمربند۔ ٹوپیاں یا عمامہ پہننے کے لئے یہ کپڑے کافی ہیں۔ بہتر تو یہ ہے کہ ان کپڑوں کا رنگ خاکی صندلی یا اگئی ہو۔ یہ رنگ خوش وضع بھی ہیں اور میل خور بھی سفر کے گرد و غبار کو یہ رنگ برداشت

کر لیتے ہیں اور جلد جلد کپڑوں کو دھونے یا دھلوانے کی ضرورت نہیں ہوتی اگر یہ رنگ پسند نہ ہوں تو سفید بہتر ہے۔

بستر میں ایک ہلکی توشک یا کمبل یہ دونوں چیزیں نہایت ضروری ہیں جہاز میں اور شغدف میں ان سے بہت آرام ملیگا اور بچھا کر سونے کے کام میں بھی آئینگی۔ ان کے مقابلہ میں وہ گدے جو بمبئی میں ملتے ہیں خراب اور تکلیف دہ ہوتے ہیں۔

بہتر یہ ہے کہ بچھانے اور اوڑھنے کے لئے مناسب تعداد میں کمبل ساتھ رکھے جائیں اگر اچھے اور آرام دہ کمبل میسر نہ آئیں تو توشک اور رزائی جن میں ایک ایک سیر روئی سے زیادہ نہ ہو گافی ہیں۔

تکیہ کی بہتر صورت یہ ہے کہ زائد کپڑوں کا تکیہ بنا لیا جائے اور تکیہ کا غلاف ایسا سلوایا جائے جسکے اندر زائد از ضرورت کپڑوں کو بھر کر بند کیا جا سکے اگر یہ صورت پسند نہ ہو تو ہلکا سا تکیہ علیحدہ لے لیا جائے۔

دری کے بجائے بارانی زیادہ بہتر ہے کہ اسمیں بستر کو بھی باندھ لیا جا سکتا ہے اور ضرورت کے وقت اُسپر چادر بچھا کر دری کا بھی کام لیا جا سکتا ہے اگر بارانی نہ ہو تو ہلکی دری بہتر ہے

ایک جا جم تقریباً ۱۲ فٹ لمبی ۸ فٹ چوڑی یا موٹے کپڑے کی ڈوالیسی بڑی چادریں جن سے راوٹی اور پاخانہ کا کام لیا جا سکے۔ جا جم یا ان چادروں سے جہاز میں بہت آرام ملیگا خصوصاً عرفات و مزدلفہ اور سفر مدینہ منورہ میں بہتر یہ ہے کہ ان چادروں یا جا جم پر اپنا نام لکھدیا جائے اور بستر میں انکو بھی شامل کر لیا جائے

برتن | تانبے ایلومینیم یا ٹین کا لوٹا، ایلومینیم کی دو چھوٹی سی دیگچیاں، توا، دست پناہ (چمٹا) چینی یا ایلومینیم کے دو تین پیالے دو تین رکابیاں چمچے اور کھانا پکانے کیلئے انگیٹھی زیادہ مناسب ہے بعض لوگ تیل کا چولھا لیجاتے ہیں لیکن وہ زیادہ مفید ثابت نہیں ہوتا کیونکہ وہ تیز ہوا میں کام نہیں دیتا البتہ معمولی کاموں مثلاً چائے تیار کرنے اور دودھ وغیرہ گرم کرنیکے لئے کارآمد ہے۔

اس سفر میں چونکہ متوسط و معمولی طبقہ کے مسافر زیادہ تر کھچڑی کھاتے ہیں اس لئے بہتر یہ ہے کہ ایلومینیم کی بڑی دیگچی اتنی ہو کہ اس میں ڈیڑھ سیر کھچڑی پک جائے تاکہ چند آدمیوں کی شرکت میں کام آسکے متعدد آدمی ساتھ ہوں تو زیادہ برتنوں کی ضرورت نہ پڑیگی۔

دوائیں | جہاز و دیگر مقامات مقدسہ کے طویل سفر میں چونکہ بہت سی باتیں طبیعت اور معمولات کے خلاف وقوع میں آتی ہیں اس لئے صحت پر انکا بار پڑنا

ناگزیر ہے۔ بہتر ہے کہ اس سفر میں کچھ مجرب دوائیں بھی ساتھ رکھی جائیں مثلاً ہاضمہ یا معدہ کی دوسری شکایات کے لئے نمک سلیمانی یا کوئی چورن، امرت دھارا، ٹنکچر جنجر، قبض کے لئے ویجیٹیبل پلز، کمزوری طبیعت کے لئے فروٹ سالٹ، پیچش کیواسطے چہار تخم یا صرف اسبغول، بخار کیلئے کونین کی گولیاں، نزلہ زکام اور خراش کیواسطے گلیسرین ٹانک یا جوشاندہ زکام، کھانسی کے لئے پیپس کے قرص، چوٹ پھینٹ یا زخم کیواسطے ٹنکچر آیوڈین۔

ان دواؤں کی موجودگی میں پھر کسی ڈاکٹر یا حکیم کی طرف رجوع کرنے کی ضرورت نہ ہوگی ان تمام چیزوں کو ٹین کے چھوٹے سے بکس میں بند کر لینا چاہیئے تاکہ بے احتیاطی سے محفوظ رہیں۔

دیگر متفرق اشیاء مذکورہ بالا اشیاء کے علاوہ ایک زائد قفل، اکارڈ لفافے سادہ، گھڑی، قبلہ نما، ایک زائد دیسی جوتہ جس سے صرف طواف میں کام لیا جائیگا، سرمہ سلائی، کنگھا، شیشہ، عطر، جانماز، مسواک، قرآن مجید، استنجا کے لئے ڈھیلے کپڑے کی ایک تھیلی میں یا کپڑے کی کترن وغیرہ جن اشیاء کی ضرورت پڑے ساتھ رکھنی چاہیئے۔

سامان خورد و نوش سامان خورد و نوش بمبئی یا کراچی سے خریدنا چاہیئے جہاں ہر قسم کی چیزیں آسانی سے بلجاتی ہیں۔ البتہ گھی، منگوچھیاں اور ستو گھر سے لیجانا چاہیئے

گھی اتنا لیجانا بہتر ہے جو جہاز پہنچنے تک کافی ہو جہاز میں گھی آسانی سے اور سستا ملجاتا ہے۔ ایک آدمی کیلئے موٹر کے تیل یا پیٹرول کا ایک ٹین گھی کافی ہوگا جسقدر آدمی ساتھ ہوں اسی حساب سے گھی لے لیا جائے اگر پیٹرول کے ٹین گھی کے کئی عدد ہو جائیں تو انکو مٹی کے تیل کے کنستر یا ٹین میں بھر لیا جائے ایک کنستر میں چار آجائینگے کنستر کے اوپر کا ڈھکنا صندوق کی طرح بنوا لیا جائے اور اسمیں قفل لگا دیا جائے۔ اگر خشک ہلدی، سرخ مرچ، دھنیا اور گرم مصالحہ کو گھر پسوا لیا جائے تو بہتر ہے بازار میں یہ چیزیں خشک پسی ہوئی اچھی نہیں ملتیں۔

ضروری ہدایات مذکورہ بالا اشیاء میں سے اکثر چیزیں مثلاً تہ بند، کمبل، تکیہ، دری، بارانی، چادریں، ایلومینیم کے برتن، توا، انگیٹھی، تیل کا چولھا، انگریزی دوائیں، قفل، سرمہ سلائی، کنگھا، شیشہ، عطر، جانماز، وغیرہ بمبئی میں بھی ملجاتی ہیں۔ اگر کافی وقت ملے تو انکو بمبئی جا کر خرید لے یا سفر میں کسی درمیانی شہر سے لے لے یا گھر سے فراہم کر کے لیجائے اگر اتنا وقت نہ ہو اور جہاز کی تاریخیں قریب ہوں تو گھر سے انتظام کر لینا چاہیے۔ غرض یہ ہے کہ گھر سے بمبئی تک کے سفر میں اتنا سامان ہمراہ نہ لے کہ ریلوے کو زیادہ محصول دینا پڑے اور راستہ میں تکلیف ہو۔ مختلف قسم کے سامان مثلاً کپڑے، ادویات، کا غذات وغیرہ کو بہتر یہ ہے کہ

چمڑے یا کرمچ کے بکس میں بند کیا جائے اور برتن وغیرہ اشیاء کو بید یا بانس کے بکس بوریوں یا ٹوکریوں میں تاکہ سامان ہلکا رہے لوہے اور لکڑی کے بکس وزنی ہوتے ہیں اور بعض اوقات اُن سے تکلیف ہوتی ہے۔ عورتوں کو چاہیئے کہ زیور ساتھ نہ لیجائیں۔

مذکورہ بالا ہدایات متوسط و معمولی طبقہ کے لوگوں کے لئے ہیں جو شخص خوشحال اور دولتمند ہیں وہ اپنے ساتھ جسقدر سامان چاہیں رکھ سکتے ہیں اور جسقدر چاہیں خرچ کر سکتے ہیں۔

سامان کی ترتیب تمام سامان کو گھر سے روانہ ہوتے وقت اور بمبئی میں جہاز پر سوار ہونیکے وقت اچھی طرح سے جانچ لو اور پھر اُسکو چمڑے کرمچ یا لوہے اور بید یا بانس کے بکسوں میں بند کر دو۔ جو چیزیں بوری میں بند کرنے کی ہیں اُن کو بوری میں بھر دو اور بستر کو بستر بند سے باندھو۔ پھر اُنپر ہر ایک عدد پر سیاہ یا سرخ رنگ یا تارکول سے اپنا نام لکھدو تاکہ اپنے سامان کو بمبئی کراچی جہاز یا جدہ وغیرہ میں دیکھتے ہی تم شناخت کر لو۔

جسقدر سامان کم ہوگا اتنا ہی آرام ملیگا۔ سامان کی ترتیب نہایت احتیاط سے کیجائے تاکہ ضرورت کے وقت چیزیں نکالنے میں دقت نہ ہو پھر وہ اس قدر

محفوظ بھی ہوں کہ ضائع نہ ہوسکیں اور سب سے بڑی بات یہ کہ سامان کو اسطرح بند کیا جائے بھرا جائے اور باندھا جائے کہ انکے عدد بے قابو، بدنما اور زیادہ وزنی نہ ہوں ہر ایک عدد کا وزن مناسب رہے اور ہر ایک چیز اُس عدد میں رکھی جائے جو اُسکے لئے موزوں ہے۔

(۳) مصارف حج اور حجاز وغیرہ کیلئے ہندوستان میں روپیہ جمع کرنیکا طریقہ

مصارف حج کا صحیح اندازہ مشکل ہے اس لئے کہ ضروریات کی گرانی و ارزانی، کرایہ کی کمی بیشی اور دیگر مصارف میں زیادتی کمی ہوتی رہتی ہے۔ آجکل کے سرسری تخمینہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ کم از کم چھ سو روپیہ اس سفر کے لئے ہونا چاہیئے زیادہ کی کوئی حد نہیں۔

عازمان حجاز کو چاہیئے کہ وہ کم سے کم چھ سو روپیہ گھر سے لیکر چلیں اور بقدر اُن مصارف کے جو بمبئی یا کراچی تک پہنچنے، جہاز کا واپسی ٹکٹ خریدنے، ضروریات سفر بہم پہنچانے اور مکہ معظمہ پہنچنے کے لئے ضروری ہیں روپیہ اپنے پاس رکھ لیں اور بقیہ روپیہ کو اُن مقامات میں جمع کرکے باقاعدہ رسید حاصل کرلیں جنکی تجارتی کوٹھیاں یا ایجنسیاں مکہ معظمہ وغیرہ میں ہیں اور جہاں سے رسید دکھلانے پر فوراً روپیہ مل سکتا ہے

مصارف کا سرسری تخمینہ بآسانی ممکن ہے ریلوے کے کرایہ اشیاء کی خریداری جہاز کے ٹکٹ اور دیگر متفرق خرچ کو کسی واقف کار سے دریافت کر کے یا خود اندازہ کر کے ایک رقم معین اسکے لئے رکھ لیجائے اور بقیہ رقم کو جمع کر دیا جائے تاکہ خطرہ سے محفوظ رہے۔

سرسری تخمینہ کے بموجب ایک صاحب نے اپنے سفرنامہ حج میں حسب ذیل مصارف بتلائے ہیں۔

۱۔ کرایہ آمد و رفت ریل از دہلی[1] تا بمبئی یا کراچی درجہ سوم — سعہ/

۲۔ کرایہ سامان آمد و رفت از دہلی تا بمبئی و کراچی ایک من — وعہ

۳۔ کرایہ جہاز آمد و رفت از بمبئی یا کراچی تا جدہ درجہ سوم — ما ہلعہ

۴۔ خرچ قلی۔ ریل و جہاز آمد و رفت — صہ/

۵۔ خرچ قلی۔ کرایہ کشتی۔ کرایہ مکان گاڑی چنگی گھر بمقام جدہ و فیس میونسپل کمیٹی جدہ — سے ۱۲/

۶۔ کرایہ اونٹ از جدہ تا مکہ معظمہ یک نفر — معہ/

---

[1] یہاں حساب درست کرنیکے لئے دہلی سے کرایہ لگایا گیا ہے ورنہ جہاں جس مقام سے بجائے بمبئی روانہ ہوں وہاں سے بمبئی تک کا کرایہ دریافت کر کے مصارف کا صحیح تخمینہ کر سکتے ہیں ۱۲ مؤلف

۷۔ کرایہ شغدف یا کجاوہ از جدہ تا مکہ معظمہ یک نفر — عہ؍

۸۔ کرایہ سامان آمد و رفت از جدہ تا مکہ معظمہ پورا اونٹ للعہ نصف اونٹ — عہ؍

۹۔ کرایہ مکان مشترک قیام مکہ معظمہ — عہ

۱۰۔ فیس مطوف — ؎عہ

۱۱۔ کرایہ نصف اونٹ از مکہ معظمہ تا منیٰ و عرفات آمد و رفت — ؎عہ

۱۲۔ ایک بکرا یا دنبہ برائے قربانی — ےَ؍

۱۳۔ کرایہ نصف اونٹ از مکہ معظمہ تا مدینہ منورہ و واپسی از مدینہ منورہ تا جدہ — لعہ

۱۴۔ بخشش بدو یعنی اونٹ والا — صہ؍

۱۵۔ فیس مدینہ شریف — عہ؍

۱۶۔ کرایہ مکان مدینہ منورہ و فیس مزوّر وغیرہ — صہ؍

۱۷۔ فیس ڈاکٹری سارٹیفکٹ جدہ۔ کرایہ مکان جدہ و فیس وکیل معلم — صہ؍

۱۸۔ کرایہ مکان حفاظت سامان و محصول بحری مقام جدہ — سےٗ؍

۱۹۔ انعام مطوف و وکیل مطوف وغیرہ جدہ — ےَ؍

۲۰۔ فیس قرنطینہ و کرایہ خیمہ برائے منیٰ و عرفات۔ — للعہ ۸؍

۲۱۔ مصارف خوراک و پانی وغیرہ — صہ

۲۲۔ خرید تبرکات، خیرات، ومتفرقات ۵۶

۵۵۶

میزان کل مصارف ۵۵۶/۴

اگرچہ سرسری تخمینہ کی میزان پانچسو چھپن روپیہ چار آنے ہی لیکن ان مصارف میں کمی بیشی ممکن ہے اس لئے کم از کم چھ سو روپیہ ساتھ لیجانا چاہیئے ورنہ تکلیف ہوگی۔

مذکورہ بالا مصارف میں ہندوستان کے اندر اور مکہ معظمہ پہنچنے تک کے مصارف کی میزان دو سو بہتر روپیہ بارہ آنہ ہوتی ہی احتیاطاً ۳۵۰ روپیہ اپنے پاس رکھ لے اور ڈھائی سو روپیہ ہندوستان کے حسب ذیل مقامات میں سے کسی مقام پر جمع کردے اور مکہ معظمہ پہنچکر اس رقم کو وصول کرلے۔

۱۔ دہلی کوٹھی حاجی علی جان واقع چاندنی چوک دہلی

۲۔ حاجی محمد اکبر تاجر ظروف مرادآباد

۳۔ محمد بلال صاحب دہلوی حیدرآباد دکن

جو لوگ عراق، شام، فلسطین اور مصر وغیرہ کا سفر کرنا چاہیں وہ مصارف کا اندازہ کرکے مناسب رقم اپنے پاس رکھلیں اور بقیہ رقم حسب ذیل مقامات پر جمع کردیں

۱۔ محمد بلال صاحب دہلوی حیدرآباد دکن

اُن کے ایجنٹ مکہ معظمہ مدینہ منورہ۔ بیروت اور اکثر ممالکِ اسلامیہ میں موجود ہیں

۲۔ تھامس کوک اینڈ سنز

اس ایجنسی کے دفتر تمام مشہور مقامات پر ہیں۔ اسکے ذریعہ ٹکٹ بھی مل جاتا ہو اور سفر میں بہت سی آسانیاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ بمبئی میں اسکا دفتر اسپلینیڈ روڈ پر ہو۔ اس کمپنی کے سرکلر نوٹ کوک کمپنی کے تمام دفتروں اور مشہور بنکوں میں لے لئے جاتے ہیں اور فوراً روپیہ ادا کر دیا جاتا ہے۔ دمشق۔ حلب۔ بیروت۔ حیفا۔ بیت المقدس۔ اسکندریہ۔ پورٹ سعید اور مصر میں بآسانی روپیہ دستیاب ہو جاتا ہو اور ایک سال تک اسکے نوٹ کام دیتے ہیں۔

حجاز میں آجکل نوٹ بہت مقبول ہو اور سفر میں اسکا رکھنا بھی آسان ہے اشرفیاں زیادہ مفید نہیں بلکہ بعض اوقات خطرناک ثابت ہوئی ہیں نوٹ چھوٹے اور بڑے دونوں ہر جگہ کام دیتے ہیں بقدر ضرورت روپیہ رکھ لے اور باقی رقم نوٹ کی شکل میں محفوظ کر لے۔

(۴) ورثار کو ضروری ہدایات و وصایا۔

عازم حجاز وقاصد بیت الصمد کو چاہیے کہ وہ فریضۂ حج کی ادائیگی کے لئے پاک و حلال روپیہ بہم پہنچائے اور محض حج و زیارت کی نیت سے سفر کرے کوئی اور ارادہ نہ

جب عزم حج مصمم ہو جائے تو روانگی کی تیاریوں کے ساتھ اُن حقوق پر بھی غور کیا جائے جو اُسکے ذمہ دوسروں کے واجب ہیں یا اُس کے ہاتھوں سے تلف ہوئے ہیں اگر ایسے حقوق اُسکے ذمہ ہوں تو اُن کو ادا کر دیا جائے اور جن لوگوں کو اُس سے جسمانی وروحانی اذیت پہنچی ہو اُن سے معاف کرا لیا جائے پھر اُن لوگوں کے حقوق کی طرف توجہ کیجائے جو اُس سے وابستہ ہیں یا جن کا نان ونفقہ اُسپر واجب ہو اگر گھر میں کوئی ایسا شخص موجود ہو جو اُس کی عدم موجودگی میں اُسکا جانشین بن سکے تو اُسکو اعزّہ ومتعلقین کے ساتھ حسن سلوک کی ہدایت کر دی جائے اور گھر کے ہر شخص سے باآشتی واخلاق پیش آنے پاک وصاف زندگی بسر کرنے اور عزت وناموس کی حفاظت کا خیال رکھنے کی بھی تاکید کی جائے۔

انسان کی زندگی کا دارومدار چونکہ نفس کی آمد وشد پر ہے اس لئے کون کہہ سکتا ہے کہ سانس کب تک جاری رہیگا اور کس وقت رُک جائیگا اس لئے عازم حجاز وغیرہ کو چاہیئے کہ وہ زندگی کو ناپائدار خیال کرکے کاروبار اور جائداد واملاک کے متعلق ضروری ہدایات ووصایا کو بھی لازمی سمجھے اور اُس کی جائداد میں سے جسکو جتنا حق پہنچنا چاہیئے اُسکے متعلق کوئی ایسی

وصیت نہ کرے جس سے وہ تلف ہو جائے۔

مرنے کے بعد انسان دوبارہ دنیا میں آکر یہ نہیں دیکھتا کہ اُس نے جو جائداد پیدا کی تھی اُسکا کیا حشر ہوا اور اُسکے اعزہ واقارب کس حال میں ہیں اسلئے بہتر یہ ہے کہ حج کو روانہ ہونے یا مرنے سے پہلے جائداد کی حفاظت کے جو شرعی طریقے ہوں اُن پر عمل کیا جائے لیکن کسی حال میں کسی عزیز و قریب کے حق کو تلف نہ کیا جائے۔

حق تلفی بدترین جرم ہے۔ بعض اشخاص ایسا کرتے ہیں کہ اپنے محبوب عزیزوں کو ساری دولت و املاک سپرد کر دیتے ہیں اور مبغوض اعزہ کے حقوق کا خیال نہیں کرتے یہ بہت بُری بات ہے اور خصوصًا عازم سفر حج اور موت سے ہم آغوش ہونے والے شخص کے لئے۔

بہتر صورت یہ ہے کہ ہر شخص کے حق کو ادا کرے اور جائداد و املاک کی حفاظت کا انتظام کرتے ہوئے حقوق کو نظر انداز نہ کرے۔

ان تمام باتوں کے بعد اپنے گناہوں پر نظر ڈالے اور خداوند تعالےٰ سے گڑگڑا کر دعا مانگے کہ وہ اپنے فضل و کرم سے اُن کو معاف کر دے۔

(۲)

روانگی

حج چونکہ ایک مذہبی فریضہ اور ایک اہم سفر ہے اسلئے انسان کو چاہیے کہ وہ سفر کے ارادہ کے بعد اپنے تمام کاموں اور ارادوں میں اخلاص و رضامندی باری تعالیٰ کو پیش نظر رکھے اور ریا و تکبر کو قلب و دماغ میں پیدا نہ ہونے دے خصوصاً روانگی کے وقت۔

(۱) اعزہ سے رخصت

روانگی سے ایک دو روز قبل یا کافی وقت ملے تو روانگی ہی کے دن اپنے تمام اعزہ اور احباب سے محبت و خلوص کے ساتھ ملے اُن سے اپنے قصور کو معاف کرالے اور اُن کی دعاؤں کو حاصل کرے۔

عزیزوں رشتہ داروں اور محبوب اشخاص سے طویل جدائی و مفارقت یقیناً ایک ایسی روحانی تکلیف ہے جس کو سنگدل سا سنگدل شخص بھی محسوس کرتا ہے اس لئے اعزہ سے رخصت ہوتے وقت ہر شخص کا دل بھر آتا ہے آنکھوں سے آنسو جاری ہوجاتے ہیں اور طبیعت بے اختیار ہوجاتی ہے یہ قدرتی بات ہے بہتر یہ ہے کہ ایسے منظر سے زیادہ متاثر نہ ہو حکم خداوندی کو پیش نظر

رکھنے اور دل کو مضبوط کرکے اعزہ کو تسکین و تشفی دے اور اطمینان دلائے کہ خدانے چاہا تو اس سفر کا انجام بخیر ہوگا انکی غائبانہ دعائیں اُسکے حق میں اثر پذیر ہونگی اور وہ خود اُن کے حق میں بیت اللہ میں خلوص قلب سے دین و دنیا کی بہتری کیلئے دعا کریگا اور ہر وقت اپنی دعاؤں میں اُن کو یاد رکھیگا۔

(۲) آغاز سفر

بہتر یہ ہو کہ سفر حج میں کسی کو اپنا رفیق بنالے اور مقامی اشخاص یا قرب جوار کے علاقوں سے جو لوگ اس مبارک سفر کا ارادہ رکھتے ہوں اُن کی رفاقت کو ضروری خیال کرے اس سے سفر میں بہت آرام ملتا ہی اور مصارف میں بھی تخفیف ہو جاتی ہی۔

علمار نے لکھا ہی کہ عزم حج کے بعد مستحب یہ ہے کہ رفقار اور طریق حج کے متعلق استخارہ کرلے یعنی یہ کہ کن کن لوگوں کو اپنا ہمسفر بنائے اور کس راہ سے حجاز کو جائے یا کس روز گھر سے روانہ ہو استخارہ صرف اسی قسم کے امور کیلئے درست ہی حج کرنے نہ کرنے کا استخارہ درست نہیں۔

استخارہ کا طریقہ یہ ہی کہ اول دو رکعت نماز نفل پڑھے پہلی رکعت میں الحمد کے بعد قل یا ایہا الکافرون اور دوسری میں قل ہو اللہ پڑھے پھر سلام پھیر کر

یہ دعائے ماثورہ پڑھے۔

اللھم انی استخیرک بعلمک	اے اللہ میں تیرے علم کے ساتھ بھلائی کا خواستگار ہوں
واستقدرک بقدرتک	اور قدرت کا طالب ہوں تیری قدرت کے ساتھ
واسئلک من فضلک العظیم	اور چاہتا ہوں تیرا فضل عظیم تو (ہر چیز پر) قادر
فانک تقدر ولا اقدر وتعلم	ہے اور میں قادر نہیں تو (ہر چیز سے) واقف ہے
ولا اعلم وانت علام الغیوب	اور میں واقف نہیں تو (اے اللہ) غیب کی
اللھم ان کنت تعلم ان ھذا[سلہ]	باتوں کا جاننے والا ہے اے اللہ اگر تو جانتا
الامر خیر لی فی دینی و	ہے کہ یہ کام (یہاں پڑھنے والا اپنی حاجت کو
معاشی وعاقبۃ امری	بیان کرے یا دل میں اس کا خیال رکھے) میرے
فاقدرہ لی ویسرہ لی ثم	لئے بہتر ہے میرے دین اور دنیا میں اور انجام کار
بارک لی فیہ وان کنت	میں تو اس کو میرے لئے مقدر فرمادے اور
تعلم ان ھذا الامر شر	(اس میں) میرے لئے آسانیاں پیدا کر اور پھر
لی فی دینی ومعاشی وعاقبۃ	اس میں میرے واسطے برکت عطا فرما اور اگر
امری فاصرفہ عنی واصرفنی	تیرے علم و دانست میں یہ کام میرے لئے برا ہے میرے

سلہ اس دعا میں دو جگہ ہذا الامر کا لفظ آیا ہے دونوں جگہ اس موقع پر اپنے کام کا دھیان رکھے یعنی جس کام میں خدا سے طلب خیر و مشورہ درکار ہو اسکا خیال رکھے ۱۲ مؤلف

عنہ واقدر لی الخیر حیث کان ثم ارضنی بہ۔　　دین و دنیا میں اور انجام کار میں تو مجھکو اُس سے پھیر دے اور اسکو مجھ سے پھیر دے اور مقدر کر میرے واسطے بھلائی جہاں ہو اور پھر مجھ کو اُس سے خوش کر دے۔

یہ دعا پڑھ کر پاک و صاف بچھونے پر وضو کر کے قبلہ رو سو جائے جب سو کر اُٹھے اُسوقت جو بات دل میں آئے اور اُسپر یقین سکون خاطر حاصل ہو اسکو اختیار کرے اگر ایک روز میں معلوم نہ ہو اور دل کا تلجان و تردد دور نہ ہو تو دوسرے دن بھی ایسا ہی کرے یہاں تک کہ سات روز کے اندر ضرور معلوم ہو جائیگا۔

اگر استخارہ سے دن کا تعین ہو جائے تو بہتر ہے ورنہ پھر جمعرات[1] یا پیر کے روز روانہ ہو جب گھر سے چلنے کا وقت آئے تو دو رکعت نماز نفل پڑھے پہلی رکعت میں قل یاایہا الکافرون دوسری میں قل ہو اللہ پڑھے نماز کے بعد آیۃ الکرسی تین بار اور پھر یہ آیت تین بار پڑھے

حَسْبِیَ اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ عَلَیْہِ تَوَکَّلْتُ وَھُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ (آخر سورۃ توبہ)　　مجھکو اللہ کافی ہے اسکے سوا کوئی معبود نہیں میں نے اُس پر بھروسہ کیا اور وہ عرش عظیم کا مالک ہے۔

[1] آنحضرت صلعم حج کو جمعرات کے روز روانہ ہوئے تھے ۱۲ مؤلف

اس کے بعد ایک مرتبہ یہ پڑھے۔

اِنِّیْ تَوَکَّلْتُ عَلَی اللّٰہِ وَمَنْ یَّتَوَکَّلْ عَلَی اللّٰہِ فَھُوَ حَسْبُہٗ اِنَّ اللّٰہَ لَا یُخْلِفُ الْمِیْعَادَ میں نے اللہ پر بھروسہ کیا اور جو کوئی اللہ پر بھروسہ رکھیگا تو وہ اُسے کافی ہو بیشک اللہ وعدہ خلاف نہیں ہے۔

پھر سفر کے خیال کو ذہن میں لاکر یہ دعا پڑھے۔

اَللّٰھُمَّ یَسِّرْ وَتَمِّمْ بِالْخَیْرِ بِحُرْمَۃِ نَبِیِّکَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ اے اللہ سفر کو آسان کر دے اور خیر و خوبی کے ساتھ اتمام کو پہنچا اپنے نبی محمد صلعم کے صدقہ سے بیشک تو ہر چیز پر قادر ہے۔

یہ دعا پڑھ کر اُٹھے اور کسی سے گفتگو کئے بغیر سورہ انا انزلنا پڑھتا ہوا مکان کے دروازہ پر آئے کچھ خیرات کرے اور نَصْرٌ مِّنَ اللّٰہِ وَفَتْحٌ قَرِیْبٌ پڑھتا ہوا سواری کی طرف بڑھے اور سوار ہوتے وقت یہ کہے بِسْمِ اللّٰہِ وَبِاللّٰہِ مِنَ اللّٰہِ اِلَی اللّٰہِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ سُبْحَانَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا ھٰذَا وَمَا کُنَّا لَہٗ مُقْرِنِیْنَ وَاِنَّا اِلٰی رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ اَجْمَعِیْنَ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ٥ اور ہمیشہ کسی سواری پر سوار ہوتے وقت یہ دعا پڑھ لیا کرے۔

(۳) اسٹیشن سے روانگی

روانگی کی تاریخ سے ایک دو ہفتہ قبل یہ معلوم کر لینا چاہیئے کہ بمبئی و کراچی سے کون کون جہاز کس کس تاریخ میں روانہ ہونے والے ہیں جب اسکے متعلق کافی معلومات حاصل ہو جائیں تو روانگی جہاز کی تاریخ سے ایک ہفتہ پہلے مکان سے روانہ ہو تاکہ بمبئی یا کراچی پہنچکر بآسانی ضروری سامان کو خرید لیا جائے اور پاسپورٹ کی توثیق کے بعد جہاز کا ٹکٹ خرید لیا جائے۔

بمبئی اور کراچی کو مختلف مقامات سے مختلف لائنیں جاتی ہیں لیکن وہ لائنیں جن کا تعلق دہلی کے مرکزی مقام سے ہے پانچ ہیں جن کے نام حسب ذیل ہیں

دہلی سے بمبئی جانے والی لائنیں

۱۔ جی۔آئی۔پی ریلوے۔ دہلی سے اس لائن کی دو گاڑیاں مختلف مقامات پر ہوتی ہوئی بمبئی جاتی ہیں۔ ایک گاڑی دہلی سے آگرہ۔ بھوپال ہوتی ہوئی اور دوسری آگرہ۔ جھانسی ہوتی ہوئی۔ دہلی سے بمبئی جانیکے لئے آخری گاڑی آرام دہ ہے جو چھبیس ۲۶ گھنٹہ میں دہلی سے بمبئی پہنچا دیتی ہے۔ اس لائن کی ایک گاڑی لکھنؤ سے بھی روانہ ہوتی ہے جو جھانسی پر بمبئی کے مسافروں کو دوسری گاڑی میں جو دہلی سے آتی ہے تبدیل کر دیتی ہے۔

۲- جی بی اینڈ سی آئی ریلوے۔ اس کمپنی کی دو لائنیں ہیں۔ ایک چھوٹی پٹری کی دوسری بڑی پٹری کی۔ چھوٹی پٹری کی لائن دہلی سے ریواڑی۔ اجمیر ہوتی ہوئی احمد آباد تک جاتی ہے اور وہاں سے بڑی لائن تبدیل کرنی پڑتی ہے دوسری بڑی پٹری کی لائن دہلی سے متھرا۔ رتلام۔ ناگدہ ہوتی ہوئی سیدھی بمبئی جاتی ہے۔ اس لائن سے سفر کرنے والوں کو بڑی پٹری پر سفر کرنے میں آرام ملیگا۔

دہلی سے کراچی کو جانے والی لائنیں

۳- چھوٹی لائن جو دہلی سے ریواڑی۔ پھلیرہ۔ کچاون روڈ جودھپور۔ لونی ہوتی ہوئی حیدر آباد سندھ تک جاتی ہے اور وہاں سے بڑی لائن پر گاڑی تبدیل کرکے کراچی جاتے ہیں۔

۴- بڑی پٹری کی لائن۔ جو دہلی سے بھٹنڈہ اور سمہ سٹہ ہوتی ہوئی کراچی جاتی ہے یہ گاڑی بھٹنڈہ اور سمہ سٹہ دو مقام پر تبدیل ہوتی ہے براہ راست کراچی نہیں جاتی۔

۵- دہلی سے لاہور منٹگمری۔ بہاولپور۔ خانپور۔ حیدر آباد ہوتی ہوئی سیدھی کراچی جاتی ہے۔

ان گاڑیوں کے اوقات روانگی پہلے سے معلوم کر لینے چاہئیں۔ گھر سے روانہ ہو کر جب اسٹیشن پر پہنچو تو تمام سامان کو جانچ کرا کر تار دو اور پھر کراچی

یا بمبئی جس طرف جانا ہو وہاں کا ٹکٹ خرید کرو اسکے بعد جسقدر زائد سامان ہو اور راستہ میں اسکی ضرورت نہ پڑے اُسکو وزن کراکر اور ٹکٹ دکھاکر اُسکی بلٹی بنوالو اور محصول ادا کردو۔

جس سامان کی بلٹی بنوائی جائے اُسکو اپنے پاس بھی رکھا جاسکتا ہے اور ریلوے کو بھی دیا جاسکتا ہے یا کچھ اسباب . . . بریک میں اور کچھ اپنے پاس بھی رکھا جاسکتا ہے جو صورت آپ کو پسند ہو بلٹی میں اسکی تشریح کرا دیجئے بہتر یہ ہے کہ بقدر ضرورت سامان اپنے پاس رکھ لیا جائے اور باقی بریک میں دیدیا جائے

یہ بات بھی یاد رکھنی چاہئے کہ حجاز جانیکے ہندوستان سے چار راستے ہیں ہندوستان کے بعض مقامات سے کراچی قریب پڑتا ہے اور بعض سے بمبئی اس لئے روانگی سے قبل اس امر کا فیصلہ کرلینا چاہئے کہ کونسے بندرگاہ سے جہاز پر روانہ ہونا مناسب ہے۔ ذیل میں ہم ان چاروں راستوں کی تفصیل بتائے دیتے ہیں تاکہ بندرگاہ کے تعین میں آسانی ہو۔

ا۔ بمبئی ہندوستان کی سب سے بڑی بندرگاہ ہے۔ حجاز کو عموماً یہیں سے جہاز روانہ ہوتے ہیں۔ صوبہ ممالک متحدہ آگرہ و اودھ دہلی کے قریب وجوار اور بہار وغیرہ کے اشخاص عموماً بمبئی جاتے ہیں اور اسی بندرگاہ سے سوار ہوتے ہیں

اُن کے لئے آسانیاں ہیں۔

بمبئی سے جہاز پر سوار ہولے ہیں یہ بھی فائدہ ہو کہ جہاز چونکہ یہیں سے روانہ ہوتا ہو اس لئے جگہ اچھی اور خاطر خواہ ملجاتی ہو برخلاف کراچی کے کہ وہاں جگہ مناسب اور اچھی مشکل سے ملتی ہو۔

۲- کراچی بھی ہندوستان کی بڑی بندرگاہ ہو لیکن حجاز کو جو جہاز یہاں سے روانہ ہوتے ہیں وہ بمبئی سے آتے ہیں یہاں سے براہ راست حجاز کو جہاز روانہ نہیں ہوتے پنجاب اور سندھ کے مسافروں کیلئے کراچی کی بندرگاہ مناسب ہو۔ بمبئی اور کراچی سے جو جہازات حجاج کو لیجاتے ہیں وہ عدن اور کامران ہوتے ہوئے براہ راست جدّہ چلے جاتے ہیں۔

۳- بمبئی- کراچی تا بصرہ- حجاز کا ایک راستہ بمبئی یا کراچی سے بصرہ ہو کر جاتا ہو اور اس راستہ سے حجاز کا سفر عموماً وہ لوگ اختیار کرتے ہیں جو عراق- شام اور فلسطین وغیرہ کے مقامات مقدسہ اور زیارات کا شرف حاصل کرنا یا سیاحت کا لطف اُٹھانا چاہتے ہیں جہاز کی یہ ایک مستقل لائن ہو جسپر ہفتہ وار جہازات آتے جاتے ہیں انکی مفصل کیفیت کراچی کے ذکر میں بیان کی جائیگی۔

۴- بمبئی براہ پورٹ سعید (مصر) اس لائن پر کثرت سے ڈاک و مسافروں کے

جہاز آتے جاتے ہیں۔ پورٹ سعید سے خدیول میل میں سفر کرنا پڑتا ہے جو جدہ
پہنچا دیتا ہے خوش حال اور دولتمند اشخاص اگر اس راہ سے جہاز کا سفر اختیار کریں
تو وقت بھی کم خرچ ہوتا ہے اور آرام بھی ملتا ہے۔

(۴) ضروری ہدایات متعلق اعمال و اخلاق

عبادت کا قصد عبادت کیلئے سفر کرنا یا چلنا اور تمام متعلقات عبادت
تقریباً عبادت ہی میں داخل ہیں اس لئے سفر حج اختیار کرنیکے بعد ہر مسلمان کو یہ سمجھنا چاہئے
کہ وہ عبادت میں مشغول ہے اور کوئی ایسی بات نہ کرنی چاہئے جو اس کی اس
حالت کے نامناسب ہو۔

ہر شخص جانتا ہے کہ اوراد و وظائف پڑھنے کی حالت میں انسان اسقدر محو
اور محتاط ہوتا ہے کہ دوسرے سے مخاطب ہونا یا کوئی دوسرا ایسا کام کرنا جو اسکی
محویت و توجہ میں مخل ہو پسند نہیں کرتا۔ جب اوراد و وظائف میں انسان اسقدر
پابندی کا عادی ہو سکتا ہے تو اسکو غور کرنا چاہئے کہ سفر حج میں جو عبادت خاص کا
سفر ہے اسکا طرز عمل کیا ہونا چاہئے اور مخلوق خدا کے ساتھ اس کو کس طرح
پیش آنا چاہئے۔

اکثر دیکھا گیا ہے کہ سفر حج میں مسافروں کی طبائع میں غیر معمولی اضطراب و سختی پیدا

ہو جاتی ہے وہ بات بات پر لڑتے جھگڑتے اور ذرا ذرا سی چیز پر سب و شتم پر آمادہ ہو جاتے ہیں۔ ایک مسلمان کی شان سے یہ امر بالکل بعید ہے۔ عازمان حجاز مقدس اور انکا یہ طرز عمل و اخلاق قابل شرم بات ہے۔

غور کرو تم کہاں جا رہے ہو؟ کیوں جا رہے ہو؟ اور کس کے حکم سے جا رہے ہو؟ تم وہاں جا رہے ہو جہاں خدا کا گھر ہے، جو دنیا میں امن کی حقیقی جگہ ہے، جو مرکز اسلام ہے، جو سرور انبیاء سردار دو عالم محمد مصطفےٰ صلعم کا مولد و مسکن اور مرقد ہے اور جسکی زمین کا چپہ چپہ مقدس و متبرک ہے۔ اسلئے جا رہے ہو کہ خدا نے جو مال و دولت دیکر تم کو اسلام کے ایک رکن اعظم حج کا ذمہ وار ٹھہرایا ہے اپنے ذمہ سے اُس فرض کو ادا کرو۔ مرکز اسلام کا جلوہ اپنی آنکھوں سے دیکھو بیت اللہ کی زیارت سے مشرف ہو اور دین حنیف کے مبلغ اعظم کی مرقد دیکھنے کی سعادت حاصل کرو۔ تم خدا کے حکم سے جا رہے ہو خدا نے تم کو بیشمار مسلمانوں میں سے اس امر کا شرف بخشا ہے کہ تم مرکز اسلام میں پہنچکر اُس فرض کو ادا کرو جس کے اہل مسلمانوں میں بہت کم ہیں۔

ہاں غور کرو تم اُس حرم محترم کے عازم ہو جو دنیا کی ساری مخلوقات کیلئے پناہ کی جگہ ہے اور پھر خدا کے حکم سے یہ سفر تم نے اختیار کیا ہے ایسی حالت میں کیا تم کو یہ مناسب ہے کہ اس کی جگہ کے عازم ہو کر مخلوق خدا سے بُرائی کے ساتھ پیش آؤ بدخلقی اور

بدمزاجی سے لوگوں کو جسمانی و روحانی اذیت پہنچاؤ اور صرف اپنی راحت پر دوسروں کی آسائش کو قربان کردو۔

عازمان حجاز کا سب سے پہلا فرض یہ ہے کہ وہ اپنے اعمال واخلاق کو درست کریں، ہر شخص سے باخلاق پیش آئیں اور دوسروں کی مدد کریں غرباء ومساکین اور حاجتمندوں کی دستگیری واعانت اپنا فرض سمجھیں اور پھر یہ کہ مکروہات وممنوعات سے اجتناب اختیار کرکے نیک کاموں میں مشغول رہیں اور ہر وقت یہ خیال رکھیں کہ وہ ایک فرض عبادت کو ادا کرنے جارہے ہیں اور عبادت ہی کی حالت میں ہیں۔

(۳)

بمبئی

بمبئی ہندوستان کا بہت بڑا شہر اور صوبہ بمبئی کا دارالحکومت ہے۔ عمارتیں بلند اور خوش وضع ہیں اکثر عمارات اسقدر وسیع ہیں کہ بجائے خود ایک چھوٹا سا شہر یا مستقل آبادی ہیں۔ تجارتی کاروبار کا مرکز ہونے کی وجہ سے آبادی زیادہ ہے اور دنیا کی تمام ضروری چیزیں یہاں سے بآسانی دستیاب ہو جاتی ہیں۔

(۱) بمبئی کے مسافرخانے

بمبئی میں ٹھہرنے کیلئے متعدد مسافرخانے ہیں جن کو دریا دل سیٹھوں نے مسافروں

اور بالخصوص عازمان حجاز کے لئے بنایا ہے۔ ان مسافرخانوں میں ہر طرح کا آرام ہے اور کسی قسم کا محصول یا کرایہ نہیں لیا جاتا مسافرخانے کے ملازموں کو اپنے سیٹھ سے تنخواہ ملتی ہے اور مسافرخانوں کے جملہ مصارف مسافرخانوں کے مالکوں کے ذمہ ہیں۔
یہ مسافرخانے کئی کئی منزل کے اور وسیع وکشادہ ہیں پھاٹک پر محرر رہتے ہیں جو ٹھہرنے والے مسافروں کا نام اور کمرہ کا نمبر رجسٹر میں درج کر لیتے ہیں مسافرخا میں پہنچکر اُسکے محرر سے ملو وہ کسی کمرہ کا انتظام کر دیگا اور جبتک تم چاہو گے تم کو وہاں قیام کرنے دیگا۔
ان مسافرخانوں کے علاوہ بمبئی میں کرایہ پر مکانات بھی مل سکتے ہیں کسی شناسا شخص کی معرفت یا بطور خود مکان کا انتظام کیا جا سکتا ہے جس کا کرایہ عام طور پر ایک دن سے ایک ماہ تک پندرہ بیس روپیہ کے قریب ہوگا۔
ذیل میں ہم ان مسافرخانوں کے مختصر حالات لکھتے ہیں انمیں جو مسافرخانہ پسند ہو یا جس میں گنجائش ہو وہاں قیام کرنا چاہیئے۔ ایام حج میں مسافروں کی غیر معمولی زیادتی ہوتی ہے اس لئے بہتر یہ ہے کہ جس مسافرخانہ میں اچھی جگہ مل جائے وہیں قیام کرے۔ مسافرخانوں کے محرروں کو حق الخدمت کی جزوی رقم دینے سے بھی اچھی جگہ مل جاتی ہے۔

۱۔ سیٹھ صابو صدیق مرحوم کا مسافر خانہ۔ بمبئی میں یہ مسافر خانہ بہت مشہور و مقبول ہے۔ حجاج کی زیادہ تعداد یہیں ٹھہرتی ہے اور بہت آرام پاتی ہے۔ کرافورڈ مارکیٹ کے قریب یہ مسافر خانہ واقع ہے۔ ریلوے اسٹیشن جہاز کے دفاتر اور بازار (مثلاً نیو مارکیٹ اور عبدالرحمٰن اسٹریٹ) یہاں سے بہت قریب ہیں ڈاک خانہ اور تار گھر بھی دُور نہیں ہے۔

یہ مسافر خانہ نہایت مستحکم چار منزل کی عمارت ہے۔ روشن اور ہوادار صفائی کا بھی معقول انتظام ہے مسجد۔ متعدد غسل خانے اور پاخانے عمارت کے اندر ہیں اور مسافر خانے کے ملازم مسافروں کی آسائش و راحت کا ہر وقت خیال رکھتے ہیں بمبئی میں یہ سب سے بہتر مسافر خانہ ہے اور اسی وجہ سے یہاں مسافروں کی کثرت رہتی ہے۔

۲۔ کمو سیٹھ کا مسافر خانہ۔ یہ مسافر خانہ فریر اروڈ پر واقع ہے اور وسیع و عالیشان ہے اس میں بھی مسجد، غسل خانے اور پاخانے وغیرہ ہیں۔

۳۔ اسمٰعیل حبیب سیٹھ کا مسافر خانہ۔ یہ مسافر خانہ وسط شہر میں بھنڈی بازار کے اندر واقع ہے اور ہر قسم کی ضروریات اس میں پائی جاتی ہیں ان مشہور مسافر خانوں کے علاوہ دو تین اور بھی مسافر خانے ہیں۔ ایک

سرآدم جی پیربھائی کا مسافرخانہ جس میں عموماً داؤدیہ بوہرے ٹھہرتے ہیں۔
میر ببر علی کا امام باڑہ حضرات شیعہ کے لئے۔ اور خوجہ جماعت کیلئے حاجی
دیوجی جمال کا مسافرخانہ۔ آخری مسافرخانوں میں عموماً زائرین عراق شیعہ
حضرات قیام کرتے ہیں۔
مسافرخانوں کے علاوہ چھوٹے بڑے ہوٹل بھی شہر میں کثرت سے ہیں
اُن میں بھی قیام کیا جاسکتا ہے۔

(۲) جہازی کمپنیاں

بمبئی میں متعدد جہازی کمپنیاں ہیں جنکے جہازات ممالک غیر کو جاتے آتے ہیں
ان میں تین کمپنیاں ایسی ہیں جن کے جہازات بالعموم حجاز کو جاتے اور
براہ راست حجاج کو جدہ لیجاتے ہیں ان کے نام یہ ہیں۔
۱۔ مغل کمپنی۔ جسکے جہازات کے نام عموماً اسلاطین مغلیہ کے ناموں پر ہوتے ہیں
جیسے ہمایوں۔ اکبر۔ جہانگیر وغیرہ۔
۲۔ نمازی کمپنی۔ مشہور کمپنی ہے اسکے بعض جہاز نہایت اچھے ہیں۔
۳۔ شوستری کمپنی۔ یہ کمپنی اس لئے زیادہ مشہور ہے کہ مذکورہ بالا دونوں
کمپنیوں سے اس کی اَن بَن رہتی ہے۔ یہ کمپنی جب دیکھتی ہے کہ جہازوں کی

روانگی میں دیر ہے اور حجاج کثرت سے آگئے ہیں تو فوراً ٹکٹ کی قیمت گھٹا دیتی ہے اور مجبوراً دوسری کمپنیوں کو بھی ٹکٹ کے دام گھٹانے پڑتے ہیں۔

اِن کمپنیوں کے جہازات کا کرایہ گورنمنٹ کی طرف سے مقرر ہے یعنی ٹکٹ کی قیمت گورنمنٹ نے مقرر کر دی ہے اُس سے زیادہ دام نہیں لئے جا سکتے البتہ کمی کا اختیار ہے۔

اِن کمپنیوں کے دلال مسافر خانوں اور دیگر مقامات پر گشت لگاتے رہتے ہیں اور اپنی چرب زبانی سے حجاج کو اپنی کمپنی کے ٹکٹ خریدنے پر آمادہ کرتے ہیں اِن دلالوں سے جہاں تک ممکن ہو اپنے آپ کو بچانا چاہیے اور ٹکٹ کی خریداری میں عجلت سے کام نہ لینا چاہیے۔

اگر جہاز کی روانگی کی تاریخ قریب ہو تو کسی واقف کار کے ذریعہ یا خود جہازی کمپنیوں کے دفتر میں جا کر ٹکٹ خرید لینا چاہیے ورنہ کچھ روز کرایہ کی رفتار کو دیکھ کر ٹکٹ خرید کیا جائے۔

اِن جہازی کمپنیوں کے دفتر بمبئی اور کراچی دونوں جگہ ہیں بہتر یہ ہے کہ بمبئی کے کسی واقف کار شخص سے ٹکٹ خریدنے میں مدد لی جائے ورنہ اپنی جماعت میں جو لوگ تعلیم یافتہ اور ہوشیار ہوں اُن کی معرفت ٹکٹ لیا جائے۔

ہندوستان کے حجاج کو واپسی ٹکٹ لینا ضروری ہے یک طرفہ ٹکٹ نہیں مل سکتا۔ گورنمنٹ کی طرف سے آجکل حسب ذیل واپسی کرایہ جدہ تک کا مقرر ہے

نمبر درجہ	کرایہ آمدورفت مع خوراک	بلا خوراک آمدورفت
درجہ اول	۶۵۰ روپیہ	۵۵۰ روپیہ
درجہ دوم	۵۲۵ "	۴۵۰ "
درجہ سوم یا ڈک	۲۵۰ "	۱۹۵ "

ایک طرف کا ٹکٹ صرف درجہ سوم کا اس طریقہ پر مل سکتا ہے کہ ستر روپیہ واپسی سفر کا کرایہ کمشنر پولیس کے ہاں امانت رکھوا دیا جائے۔

جہازوں کا کرایہ اور روانگی کی تاریخیں مہینوں پہلے اخبارات میں شائع ہوجاتی ہیں اور جو تاریخیں اخبارات میں شائع کی جاتی ہیں ٹھیک اُن تاریخوں میں یا ایک دو دن بعد جہاز بمبئی سے روانہ ہوجاتا ہے۔

اِن تینوں کمپنیوں کے جہاز بمبئی سے روانہ ہوکر کراچی جاتے ہیں اور وہاں کے مسافر لیکر جدہ کی طرف روانہ ہوتے ہیں واپسی میں نمازی کمپنی اور مغل کمپنی کے جہازات ایک دوسرے کے مسافروں کو سوار کرلاتے ہیں اسلئے کہ دونوں کمپنیوں میں اتحاد و موافقت ہے لیکن شوستری کمپنی کے مسافروں کو انمیں سے کوئی نہیں لاتا

اور نہ شوستری کمپنی کے جہازات دوسری کمپنیوں کے مسافروں کو لاتے ہیں شوستری کمپنی کے مسافر صرف شوستری ہی کے جہازات میں واپس آسکتے ہیں۔

ان جہازوں کے علاوہ عازمان حجاز براہ سوئز بھی حجاز جاسکتے ہیں۔ سوئز جانے والے جہازات عموماً ہر ہفتہ روانہ ہوتے ہیں اور اُن میں بہت آرام ملتا ہے مصارف البتہ زیادہ اور بہت زیادہ ہیں۔ ان جہازات کے ذریعہ عازمان حجاز کو اول پورٹ سعید پر اترنا پڑیگا اور پھر وہ وہاں سے خدیویل میل کے جہازوں پر جدّہ جاسکتے ہیں۔ سفر کا یہ راستہ بہت آرام دہ ہے وقت بھی کم خرچ ہوتا ہے اور آرام بھی بہت ملتا ہے۔

سوئز جانے والے جہازات عموماً اچھے اور آرام دہ ہوتے ہیں اور اُنکا ٹکٹ وغیرہ بآسانی مل جاتا ہے کسی شناسا شخص کی معرفت ٹکٹ حاصل کرنے میں آسانی رہتی ہے۔

(۳) جہاز کا ٹکٹ اور پاسپورٹ

ٹکٹ کی خریداری کے لئے پاسپورٹ کا دکھانا ضروری ہے۔ اگر آپ نے اپنے ضلع کے حاکم سے پاسپورٹ حاصل کرلیا ہے تو جس کمپنی کے جہاز میں جانا ہے اُسکے دفتر میں جاکر ٹکٹ کی رقم اور پاسپورٹ جمع کر دیجئے دفتر میں آپکا نام آپکے والد کا نام

سکونت اور اُس رشتہ دار کا نام لکھ لیا جائیگا جسکو خدانخواستہ تمھارے واپس نہ آنے یا فوت ہوجانے کی صورت میں واپسی کا کرایہ دیا جائیگا اسکے بعد کرایہ کی رقم کی کچی رسید آپکو دیدی جائیگی تین دن بعد آپکو ٹکٹ اور پاسپورٹ دونوں ملجائینگے اور پاسپورٹ کی تصدیق و توثیق بھی ہوجائیگی اور اگر پاسپورٹ آپکے پاس نہ ہوگا تو جہازی کمپنی آپکے لئے پاسپورٹ بھی مہیا کر دیگی۔

پاسپورٹ کی بمبئی میں تصدیق و توثیق ہوتی ہے اگر آپ چاہیں تو بطور خود اُسکی تصدیق کرالیں ورنہ جہازی کمپنی کی معرفت بھی توثیق ممکن ہے۔

نابالغ بچوں کا کرایہ اُن کی عمر کے مطابق لیا جاتا ہے تین سال تک کے چھوٹے بچوں کا کرایہ نہیں لیا جاتا۔

اگر آپ اپنے ضلع میں چیچک کا ٹیکہ لگوا چکے ہیں تو بمبئی میں آپکو ٹیکہ لگوانے کی ضرورت نہیں ہے۔ اور بہتر یہی ہے کہ وطن میں ٹیکہ لگوا لیا جائے۔ اگر ٹیکہ نہیں لگوایا ہے تو ٹکٹ خریدنے کے بعد بمبئی میں ٹیکہ لگایا جائیگا۔ ٹیکہ لگانے کی تاریخ اور مقام کے متعلق آپکو جہازی کمپنی یا دلالوں سے معلومات حاصل ہوجائینگی۔

جہاز کا ٹکٹ خریدنے کے بعد آپ ضروری سامان کو خرید لیں اور ٹکٹ پاسپورٹ اور ٹیکہ کے سارٹیفکٹ کو احتیاط سے اپنے پاس رکھیں جس روز جہاز روانہ ہوگا

اُس روز ان تینوں چیزوں کا معائنہ پھر ہوگا اور افسران متعلقہ ان کے معائنہ کے بعد آپ کو جہاز پر سوار ہونے کی اجازت دینگے راستہ میں بھی اور غیر ممالک میں بھی ان چیزوں کا وقتاً فوقتاً معائنہ ہوگا ان کو بہت احتیاط سے رکھنا چاہئے۔
اگر آپ براہ سوئز جانا چاہیں تو اُس کمپنی سے ٹکٹ حاصل کریں جس کا جہاز جانے والا ہو۔ اسی طرح بصرہ جانے والے اشخاص بھی بصرہ کا ٹکٹ اُس جہازی کمپنی سے حاصل کریں جسکے جہاز بصرہ جاتے ہیں۔
اگر آپ کے ساتھ متعدد آدمی ہیں تو ٹکٹ لیتے وقت ہر ایک کا نام و پتہ مفصل لکھا دیجئے تاکہ ہر ایک کے نام کا ٹکٹ علیٰحدہ ملے اور کوئی دقت پیش نہ آئے۔
ٹکٹ وغیرہ کے متعلق مزید معلومات آپ کو بمبئی میں حاصل ہوسکتی ہیں

(۴) خریداری سامان

ہم اوپر بتلا چکے ہیں کہ سفر حجاز کے لئے جو اشیاء خرید کی جائیں بمبئی سے انکا خریدنا بہتر ہے البتہ چند اشیاء وطن یا وطن کے قریب کسی شہر سے خرید کرلی جائیں اب ہم اُن اشیاء کا ذکر کرتے ہیں جن کو بمبئی یا کراچی سے سفر حجاز کے لئے خریدنا ضروری ہے
۱۔ مشکیزہ اور خالی ٹین کنستر پانی کے لئے۔ اگر متعدد آدمی ہمراہ ہوں تو نصف تعداد آدمیوں کی صرف مشکیزہ اور نصف کنستر خریدیں دونوں چیزیں پانی رکھنے اور

بھرنے کے کام میں آئینگی ایک چھوٹی بالٹی بھی ہمراہ رہے تو بہتر ہے اور ایک مضبوط رسی بھی۔ بالٹی جہاز کے اندر بہت سے کام دیگی استعمالی پانی اُسمیں جمع رکھیے اور پھر اُس کو باہر پھینک دیجئے اور ضرورت کے وقت سمندر کے اندر سے معمولی پانی برتن وغیرہ دھونے کے لئے رسّی سے کھینچ لیجئے۔

۱۳۔ کپڑا۔ کپڑے کی چیزوں میں چار چادریں احرام کی۔ احرام میں دو چادریں کام آتی ہیں ایک بطور تہبند باندھتے ہیں اور دوسری بدن پر ڈالتے یا اوڑھتے ہیں دو چادریں تو ضروری ہیں لیکن بہتر یہ ہے کہ چار چادریں ہوں دو استعمال میں رہیں اور دو فاضل ضرورت کے وقت کام میں لانیکے لئے۔ اور کفن کے لئے دس یا بیس گز کپڑا یہ چیزیں گاڑھے کی ہوں تو بہتر ہے ورنہ جو کپڑا پسند ہو اگر عورتیں ساتھ ہوں تو بُرقع بھی لیا جائے اس سے بہت آرام ملتا ہے بُرقع سیاہ سبز کاہی یا ماشی رنگ کا ہو تو بہتر ہے۔

ان چیزوں کے علاوہ اور جو چیز ضروری ہو اُسکو بھی خرید کر لیا جائے لیکن سامان کو ضرورت سے زیادہ بڑھانے کی کوشش نہ کی جائے سفر میں سامان کی زیادتی سے بہت تکلیف ہوتی ہے۔

۱۴۔ جہاز میں دوران سر اور متلی کی شکایت پیدا ہوتی ہے ان کو روکنے اور

طبیعت کو درست رکھنے کیلئے ترش اشیاء مفید ثابت ہوتی ہیں اس لئے لیموں، عرق لیموں اور لیموں کا اچار خرید کر اپنے ساتھ رکھئے تاکہ وقت پر کام آئے نیز مذکورہ بالا شکایت کو رفع کرنے کیلئے چٹنی، آم کا اچار، سنگترہ و نارنگی، انگریزی مٹھائی خصوصاً لیموں ڈراپ یا ایپریکوٹ ڈراپ کی گولیاں بھی مفید ہیں تھوڑا تھوڑا ان چیزوں کو بھی ہمراہ رکھئے۔

۴۔ اشیاء ضروری متعلقہ چار۔ مثلاً چار کا ڈبہ۔ دودھ کا ڈبہ۔ نان یا بسکٹ بھنے ہوئے چنے، یا کسی قسم کی تلی ہوئی دال جو بطور ناشتہ کام میں آئیں۔

۵۔ جنس خوراک وغیرہ۔ آٹا و گندم (اگر گیہوں خرید کر بمبئی یا کراچی میں پسوا لئے جائیں تو بہتر ہوگا اس لئے کہ بازاری آٹا اچھا نہیں ہوتا) چاول، مونگ ارہر، مسور اور ماش کی دال ہلدی، مرچ۔ دھنیا۔ اور گرم مصالحہ پسا ہوا (اگر مکان سے ساتھ نہ لائے ہوں) نمک، پیاز، لہسن۔ انڈے وغیرہ جو اشیاء مناسب طبع ہوں۔

جہاز پر گوشت نہیں ملتا اگر صاحب ثروت یا وہ لوگ جو گوشت کو غذا میں خاص طور پر پسند کرتے ہوں چند مرغیاں بمبئی یا کراچی سے ساتھ لے لیں تو بہتر ہے جہاز کے اندر مرغیاں رکھنے میں کوئی دقت نہ ہوگی اور نہ ان کا محصول

لیا جائیگا۔ جزیرہ بلکا مران میں بھی جہاں قرنطینہ ہوتا ہے مرغیاں مل جاتی ہیں۔
چاول دو قسم کے لینے چاہئیں معمولی اور عمدہ۔ معمولی چاولوں کی کھچڑی اور
عمدہ چاولوں کا خشکہ وغیرہ۔
اگر اشیاء ذیل بھی تھوڑی تھوڑی ہمراہ ہوں تو بہتر ہے۔ زیرہ سیاہ و سفید۔
سیاہ مرچ۔ لونگ۔ الائچی خورد و کلاں۔ ادرک۔ شکر یا بورہ۔ اور پان کھانے والوں
کے لئے چھالیہ ترشی ہوئی، کتھہ، چونہ، تمباکو، پان۔ انکے علاوہ اور جو چیز مناسب
و ضروری ہو۔
بمبئی سے کھانے کا سامان اتنی مقدار میں خرید کیا جائے جو پندرہ بیس روز کے لئے
کافی ہو۔ دس گیارہ روز جہاز کا سفر ہے ایک آدھ روز قرنطینہ میں رہنا ہوگا اور
دو تین روز جدہ میں۔ جدہ و مکہ کے راستہ میں پڑاؤ پر ہر چیز مل جاتی ہے اور پھر مکہ معظمہ
میں تو ہر چیز موجود ہے البتہ گھی اچھا نہیں ملتا اور سرخ مرچ و دھنیا ہلدی
بھی اچھی پسی ہوئی نہیں ملتی سامان جسقدر کم ہو بہتر ہے زیادتی سامان گراں قدر
مصارف کی موجب ہو اور پھر بعض اوقات تکلیف دہ بھی ہوتی ہے۔
۶۔ متفرق اشیاء۔ مذکورہ اشیاء کے علاوہ حسب ذیل متفرق اشیا بھی خریدنی چاہئیں
چھری۔ چاقو۔ استرا۔ عطر۔ صابون کپڑا دھونے اور نہانیکے واسطے۔ الٹی

موم بتی۔ دیا سلائی۔ انگیٹھی۔ کوئلہ۔ کلھاڑی چھوٹی لکڑیاں پھاڑنے اور پہاڑی زمین پر کیل گاڑنیکے لئے۔ ٹین کی پیتیا برائی ٹین کی سلفچی۔ ٹاٹ کے تھیلے سامان بند کرنیکے لئے۔ کیل آہنی ۹ انچہ لمبی ۴ عدد۔ سُوا۔ سُتلی۔ لوہے کی پتلی زنجیر چھ فٹ لانبی۔ رسی۔ چھتری۔ نوٹ بک سیفٹی پن۔ دستی پنکھا۔ (جہاز میں سخت گرمی ہوتی ہے) نیا جوتہ برائے طواف (اگر گھر سے نہ لیا ہو) ایلومینیم یا تام چینی کے برتن (اگر گھر سے نہ لائے ہوں) چرمی پیٹی زر نقدر رکھنے کے لئے۔ عورتوں کے لئے احرام کا پنکھا جسکو احرام کے وقت عورتیں اپنے منہ پر باندھ لیتی ہیں تاکہ کپڑا چہرہ پر نہ لگے۔ عورتیں ہمراہ ہوں تو دو تین زائد چادریں پردہ کے لئے ٹاٹ کا فرش اور چٹائی۔

بعض حجاج کی رائے ہے کہ جہاز کے سفر میں حسب ذیل اشیاء کی بھی ضرورت ہے شربت انارین۔ شربت لیموں۔ املی۔ کھٹائی۔ پیپرمنٹ۔ کافور قطب نما موسمی پھل۔

بمبئی میں دو قسم کے باٹ ہیں ایک تو پونڈ جو اٹھائیس تولہ وزن کا ہوتا ہے دوسرا انگریزی سیر جو اسّی تولہ وزن کا ہے۔ اشیاء کی خریداری کے وقت وزن کا خیال رکھنا چاہئے اور بقدر ضرورت کا اندازہ اسی وزن کے اعتبار سے کرنا چاہئے تیسرے درجہ کے مسافر اگر چاہیں تو تہ ہو جانے والی چارپائی اور کرسی بھی

اپنے ساتھ رکھ سکتے ہیں جو جہاز میں اور سارے سفر میں آرام دیگی۔ اسی قسم کی چارپائی بمبئی میں ۱۲ کو اور کرسی ۱۲ تک ملجاتی ہے۔

(۵) جہاز کے حالات

حجاج کے جہازوں میں عموماً چار درجے ہوتے ہیں۔ سب سے پہلی یا نیچے کی منزل وہ ہی جو پانی میں ڈوبی رہتی ہی اور اسمیں کوئلہ۔ آرد اور چاول وغیرہ کی بوریاں بھری رہتی ہیں اسکو لکڑی کے مضبوط تختوں سے پاٹ دیا جاتا ہی اور اسمیں مسافر نہیں رہتے۔ دوسری منزل اس سے اوپر ہے جسکو تتق کہتے ہیں یہی درجہ سوم کے مسافروں کی جگہ ہے۔ سردی کے موسم میں یہ جگہ بہت اچھی ہی لیکن گرمی میں تکلیف دہ ہی ہوا بہت کم آتی ہی اور بعض اوقات سخت حبس ہوتا ہے۔ اس منزل میں ہوا کیلئے چھنیاں لگی ہوئی ہیں جن کا رُخ ہمیشہ ہوا کی طرف رہتا ہی اور ہوا کا رُخ بدل جانے سے انکا رُخ بھی بدل جاتا ہے۔

تیسرے درجہ کی منزل میں ایک اور تکلیف یہ ہی کہ اسکے بعض حصوں میں آمد و رفت کا راستہ ہی بعض حصوں کے نیچے مال گودام ہیں اور بعض حصوں میں لکڑی کا انبار اور پانی کا حوض ہوتا ہی پھر یہ کہ وہ حصے جو انجن کے قریب ہوتے ہیں زیادہ گرم رہتے ہیں اور وہ حصے جو جہاز کے کونوں پر واقع ہیں اُن میں جنبش

وحرکت زیادہ ہوتی ہے گوداموں پر بیٹھے ہوئے حصوں کو سامان اُتارنے اور رکھنے کے وقت کھولا جاتا اور تختے اُٹھا کر سامان کو رکھا یا نکالا جاتا ہو اور مسافروں کو اپنا سامان اُٹھا کر دوسری جگہ رکھنے میں سخت تکلیف ہوتی ہے۔
مذکورہ بالا دقتوں کو پیش نظر رکھ کر بہتر یہ ہو کہ تیسرے درجہ کے مسافر وسط جہاز میں ایسی جگہ حاصل کرنے کی کوشش کریں جو رہ گذر نہ ہو مال گودام کے اوپر نہ ہو جہاز کے انجنوں سے دور ہو لکڑی اور حوض سے فاصلہ پر ہو اور ہوا کی چمنیوں کے قریب ہو تاکہ ہوا آتی رہے اور اس قسم کی جگہ ذرا مستعدی اور تھوڑے سے خرچ سے ملجانا ممکن ہے جہاز کے اندر سامان رکھتے وقت کسی مستعد قلی سے وعدۂ انعام پر مدد لیجائے وہ سب سے پہلے جہاز پر پہنچکر ایسی جگہ آپ کو بہم پہنچا دیگا اور آپ کا سامان وہاں لگا دیگا۔ تیسرے درجہ میں کوئی جگہ کسی مسافر کے لئے مخصوص نہیں ہوتی اور نہ مخصوص کیجا سکتی ہے اصل چیز قبضہ ہے جسنے جہاں قبضہ کرلیا وہ اُس کی جگہ ہے دوسرا مسافر پھر اُس جگہ نہیں آسکتا۔ اور یہ بھی ممکن ہو کہ جہاز پر سامان پہنچانے سے ایک دور وز پہلے جہاز کے ملازموں سے مل کر جہاز کے اندر دیکھ بھال کر کوئی عمدہ جگہ حاصل کر لی جائے اور اس جگہ کی حفاظت کا انتظام کرلیا جائے
تیسرے درجہ کے اوپر کی منزل سب سے بہتر ہے جسمیں اول اور دوسرے درجہ کے کمرے

ہیں۔ اِن کمروں میں سے دوسرے درجہ کے بعض کمرے تاریک ہوتے ہیں اور زیادہ آرام دہ نہیں بہتر یہ ہے کہ اول و دوم درجہ کے مسافر اُن کمروں کو حاصل کرنے کی کوشش کریں جو جہاز کی لمبائی میں دائیں بائیں کھڑکی کے پاس ہوتے ہیں یہ کمرے بہت آرام دہ اور ہر موسم میں راحت رساں ہیں۔

چوتھی منزل جہاز کی سب سے اوپر کی چھت ہے جسکے اوپر سائبان تنا ہوتا ہے نیچے کے تیسرے درجہ کے مقابلہ میں یہ درجہ بہتر سمجھا جاتا ہے اور حقیقت میں بھی آرام دہ ہے لیکن بعض اوقات یہاں بھی سخت تکلیف و اذیت ہوتی ہے اس منزل میں چونکہ موسمی حوادث سے محفوظ رہنے کا کوئی سامان نہیں ہے اس لئے سمندر کی تیز ٹھنڈی ہوا، سخت دھوپ کی تپش اور بارش کی بوچھار بعض اوقات نا قابل برداشت ہو جاتی ہے پھر دوسری تکلیف یہ ہے کہ کھانا اسی منزل پر پکایا جاتا ہے چولھوں کی کثرت سے دھواں زیادہ اور نا قابل برداشت ہو جاتا ہے اور جب اس منزل کو دھویا جاتا ہے تو مسافروں کو اپنا سارا سامان اُٹھانا پڑتا ہے۔

چوتھی منزل یا عرشہ پر تیسرے درجہ کے مسافر رہ سکتے ہیں اسلئے بہتر صورت یہ ہے کہ اگر متعدد آدمیوں کا قافلہ ہمراہ ہو تو دو تین آدمی عرشہ پر جگہ لیں اور

باقی نیچے کی منزل تاکہ وقتاً فوقتاً قافلہ کے لوگوں کا تبادلہ ہوتا رہے اور کبھی نیچے کے دو چار آدمی اوپر اور اوپر کے نیچے آتے جاتے رہیں۔

عرشہ پر جہاز کے تمام مسافروں کو آمد ورفت کی اجازت ہی اور جہاز کے تمام مقامات میں بجلی کی روشنی ہوتی ہے۔ درجہ اول و دوم کے مسافروں کیلئے بہت سی آسانیاں ہیں اور وہ اُن دِقتوں کا سامنا نہیں کرتے جن سے تیسرے درجہ کے مسافروں کو عموماً سابقہ پڑتا ہے۔

(۶) جہاز پر سامان پہنچانا

بمبئی میں عموماً روانگی جہاز سے ایک روز قبل حجاج کا سامان جہاز پر بار کیا جاتا ہی اور تمام حجاج اپنا سامان جہاز میں پہنچا دیتے اور اپنی جگہ منتخب کر لیتے ہیں۔

مسافروں کو چاہیئے کہ اُس تمام سامان کے علاوہ جسکو بھپارہ دیا جائیگا بقیہ سامان کو محفوظ حالت میں یعنی بکسوں بوروں اور ٹوکریوں وغیرہ میں بند کر کے جہاز پر پہنچا دیں اور ہر ایک چیز پر اپنا نام لکھ دیں۔

مسافرخانوں میں ایک دو روز پہلے اس قسم کا اعلان کر دیا جاتا ہی کہ فلاں روز جہاز پر سامان چڑھایا جائیگا اور فلاں روز فلاں وقت بھپارہ دیا جائیگا

اور فلاں وقت جہاز روانہ ہوگا اسلئے اعلان کے بعد ہی سے سامان کو درست کرنا شروع کردو اور یہ امر دریافت کرکے کہ کن کن چیزوں کو جہاز میں لیجانا ممنوع ہی غیر ممنوع اشیاء کو احتیاط سے بند کردیا بوروں وغیرہ میں بھر کر اُنکا مُنہ سُتلی سے باندھ دو یا سی دو۔ پھر دوسرے روز تمام سامان کو اچھی طرح دیکھ بھال کر گودی پر لیجاؤ جہاں اُس کا معاینہ ہوگا منظوری کی مُہر لگائی جائیگی اور پھر جہاز پر لیجانے کی اجازت ہوگی۔

اول اور دوسرے درجہ کے مسافروں کو سامان پہنچانے اور جہاز پر سوار ہونے میں کوئی دقت و پریشانی نہیں ہوتی اُن کو ہر وقت جہاز پر آنے جانے کی اجازت ہی تیسرے درجہ کے مسافروں کو البتہ سخت کشمکش کا سامنا کرنا پڑتا ہی گودی پر تیسرے درجہ کے مسافروں کو سامان و اسباب کے ساتھ ایک احاطہ میں جمع کیا جاتا ہی۔ اسباب پر معاینہ کے بعد منظوری کا نشان لگایا جاتا ہی اور اُسکے بعد سامان کو جہاز پر لیجانے کی اجازت دیجاتی ہے۔

اجازت کے بعد احاطہ کا پھاٹک کُھلتے ہی وہ کشمکش اور ریل پیل شروع ہوتی ہی کہ خدا کی پناہ ہر شخص کی کوشش یہ ہوتی ہی کہ سب سے پہلے وہی جہاز پر پہنچے اور بہتر جگہ کو حاصل کرلے اور اس کوشش میں بعض اوقات مسافروں کو ضرر بھی پہنچتا ہی

جیساکہ ہم پہلے بیان کر آئے ہیں مناسب یہ ہے کہ سامان چڑھانیکے لئے مضبوط وچالاک قلیوں کو لیا جائے اور انعام کا وعدہ کر کے اُن کو بہترین جگہ دلانے پر آمادہ کر لیا جائے قلی سامان کو لیکر تیزی سے اوپر جاتے ہیں اور مسافروں کا سامان موزوں و مناسب جگہ پر لگا دیتے ہیں اور پھر مسافر اطمینان سے اوپر چلے جاتے ہیں جہاز پر سامان چڑھانیکے وقت اس امر کا خیال رکھنا چاہئے کہ سامان میں کوئی ایسی چیز نہ ہو جسکی ضرورت پڑے ٹکٹ، پاسپورٹ، ٹیکہ کا سارٹیفکٹ اور زر نقد و نوٹ وغیرہ کو اپنے پاس رکھنا چاہئے دوسرے دن جہاز پر سوار ہوتے وقت ٹکٹ وغیرہ چیزیں دیکھی جائینگی اور بغیر پاسپورٹ وغیرہ کے جہاز پر جانے کی اجازت نہ ملیگی۔

جہاز پر پہنچکر سب سے پہلے مناسب جگہ پر قبضہ کیا جائے اسکے بعد فرش پر اول ٹاٹ بچھاؤ پھر چٹائی اور چٹائی پر بستر، اگر تہ ہونے والی چارپائی اور کرسی ساتھ ہو تو اُسکو سامان میں رکھدو ضرورت کے وقت اُس سے کام لیا جائیگا۔

سامان لگا دینے اور جگہ پر قابض ہو جانیکے بعد مسافر جہاز سے اُتر آتے ہیں اور پھر دوسرے روز بھیارہ کے بعد جہاز پر سوار ہوتے ہیں اور اس عرصہ میں کسی مسافر کو جہاز پر جانے کی اجازت نہیں ہے۔ اگر غلطی سے سامان میں کوئی ایسی

ضروری چیز جس کا پاس رکھنا لازمی تھا مثلاً ٹکٹ یا پاسپورٹ اور چیچک وغیرہ کا سارٹیفکٹ رہ جائے اور جہاز سے اتر آنیکے بعد وہ یاد آئے تو صرف محافظ حجاج کی مدد سے آپ دوبارہ جہاز میں جا سکیں گے۔ ایسی صورت میں محافظ حجاج سے جا کر اپنی خواہش ظاہر کریں طمانیت کے بعد وہ ایک سپاہی کو آپکے ساتھ کر دیگا اور اُسکی موجودگی میں آپ جہاز کے سامان میں سے مطلوبہ اشیاء نکال سکیں گے۔ جہاز پر سامان کو چڑھانے اور مقبوضہ جگہ پر اسباب کو لگانے میں عجلت سے کام نہ لیا جائے قلیوں کی امداد سے تمام مشکلات حل ہو جاتی ہیں اور سامان کو اچھی طرح دیکھ بھال کر لگایا جا سکتا ہے واپسی میں تمام سامان پر ایک نظر ڈال لو تاکہ جو چیز لانے سے رہ گئی ہو اُسکو دوسرے دن اپنے ساتھ لایا جا سکے۔

(۷) بھپارہ اور جہاز پر سوار ہونا

طبی معائنہ کے بغیر کسی حاجی کو جہاز پر سوار ہونے کی اجازت نہیں ہے۔ طبی معائنہ اور کپڑوں کو بھپارہ دینے کے لئے گودی سے تھوڑے فاصلہ پر بھپارہ گھر بنا ہوا ہے جہاں جہاز کے تمام مسافروں کو مع اُس اسباب کے جس کو بھپارہ دیا جائیگا جمع ہونا پڑتا ہے۔

جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں بھپارہ صرف کپڑوں کو دیا جاتا ہے جسمیں بستر بھی

شامل ہے بہتر یہ ہے کہ بستر کو بھپارہ گھر میں دینے کیلئے بستر بند (چمڑہ) سے نہ باندھا جائے
اور عمدہ قسم کے کمبل بھی بستر میں نہ باندھیں ورنہ وہ گل کر بیکار ہوجائینگے۔
بستروں کو رسی سے باندھ دیا جائے اور کپڑوں کو بھی احتیاط سے باندھ دیا جائے
اور کوئی نشانی شناخت کے لئے لگا دی جائے نئے کپڑوں اور چادروں وغیرہ کو
بھی بھپارہ گھر نہ لیجایا جائے صرف استعمالی کپڑے لیجائے جائیں۔
اول عازمان حجاز کا طبی معائنہ ہوتا ہے اور کپڑے بھپارہ گھر میں دیدئے جاتے
ہیں ٹکٹ اور پاسپورٹ کو بھی دیکھا جاتا ہے اور چیچک وغیرہ کے ٹیکہ کے
سارٹیفکٹ کا بھی معائنہ کیا جاتا ہے ان تمام باتوں کے بعد بھپارہ گھر سے
نجات ملجاتی ہے اور مسافروں کو جہاز پر جانے کی اجازت دیدیجاتی ہے
جہاز پر سوار ہونا بھی ایک بڑا کام ہے اور وہی کشمکش ہوتی ہے جیسی کہ سامان
بار کرتے وقت تھی۔

(۴)

کراچی

کراچی بھی ہندوستان کی بڑی بندرگاہ ہے جہاں جہازات کی آمد و رفت
کثرت سے رہتی ہے پنجاب و سرحد اور سندھ و راجپوتانہ کے لوگ عموماً کراچی

حجاز کا سفر اختیار کرتے ہیں۔

کراچی میں عازمان حجاز کے لئے حاجی کیمپ کے نام سے ایک کیمپ ایام حج میں قائم کیا جاتا ہے شہر میں بھی کافی تعداد میں سرائیں ہیں اور کرایہ پر مکانات بھی ملجاتے ہیں بہتر یہ ہے کہ حاجی کیمپ میں قیام کیا جائے۔

کراچی پہنچکر پہلے حاجی کیمپ یا کسی دوسری جگہ قیام کرو اور پھر جہاز کی صحیح تاریخ دریافت کرکے ٹکٹ حاصل کرو۔ بمبئی اور کراچی دونوں جگہ سے جہاز کا کرایہ ایک ہے جسکی تفصیل بمبئی کے بیان میں کیجا چکی ہے کراچی میں بھی ٹکٹ لینے کیلئے پاسپورٹ دکھانا ضروری ہے۔

ٹکٹ ملجانیکے بعد وہ تمام اشیاء خرید کرلی جائیں جنکا لیجانا ضروری ہے اور جنکی تفصیل بمبئی کے ذکر میں لکھی جاچکی ہے اور تمام اشیاء کو احتیاط سے بکسوں۔ بوروں اور ٹوکریوں وغیرہ میں بند کرلو۔

کراچی میں جہازی کمپنیوں کے دفتر حاجی کیمپ کے اندر یا قریب ہی ہیں جہاں سے ٹکٹ بآسانی ملجاتا ہے اور ہر قسم کی معلومات وہاں سے حاصل ہوجاتی ہیں۔

کراچی سے جو جہاز براہ راست جدہ جاتے ہیں وہ وہی جہاز ہوتے ہیں جو بمبئی سے آتے ہیں یہ جہاز بمبئی سے روانہ ہوکر تقریباً ڈھائی دن میں کراچی

پہنچ جاتے ہیں اور کراچی کے مسافروں کو لیکر جدہ کی طرف روانہ ہوتے ہیں۔
جہاز کی لمبائی میں عموماً چار حصے ہوتے ہیں ہر ایک حصہ میں مختصر سا صحن ہوتا ہے،
دو حصے عموماً بمبئی کے مسافروں کیلئے ہوتے ہیں اور دو حصے کراچی کے مسافروں
کے لئے۔ لیکن یہ کوئی کلیہ قاعدہ نہیں ہے اگر بمبئی میں مسافر زیادہ ہوئے تو اس
قاعدہ کی پابندی فضول خیال کی جاتی ہے۔
کراچی میں بھی مسافروں کا طبی معائنہ ہوتا اور کپڑوں کو بھپارہ دیا جاتا ہے،
اور اسکے بعد مسافروں کو جہاز پر جانے کی اجازت دیدی جاتی ہے۔
کراچی میں جہاز پر سوار ہونا ایک بڑی مہم ہے مسافروں کو وہاں بمبئی کی طرح
یہ آسانی نہیں کہ وہ ایک روز پہلے جہاز پر جاکر جگہ تجویز کرلیں اور اسباب لگا دیں
بلکہ وہاں اسباب ساتھ لیکر وقت کے وقت مسافروں کو سوار ہونا پڑتا ہے
اور یہ قاعدہ صرف درجہ سوم کے مسافروں کے لئے ہے درجہ اول و دوم کے مسافر
یہاں بھی آرام سے سوار ہو جاتے ہیں اور انکے کمرے چونکہ محفوظ ہوتے ہیں اسلئے
اُن کو کوئی دقت نہیں ہوتی جو مسافر بمبئی سے آتے ہیں وہ کراچی کے مسافروں
سے زیادہ آرام پاتے ہیں اس لئے کہ انکو جگہ اچھی ملجاتی ہے۔
بمبئی کے ذکر میں ہم تبلا چکے ہیں کہ بمبئی و کراچی کے سوا جہاز جانے کے دو اور

راستے ہیں جنکے مصارف زیادہ ہیں انمیں ایک تو بمبئی سے براہ سوئز کا راستہ ہے
اور دوسرا بمبئی یا کراچی سے براہ بصرہ ہے اس موقع پر آخری راستہ کا تھوڑا سا
ذکر مناسب معلوم ہوتا ہے تاکہ وہ لوگ جو اس راہ سے جانا چاہیں اُنکو اس سے
فائدہ حاصل ہو۔

بصرہ جانے والے جہاز عموماً جمعہ اور چہارشنبہ کے روز بمبئی سے روانہ
ہوتے ہیں ڈاک کے جہاز تیز رفتار ہوتے ہیں اور مسافروں کے معمولی جہازوں کی
رفتار کم ہوتی ہے۔ جہاز جمعہ کے روز ۱۰-۱۱ بجے دن کو روانہ ہوکر یکشنبہ کو کراچی
پہنچتا ہے اور وہاں سے دوسرے روز روانہ ہوکر بوشہر اور محمرہ ہوتا ہوا ساتویں
دن بصرہ پہنچ جاتا ہے اور معمولی جہاز مختلف مقامات پر ٹھہرتا ہوا دو ہفتہ میں
بصرہ پہنچتا ہے۔

دونوں قسم کے جہازوں کا کرایہ حسب ذیل ہے۔

مقام	درجہ اول مع خوراک	درجہ دوم مع خوراک	ڈک بغیر خوراک
بمبئی سے بصرہ تک	[illegible]	[illegible]	[illegible]
کراچی سے بصرہ تک	[illegible]	[illegible]	[illegible]

درجہ اول و دوم کے مسافر اگر کمپنی کا کھانا نہ کھائیں اور بطور خود کھانے کا انتظام کریں تو درجہ اول کے ٹکٹ میں سے ۵؎ اور درجہ دوم کے ٹکٹ میں سے ۵؎ منہا کر دیے جاتے ہیں اور اگر درجہ سوم کے مسافر کمپنی کا کھانا کھائیں تو انکو عہ روزانہ خوراک کا دینا پڑیگا۔

بصرہ میں جہاز ہی پر مسافروں کے پاسپورٹ کی جانچ کیجاتی ہے اور تصدیق ہو جانے پر جہاز سے اُترنے کی اجازت دیدی جاتی ہے اسکے بعد جہاز سے اُتر کر ڈگری (چنگی) کے دفتر میں مال و اسباب پر محصول لیا جاتا ہے۔

بصرہ یا عراق سے موٹروں پر شام جاتے ہیں یہ سفر تقریباً ایک ہزار میل کا ہے کثرت سے موٹر کار اور لاریاں جاتی آتی ہیں اور کرایہ ۸ پونڈ ترکی (پونڈ عہ ۵ عہ) سے لیکر ۱۰ پونڈ تک مسافروں کی قلت و کثرت کے اعتبار سے رہتا ہے اور تین چار یا پانچ چھ روز میں یہ سفر طے ہو جاتا ہے راستہ میں کئی جگہ پاسپورٹ دیکھا جاتا ہے خصوصاً سرحد شام پر۔

پھر ملک شام سے فلسطین تک ریلوے میں سفر کرنا پڑتا ہے پہلے حجاز ریلوے براہ راست مدینہ منورہ تک شام سے جاتی تھی اور حجاز جانے والے مسافر اس لائن پر براہ راست مدینہ منورہ چلے جاتے تھے لیکن اب اس لائن کا سلسلہ درمیان میں منقطع ہو گیا ہے

اور گاڑی صرف معان تک جاتی ہے ممکن ہے کچھ عرصہ بعد لائن کی مرمت ہو جائے اور گاڑی مدینہ منورہ تک جانے لگے۔

شام سے مصری حدود یا نہر سوئز تک ریلوے پر سفر کرتے ہیں اور نہر سوئز کو عبور کر کے بندرگاہ پورٹ توفیق تک ریل پر جاتے ہیں اور وہاں سے جہاز پر سوار ہو کر ینبوع (بندرگاہ مدینہ منورہ) یا جدہ (بندرگاہ مکہ معظمہ) جاتے ہیں۔

اس راستہ میں فلسطین سے حجاز جانیکے لئے جب مصری علاقہ سے گذرتے ہیں تو بیس پونڈ (تقریباً تین سو روپیہ) بطور ضمانت جمع کرنے پڑتے ہیں اور یہ رقم بعد فراغت حج واپس مل جاتی ہے خواہ خود واپس کر لے یا کسی ذریعہ سے واپس منگا لے۔

عراق میں حسب ذیل شہر مشہور اور قابل دید ہیں۔

۱- بصرہ - عراق کا پہلا شہر ہے اور اسمیں شہریت کی تمام باتیں پائی جاتی ہیں

۲- بغداد شریف - بصرہ کے مکینہ اسٹیشن سے براہ راست بغداد کو ریل جاتی ہے راستہ میں دو اسٹیشن قابل ذکر پڑتے ہیں اول حلہ جہاں سے نجف اشرف ۳۰ میل کے فاصلہ پر واقع ہے اور اس راستہ کو موٹروں کے ذریعہ طے کیا جاتا ہے دوسرا ہندیہ جہاں سے ریل کی ایک شاخ کربلائے معلٰی کو جاتی ہے۔ کوفہ

نجف اشرف کے قریب ہے۔ کاظمین بغداد شریف کے پاس ہے اور سامرہ کو بغداد سے ریل جاتی ہے۔

بغداد شریف میں حضرت غوث الاعظم محی الدین عبدالقادر جیلانی کا مزار ہے اور حضرت امام غزالی رح حضرت شیخ عمر شہاب الدین سہروردی رح حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رح حضرت امام احمد بن حنبل رح حضرت معروف کرخی رح حضرت شیخ ابوالحسن سری سقطی رح حضرت شیخ جنید بغدادی رح حضرت شیخ ابوبکر شبلی رح حضرت خواجہ حسن بصری رح حضرت سلمان رض حضرت خواجہ حبیب عجمی رح حضرت ذوالنون مصری رح حضرت داؤد طائی رح حضرت صدرالدین تونوی رح وغیرہ اکابر و اولیاء بھی اسی خاک میں آسودہ ہیں۔

۳۔ کربلائے معلیٰ۔ چھوٹی سی بستی ہے ضروریات کی تمام اشیاء بآسانی ملجاتی ہیں یہاں حضرت سید الشہداء سیدنا حضرت امام حسین رض حضرات علی اکبر رض و علی اصغر رض (صاحبزادگان امام ممدوح) حضرت قاسم رض حضرت عباس رض حضرت حر رض کے مزارات ہیں جہاں سال کے بارہ مہینوں زائرین کا ہجوم رہتا ہے۔

۴۔ نجف اشرف چھوٹی سی مگر آباد و خوبصورت بستی ہے یہاں پر حضرت امیر المومنین سیدنا علی المرتضیٰ رض کا مزار مبارک ہے اور کہا جاتا ہے کہ حضرت ہود اور حضرت صالح

علیہما السلام پیغمبروں کے مزارات بھی یہیں ہیں۔

۵۔ کاظمین شریفین ۔ بغداد کے قریب واقع ہے حضرت امام موسیٰ الکاظم اور حضرت امام محمد تقی علیہما السلام یہیں آسودہ ہیں۔

۶۔ سامرہ شریف ۔ خلفائے عباسیہ کے عہد میں یہاں دارالسلطنت تھا پھر تباہ ہو گیا اب چھوٹی سی بستی ہے جس میں حضرت امام علی نقی اور حضرت امام حسن عسکری رضی اللہ عنہما مدفون ہیں۔

شام میں حسب ذیل مقامات قابل سیر و سیاحت اور لائق زیارت ہیں۔

۱۔ **دمشق** ۔ شام کا دارالسلطنت اور مشہور شہر ہے جسکو عروس البلاد کہنا طرح مناسب ہے یہاں کی مشہور عمارات و مزارات یہ ہیں

(۱) مسجد اموی یا جامع دمشق جسکو ۸۶ھ میں ولید بن عبدالملک (اموی خلیفہ) نے تعمیر کرایا تھا پہلے یہ رومیوں کا بت خانہ تھا جہاں سورج کی پرستش ہوتی تھی پھر عیسائیوں نے اسکو اپنے عہد میں کلیسا بنا لیا اور ولید بن عبدالملک نے کلیسا کو مسجد کی صورت میں منتقل کیا اسکی تعمیر پر چارسو صندوق دینار کے خرچ ہوئے تھے ہر صندوق میں ۲۸ ہزار دینار تھے اسی مسجد میں حضرت یحییٰ علیہ السلام کا مزار ہے اور مسجد کے صدر دروازہ کے قریب مجاہد اسلام حضرت

سلطان صلاح الدین ایوبیؒ آغوش زمین میں آسودہ ہیں۔

(۲) حضرت ابو عبیدۃ بن الجراحؓ سپہ سالار لشکر اسلام کا مزار

یہ مزار شہر دمشق کے اندر لب سڑک واقع ہے۔ سڑک کے دوسری جانب وہ مسجد ہے جو آپ نے تعمیر کرائی تھی۔

(۳) دمشق کا قدیم قبرستان جس میں حضرات امیر معاویہؓ۔ بلال حبشیؓ عبداللہ بن ام مکتومؓ عبداللہ بن عثمانؓ عبداللہ بن جعفر صادقؓ عبداللہ بن جعفر طیارؓ سیدتنا میمونہؓ سیدتنا ام سلمہؓ سیدتنا ام حبیبہؓ (امہات المومنین) سیدتنا ام کلثومؓ بنت حضرت علیؓ سیدتنا سکینہؓ و فاطمۃ الصغریٰؓ بنات حضرت امام حسین علیہ السلام کے مزارات ہیں۔

(۴) مزار حضرت شیخ اکبر محی الدین ابن عربیؒ جو شہر کے دوسری جانب واقع ہے

ان کے علاوہ دمشق میں کثرت سے قدیم آثار اور قابل دید مقامات ہیں

۲۔ بیروت شام کا مشہور آباد شہر ہے اور کاروبار کا مرکز ہے۔

۳۔ حمص قدیم شہر ہے جسمیں اسلام کے نامور سپہ سالار فاتح اعظم حضرت خالد بن الولیدؓ کا مزار ہے۔

۴۔ حما اور حلب بھی شام کے قدیم شہر ہیں جہاں بعض بزرگوں کے مزار ہیں۔

فلسطین میں حسب ذیل مقامات قابل زیارت ہیں۔

۱۔ بیت المقدس یہ شہر ایک قدیم تاریخی شہر ہے جو مذہبی حیثیت سے خاص عظمت رکھتا ہے یہودی، عیسائی، مسلمان تینوں کی زیارت گاہ ہے قدس بھی اسی کو کہتے ہیں اس میں حسب ذیل مقامات قابل دید و لائق زیارت ہیں۔

۱۔ مسجد اقصیٰ۔ قدیم و مقدس عمارت ہے جس میں سب سے زیادہ متبرک مقام صخرہ شریف ہے۔ یہ مقام انبیاء بنی اسرائیل کے عہد سے متبرک چلا آتا ہے اسی مقام پر حسب روایت مشہور حضرت یعقوب علیہ السلام نے خداوند تعالےٰ سے ہمکلامی کا شرف حاصل کیا۔ یہیں شب معراج میں حضرت رسول خدا صلعم نے قیام فرمایا اور بعد فراغت نماز یہاں سے عروج فرمایا۔

مسجد اقصیٰ کے صحن میں یہ مقام واقع ہے جو تقریباً معلق ہے اور پر شان دار گنبد بنا ہوا ہے اور نہایت آراستہ ہے۔ مسجد کے اندر سلطان صلاح الدین کا چوبی منبر ہے جو اب تک بدستور موجود ہے

۲۔ بیت اللحم۔ یعنی حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی پیدائش کی جگہ جو اس وقت تہ خانہ کی شکل میں ہے۔

۳۔ مسجد فاروقی۔ حضرت فاروق اعظم ایک روز شہر میں گھوم رہے تھے کہ نماز کا

وقت ہو گیا عیسائیوں نے گرجے میں نماز ادا کرنے کی تحریک کی لیکن آپ نے گرجے سے باہر دروازہ پر نماز پڑھی عیسائیوں کے ساتھ آپکی اس رواداری کی یادگار میں گرجے کے سامنے یہ مسجد بنائی گئی تھی۔

۴۔ حضرت داؤد علیہ السلام کا مزار یہیں وہ مقام بھی ہے جہاں حضرت عیسٰے علیہ السلام نے دعا کی تھی اور آسمان سے مائدہ نازل ہوا تھا جس پتھر پر آپ نے دعا مانگی تھی وہ اب تک موجود ہے۔

۵۔ خلیل الرحمٰن یہ قدیم بستی بیت المقدس سے ۳۰۔۴۰ میل کے فاصلہ پر واقع ہے جہاں ایک بہت بڑا تہ خانہ ہے جو غار الانبیاء کہلاتا ہے اسکے اندر بہت سے انبیاء مدفون ہیں حضرت ابراہیم علیہ السلام حضرت اسحٰق علیہ السلام حضرت یعقوب علیہ السلام اور حضرت یوسف علیہ السلام کی قبریں بھی اسکے اندر ہیں اور انکی ازواج مطہرات بھی اسی غار میں آسودہ ہیں۔ غار کے اوپر عمارت بنی ہوئی ہے اندر جانے کی کسی کو اجازت نہیں ہے۔

۶۔ حضرت موسیٰ کا مزار بیت المقدس سے پچیس تیس میل کے فاصلہ پر سیدنا موسیٰ علیہ السلام کا مزار ہے۔ خدا بہتر جانتا ہے کہ یہ مزار آپ ہی کا ہے یا صرف آپکی طرف منسوب کر دیا گیا ہے۔

(۵)

بمبئی یا کراچی سے جدہ تک

جہاز پر سوار ہونیکے لئے بڑی بڑی بندرگاہوں میں پلیٹ فارم بنے ہوئے ہیں جن کو اصطلاح میں گودی کہتے ہیں۔ گودی پر سیڑھی لگی ہوتی ہے اور سیڑھی پر چڑھ کر جہاز پر پہنچتے ہیں چھوٹی بندرگاہوں پر گودی نہیں ہوتی بلکہ مسافر کشتیوں پر سوار ہوکر خشکی پر جاتے ہیں۔

جہاز پر سوار ہوکر روانہ ہونیکے بعد جدہ تک جن امور سے سابقہ پڑتا ہے اُنکی مختصر کیفیت درج ذیل ہے۔

(۱) ضروری ہدایات

جہاز میں ہر قسم کی ضروریات کا انتظام کیا جاتا ہے ہر درجہ کے مسافروں کے لئے علیحدہ علیحدہ غسل خانے اور پاخانے ہوتے ہیں پانی اور لکڑی روزانہ مفت ملتی ہے طبی مشورہ کیلئے مختصر سا شفاخانہ اور ڈاکٹر بھی جہاز میں رہتا ہے جہاز کے متعدد افسر ہوتے ہیں جن سے ہر وقت اپنی شکایات کو بیان کیا جاسکتا ہے اور ہر قسم کی معلومات اُن سے حاصل کیجاسکتی ہیں۔

جہاز جس روز روانہ ہو اُس روز بقدر ضرورت پانی اپنے ہمراہ لیلو ممکن ہے

جہاز پر نہ ملے۔ جہاز میں فی آدمی روزانہ نصف ٹین (کنستر) پانی اور جلانیکے لئے لکڑی مفت ملتی ہی کھانا جہاز میں لکڑی سے بھی پکایا جاسکتا ہی لیکن کوئلہ میں زیادہ آرام ملتا ہی جو شخص کوئلہ کا خرچ گوارا کریں وہ بمبئی یا کراچی سے کوئلہ خرید کرلیں۔

جہاز میں تیسرے درجہ کے مسافر کو ڈیڑھ من اسباب ہمراہ لیجانے کی اجازت ہی لیکن اسباب زیادہ ہو تو جہاز والے اس کا کچھ خیال نہیں کرتے۔

جہاز میں دو قسم کا پانی ملتا ہی پینے کا اور استعمالی۔ استعمالی پانی سے وضو وغیرہ کرنے میں بعض اوقات جسم کے بعض حصوں میں سوزش پیدا ہو جاتی ہی اگر ایسا اتفاق ہو تو اُس جگہ کسی قسم کا تیل لگائیں۔

تیسرے درجہ کے مسافروں کو چاہیے کہ وہ دن میں دو تین گھنٹے مختلف اوقات میں سب سے اوپر کی منزل میں گذاریں تاکہ سمندر کی تازہ اور ٹھنڈی ہوا سے طبیعت خوش رہے۔

جہاز کی روانگی کا نظارہ نہایت دلکش ہوتا ہی لیکن اس نظارہ سے زیادہ محظوظ نہ ہو زیادہ دیر دیکھنے سے چکر آنے لگتے ہیں اور طبیعت خراب ہو جاتی ہی

جہاز کی روانگی کے وقت یہ دعا پڑھنی مناسب ہی۔

بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرٖىهَا وَ مُرْسٰىهَا کشتی کا چلنا اور ٹھہرنا اللہ کے نام سے ہے

إِنَّ رَبِّي لَغَفُورٌ رَّحِيمٌ وَمَا	میرا رب بخشنے والا مہربان ہے اور انہوں نے
قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهِ وَالْأَرْضُ	اللہ کی قدر نہ جانی جیسی کہ اسکی قدر جاننی چاہئے
جَمِيعًا قَبْضَتُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ	تھی اور ساری زمین قیامت کے دن اس کی
وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِيّٰتٌ بِيَمِينِهِ	مٹھی میں ہوگی اور سب آسمان اسکے دہنے ہاتھ
سُبْحٰنَهُ وَتَعَالٰى عَمَّا يُشْرِكُونَ	میں لپٹے ہوئے ہونگے وہ انکے شرک سے پاک اور بلند ہے

بحری سفر میں نماز کسی حالت میں قضا یا ترک نہ کرنا چاہئے اور ہر نماز کے بعد سورۂ کافرون، سورۂ اذا جاء، سورۂ قل ہو اللہ، سورۂ قل اعوذ برب الفلق، سورۂ قل اعوذ برب الناس پڑھنا چاہئے جہاز کی تکلیف اور تلاطم سے محفوظ رہنے کے لئے ان سورتوں کا پڑھنا بہت مفید ہے۔

جہاز اب سے پہلے بمبئی اور کراچی سے روانہ ہوکر عدن جایا کرتا تھا اب عدن نہیں ٹھہرتا سیدھا کامران چلا جاتا ہے۔

عدن تک ہندوستان کے مروجہ ٹکٹ لفافے و کارڈ استعمال ہوتے ہیں عدن سے اگر کوئی خط ہندوستان کو لکھنا ہو تو پہلے سے لکھ رکھیں عدن کے محاذی پہنچکر ڈاک لے لی جاتی ہے اور سرکاری طور پر اس کو عدن سے روانہ کر دیا جاتا ہے۔

(۲) قرنطینۂ کامران

بمبئی سے عدن ۱۶۵۵ میل کے فاصلہ پر ہے جہازات کم وبیش عدن کے بندرگاہ پر یا اُسکے محاذی ۵-۷ یا ۹ دن میں پہنچتے ہیں اور کامران بمبئی سے ۱۹۲۵ میل اور عدن سے ۲۷۰ میل ہو اور کامران سے جدہ ۲۳۰ میل ہو۔

کامران ایک چھوٹا سا جزیرہ بحر قلزم میں حدیدہ کے قریب واقع ہو پہلے گورنمنٹ ٹرکی کے ماتحت تھا اب برطانیہ کے قبضہ میں ہے یہاں کی آب وہوا نہایت اچھی ہو عدن سے روانہ ہوکر یہاں جہاز دوسرے روز پہنچ جاتا ہو۔

قرنطینہ لب ساحل واقع ہو جہاز کنارہ سے تقریبًا دو میل سمندر کے اندر ٹھہرتا ہی اور کشتی کے ذریعہ جہاز سے اُترکر قرنطینہ میں جانا پڑتا ہو۔ قرنطینہ میں کچھ مکانات پختہ ہیں اور باقی خس پوش انہیں مکانات میں مسافروں کو ٹھہرایا جاتا ہو اور چوبیس گھنٹہ کے قریب یہاں قیام کرنا پڑتا ہی۔

جہاز جس وقت کامران پہنچے یا کامران پہنچنے کے قریب ہو تو اپنے سامان کو حفاظت سے اپنی جگہ پر لگا دو۔ سامان کی حفاظت جہاز والوں کے ذمہ ہو البتہ احتیاط کا مقتضی یہ ہی کہ بکسوں کے کُنڈوں میں زنجیر ڈالکر سب کو یکجا کردو اور زنجیر میں قفل لگا دو تاکہ حفاظت کی طرف سے اطمینان ہوجائے اور بقیہ سامان کو ایک جگہ لگا کر اوپر

موٹا کپڑا ڈال دو۔
قرنطینہ میں جانیکے لئے بہت تھوڑا سامان ساتھ لو یعنی ایک معمولی بستر، ایک موٹی چادر یا کمبل اوڑھنے کے لئے، معمولی برتن اور دو تین وقت کا سامان خوراک انکے علاوہ اور جس چیز کو ضروری خیال کیا جائے اگر سردی کا موسم ہو تو زائد کمبل درزائی بھی لیجا سکتے ہیں۔ بہتر یہ ہے کہ ایک وقت کا پکا ہوا کھانا یا صرف ناشتہ ہمراہ لیجایا جائے ممکن ہے وہاں کھانا تیار کرنے کا موقع دیر میں ملے۔
قرنطینہ میں ضروری اشیاء کی دوکانیں ہیں اور مناسب نرخ پر ہر چیز ملجاتی ہے یہاں کپڑے بھی دُھلوائے جا سکتے ہیں پانی اور لکڑی مفت ملتی ہے۔
جزیرہ کامران بہت آرام دہ جگہ ہے اور جہاز کے سفر کے بعد مسافر ایک روز یہاں قیام کرکے بہت آرام پاتے ہیں۔
قرنطینہ میں مسافروں کو غسل اور کپڑوں کو بھپارہ دیا جاتا ہے مسلمان ڈاکٹر منتظم ہیں اور مسلمانوں کی آسائش کا خیال رکھتے ہیں۔ بھپارہ سے کپڑوں کے نکلنے کے بعد ہر شخص اپنے کپڑوں کو تلاش کرکے نکال لے ورنہ بعض اوقات تاخیر سے سخت پریشانی ہوتی ہے۔
جہاز میں اگر کچھ آدمی مریض پائے جائینگے تو قرنطینہ کا وقت بڑھا دیا جائیگا

اور جبتک انکی صحت کا کامل اطمینان نہ ہوجائے انکو جہاز پر جانے نہ دیا جائیگا۔
اگر قسطنطینہ میں کسی وجہ سے زیادہ ٹھہرنے کا موقع ملے تو جنس خوراک بازار سے خرید کر لیجائے یہاں مرغیاں بھی ارزاں ملجاتی ہیں اگر گوشت کی ضرورت ہو تو مرغیاں خرید لی جائیں۔

(۳) یلملم

یلملم ایک پہاڑی کا نام ہے جو سعدیہ نامی گاؤں کے محاذی واقع ہے آنحضرت صلعم نے یمن سے آنے والے حجاج کیلئے سعدیہ کو میقات قرار دیا تھا جو براہ خشکی مکہ معظمہ سے تقریباً ۴۵ میل کے فاصلہ پر واقع ہے پھر جب اسلام ہندوستان اور جاوا وغیرہ میں پھیل گیا اور وہاں سے مسلمان بحری راستہ سے حج کو آنے لگے تو فقہاء وقت نے ان حجاج کیلئے یلملم کو میقات قرار دیا۔
سعدیہ نامی بستی جو میقات کی اصل جگہ ہے سمندر کے اندر سے نظر نہیں آتی البتہ وہ پہاڑی جو گاؤں کے مقابل واقع ہے جہاز میں دوربین سے دکھائی دیتی ہے جب جہاز یلملم پہاڑی کے قریب پہنچتا ہے تو مسافروں کو آگاہ کر دیا جاتا ہے کہ وہ احرام کیلئے تیار ہو جائیں پھر جب یلملم کے محاذی جہاز آتا ہے تو سیٹی کے ذریعہ احرام باندھ لینے کا اعلان کر دیا جاتا ہے۔

احرام کے مسائل اور تفصیلی حالات "مسائل حج" میں بیان کئے جائینگے یہاں مختصر طور پر ضروری باتیں احرام کے متعلق لکھدینا مناسب ہیں۔

بہتر تو یہ ہو کہ احرام باندھنے کا انتظام کامران سے روانہ ہوتے ہی شروع کردے اور یلملم پہنچنے سے پہلے پہلے احرام باندھ لے۔ بعض لوگ کامران ہی سے احرام باندھ لیتے ہیں اور بعض کامران سے روانہ ہوتے وقت دونوں صورتوں میں احرام جائز بلکہ افضل ہے۔

جب اسکا علم ہو جائے کہ یلملم آنے والا ہو تو عازمان حجاز کو چاہیئے کہ وہ احرام باندھنے کی تیاریاں شروع کر دیں اور حسب ذیل امور کو عمل میں لائیں۔

موئے زیر ناف کو صاف کریں حجامت بنوائیں غسل کریں احرام کی چادروں میں خوشبو لگائیں اور حج[1] کی نیت کر کے احرام کی ایک چادر کو بطور تہمد باندھ لیں اور دوسری چادر کو اوڑھ لیں لیکن سر کو کھلا رکھیں۔

ہندوستان کے حاجی عموماً حج تمتع کی نیت باندھتے ہیں جس کے الفاظ یہ ہیں

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ الْعُمْرَۃَ اے اللہ میں نے عمرہ کا ارادہ کیا تو اُس کو مجھ پر فَیَسِّرْھَا لِیْ وَتَقَبَّلْھَا مِنِّیْ آسان کر دے اور قبول فرما۔

---

[1] حج کی تین قسمیں ہیں جس قسم کا حج ادا کرنا ہو اُسکی نیت کریں تفصیل "مسائل حج" حصہ دوم کتاب ہذا میں دیکھو ۱۲ مولف

اس کے بعد بلند آواز سے تلبیہ کہے۔

عورتوں کو چاہیے کہ وہ موئے زیر ناف دور کرکے غسل کریں اور پاک دُھلے ہوئے کپڑے پہنیں جن میں مناسب خوشبو لگی ہو اور چہرہ پر کوئی ایسی چیز باندھ لیں کہ کپڑا چہرہ سے نہ لگے۔ اگر حیض و نفاس میں مبتلا ہوں تو غسل کرکے احرام باندھیں

احرام میں حسب ذیل امور ممنوع ہیں ان سے اجتناب کلی واجب ہے رفث (یعنی ذکر جماع اور جماع وغیرہ) ارتکاب معاصی و فسق و فجور، امور دنیا میں کسی سے جھگڑا کرنا، جنگلی جانور کا شکار کرنا، شکار کی طرف اشارہ کرنا یا شکار میں کسی قسم کی اعانت کرنا، سلے ہوئے کپڑے پہننا (عورتوں کیلئے جائز ہیں) رنگے ہوئے خوشبودار کپڑے استعمال کرنا منہ اور سر کا کسی چیز سے چھپانا سر اور داڑھی کے بالوں کو کسی چیز سے دھونا، خوشبو استعمال کرنا، تیل لگانا، جسم کے کسی مقام کے بالوں کو منڈانا ترشوانا، دوا سے اڑانا یا جلانا۔

احرام کے بعد لبیک برابر کہتا رہے خصوصاً جب کسی بلندی پر چڑھے نشیب میں اُترے اور نماز کے بعد۔

(۴) جدہ

یلملم سے آگے سمندر میں تلاطم اور جوش زیادہ ہوتا ہے چکر آتے ہیں اور متلی بھی ہوتی ہے

کھانے پینے میں احتیاط کی ضرورت ہو اچار لیموں یا لیموں استعمال میں رکھے۔

یلملم سے جدہ بہت قریب ہی جہاز جدہ کے ساحل سے تقریباً دو ڈھائی میل دُور کھڑا ہوتا ہی۔ جدہ سے کشتیاں آتی ہیں اور مسافروں کو حکومتِ حجاز کی جانب سے مقرر کردہ کرایہ پر لیجاتی ہیں

ساحل جدہ پر اُتر کر پاسپورٹ وغیرہ پھر دکھلانے پڑتے ہیں اور جدہ میونسپلٹی کا ٹیکس وغیرہ ادا کرکے آگے بڑھتے ہیں جہاں معلّموں (یعنی حج کرانے والوں) کے وکلاء ملتے ہیں اور حسب قاعدہ اپنے اپنے حاجیوں کو اپنے مکان پر لیجاتے ہیں۔

بہتر یہ ہو کہ وکلاء کے انتخاب میں احتیاط سے کام لیا جائے اور نیک ہمدرد شخص کو وکیل بنایا جائے۔

جدہ میں جب جہاز ٹھہر جائے تو اپنے سامان کو خود یا قلیوں سے اُٹھوا کر اوپر کی منزل پر لیجاؤ وہاں سے سامان کو کشتیوں پر اُتارو۔ جہاز یا کشتی کے ملاح سامان کو اُتارنے میں بعض اوقات بہت بے احتیاطی سے کام لیتے اور سامان کو جہاز کی چھت سے نیچے کشتیوں میں پھینک دیتے ہیں بہتر یہ ہو کہ سامان کو اپنے سامنے اُتروایا جائے بستر وغیرہ کشتیوں میں اوپر سے ڈال دیں اور دوسرے سامان کو رسیوں میں باندھ کر نیچے اُتاریں۔

جب سامان کشتیوں کے اندر پہنچ جائے تو سیڑھی کے ذریعہ اُس کشتی میں جسمیں سامان رکھا گیا ہے احتیاط سے اُتر جائیں کشتی جہاز سے سامان اور مسافروں کو لیکر ساحل کی طرف روانہ ہوتی اور تقریبًا ایک گھنٹہ میں ساحل پر پہنچ جاتی ہے موسم گرما میں ایک گھنٹہ کا یہ سفر نا قابل برداشت ہوجاتا ہے دھوپ اور تپش سخت ہوتی ہے اگر چھتری پاس ہو تو اُس سے کام لیا جائے۔

خشکی پر پہنچکر کشتی سے اُترو اور سامان کو کشتی میں چھوڑ دو پاسپورٹ اپنے پاس رکھو حکومت کے افسر پاسپورٹ کو دیکھکر اور چنگی کا محصول وصول کرکے آپ کو جانے کی اجازت دیدینگے پھر آپ کو معلموں کے وکلا ملینگے اگر پہلے سے کسی معلم سے واقفیت نہ ہو تو واقف کار اشخاص سے معلوم کرکے معلم کا انتخاب کرو اور اُس معلم کے وکیل کے پاس چلے جاؤ۔

ادھر اس کام سے فارغ ہو اُدھر تمھارا سامان کشتیوں سے لا لاکر چنگی کے باہر جمع کردیا جائیگا وکیل معلم کی امداد سے سامان کو شناخت کرکے نکال لو اور چنگی خانہ میں پہنچا دو اگر کچھ سامان قابل محصول ہوگا تو محصول لیکر رسید دیدی جائیگی اسکے بعد سامان کو دوسرے دروازہ سے باہر لیجاؤ اور گاڑی پر رکھ دو۔

معلم کا وکیل آپ کو مع سامان کے اپنے گھر لیجائیگا اور مکہ معظمہ کی جانب روانگی تک

آپ کو اپنے ہاں ٹھہرائیگا۔
وکیل معلم سے آپ کو جدّہ میں غیر معمولی مدد ملیگی۔ وہ جہاز سے اُتارنے سامان لانے چنگی کے مراحل کو طے کرانے اور جدہ تک سواری بہم پہنچانے سب کاموں کو انجام دیگا اور دو تین روز اپنے مکان پر ٹھہرائیگا۔ اِن تمام امور کا معاوضہ صرف ۱۲؍ آپکو دینا ہوگا۔

(۶)
جدّہ سے مکّہ معظمہ تک

جدہ میں ضرورت کی تمام چیزیں ملجاتی ہیں اور قیمت مناسب ہوتی ہے اس لئے جن چیزوں کی ضرورت ہو خرید لی جائیں اور پھر مکہ معظمہ کی طرف روانگی کا انتظام کیا جائے۔

جدہ سے مکہ معظمہ جانیکے لئے موٹروں کا بھی انتظام ہے اور اونٹوں پر بھی قافلے جاتے ہیں موٹر لاریوں کا کرایہ جدہ سے مکہ معظمہ تک پندرہ سولہ روپیہ فی کس ہے اور اونٹوں پر فی اونٹ جسپر دو مسافر سوار ہوتے ہیں چودہ روپیہ کرایہ ہے۔
اگر موٹر لاری پر سفر کرنا ہو تو گھی کا پیپہ ساتھ رکھ لیا جائے اور بہت ضروری سامان باقی اسباب کو اونٹ پر روانہ کردیا جائے جس کا کرایہ فی اونٹ وہی للعہ ہے۔ اور اونٹوں پر جانا ہو تو تین روز کا ضروری سامان ساتھ لے لو اور باقی اسباب

اونٹ پر روانہ کردو سامان اگر پورے اونٹ کا ہو تو کرایہ چودہ روپیہ ہوگا اور نصف اونٹ کا ہو تو ۸ معہ ؍۔

اونٹ پر جانے کی صورت میں آپکو اونٹ پر سوار ہونیکے لئے ایک شغدف خرید کرنا پڑیگا جو تقریباً دس بارہ روپیہ کو مل جائیگا یہ شغدف آپکو مکہ معظمہ سے منیٰ مزدلفہ اور عرفات جانے میں بھی کام دیگا اور مدینہ منورہ کے سفر میں بھی کام آئیگا اور پھر مدینہ منورہ سے جدہ تک بہتر یہ ہو کہ اونٹ پر چڑھنے اترنیکے لئے ایک سیڑھی بھی لے لیں جو جدہ میں روپیہ سوا روپیہ کو مل جاتی ہو شغدف کے لئے چٹائیوں۔ ٹاٹ اور سُتلی وغیرہ کی بھی ضرورت ہوگی۔ اگر آپکے پاس یہ چیزیں نہ ہوں تو جدہ سے خرید کر لیں غرض تمام سامان کو درست کرکے جدہ سے خواہ موٹر میں خواہ اونٹوں پر روانہ ہوں اور تمام کاموں میں وکیل معلّم سے امداد لیں موٹر لاری تقریباً آٹھ گھنٹہ میں جدّہ سے مکہ معظمہ پہنچ جاتی ہو اور اونٹ دو دن میں پہنچتا ہے۔

جدہ سے مکہ معظمہ تقریباً ۳۰ میل ہو۔ رات کو اونٹوں کا قافلہ جدہ سے روانہ ہو کر صبح کو دن چڑھے بحرہ پہنچتا ہے جو جدہ سے ۱۸ میل کے فاصلہ پر چھوٹی سی ایک بستی ہو دن بھر قافلہ یہاں ٹھہرتا ہو گرمی کے موسم میں یہاں دھوپ اور تپش سے سخت تکلیف ہوتی ہو مناسب یہ ہو کہ شغدفوں کو زمین پر رکھ کر اوپر سوٹا کپڑا یا چٹائیاں تان لیجائیں

اس منزل پر پانی اور کھانیکا سامان مل جاتا ہی دن بھر قافلہ ٹھہر کر مغرب کے بعد یہاں سے روانہ ہوتا ہی اور صبح کو مکہ معظمہ پہنچ جاتا ہی۔ بحرہ سے مکہ معظمہ ۱۲ میل کے فاصلہ پر ہے۔

آپ کا معلم آپ کو مکہ معظمہ کے دروازہ پر ملیگا اگر وہاں نہ ملے تو اونٹ والا آپکو معلم کے مکان پر پہنچا دیگا۔

موٹر سے جانے والے مسافروں کو موٹر ڈرائیور مکہ معظمہ کے دروازہ پر اتار دیتے ہیں وہاں سے گاڑی میں سوار ہو کر آپ معلم کے مکان پر چلے جائیں گاڑی والے کو معلم کا نام بتادیں وہ اُس کے مکان پر پہنچا دیگا۔

راستہ میں جب مکہ معظمہ نظر آئے تو یہ دعا پڑھے اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ لِّیْ بِھَا قَرَارًا وَّارْزُقْنِیْ بِھَا حَلَالًا۔

شغدف باندھتے وقت اپنا بستر ہینڈ بیگ مختصر سامان خوراک و پانی کی صراحی یا ٹین ساتھ رکھ لو۔

(۷)

مکہ معظمہ

مکہ معظمہ اور وہاں کے مقامات مقدسہ کے تاریخی و مذہبی حالات تفصیل سے

...ہ میں بیان کئے جاچکے ہیں ارکان ومسائل حج وزیارات وغیرہ کا بیان کتاب کے دوسرے تیسرے حصوں میں کیا جائیگا انکو ملاحظہ کیجئے اور اُن کے موافق عمل فرمایئے اس موقع پر ہم صرف اُن امور کو بیان کرتے ہیں جنکا تعلق سفر حج سے ہے تاکہ ناظرین سفر حج کی سلسلہ وار معلومات سے فائدہ اُٹھا سکیں۔

(۱) ضروری ہدایات

واضح ہو کہ مکہ معظمہ میں داخل ہو کر سب سے پہلے طواف عمرہ یا طواف قدوم اور سعی صفا و مروہ کرنی چاہیئے۔ جب آپ جدّہ سے روانہ ہونگے تو آپکے معلم کا وکیل تار کے ذریعہ معلم کو حجاج کی تعداد کی اطلاع دیدیگا اور معلم اُس تعداد کے موافق اپنے حجاج کو ٹھہرانے اور کھانا کھلانے کا انتظام کریگا قاعدہ یہ ہو کہ مکہ معظمہ میں داخل ہونیکے بعد پہلا کھانا معلم کھلاتا ہو۔

معلم یا تو مکہ معظمہ کے دروازہ ہی پر ملجائیگا یا اونٹ والے اُسکے مکان پر پہنچا دینگے سامان کو اُتار کر آپکو سب سے پہلے طواف قدوم اور سعی صفا و مروہ کرنی چاہیئے اور اسکے بعد کھانا کھانا چاہیئے۔ اگر کھانے کے بعد طواف کیا جائے تب بھی درست ہی صرف عمرہ یا تمتع کے احرام میں طواف وسعی کے بعد احرام کھول دو اور حلال ہوجاؤ طواف وغیرہ سے فارغ ہو کر معلم کو اپنے ہمراہ لو اور قیام کیلئے مکان تلاش کرو اگر

حرم محترم کے قریب مکان ملجائے تو بہت ہی بہتر ہے اس لئے کہ وہاں سے حرم محترم میں پنجوقتہ نماز کے لئے جانا آسان ہوگا اور عبادت کا خوب موقع ملیگا۔

مکان مل جانے پر سامان کو وہاں منتقل کردو اور مکہ مکرمہ میں قیام کا زیادہ حصہ طواف کرنے عمرہ بجالانے اور عبادت کرنے میں بسر کرو حرم محترم میں عبادت کرنا بہترین اجر اور ثواب عظیم رکھتا ہے۔

اگر تم ایام حج سے پہلے گئے ہو تو بہتر یہ ہے کہ مدینہ منورہ حج سے پہلے ہو آؤ اسکی ایک صورت تو یہ ہے کہ جدہ نہ اترو اور براہ راست بندرگاہ ینبوع چلے جاؤ اور وہاں سے مدینہ منورہ جاؤ بندرگاہ ینبوع سے مدینہ منورہ تک موٹر اور اونٹوں کی سواریاں ہر وقت آسانی سے ملجاتی ہیں اور اگر ینبوع نہ اترنا چاہو اور مکہ معظمہ ہو کر مدینہ منورہ جانیکا ارادہ ہو تو طواف قدوم وغیرہ سے فارغ ہو کر مدینہ منورہ جاؤ مکہ معظمہ سے بھی موٹر اور اونٹوں دونوں سواریوں پر حجاج جاتے ہیں۔

اور اگر ایام حج میں مکہ معظمہ میں پہنچے ہو تو پہلے فریضۂ حج کو ادا کرو۔ زیارات مقامات مقدسہ سے شرفیاب ہو اور پھر مکہ معظمہ سے تبرکات لیکر مدینہ منورہ کو جاؤ۔ اس صورت میں جو زائد اسباب ہمراہ ہو اسکو معلم کی معرفت اونٹ کا کرایہ دیکر جدہ روانہ کردو کیونکہ مدینہ منورہ سے براہ راست جدہ جانا ہوگا

مکہ معظمہ کو واپسی نہ ہوگی۔ اسی طرح جو اسباب جدہ سے مکہ معظمہ لانا نہ ہو اُسکو
وکیل معلم کی حفاظت میں دیدو اور واپسی میں اُس سے لے لو۔

(۲) مکہ معظمہ کا قیام اور حج

اگر تم ایسے وقت مکہ معظمہ میں پہنچے ہو کہ مدینہ منورہ جاکر ایام حج تک واپس
نہیں آسکتے تو مکہ معظمہ میں قیام کرو اور حج سے فراغت کے بعد مدینہ منورہ جاؤ۔
طواف قدوم اور سعی صفا و مروہ کے بعد اگر تم نے عمرہ کی نیت کی ہو تو احرام
کھول دو اور حسب معمول زندگی بسر کرو۔ اگر تم نے مکان لے لیا ہو تو اُس میں
قیام کرو۔ مکہ معظمہ میں متعدد رباط (مسافر خانے) بھی ہیں جن میں بلا کرایہ
قیام کیا جاسکتا ہو اگر مکان نہ ملا ہو یا مکان لینے کا ارادہ نہ ہو تو کسی ہندوستانی
رباط میں چلے جاؤ۔

مکانات کو کرایہ پر لینے میں عجلت سے کام نہ لو معلم کے ذریعہ متعدد مکانات کو
دیکھو بہتر یہ ہو کہ مکان مسجد حرم کے قریب ہو کرایہ عموماً حکومت کی طرف سے
مقرر ہوتا ہو اور آغاز قیام سے ۱۰ محرم تک کا کرایہ لیا جاتا ہے۔

مکان کا انتظام ہو جانے پر خورد و نوش کی چیزیں بازار سے خریدو ہر چیز
بآسانی مل جاتی ہو اور مناسب نرخ پر ملتی ہے دُنبہ کا گوشت استعمال میں

رکھنا چاہئے بکرے کا گوشت نقصان کرتا ہے بازار میں ہر قسم کی سبزی اور ترکاریاں بھی ملتی ہیں اور پھل بھی مٹھائی البتہ اچھی نہیں ہوتی۔

اگر مکان بالائی منزل پر لیا ہی تو چھت پر آگ نہ جلاؤ انگیٹھی یا تیل کے چولھے سے کام لو یا مٹی کا چولھا لے لو جسکے اندر آگ جلا سکو۔ چھت پر آگ جلانے سے آگ لگ جانیکا احتمال ہی۔

مکہ معظمہ کے زمانہ قیام میں مسجد حرم کے اندر باجماعت نماز پڑھنے کا التزام کرو اور اذان سنتے ہی نماز کو چلے جاؤ ورنہ جماعت نہ ملیگی۔ مسجد حرم میں قرآن شریف پڑھنا بہت ہی بہتر ہے اور پھر اپنے اعزہ اور رشتہ داروں کے لئے دعا کرنا۔ نفل طواف بھی اچھی عبادت ہی نفل طواف بھی اُسی طرح کیا جاتا ہی جس طرح طواف قدوم و زیارت وغیرہ کئے جاتے ہیں بہتر یہ ہی کہ قیام مکہ معظمہ کے دوران میں کم از کم پچاس نفل طواف کرے حرم محترم میں ہر قسم کی نفل عبادت سے نفل طواف افضل ہی۔ نفل طواف کے بعد دوگانہ نفل پڑھنا بھی واجب ہی لیکن نفل طواف میں سعی صفا و مروہ نہیں کی جاتی۔

۳ حج کے متعلق ضروری ہدایات

۷ ذی الحجہ تک مکہ معظمہ کے قیام کو عبادت میں گذارو اور ۷ ذی الحجہ کو اگر

احرام نہ ہو تو حج کا احرام باندھو اول غسل کرو اور پھر اُسی طریقہ سے جس طرح کہ عمرہ کا احرام باندھا تھا حج کا احرام باندھو ۷ ذی الحجہ کو ظہر کے بعد مسجد حرم میں امام خطبہ پڑھتا ہے یہ خطبہ مسنون ہے اس کے اندر مسائل حج کی تلقین کیجاتی ہے

۸ ذی الحجہ کو نماز فجر کے بعد منیٰ جانا مسنون ہے لیکن حجاج کی کثرت اور اژدحام کے سبب لوگ ۷ تاریخ ہی کو شام کے وقت منیٰ روانہ ہو جاتے ہیں اور طلوع آفتاب سے قبل منیٰ پہنچ جاتے ہیں منیٰ کو عموماً اونٹ پر جاتے ہیں جو شغدف جدہ میں خرید کیا گیا تھا وہ اس موقع پر بھی کام آئیگا بہت سے لوگ گھوڑوں اور گدھوں پر اور بہت سے پیدل بھی جاتے ہیں۔

منیٰ میں پانچ نمازیں پڑھنا اور ۸ و ۹ کی درمیانی شب کو قیام کرنا سنت ہے یا تو وہاں کوئی مکان کرایہ پر لے لیا جائے یا خیمہ لگا لیا جائے اور یا شغدف ہی میں بسر کر لی جائے۔

منیٰ میں ہر ایک معلم کے احاطے ہوتے ہیں جن میں پاخانے بھی ہوتے ہیں ان احاطوں میں معلم کے حجاج ٹھہرتے ہیں ان ایام کے لئے سامان خورد و نوش ہمراہ لے لو اور ارکان و مسائل حج کا ہر وقت خیال رکھو منیٰ مکہ معظمہ سے تین چار میل کے فاصلہ پر ہے۔

نویں ذی الحجہ کو نماز صبح پڑھ کر طلوع آفتاب کے بعد مقام ضب کی راہ سے تلبیہ اور تکبیر کہتے ہوئے عرفات کو جانا سنت ہے لیکن بہت سے آدمی سنت کا خیال نہ کر کے ۸ و ۹ کی درمیانی رات ہی کو منیٰ سے عرفات کی جانب روانہ ہوجاتے ہیں اور طلوع آفتاب سے قبل عرفات پہنچ جاتے ہیں۔ عرفات میں نویں ذی الحجہ کو غروب آفتاب تک ٹھہرنا اور قیام کرنا فرض ہے اگر یہ وقوف نویں تاریخ کو غروب آفتاب سے قبل نہ ہوا تو حج نہ ہوگا۔

عرفات منیٰ سے کئی میل کے فاصلہ پر ہے انھیں اونٹوں پر جن پر منیٰ آئے تھے عرفات جاتے ہیں۔ عرفات ایک بڑا وسیع میدان ہے جہاں مناسب جگہ ملے وہاں قیام کرو لیکن راستہ میں اور بطن عرنہ کی اُس وادی میں جو مسجد عرفہ کے قریب میں واقع ہے نہ ٹھہرو اس لئے کہ راستہ میں ٹھہرنے سے تکلیف ہوگی اور آخرالذکر مقام عرفات میں شامل نہیں ہے۔

میدان عرفات میں پہنچکر دعا۔ درود اور ذکر و تلبیہ میں مصروف رہو دن ڈھلے غسل کرو لیکن بدن کو نہ ملو یہ غسل سنت مؤکدہ ہے اگر غسل کسی وجہ سے ناممکن ہو تو صرف وضو کرلو اور فوراً مسجد نمرہ میں چلے جاؤ جس کا دوسرا نام مسجد ابراہیم ہے وہاں امام کے ساتھ ظہر و عصر کی نماز اکٹھا ایک اذان اور دو تکبیروں سے پڑھو ان دونوں

فرض نمازوں کے درمیان اور کوئی نماز نہ پڑھو۔ غروب آفتاب تک عرفات کے اندر رہو اور تلاوت قرآن شریف درود و دعا میں مشغول رہو۔

غروب آفتاب کے بعد عرفات سے مزدلفہ کو جاؤ مزدلفہ عرفات سے تین میل کے فاصلہ پر ہے۔ مزدلفہ میں پیادہ پا داخل ہونا مستحب ہے۔ مزدلفہ میں مغرب اور عشا کی نمازیں ایک اذان اور ایک اقامت سے عشا کے وقت پڑھو نماز کے بعد سنتیں اور وتر پڑھ سکتے ہو اسکے بعد صبح تک تلاوت قرآن مجید اور ذکر و دعا میں مشغول رہو مزدلفہ میں شب بیداری مستحب ہے اور موجب اجر عظیم۔

صبح کو اندھیرے میں فجر کی نماز پڑھو اور جب آفتاب نکلنے میں پانچ چھ منٹ باقی رہجائیں تو منیٰ کی جانب روانہ ہو جاؤ راستہ میں بطن محسر کی وادی کو دوڑ کر طے کرو اور مزدلفہ سے ۴۹ کنکریاں چنے کے برابر لو اور جمرۃ العقبیٰ پر پہنچکر سات کنکریاں اُس پر مارو دسویں تاریخ کو یہاں کنکریاں مارنا ضروری ہے رمی کے بعد منیٰ میں جاؤ اور قربانی کرو ذبح کے بعد سر منڈاؤ یا ایک انگشت بال ترشواؤ اسکے بعد احرام سے حلال ہو جاؤ اور بجز عورت سے مجامعت کے تمام وہ باتیں جو ممنوع تھیں جائز سمجھو پھر مکہ معظمہ جاکر طواف زیارت کرو اور صفا و مروہ کے درمیان سعی کرکے منیٰ واپس چلے آؤ اور ۱۱ و ۱۲ کو جمرات کی رمی کرو اور رمی سے فارغ ہوکر مکہ معظمہ واپس چلے جاؤ۔

(۴) مکہ معظمہ کے تبرکات

اگر مدینہ منورہ ہوآئے ہو تو مکہ معظمہ کے تبرکات خرید کر اور طواف صدر سے فارغ ہو کر
جدہ کو روانہ ہو جاؤ اور وہاں سے جہاز پر سوار ہو کر وطن چلے آؤ۔ اور اگر مدینہ منورہ
نہیں گئے ہو تو تبرکات وغیرہ خرید کر زائد سامان کو احتیاط سے بند کر کے یا باندھ کر اپنے
معلم کے ذریعہ جدہ روانہ کر دو اور پھر طواف صدر سے فارغ ہو کر موٹر یا اونٹوں کے
ذریعہ مدینہ منورہ کو روانہ ہو جاؤ۔

ذیل میں ہم مکہ معظمہ کے تبرکات کی فہرست درج کرتے ہیں انمیں سے حسب گنجائش
جن چیزوں کو ضروری سمجھا جائے خرید لیا جائے اور احتیاط سے انکو وطن لیجائے۔

۱۔ غلاف کعبہ باب السلام میں تاجران کتب کے ہاں ملتا ہے مکہ معظمہ میں ۱۱ گرہ کا گز ہوتا
ہے خریداری کے وقت اسکا خیال رکھا جائے غلاف دو قسم کے ہوتے ہیں بیرونی غلاف
ابریشم کا ہوتا ہے جو گراں ملتا ہے دو فٹ لمبا ایک فٹ چوڑا ٹکڑا جس پر پورا کلمہ ہوتا ہے
نو دس روپیہ کو ملتا ہے اور اندرونی غلاف یا استر جو ململ کا ہوتا ہے اور اُس پر اللہ یا اور
کوئی ایسا ہی ایک لفظ بنا ہوا ہوتا ہے سستا ملجاتا ہے یعنی تین چار روپیہ تک۔

۲۔ رومال یہ رومال شام سے آتے ہیں جن پر ریشم کے پھول ہوتے ہیں ۴ سے
آٹھ نو روپیہ تک کے ہوتے ہیں۔

۳۔ قالین نما جانماز فرانس سے بن کر آتی ہیں پانچ روپیہ تک ملجاتی ہے۔
۴۔ تسبیح۔ ایام حج میں تسبیح کثرت سے فروخت ہوتی ہیں اور بہت اقسام کی تسبیح ہوتی ہیں کشمشی رنگ کی تسبیح جس کے امام میں چھوٹا سا شیشہ ہوتا ہے اور شیشہ کے اندر حرم شریف یا مسجد نبوی یا دونوں کے نقشے ہوتے ہیں بیس روپیہ سیکڑہ یا ایک روپیہ کی پانچ مل جاتی ہیں عقیق کی تسبیح آٹھ آنے خاک شفا کی تسبیح ایک روپیہ سیپ کی تسبیح ایک روپیہ دو روپیہ ہڈی کی تسبیح آٹھ آنہ ان کے علاوہ اور بہت سی قسم کی ارزاں وگراں تسبیح ملتی ہیں۔
۵۔ زمزمی۔ ٹین کی چھوٹی بڑی کپّیاں جنمیں آب زمزم بھرا ہوتا ہے ایک روپیہ کی پانچ چھ ملجاتی ہیں۔ زمزمی کو تحقیق کر کے لینا چاہیے اس میں دھوکہ بھی ہوتا ہے اور کہیں دوسری جگہ کا پانی بھر لیا جاتا ہے بہتر یہ ہے کہ زمزم کا پانی کنستر یا چھوٹے ٹین میں بھر لیا جائے۔
۶۔ پیتل کے کٹورے۔ جن میں کلام مجید کی آیات اور کلمہ وغیرہ کھدا ہوا ہوتا ہے اسمیں مریض کو پانی ڈال کر پلاتے ہیں ۸؍ ۱۲؍ کو مل جاتے ہیں۔
۷۔ کپڑا۔ مصر اور شام کا دستی بُنا ہوا۔
۸۔ روغن بلساں۔ بارہ۔ پندرہ روپیہ پونڈ ملتا ہے تحقیق کر کے خریدیں دھوکہ بھی

ہوتا ہے۔

۹۔ روغن زیتون بازار میں مل جاتا ہے

۱۰۔ مریم پنجہ خودرو ہے رابغ کے جنگل میں پیدا ہوتا ہے۔ مکہ معظمہ میں اور مدینہ منورہ جاتے ہوئے رابغ سے، آگے کی منزلوں میں کثرت سے ملتا ہے اور بہت سستا ملتا ہے یہ پنجہ دردِ زہ کو کم کرنے میں کام آتا ہے دردِ زہ کے وقت پنجہ کو برتن میں کھڑا کر کے گرم پانی ڈال دیتے ہیں اور زچہ کے پاس رکھ دیتے ہیں پنجہ تر ہو کر کھل جاتا ہے اور بچہ جلد پیدا ہو جاتا ہے پھر پنجہ نکال کر رکھ لیتے ہیں اور وہ ٹھنڈا ہو کر بند ہو جاتا ہے۔

(۸)

مکہ معظمہ سے مدینہ منورہ تک

حج کے بعد تمام کاموں سے فراغت کر کے مدینہ منورہ جانے کی تیاریاں کرو اور اپنے معلم کی معرفت موٹر یا اونٹ کی سواری کا انتظام کرو۔ مکہ معظمہ سے عموماً پہلا قافلہ ۲۰ ذی الحجہ کو مدینہ منورہ کی جانب روانہ ہوتا ہے اور اسکے بعد قافلوں کی روانگی ایک دن کے وقفہ سے برابر ہوتی رہتی ہے۔

چونکہ حجاز کی موجودہ حکومت میں کافی امن و امان ہے اور خطرات کا قطعاً خاتمہ ہو گیا ہے اس لئے تھوڑے تھوڑے لوگ بھی سفر کر سکتے ہیں۔

(۱) سفر مدینہ کی تیاریاں

سواری کا انتظام ہو جانے پر سفر کے لئے ضروری تیاریاں کرو چونکہ اونٹوں کا یہ سفر دشوار گذار اور طویل ہو اس لئے سفر میں آسانیاں اور آرام حاصل کرنیکے لئے ضروری انتظامات لازمی ہیں۔

جو شغدف تم نے جدہ میں خرید کیا تھا اور جس سے منیٰ و عرفات میں بھی کام لیا ہے وہ اگر مرمت طلب ہو تو اسکو درست کرالو اور دھوپ یا بارش وغیرہ سے بچنے کیلئے اُسکے اوپر منڈھنے کو چٹائیاں یا ٹاٹ خرید لو اگر آپکے پاس دری یا ترپال ہو تو اُس سے بھی کام لے سکتے ہیں۔

بمبئی سے تم نے جو زائد رسی خرید کی تھی اُس سے شغدف کے دونوں حصوں کو مضبوط باندھو۔ دو صراحیاں اور دو زنبیل بازار سے خرید لو زنبیلوں میں صراحیوں کو رکھ کر شغدف میں باندھ دیا جائے۔

اگر گھر سے کوئی موٹا کپڑا یا چادر لائے ہو تو خیر ورنہ ٹاٹ لے لو اور اُس میں چار لکڑیاں برابر کے فاصلہ سے سُتلی سے باندھ دو یا سوے سے سی دو۔ یہ عارضی پائخانہ ہوگا قیام کی جگہ پر اُن کمبلوں سے جن کو تم ہمراہ لائے ہو۔ زمین پر گاڑ کر باندھ دو حجاز کی زمین سخت ہو کیلا نہ سکا ہے گڑھے کی اور وہ ہتوڑا کام آئیگا جس کو تم بمبئی سے

لائے ہو چاروں کیلوں کو گاڑ کر اُن مقامات سے جہاں لکڑیاں لگی ہیں رسّی سے کیلوں میں باندھ دو۔

د۔ چادروں کی جو چھولداری سی بنا کر تم لائے تھے اُس سے تم نے منٰی و عرفات میں بھی کام لیا ہو گا اب وہ اس سفر میں کام آئیگی اور بہت آرام دیگی۔

ہ۔ سیڑھی بھی اس سفر میں بہت کام دیگی جو تم نے جدہ میں خرید کی تھی۔ پانی کیلئے ٹین کنستر یا مشک بھی ہمراہ لے لو اور چھتری بھی اِسکے علاوہ اور جس چیز کی ضرورت سمجھی جائے سامان خوراک میں گھی ایک مہینہ کا اور معمولی جنس چھ سات روز کی لیلو متفرق ضرورت کی معمولی چیزیں اکثر جگہ ملجاتی ہیں خصوصًا رابغ کی منزل میں اس لئے ضرورت کی موافق وہاں سے خرید لی جائیں۔

ذیل میں منزلوں میں پہنچنے اور روانگی کا جو وقت لکھا جائیگا وہ موسم گرما کا ہے موسم سرما میں عمومًا قافلے دن کو سفر کرتے ہیں اور رات کو منزل میں بسر کرتے ہیں

(۲) منازل سفر

مدینہ منورہ جانے کے دو راستے ہیں ایک تو قدیم سلطانی راہ جس پر اونٹ جاتے ہیں اور دوسرا راہ جدہ و ینبوع آخری راستہ میں ینبوع سے پھر اونٹوں پر سفر کرنا پڑتا ہے۔

قدیم سلطانی راستہ اب درست ہوگیا ہے اور قافلے مکہ معظمہ سے عموماً اسی راہ سے آتے جاتے ہیں یہ راستہ بارہ تیرہ دن کا ہے اور گرمیوں میں عموماً رات کو سفر کرکے دن کو منزل پر قیام کیا جاتا ہے۔

ذیل میں ہم ہر ایک منزل کا حال علیحدہ علیحدہ تفصیل سے لکھتے ہیں۔

پہلی منزل شہر سے باہر مکہ معظمہ سے اونٹ روانہ ہوکر پہلے روز شہر سے باہر قیام کرتے ہیں گورستان شہداء کے قریب قافلہ ٹھہرتا ہے جو شہر سے دو میل کے فاصلہ پر ہے اگر کوئی حاجی مکہ معظمہ میں کوئی چیز بھول آئے یا کسی چیز کی ضرورت ہو تو مکہ معظمہ جاکر لا سکتا ہے اور اطمینان سے واپس آسکتا ہے۔

دوسری منزل وادی فاطمہ وادی فاطمہ کی منزل ۹ میل کی ہے سات گھنٹہ کا راستہ ہے۔ صاف پانی کی نہریں یہاں جاری ہیں پانی افراط سے ملتا ہے نہر میں نہانے دھونے کا بہت آرام ہے بدوی عورتیں اور مرد اس منزل میں لکڑی پانی مرغیاں روٹی اور پکا ہوا گوشت بیچنے آتے ہیں لکڑیاں اور پانی اونٹوں کے بدو بھی لا دیتے ہیں۔ وادی فاطمہ کی مہندی بہت مشہور ہے رنگ پختہ اور شوخ ہوتا ہے۔ وادی فاطمہ کی وجہ تسمیہ یہ بیان کی جاتی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا اپنے والد ماجد حضرت محمد مصطفٰے صلعم کے ہمراہ یہاں آئی تھیں، پیاس کی شدت میں آپ نے پانی مانگا پانی موجود

نہ تھا آنحضرت صلعم نے دعا فرمائی اور یہ نہر جاری ہو گئی بعض لوگ کہتے ہیں کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی والدہ ماجدہ بی بی فاطمہ کے نام سے یہ وادی مشہور ہے یہ وادی انکی ملکیت تھی واللہ اعلم بحقیقۃ الحال۔

تیسری منزل بیر عباسیہ اس منزل کا نام بعض لوگوں نے بیر عسفان بھی لکھا ہے وادی فاطمہ سے ۱۶ میل کے فاصلہ پر واقع ہے ظہر وعصر کے درمیان وادی فاطمہ چل کر صبح صادق کے وقت یہاں پہنچتے ہیں۔ یہ مقام ایک مسطح تختہ زمین پر پہاڑوں کے درمیان واقع ہے جسکے چاروں طرف پہاڑ ہیں پانی کا کنواں بھی موجود ہے یہاں بھی بدو چارہ۔ پانی۔ اور مرغیاں وغیرہ فروخت کرنے آتے ہیں۔

بیر عسفان یا بیر عباسیہ کی وادی کا عرض ½۱ میل اور طول ۳ میل کے قریب ہے جس میں ایک لاکھ آدمی ایک وقت میں قیام کرسکتے ہیں زمین صاف وہموار ہے۔

چوتھی منزل تتوعہ یا دف بیر عباسیہ سے شام کو روانہ ہو کر صبح صادق سے پہلے یہاں پہنچ جاتے ہیں۔ بیر عباسیہ اور دف کے درمیان ۱۱ میل کا فاصلہ ہے راستہ صاف اور عمدہ ہے۔ بدوی لوگ کھجور۔ چارہ۔ پانی وغیرہ فروخت کرنے آتے ہیں مرغیاں اور تربوز بھی بعض اوقات مل جاتے ہیں۔

اس علاقہ کی زمین سرسبز ہے متعدد کنوئیں بھی ہیں اور کھجوروں کے درخت بھی

نظر آتے ہیں زمین کا کچھ حصہ مزروعہ بھی ہے قصبہ جات البرکہ خلیقص اور السوق قریب آباد ہیں اور ان آبادیوں میں کھجوروں کے باغات کثرت سے ہیں ایک قلعہ کسی زمانہ میں یہاں کی پہاڑی پر تھا اور ایک قلعہ دامن پہاڑ میں اب دونوں شکستہ حال ہیں۔

قصبۂ السوق میں بڑا بازار ہی جہاں ضروریات کی اکثر چیزیں ملجاتی ہیں قرب وجوار کے بدوی لوگ یہیں سے ضروریات کی چیزیں خرید کرتے ہیں۔

پانچویں منزل قدیمہ منزل دف سے ۱۱ میل کے فاصلہ پر ہے رات کو روانہ ہوکر صبح صادق کے وقت یہاں پہنچ جاتے ہیں۔

اس منزل کا نام بعض لوگوں نے قضیمہ بھی لکھا ہی اور عقبۃ السوق بھی اس کو کہتے ہیں راستہ صاف وہموار ہی راستہ کے دونوں جانب دیوار یا چبوترے کے درخت میرا پہاڑوں کا سلسلہ یہاں سے دور ہوگیا ہی اور سمندر نظر آنے لگتا ہی اس منزل میں چند پختہ عمارتوں کے کھنڈر ہیں بدو بھی یہاں رہتے ہیں قہوہ اور ضروری اشیاء کی معمولی دوکانیں ہیں۔

دف سے روانہ ہوکر قدیمہ تک کے درمیانی راستہ میں جگہ جگہ بدوی عورتیں تربوز، چارہ، پانی اور سبزی فروخت کرتی ہوئی ملتی ہیں۔

قدیمہ کا میدان نہایت وسیع ہے دو لاکھ آدمی یہاں سما سکتے ہیں پانی بھی تھوڑی زمین کھودنے سے نکل آتا ہے یہاں سے بحر احمر صرف ۴ میل کے فاصلہ پر ہے زمین ریتلی ہے۔

چھٹی منزل رابغ یا رابق یہ منزل قدیمہ سے ۱۶ میل کے فاصلہ پر ہے شام کو غالباً عصر و مغرب کے درمیان قدیمہ سے روانہ ہوتے ہیں اور درمیان راہ میں ایک گھنٹہ آرام لیکر یا براہ راست صبح کے وقت رابغ پہنچ جاتے ہیں۔

راستہ وسیع میدان سے ہو کر جاتا ہے دور دور پر داہنی جانب پہاڑ بھی نظر آتے ہیں لیکن کہیں آبادی کا نشان نہیں ملتا راستہ میں جگہ جگہ بدوی لوگ قہوہ وغیرہ فروخت کرتے ملتے ہیں کہیں کہیں کھجوریں بھی بیچتے ہوئے ملتے ہیں ریت کے بڑے بڑے ٹیلے جگہ جگہ نظر آتے ہیں۔

رابغ سے سمندر ۳ میل کے فاصلہ پر ہے پانی افراط سے ملتا ہے لیکن کسیقدر کھاری ہے لکڑی بکثرت ملتی ہے یہاں ایک ترکی قلعہ بھی ہے جو آجکل خالی پڑا ہوا ہے۔

رابغ بڑا قصبہ ہے جس میں بڑا بازار ہے اور ہر قسم کی ضروری چیزیں وہاں ملجاتی ہیں خشک مچھلی۔ مرغیاں۔ انڈے۔ گوشت۔ آرد وغیرہ اشیاء کا نرخ مناسب رہتا ہے یہاں سے مدینہ منورہ تک کے لئے چھ سات روز کا سامان خوراک خرید لیا جائے کیونکہ راستہ میں پھر یہ چیزیں کثیر مقدار میں نہ ملینگی۔ تازہ مچھلی بھی یہاں ملتی ہے اور سبب

ویلیاں بھی۔

اونٹ والے رابغ میں ایک روز آرام کرتے ہیں اور معمول کے موافق دوسرے روز سفر نہیں کرتے اس لئے اطمینان سے ہر ایک چیز خرید لی جائے اور آرام کے دن کو آرام سے بسر کیا جائے۔

ساتویں منزل مستورہ یہ منزل رابغ سے ۱۲ میل کے فاصلہ پر واقع ہو شام کو رابغ سے روانہ ہوکر صبح کو یہاں پہنچ جاتے ہیں۔ بحر احمر یہاں سے ۸ میل کے فاصلہ پر ہے مستورہ کی وجہ تسمیہ یہ بیان کی جاتی ہو کہ اس مقام پر آنحضرت صلعم نے کفار سے جہاد کیا تھا۔ کافروں نے دوران جنگ میں ایک صحابی کی بیوی کو زخمی کرکے برہنہ کردیا آنحضرت صلعم نے انکے برہنہ ہونے کی خبر پاکر فوراً حکم دیا انکا ستر ڈھانکو اس لئے اس مقام کو مستورہ کہتے ہیں۔

اس منزل پر بھی پانی اور لکڑی کثرت سے اور ارزاں ملتی ہو۔

آٹھویں منزل بیر الشیخ مستورہ اور بیر الشیخ کے درمیان ۱۵ میل کا فاصلہ ہے غالباً ظہر و عصر کے درمیان مستورہ سے روانہ ہوکر صبح کو یہاں پہنچتے ہیں راستہ میں متعدد مواقع بدویوں کی آبادیاں ہیں اور جانب شمال سر بفلک پہاڑ جگہ جگہ راستہ میں بدوی ملتے ہیں جو گدھوں پر پانی اور کھجوریں فروخت کرتے

نظر آتے ہیں۔

اس منزل کے داہنی جانب جبل صبوح اور بائیں طرف جبل رضوہ ہی جبل صبوح میں بلسان کثرت سے پیدا ہوتا ہو اور یہاں کا بلسان سب سے بہتر اور پُر تاثیر خیال کیا جاتا ہے بدوی لوگ بلسان کے درخت میں شگاف دیکر روغن نکالتے اور جمع کر لیتے ہیں حجاز میں اسی مقام پر اصلی روغن بلسان مل سکتا ہو اسکی شناخت یہ ہو کہ اگر اُسکا ایک قطرہ پانی میں ڈال دیا جائے تو وہ پانی کے اندر بیٹھ جائیگا اور جلایا جائے تو اُسکا دھواں نیلگوں ہو گا۔ بعض لوگ یہ بھی کہتے ہیں کہ اصلی روغن بلسان کو اُنگلی پر ڈالکر جلائیں تو اُنگلی کو اُس سے کوئی ضرر نہ پہنچیگا۔ روغن بلسان اعصاب کی قوت اور زخم کے لئے اکسیر شئے ہو پندرہ بیس روپیہ پونڈ سے کم میں اصلی روغن بلسان نہیں مل سکتا کم قیمت پر ملے تو اُسکو نقلی سمجھو۔

نویں منزل بیر حسانی بیر شیخ سے بیر حسانی کی منزل کا فاصلہ ۱۶ میل ہو غالبًا ظہر و عصر کے درمیان بیر شیخ سے روانہ ہو کر صبح کے وقت یہاں پہنچتے ہیں۔

بیر شیخ سے بیر حسانی تک راستہ میں چند چھوٹے چھوٹے ٹیکرے یا پہاڑیاں ملتی ہیں جن پر سے اونٹوں کو گذرنا پڑتا ہی بعض مقامات پر دشوار گذار گھاٹیاں بھی ملتی ہیں اور راستہ اتنا تنگ ہوتا ہی کہ صرف ایک اونٹ اُس سے گذر سکتا ہو۔

بیر حسانی میں متعدد کنوئیں ہیں اور اسی مناسبت سے اس مقام کو ابیار حسانی کہا جاتا ہے پانی شیریں اور اچھا ہے۔ آبادی مختصر ہے جس میں عرب حبش قبائل رہتے ہیں اشیار خوردنی گوشت وغیرہ یہاں ملجاتا ہے۔ روغن زیتون اور زیتون کا اچار بھی ملتا ہے۔ اطراف کے پہاڑوں میں کثرت سے آبادی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ چار لاکھ آدمی اس علاقہ میں آباد ہیں واللّٰہ اعلم وعلمہ اتم واحکم۔

اس علاقہ میں کھجوریں اور نارنگیاں کثرت سے پیدا ہوتی ہیں اور کاشت بھی کہیں کہیں ہوتی ہے لکڑیاں اور پانی سستا ملتا ہے اور بدوی گدھوں پر مال لالاکر یہاں بیچتے ہیں۔

بیر حسانی سے مدینہ منورہ کو دو راستے جاتے ہیں ایک خلیص کی جانب ہوکر اور دوسرا بیر درویش کی طرف سے اب سے پہلے خلیص کے راستہ کو دشوار اور تکلیف دہ سمجھ کر قافلے عموماً بیر درویش ہوکر جاتے تھے اور بعض قافلے خلیص ہوکر بھی جاتے تھے لیکن آجکل حکومت نے خلیص کے راستہ کو قافلوں کی آمد و رفت کے لئے ضروری قرار دیدیا ہے اس لئے کہ یہ راستہ قریب تر ہے اور آجکل اسی راستہ سے قافلے آتے جاتے ہیں دوسرے راستہ پر بھی قافلوں کی آمد و رفت ہوتی ہے اور آگے چل کر دونوں راستے ایک ہوگئے ہیں ہم دونوں راستوں کا حال لکھتے ہیں۔

دسویں منزل خلیص بیرعسانی سے خلیص کی منزل ۱۷ میل کے فاصلہ پر ہے ظہر و عصر کے درمیان قافلہ روانہ ہو کر طلوع آفتاب سے پہلے خلیص پہنچ جاتا ہے راستہ ناہموار اور دشوار گذار ہے معمولی چیزیں اس منزل پر بھی مل جاتی ہیں۔

گیارہویں منزل قریش اس منزل کا دوسرا نام بیر عباس بھی ہے خلیص سے ۱۷ میل کے فاصلہ پر ہے راستہ دشوار گذار ناہموار اور تکلیف دہ ہے اس منزل کی وہ دوسرا راستہ بھی آکر مل جاتا ہے جو بیر درویش کی طرف جاتا ہے یہاں سے وہ قافلہ جو خلیص ہو کر آتا ہے براہ راست مدینہ منورہ چلا جاتا ہے اور دوسرا قافلہ منازل بیر رحاب، حمراء، عار اور بیر درویش ہوتا ہوا مدینہ منورہ جاتا ہے دونوں راستے دشوار گذار اور سخت ہیں لیکن بیر درویش کا راستہ کسی قدر آرام دہ ہے ضروریات کی چیزیں دونوں راستوں میں مل جاتی ہیں

بارہویں منزل مدینہ منورہ مدینہ منورہ قریش کی منزل سے ۱۹ میل کے فاصلہ پر ہے ظہر و عصر کے درمیان قافلہ روانہ ہو کر طلوع آفتاب کے بعد مدینہ منورہ پہنچتا ہے اور مدینہ منورہ کے قریب آجانے پر مشتاقان زیارت بیخود ہو کر دوڑ پڑتے ہیں اور اونٹوں کو پیچھے چھوڑ دیتے ہیں جب روضہ نبوی گنبد خضرا اور شہر مدینہ منورہ نظر پڑے تو یہ دعا پڑھو۔

اَللّٰهُمَّ هٰذَا حَرَمُ نَبِيِّكَ فَاجْعَلْهُ وِقَايَةً لِّيْ مِنَ النَّارِ وَاَمَانًا مِّنَ الْعَذَابِ وَسُوْءِ الْحِسَابِ۔	اے اللہ یہ تیرے نبی (صلعم) کا حرم پاک ہے تو اُس کو میرے لئے آگ سے حفاظت کا سبب بنا اور عذاب و سوء حساب سے امان کا ذریعہ۔

(۹)

مدینہ منورہ

مدینہ منورہ کے تاریخی حالات اور مذہبی حیثیت مقدمہ میں لکھی جا چکی ہے مدینہ منورہ میں داخل ہو کر آپ مقامات مقدسہ کی زیارات کیجئے مدینۃ النبی کو دیکھئے تبرکات خریدیئے اور پھر واپسی وطن کا انتظام کیجئے۔ مدینہ منورہ کے متعلق ضروری ہدایات ذیل میں درج کی جاتی ہیں۔

(۱) ضروری ہدایات

مدینہ منورہ میں داخل ہو کر سب سے پہلے اپنے معلّم یا مزور کے ذریعہ مکان کا انتظام کیجئے مکہ معظمہ کی طرح یہاں بھی رباطیں یا مسافر خانے ہیں خواہ انمیں قیام کیجئے مکان کا کرایہ یہاں روزانہ کے حساب سے لیا جائیگا۔ اگر فوراً مکان کا انتظام نہ ہوسکے تو اسباب کسی محفوظ جگہ میں رکھ دیجئے غسل کرکے صاف و ستھرے کپڑے

پہنئے اور خوشبو لگا کر روضۂ اطہر پر حاضری کا شرف حاصل کیجئے۔

بہتر یہ ہے کہ مکان حرم نبوی کے قریب حاصل کیجئے تاکہ مسجد نبوی میں پنجوقتہ نماز پڑھنے اور اکثر دربار نبوی میں حاضری و عبادت کا شرف حاصل ہوتا رہے۔

زیارات کی تفصیل اور مقامات مقدسہ پر پڑھنے کی دعائیں تفصیل سے تیسرے حصہ میں لکھی گئی ہیں وہاں دیکھیں۔

قبر مبارک حضرت رسول خدا صلعم اور منبر نبوی کے درمیان جو حصۂ زمین ہے اسکو روضۃ الجنۃ (باغ رضواں) فرمایا گیا ہے۔ اس مقام میں عبادت کرنے قرآن شریف پڑھنے اور اوراد کا شغل ثواب عظیم رکھتا ہے اور اکثر اوقات یہاں لوگوں کا مجمع رہتا ہے حکومت کی طرف سے اس موقع پر نماز صبح کے بعد قرآن شریف وغیرہ پڑھنے کیلئے روشنی کردی جاتی ہے ممکن ہے رات کو بھی روشنی ہوتی ہو۔

بعد حج مدینہ منورہ جانے والوں کو بہت تھوڑے دن مدینہ منورہ میں قیام کی اجازت ملتی ہے اس لئے بہتر یہ ہے کہ وقت کو ضائع نہ کرے اور ہر لمحہ کو قیمتی خیال کرکے عبادت و زیارت میں مشغول رہے اور ایک لمحہ کو بیکار نہ جانے دے۔

مدینہ منورہ میں ہر قسم کی ضروریات آسانی سے ملجاتی ہیں اور نسبتاً مکہ معظمہ سے یہاں کا نرخ ارزاں ہے پھر یہ کہ مدینہ منورہ کے باشندے طبعاً نرم دل خلیق

متواضع اور زائرین کے ہمدرد ہیں برخلاف اس کے مکہ معظمہ کے لوگ اور عموماً تاجر سنگدل، خود غرض اور گراں فروش ہیں۔

اگر آپ حج کر کے آئے ہیں تو زیارات وغیرہ سے فارغ ہو کر جدہ یا ینبوع کی جانب روانگی کا انتظام کیجئے اور حج سے قبل آئے ہیں تو ایام قیام کو پورا کر کے مکہ معظمہ کی جانب پلٹ جائیے اور روانگی سے قبل اس امر پر غور کر لیجئے کہ آتے وقت آپ کو کیا کیا تکالیف ہوئیں اور کن کن چیزوں کی ضرورت پیش آئی پھر آپ اُن مشکلات کے رفع کرنے کا انتظام کیجئے اور ضروریات کو فراہم کر کے ساتھ لے لیجئے۔

مدینہ منورہ میں عموماً آٹھ یوم قیام کی اجازت ہے۔ کوئی قافلہ آٹھ یوم سے زیادہ نہیں رہتا اور قافلوں کی کثرت کے وقت ان ایام کی تعداد اور بھی گھٹا دی جاتی ہے۔

(۲) مدینہ منورہ کے تبرکات

زیارات سے فارغ ہو کر مدینہ منورہ کے تبرکات خریدو ذیل میں ہم ان تبرکات کی مختصر فہرست درج کرتے ہیں انہیں سے حسب گنجائش جن چیزوں کو ضروری خیال کیا جائے اُن کو بقدر ضرورت خرید لیا جائے۔

۱۔ مدینہ شریف کے تبرکات میں سب سے اہم چیز کھجوریں ہیں جو مختلف اقسام کی ہوتی ہیں مشہور اقسام کی مختصر تشریح ذیل میں کی جاتی ہے۔

سیاہ یا جلی ہوئی کھجور مدینہ منورہ کی یہ کھجوریں بہت متبرک مانی جاتی ہیں حادیث میں آیا ہے کہ ایک مرتبہ چند یہود آنحضرت صلعم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کھجوروں کی چند جلی ہوئی گٹھلیاں پیش کر کے عرض کیا اگر ان گٹھلیوں سے درخت پیدا ہو جائیں تو ہم آپ پر ایمان لے آئیں آپ نے ان گٹھلیوں پر وضو فرمایا جس سے وہ تر و تازہ ہوگئیں اور اُن سے درخت اُگ آئے وہ لوگ ایمان لے آئے۔ سیاہ یا جلی ہوئی کھجوریں انہیں گٹھلیوں کے درختوں سے پیدا ہوتی ہیں اور آج تک ان کا سلسلہ جاری ہے یہ کھجوریں سیاہ رنگ کی ہوتی ہیں اور کھانے میں نہایت شیریں لیکن ذائقہ میں کسی قدر جلا ہوا ہونے کی بُو آتی ہے۔ ان کھجوروں کو ضرور خرید کرنا چاہیئے نہایت خوش ذائقہ اور متبرک ہیں۔

حلوہ کھجور۔ نہایت لذیذ اور پُر مغز کھجور ہے لیکن انتہا درجہ کی نازک بھی ہے مدینہ منورہ سے ہندوستان تک اُسکا لانا بہت دشوار ہے بحری سفر میں عموماً خراب ہو جاتی ہے اُسکو لانے کی صرف ایک یہ صورت ہے کہ اُسکو کسی ایسے ظرف میں بند کیا جائے کہ ہوا اُسکے اندر نہ جا سکے اس احتیاط کے ساتھ اگر لائی جائیگی تو خراب نہ ہوگی۔

کلمہ کی کھجور۔ ایک خاص قسم کی کھجور ہے جس پر ایک نشان ہوتا ہے اس نشان کو عام طور پر حجاز میں کلمہ کہا جاتا ہے واللہ اعلم بحقیقۃ الحال۔

دیگر اقسام کی کھجوریں۔ انکے علاوہ اور بھی متعدد اقسام کی خشک و تر کھجوریں ہیں جو پسند خاطر ہوں خرید لی جائیں۔

خاک شفا۔ وادی بطحا کی خاک کو خاک شفا کہا جاتا ہے عام طور پر بازاروں میں ٹکیاں بنا کر فروخت کی جاتی ہے یہ نہیں کہا جا سکتا کہ یہ حقیقت میں وادی بطحا کی خاک ہی کی ہوتی ہیں یا اور کسی جگہ کی بہتر یہ ہے کہ وادی بطحا کی خاک بہم پہنچایئے ورنہ پھر یہی ٹکیاں خرید لی جائیں اگر اصلی نہ بھی ہوں تب بھی کم از کم مدینہ منورہ یا قرب وجوار کی مٹی کی ضرور ہونگی۔

۳۔ ملک شام اور ملک مصر کا بنا اور چھپا ہوا کپڑا۔

(۱۰)

واپسی

اگر آپ حج سے پہلے مدینہ منورہ گئے ہیں تو زیارات مدینہ منورہ سے فارغ ہو کر جس راہ گئے تھے اُسی راستہ سے مکہ معظمہ واپس چلے جایئے اور حج سے فارغ ہو کر وطن کا قصد کیجئے اور اگر حج سے فارغ ہو کر مدینہ منورہ گئے ہیں تو اب مکہ معظمہ

واپس جانے کی ضرورت نہیں مدینہ منورہ سے براہ راست جدہ چلے جائیے اور جدہ سے وطن کا عزم کیجئے۔
ذیل میں ہم اُن راستوں کو علیحدہ علیحدہ بتلاتے ہیں جو مدینہ منورہ اور مکہ معظمہ سے جدہ کو جاتے ہیں۔

(۱) مکہ معظمہ سے جدہ

جو لوگ مدینہ منورہ کی زیارت سے قبل از حج فارغ ہو چکے ہیں اُن کو چاہیے کہ حج سے فراغت کے بعد جو اشیاء مکہ معظمہ سے خرید کرنی ہوں اُن کو خرید لیا جائے اور تمام ضروری اشیاء کو احتیاط سے اس طرح سے باندھا یا بکس میں بند کیا جائے کہ غیر ضروری اشیاء کو بار بار کھولنے باندھنے کی ضرورت پیش نہ آئے اس کے بعد اونٹ یا موٹر کا جو سواری پسند ہو انتظام کیا جائے اور اونٹ پر اُسی شغدف سے کام لیا جائے جو جدہ میں خرید کیا گیا تھا۔
مکہ معظمہ سے خورد و نوش کے سامان کا اندازہ آپکو پچھلے سفر میں ہو چکا ہے اُسی کے موافق ہمراہ لیجئے اور جدہ کی جانب روانہ ہونے سے پہلے طواف وداع کیجئے اور مکہ معظمہ سے رخصت ہو جائیے۔
راستہ کی منزل کا حال آپ کو معلوم ہو چکا ہے اور یہ بھی آپ جانتے ہیں کہ منزل پر

پہنچ کر آپکو کیا کرنا چاہیئے اس لئے اسکے اعادہ کی ضرورت نہیں ہے۔

(۲) مدینہ منورہ سے جدّہ براہ خشکی

مدینہ منورہ سے جدّہ کو دو راستے جاتے ہیں۔ ایک خشکی کا راستہ ہے اور دوسرا بحری۔ ذیل میں ہم خشکی کے راستہ کے حالات لکھتے ہیں۔

جس راہ سے آپ مدینہ منورہ گئے ہیں نصف راہ تک وہی راستہ جدہ کی جانب جانے کا ہے یعنی منزل قدیمہ تک وہ قدیم سلطانی راستہ ہے جس پر مدینہ طیبہ سے مکہ معظمہ تک قافلے آتے جاتے ہیں قدیمہ سے ایک راستہ جدہ کو جاتا ہے جو غالباً دو تین روز میں جدہ پہنچا دیتا ہے۔

خیر البشر صلعم کے روضہ مبارک کی زیارت سے فارغ ہوکر اور ضروری سامان خورد و نوش ہمراہ لیکر اونٹوں پر سوار ہو جاؤ اور واپسی کی منازل فریش خلیص بیر حسانی بیر شیخ مستورہ طے کرکے رابغ میں ایک روز قیام کرو رابغ میں جیسا کہ پہلے بیان کیا جا چکا ہے اونٹ والے ایک روز قیام کرکے آرام لیتے ہیں اور دوسرے روز آگے روانہ ہوتے ہیں۔ اس سفر میں رابغ کی منزل سب سے بڑی منزل ہے جہاں ہر قسم کا سامان ملتا ہے بقیہ سفر کا سامان خورد و نوش یہاں سے خرید لو اور پھر آگے روانہ ہو جاؤ اور قدیمہ پہنچ کر حسب معمول دن یا رات کو قیام کرو اور دوسرے روز

قدیمہ سے جدہ کی جانب روانہ ہو۔

قدیمہ سے جدہ کے راستہ پر پہلی منزل زیتبان ہے جو قدیمہ سے تقریباً ۲۰ میل کے فاصلہ پر ہے حسب دستور یہاں دن یا رات کو قیام ہوگا اور دوسرے روز جدہ کی جانب کوچ ہوگا۔ اگلی منزل جدہ ہے جو زیتبان سے تقریباً ۲۰ میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔

اس موقع پر یہ بات بھی بتلا دینی چاہیئے کہ مکہ معظمہ سے مدینہ منورہ کو روانگی کے وقت جب اونٹوں کو کرایہ پر لیا جائے اُس وقت واپسی بجانب جدہ یا ینبوع یا مکہ معظمہ کا معاملہ طے کر لیا جائے تاکہ بعد میں جھگڑا اور پریشانی نہ ہو۔ نیز یہ بات بھی ذہن نشین رکھنی چاہیئے کہ اونٹ والوں کی خوراک بہر حال مسافر کے ذمہ ہوگی اور بدویوں کی خوراک میں خست نہ کی جائے بلکہ اچھا کھانا دیا جائے۔

(۳) مدینہ منورہ سے جدہ براہ ینبوع

مدینہ منورہ سے دوسرا راستہ جدہ کو ینبوع ہو کر جاتا ہے جس کا کچھ حصہ اونٹوں پر طے کیا جاتا ہے اور کچھ جہاز پر ذیل میں ہم اسکا حال تفصیل سے لکھتے ہیں

۱۔ پہلی منزل بیر درویش | مدینہ منورہ سے روانہ ہو کر دن کو یا رات کو بیر درویش میں ٹھہرتے ہیں یہ مقام قدیم سلطانی راستہ پر واقع ہے اور مدینہ منورہ سے دو دن کے

بیر درویش کی منزل وسیع میدان میں واقع ہے پانی کے لئے دو کنوئیں ہیں لیکن اُنمیں زیادہ پانی نہیں ہے۔

۲۔ دوسری منزل بیر روحا | بیر درویش سے عار اور حمراء مقامات سے گذرتے ہوئے بیر روحاء پر مقام ہوتا ہے ۹ گھنٹہ کی مسافت ہے پانی یہاں بھی کافی ملجاتا ہے

۳۔ تیسری منزل بیر عباس | بیر روحا سے چلکر بیر عباس پر ٹھہرتے ہیں۔ یہاں قدیم قلعوں کے کھنڈر پائے جاتے ہیں راستہ میں اور مقامات پر بھی اس قسم کے کھنڈر نظر آتے ہیں پانی اور ضروری اشیاء یہاں بھی مل جاتی ہیں۔

۴۔ چوتھی منزل حمراء | بیر عباس سے روانہ ہوکر حمراء میں قیام کرتے ہیں راستہ میں عاشق رسول اللہ صلعم شیخ برعی کا مزار پڑتا ہے جن کا مشہور قصیدہ حضورؐ کی تعریف میں ہے یہ جگہ نہایت سرسبز و شاداب ہے سنگ سماق کی پہاڑی قریب ہی ہے ضروری اشیاء یہاں مل جاتی ہیں۔

۵۔ پانچویں منزل بیر سعید | حمراء سے بیر سعید تک کے راستہ میں دونوں جانب پہاڑ واقع ہیں راستہ تنگ وادی سے گذرتا ہے درمیانی فاصلہ ۲۰ میل کے قریب ہے پانی، لکڑی اور دوسری ضروری اشیاء یہاں بھی مل جاتی ہیں۔

۶۔ چھٹی منزل میدان | بیر سعید سے ۲۲ میل کے فاصلہ پر ایک پڑاؤ ہے جہاں

نہ تو کوئی آبادی ہے اور نہ پانی ایک وسیع میدان ہے یہاں قافلہ ٹھہرتا ہے اور پانی کا انتظام بیر سعید سے کرنا پڑتا ہے۔

۷۔ساتویں منزل ینبوع یہاں سے دن کو یارات کو روانہ ہو کر ینبوع کے ساحل پر قیام کرتے ہیں فاصلہ ۲۵ میل کا ہے۔ینبوع بحر احمر کی بندرگاہ ہے اور مختصر سی آبادی۔جہاں ہر قسم کی ضروری اشیاء مل جاتی ہیں آبادی ساحل سے ملی ہوئی ہے اور کشتیاں ساحل کے پلیٹ فارم تک آتی ہیں۔

ینبوع میں آبادی کے اندر قیام کرتے ہیں اور کرایہ پر مکان لے لیتے ہیں۔

۸۔آٹھویں منزل جدہ ینبوع سے جدہ تک جہاز جاتا ہے جس کا کرایہ آٹھ دس روپیہ تک ہوتا ہے۔جہاز ینبوع سے روانہ ہو کر تقریباً چوبیس گھنٹہ میں جدہ پہنچ جاتا ہے

۱۱
جدّہ سے یلملم تک

جہاز سے اُتر کر یا براہ خشکی جدہ پہنچ کر وکیل معلم کے ہاں جاؤ ممکن ہے وکیل معلم خود ہی آپ سے آکر ملے اُسکی معرفت یا خود جدہ میں اُس وقت تک قیام کے لئے جبتک کہ جہاز روانہ ہو مکان کرایہ پر لے لو غالباً تین چار آنہ روز کرایہ پر مکان مل جائیگا جدہ میں آپکے آپکا وکیل معلم شغدف وغیرہ وہ سامان جو آپکے جدہ سے روانگی

وقت خرید کیا تھا واپس مانگیگا۔ آپ چونکہ اُسکی قیمت دے چکے ہیں اسلئے وہ واپس لینے کا حق نہیں رکھتا ہو لیکن آپکے بھی کس کام کا ہو اُسکو مفت دیدیا جائے اور کہدیا جائے کہ یہ سامان لینے کا تم کوئی حق نہیں رکھتے ہو لیکن ہم احسان کے طور پر تم کو دیئے دیتے ہیں۔

جدہ پہنچکر سب سے پہلے یہ معلوم کرو کہ بمبئی کو جہازات کن کن تاریخوں میں روانہ ہونگے اور پھر روانگی کے لئے ضروری تیاریاں کرو۔

اگر روانگی میں توقف ہو تو جدہ کے ضروری مقامات کی سیر کرلو۔ کہا جاتا ہو کہ جدہ میں حضرت حوّا کی قبر ہے نیز لیلےٰ مجنوں کی قبریں بھی ہیں اول الذکر قبر کا کوئی ثبوت نہیں ممکن ہے لیلیٰ مجنوں کی قبریں وہاں ہوں۔

حج کے بعد اور مدینہ منورہ سے واپسی کے وقت اُن تینوں جہازی کمپنیوں کے جہاز ساحل جدہ پر تیار ملتے ہیں جنکا ذکر اوپر کیا گیا ہو انمیں سے نمازی کمپنی اور مغل کمپنی کے جہازات تو ایک دوسرے کے مسافروں کو لے لیتے ہیں اور ان دونوں کمپنیوں کے مسافر جس جہاز پر جانا چاہیں جا سکتے ہیں لیکن شوستری کمپنی کے مسافروں کو ان کمپنیوں کے جہازات نہیں لیتے۔ شوستری کمپنی کے مسافر صرف شوستری کمپنی ہی کے جہازات میں جا سکتے ہیں۔

جدہ سے روانگی کا انتظام تمام تر وکیلوں کے ہاتھ میں ہے وہی جہازوں کے ٹکٹ تبدیل کراتے ہیں اور وہی جہازوں کے دفتر میں جاکر مسافروں کو جہاز میں روانہ کرانے کا انتظام کرتے ہیں اس لئے روانگی کے متعلق وکیل سے گفتگو کیجئے اور کسی اچھے جہاز میں واپسی کا انتظام کیجئے۔

سب سے پہلے ایک جہاز مسافروں سے بھرا جاتا ہے اور پھر دوسرا تیسرا اور مسافروں میں سب سے پہلے وہ مسافر لئے جاتے ہیں جنکے پاس واپسی ٹکٹ ہوتے ہیں یکطرفہ ٹکٹ لینے والے مسافروں کو بعد میں گنجائش کے موافق لیا جاتا ہے۔

جدہ پہنچکر سب سے پہلے تم یہ معلوم کرو کہ سب سے پہلے کونسا جہاز جائیگا۔ اگر وہ جہاز تمکو پسند ہے تو اپنا ٹکٹ وکیل کو دیدو وہ ٹکٹ تبدیل کر کے لا دیگا اور تم کو اُس جہاز پر سوار کرا دیگا اور اگر وہ جہاز تم کو پسند نہ ہو تو اسی طرح دوسرے جہاز کی روانگی کے وقت ٹکٹ کا انتظام کرو۔

ٹکٹ تبدیل ہو جانے پر وکیل معلم آپ سے فیس ڈاکٹری کرایہ مکان اور اپنے محنتانہ کا مطالبہ کریگا یہ رقم آپکو دیدینی چاہئے جو غالباً پانچ سات روپیہ سے زیادہ نہ ہوگی۔

ٹکٹ تبدیل ہو جانے اور جہاز ملجانے پر سب سے پہلے جہاز پر پہنچنے کا انتظام کرو جدہ میں جہاز پر سوار ہونا بھی ایک بڑا اہم حلا اور کار اہم ہے جہاز ساحل سے دو تین میل کے

فاصلہ پر کھڑا رہتا ہے کشتیوں پر سوار ہو کر جہاز پر جاتے ہیں اور سوار ہوتے وقت غیر معمولی کشمکش اور اژدحام ہوتا ہے سامان کو احتیاط سے کشتی پر رکھو کشتی والوں سے سمجھوتہ کرکے جہاز پر جلد پہنچو تاکہ جگہ اچھی ملجائے اور جہاز کے سفر میں تکلیف نہ ہو۔

جہاز پر سوار ہونے سے پہلے دس بارہ روز کا سامانِ خوراک ہمراہ لے لو کیونکہ جہاز یہاں سے روانہ ہو کر براہ راست کراچی جائیگا۔

کشتیاں جدہ سے مسافروں اور سامان کو لیکر جہاز کی طرف روانہ ہوتی ہیں اور جہاز کے قریب پہنچ کر برابر برابر کھڑی ہو جاتی ہیں مسافر اپنا ٹکٹ لیکر سیڑھی کے ذریعہ جہاز پر چڑھتا ہے اور جہاز پر پہنچ کر ٹکٹ افسر جہاز کے حوالہ کر دیتا ہے جہاں سے اُس کو ٹین کے ایک ٹکڑے پر کھدا ہوا نمبر مل جاتا ہے اور یہی ٹکڑا پانی اور لکڑی ملنے کا ٹکٹ ہے جسکو دکھا کر روزانہ لکڑی پانی حاصل کیا جاتا ہے۔

کشتی سے جہاز پر چڑھنے میں بہت احتیاط سے کام لینا اور مستعدی دکھانا چاہیئے بعض اوقات جہاز کی سیڑھی سے کشتی دور ہوتی ہے اور مسافروں کو متعدد کشتیوں سے گذر کر سیڑھی تک پہنچنا پڑتا ہے کشتیاں پانی میں ہچکولے کھاتی اور ڈگمگاتی ہیں مسافروں کو زینہ تک پہنچنے کی جلدی ہوتی ہے راستہ مشکل سے ملتا ہے اور پھر سیڑھی لچکدار اور لکڑی کی اسقدر تنگ ہوتی ہے کہ بمشکل دو آدمی پہلو بہ پہلو اُسپر چڑھ سکتے ہیں اور بعض اوقات

وہ کشتی سے قدآدم اونچی ہوتی ہے غرض سیڑھی پر چڑھ کر جہاز پر چڑھنا بھی ایک قیامت ہے
اور بعض اوقات مسافر کشمکش و ازدحام کے سبب کشتی یا سیڑھی سے پانی میں بھی گر پڑتے
ہیں جن کو فوراً ملاح پانی سے نکال لیتے ہیں۔
جہاز پر چڑھتے وقت ٹکٹ کو کسی ایسی جیب وغیرہ میں رکھ لو کہ وہ گرنے نہ پائے اور فوراً
نکالا جا سکے اور پھر دری یا شطرنجی وغیرہ کوئی ہلکا سا کپڑا لیکر زینہ پر چڑھ جاؤ
کوئی سامان ہمراہ نہ لو اور جہاز میں داخل ہو کر سب سے پہلے کوئی اچھی جگہ تلاش کرو
اور اپنا کپڑا بچھا کر اُس پر قبضہ کر لو۔
اسکے بعد زینہ کے قریب کھڑے ہو کر اپنے ساتھیوں کا انتظار کرو جب وہ آجائیں
تو اُن کو اُس جگہ پہنچا دو جسپر تم نے قبضہ کر کے اپنا فرش بچھا دیا ہے اور اطمینان سے
اُن کو وہاں بٹھا رہنے دو۔
مسافروں کے جہاز پر پہنچنے کے بعد انکا سامان کشتیوں سے جہاز پر کرین کے
ذریعہ چڑھایا جاتا ہے یعنی بہت سے بستروں، بکسوں، گٹھریوں اور ٹرنکوں کو رسّی کے
ایک جال میں پھانس کر اوپر اُٹھایا جاتا ہے اور جہاز میں ڈال دیا جاتا ہے اور مسافر
اس ڈھیر میں سے اپنے اپنے اسباب کو شناخت کر کے لیجاتے ہیں غرض تین چار گھنٹہ تک
یہی کشمکش رہتی ہے اور مسافر جہاز پر سوار ہو جاتے ہیں۔ ہر چند کہ جہاز پر سوار ہونیکا

یہ مرحلہ نہایت سخت ہے لیکن خدا کا فضل وکرم مسافروں کے شامل حال ہوتا ہے
اور تمام مسافر اطمینان کے ساتھ جہاز پر پہنچ جاتے ہیں یہاں تک کہ بوڑھوں بچوں
اور عورتوں تک کو کوئی صدمہ نہیں پہنچتا البتہ وہ اضطراب جو ایسے مواقع پر
مسافروں کو ہوتا ہے ہر شخص کے چہرہ سے نمایاں ہوتا ہے اور جبتک وہ جہاز پر پہنچکر
اطمینان سے اپنے سامان کو اپنی جگہ نہیں لگا لیتے اطمینان میسر نہیں ہوتا۔
جہاز جدہ سے روانہ ہوکر اول کراچی ٹھہرتا ہے جن لوگوں نے کراچی سے ٹکٹ
لیا تھا وہ کراچی اُتر جائیں اور اپنا سامان جہاز سے اُتار کر اول کچھ کھا لیں اور
پھر سامان کو کسٹم ہاؤس لیجائیں جہاں سامان کھول کر دیکھا جائیگا اور کچھ ایسا
سامان ہوا جس پر محصول لیا جاتا ہے تو محصول لے لیا جائیگا یہاں مسافروں کی ضابطہ کے موافق اگر
خیال سے جامہ تلاشی بھی لی جاتی ہے کہ کہیں کوئی مسافر ممنوعہ اسلحہ نہ لے آیا ہو
جن لوگوں کو بمبئی اُترنا ہے وہ کراچی میں جہاز سے نہ اُتریں سات آٹھ گھنٹے کے
بعد جہاز کراچی سے بمبئی روانہ ہو جائیگا اور دو ڈھائی دن میں بمبئی پہنچ جائیگا
کسٹم ہاؤس بمبئی میں بھی ہے جہاں سامان کی جانچ پڑتال ہوتی اور محصول لیا جاتا ہے
کراچی اور بمبئی میں ریلوے ٹرینیں مختلف مقامات کو جانے والی تیار ملتی ہیں
اگر کراچی اور بمبئی میں قیام کرنا مقصود نہ ہو تو جہاز سے اُتر کر براہ راست اسٹیشن

چلے جاؤ اور اپنے مقام کا ٹکٹ حاصل کرکے سامان کی بلٹی بنوالو زائد سامان بریک
میں دیدو ضروری اشیاء ہمراہ لے لو اور وطن کو روانہ ہوجاؤ۔

(۱۲)

بمبئی سے وطن

کراچی اور بمبئی کے مسافر جہاز کے پہنچنے سے پہلے اس امر کا فیصلہ کرلیں کہ اُنکو
براہ راست وطن جانا چاہیئے یا کراچی و بمبئی میں ایک دو روز قیام کرنا چاہیئے
جب کسی امر پر رائے قرار پا جائے تو اُسی کے موافق جہاز سے اُترنے اور سامان کو
باندھنے یا بند کرنے کا انتظام کیا جائے تاکہ وقت پر دقت و پریشانی نہ ہو۔
بمبئی اُترنے والے مسافر عموماً دو ایک روز بمبئی ٹھہر کر وطن جاتے ہیں اور بہتر
بھی یہی ہے جو لوگ بمبئی اُتریں اُنکے لئے مختصر ہدایات ذیل میں درج کیجاتی ہیں

(۱) بمبئی میں جہاز کی آمد

جہاز جس روز بمبئی یا کراچی پہنچنے والا ہوتا ہے صبح ہی سے وطن پہنچنے والے مسافروں
میں چہل پہل شروع ہوجاتی ہے سامان باندھا جاتا ہے خوش خوش شناسا اصحاب
سے ملتے پھرتے ہیں اور بار بار جہاز کی چھت پر پہنچکر ساحل کی طرف دیکھتے ہیں گویا
عید کے چاند کا تجسس ہے۔

آخر ساحل کے دھندلے پہاڑ نظر آتے ہیں اور تھوڑی دیر بعد بمبئی یا کراچی کی عمارتیں بھی نظر آنے لگتی ہیں فرط مسرت سے چہرہ دمک اٹھتا ہے اور ساحل پر قدم رکھنے کی آرزو دل میں گدگدیاں کرتی ہے۔

ساحل کے قریب جہاز کے پہنچتے ہی اعزہ کو دیکھنے کے لئے مسافروں کی نظریں تڑپنے لگتی ہیں احباب اعزہ گودی پر کھڑے ہیں یا کشتیوں میں ملنے چلے آرہے ہیں کسی پر نظر پڑگئی تو سلام کے لئے بے اختیار ہاتھ اٹھ جاتا ہے نظریں ملتی ہیں خاموش گویائی کے ذریعہ مبارک سلامت کا تبادلہ ہوتا ہے۔

جہاز کے تقریباً سارے مسافر اس وقت چھت پر ہوتے ہیں وہاں ہلائے جاتے ہیں اور اعزہ و احباب کو نگاہیں ڈھونڈھتی پھرتی ہیں کہ یکایک جہاز گودی پر ٹھہر جاتا ہے ڈاکٹر آتا ہے مسافروں کی دیکھ بھال ہوتی ہے اور پھر جہاز پر سیڑھی لگادی جاتی ہے پھر کشمکش کا وہی عالم نظر آتا ہے جو جدہ میں دیکھا تھا قلی دوڑ رہے ہیں سامان اٹھا رہے ہیں حجاج خوش خوش اتر رہے ہیں جہازی کمپنیوں کی طرف سے گودی پر ناشتہ تقسیم ہو رہا ہے پھلوں کے ڈھیر لگے ہیں اور حجاج کھا رہے ہیں اعزہ و احباب مل مل کر خوش ہو رہے ہیں۔

گودی سے تمام مسافروں کو ایک احاطہ میں لیجایا جاتا ہے جہاں انکا معمولی

معائنہ ہوتا ہے اور پھر جانے کی اجازت دیدی جاتی ہے اور اسکے بعد محکمہ کسٹم وچنگی کا
مرحلہ طے کرکے فوراً وطن جانے والے اسٹیشن پہ چلے جاتے ہیں اور دو ایک روز
قیام کرنے والے کسی مسافر خانہ یا دوسری جگہ چلے جاتے ہیں۔

(۲) بمبئی سے ضروری اشیاء کی خریداری

حجاز سے جو تبرکات خرید کئے ہیں حقیقت میں مسلمانوں کے لئے تو اُس سے بہتر کوئی
تحفہ نہیں ہوسکتا لیکن بہت سی چیزیں ایسی بھی ہیں جن کو بچوں، ہمسایوں اور
مساجد وغیرہ کیلئے بمبئی سے خرید کر لیجانے کی ضرورت پڑتی ہے بچے ان تحفوں سے جو
آپ حجاز سے لائے ہیں بھلا کیا خوش ہوسکتے ہیں اُنکے لئے تو کھلونے، پھل پھول
اور کھانے کی پسندیدہ چیزیں ہونی چاہئیں اور انہیں سے وہ خوش ہوتے ہیں۔
بمبئی میں بچوں کے مطلب کی بہت سی چیزیں مل جاتی ہیں حسب حیثیت بازار سے
خریدلیں۔ مساجد کیلئے جانماز یا روشنی کی کوئی چیز ہمسایوں کیلئے کپڑا یا اور کوئی
چیز جو مناسب ہو خرید کر لی جائے۔

حجاز سے جو کھجوریں لائی جاتی ہیں وہ مقدار میں زیادہ اور اتنی زیادہ نہیں ہوتیں
کہ ہر شخص کو کافی مقدار میں دی جائیں اسلئے کھجوروں کی کچھ مقدار بمبئی یا ہندوستان
کے کسی اور شہر سے بھی خرید لی جائے اور حجازی کھجوروں کے ساتھ مقدار کفایت کے لئے

اُن کو بھی دے دیا جائے۔

تسبیح بھی بمبئی سے بعض لوگ خرید لیتے ہیں چینی کے برتن بمبئی میں سستے ملتے ہیں تحائف میں ان کو بھی شامل کیا جا سکتا ہے۔ انکے علاوہ اور بھی سیکڑوں چیزیں ملتی ہیں جو ضرورت کے موافق خرید کیجا سکتی ہیں۔

(۳) روانگی بجانب خانہ

بمبئی سے جو کچھ لینا ہو اُسکو خرید کر وطن جانے کی تیاریاں کرو سامان کو اسطرح باندھو کہ بہت سے متفرق عدد نہ ہونے پائیں اور اس سلیقہ سے باندھو کہ کوئی چیز خراب نہ ہو اور ضائع ہونے سے محفوظ رہے۔

اسٹیشن پہنچ کر اول اُس مقام کا ٹکٹ لو جہاں جانا ہو اور پھر زائد سامان کی بلٹی بنوالو۔ بلٹی بنوانے کے بعد تم کو اختیار ہے سارا سامان اپنے پاس رکھو یا سب اسباب بریک میں دیدو یا کچھ اپنے پاس رکھو اور کچھ بریک میں دیدو۔

اپنے شہر کے قریب پہنچ کر یہ دعا پڑھو

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ خَيْرَهَا وَاَهْلِهَا وَخَيْرَ مَا فِيْهَا وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا فِيْهَا اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنَا بِهَا قَرَارًا وَّارْزُقْنَا حَسَنًا اٰئِبُوْنَ تَائِبُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ۔

پھر اپنے وطن یا شہر کے ریلوے اسٹیشن پر اُترکر جب گھر کی جانب روانہ ہو تو راستہ میں جو مسجد سب سے پہلے پڑے اُس میں تازہ وضو کرکے دوگانہ نفل ادا کرو بشرطیکہ وقت مکروہ نہ ہو اور جب گھر کے اندر داخل ہو تو یہ کہو۔

تَوۡبًا تَوۡبًا لِرَبِّنَا اَوۡبًا لَا یُغَادِرُ عَلَیۡنَا حَوۡبًا۔

اس کے بعد دو رکعت نماز نفل تحیۃ المسجد محلہ کی مسجد میں جاکر ادا کرو اور خانہ کعبہ کی زیارت و دربار نبوی کی حاضری کی جو سعادت تم کو نصیب ہوئی ہے اُس پر خداوند تعالیٰ کا شکر بجالاؤ۔

احادیث میں آیا ہے کہ جبتک حجاج اپنے گھر میں داخل نہیں ہوجاتا اُس وقت تک اُسکی دعا میں قبولیت کا اثر ہوتا ہے اس لئے مسلمانوں کو چاہئے کہ وہ حجاج کا شہر سے باہر نکل کر استقبال کریں اُن کی خاطر مدارات میں حصہ لیں اور اُن سے اپنے لئے اپنے اعزہ و احباب کے لئے دعا کرائیں۔

حجاج کو بھی چاہئے کہ اسٹیشن سے اُترکے جب دو رکعت نماز نفل شکرانہ کی ادا کریں تو خلوص قلب سے تمام مسلمانوں خصوصًا اپنے شہر کے اور محلہ کے مسلمانوں کے لئے دعا کریں اعزہ و احباب کے لئے بھی دعا کریں اور اپنے لئے بھی کہ خداوند تعالیٰ اُن کو نیک کاموں کی توفیق دے بداعمالی سے بچائے

اُن کے معاملات کو درست رکھے اور انجام بخیر کرے۔

اگر حج کے بعد زندگی اچھی گذر گئی منہیات و محرمات سے اجتناب رہا اور اوامر کی پابندی تو سمجھنا چاہیے کہ حج مقبول ہوگیا۔ وَذٰلِكَ فَضْلُ اللهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ

وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا

اور اللہ کے لیے اُس گھر کا حج اُس شخص پر لازم ہے جو اُس تک آسانی سے راہ پائے

احکام حج

جلد دوم

مُرتبہ

جناب مولنا آغا رفیق صاحب بلند شہری

حسب ارشاد مولوی محمد مجید حسن صاحب مالک اخبار مدینہ بجنور

مدینہ بک ایجنسی بجنور کے لیے مرتب کیا گیا

اور مدینہ پریس بجنور میں

باہتمام مولوی محمد مجید حسن صاحب پرنٹر و پبلشر چھپ کر شائع ہوا

قیمت ہر دو جلد قسم اول عہ

قیمت ہر دو جلد قسم دوم عہ

بار اول ۱۰۰۰ جلد

فروری ۱۹۲۹ء

احکامِ حج
حصّہ دوم
مسائل

تمہید

اقسام عبادت واضح ہو کہ عبادات تین قسم کی ہیں

۱۔ بدنی عبادات جن کا تعلق جسم سے ہے جیسے نماز۔ روزہ۔ اور تلاوت قرآن مجید

۲۔ مالی عبادات جن کا تعلق جسم سے نہیں مال سے ہے جیسے زکوۃ۔ صدقہ فطر اور زمین کی پیداوار کا دسواں حصہ خدا کی راہ میں خرچ کرنا۔

۳۔ بدنی اور مالی مشترک عبادات یعنی جن کا تعلق جسم اور مال دونوں سے ہے جیسے حج۔ عمرہ۔ اور زیارات مقامات مقدسہ۔

اسلام کے ارکان و فرائض خمسہ میں سے خدا کی وحدانیت اور حضرت محمد مصطفے صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی نبوت کا اقرار و اعتراف تو زبان اور دل سے تعلق رکھتا ہے نماز اور روزہ بدنی عبادات ہیں زکوۃ مالی عبادت اور حج مالی و بدنی دونوں قسم کی عبادت ہے اس لئے جسمانی صحت کے ساتھ ہی اگر خداوند تعالیٰ مالی استطاعت بھی بخشے تو مسلمان کا اولین فرض یہ ہے کہ وہ فریضہ حج کو ادا کرے اور غفلت و سہل انگاری کو کام میں نہ لائے اور مالی استطاعت کے بعد اگر جسمانی صحت اچھی نہ ہو اور پھر صحت

بحال ہونے کی امید نہ ہو تو اپنی طرف سے کسی دوسرے شخص کو حج کرادے جسکو اصطلاح شریعت میں حج بدل کہتے ہیں۔

حج کے لغوی معنے "کسی باعظمت شے کی طرف جانے کا قصد کرنا" ہیں اور اصطلاح شریعت میں "شروط مقررہ کے ساتھ اوقات معلومہ میں بیت اللہ کے طواف اور عرفات میں قیام کے قصد کو" حج کہتے ہیں۔

حج کا رواج حج کا رواج اگرچہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے زمانہ سے چلا آتا ہے اور انبیاء سابقین کی اُمتیں بھی یہاں تک کہ بت پرست قومیں تک بیت اللہ کو معزز و محترم خیال کرکے ہر زمانہ میں اُسکا طواف و حج کرتی رہی ہیں لیکن حقیقت یہ ہے کہ اسلام کے سوا کسی برگزیدہ مذہب نے حج کو رکن مذہب یا فرض قرار نہیں دیا حج کی فرضیت صرف امتِ محمدی صلعم ہی کے حصہ میں آئی ہے۔

حج کب فرض ہوا محدثین و فقہاء کا بیان ہے کہ سنہ ۹ ہجری نبوی صلعم کے آخر میں جبکہ حج کا زمانہ گذر چکا تھا یہ آیت نازل ہوئی۔

وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا ۚ

اور اللہ (کی خوشنودی) کیلئے لوگوں پر بیت (اللہ) کا حج فرض ہے (یعنی اُس شخص پر) جو وہاں تک جاسکے۔

(سورہ آل عمران رکوع ۱۰)

اور مسلمانوں پر بیت اللہ کے حج کو فرض کیا گیا چنانچہ آئندہ سال یعنی سنہ ۹ھ میں آنحضرت صلعم صحابہ کی کثیر جماعت کے ساتھ حج کو تشریف لیگئے اور حج ادا فرمایا فرضیت حج کے بعد یہی حج آپ کا پہلا اور آخری حج تھا دوسرے سال یعنی سنہ ۱۱ھ میں آپ کو حج نصیب نہ ہوا اور زمانہ حج سے قبل ہی آپ نے رحلت فرمائی اس لئے اس حج کو حجۃ الوداع کہا جاتا ہے۔

حج کے متعلق احکام خداوندی ذیل میں ہم اُن آیاتِ کلامِ الٰہی کو درج کرتے ہیں جن میں حج کے احکام کا ذکر کیا گیا ہے تاکہ اُن کا مطالعہ بصیرت کی زیادتی کا موجب بن سکے۔

۱۔ اِنَّ اَوَّلَ بَیْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِیْ بِبَکَّۃَ مُبٰرَکًا وَّھُدًی لِّلْعٰلَمِیْنَ فِیْہِ اٰیٰتٌۢ بَیِّنٰتٌ مَّقَامُ اِبْرٰھِیْمَ وَمَنْ دَخَلَہٗ کَانَ اٰمِنًا وَلِلّٰہِ عَلَی النَّاسِ حِجُّ الْبَیْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَیْہِ سَبِیْلًا وَمَنْ کَفَرَ فَاِنَّ اللّٰہَ غَنِیٌّ عَنِ الْعٰلَمِیْنَ (سورۃ آل عمران رکوع)

سب سے پہلا گھر جو آدمیوں کیلئے مقرر کیا گیا وہی ہے جو مکہ میں ہے وہ برکت والا اور سارے جہان کیلئے ہدایت ہے اُس میں کُھلے نشان ہیں (یعنی) ابراہیم کے کھڑے ہونے کی جگہ۔ اور جو اُسمیں داخل ہوتا ہے امن پاتا ہے اور اللہ کیلئے اُس گھر کا حج اُس شخص پر لازم ہے جو اُس تک رسائی سے راہ پاسکے۔ اور جس نے (اُس کی فرضیت کو) نہ مانا

تو خدا جہان کے لوگوں سے بے پروا ہے (اُن کا انکار و کفر اُسکو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا اور نہ اُن کا ایمان اُسکو کوئی نفع پہنچا سکتا ہے)۔

۳- وَأَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلَّهِ فَإِنْ أُحْصِرْتُمْ فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ وَلَا تَحْلِقُوا رُءُوسَكُمْ حَتَّىٰ يَبْلُغَ الْهَدْيُ مَحِلَّهُ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَرِيضًا أَوْ بِهِ أَذًى مِنْ رَأْسِهِ فَفِدْيَةٌ مِنْ صِيَامٍ أَوْ صَدَقَةٍ أَوْ نُسُكٍ فَإِذَا أَمِنْتُمْ فَمَنْ تَمَتَّعَ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ فَمَنْ لَمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ فِي الْحَجِّ وَسَبْعَةٍ إِذَا رَجَعْتُمْ تِلْكَ عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ ذَٰلِكَ لِمَنْ لَمْ يَكُنْ أَهْلُهُ حَاضِرِي

اور اللہ کے لئے حج اور عمرہ پورا کرو پھر اگر تم روکے جاؤ تو جو کچھ میسر ہو قربانی بھیج دو اور اپنے سر نہ منڈاؤ جب تک قربانی اپنی جگہ میں نہ پہنچے پھر جو کوئی تم میں سے بیمار ہو یا اُس کے سر میں کوئی دکھ ہو تو چاہئے کہ وہ فدیہ دے روزہ یا صدقہ یا ذبیحہ پھر جب تم امن پاؤ تو جس نے حج میں عمرہ ملا کر فائدہ اٹھایا ہے اُس کو چاہئے کہ جو کچھ میسر ہو قربانی دے پھر جس کو قربانی میسر نہ ہو وہ حج کے دنوں میں تین روزے رکھے اور سات روزے اُس وقت رکھے جب تم اپنے گھر دل کو لوٹو یہ پورے دس دن ہوگئے۔ یہ حکم اُس کے لئے ہے جسکے گھر والے مسجد حرام کے پاس نہ ہوں۔ اور خدا سے ڈرتے رہو اور جانو کہ خدا سخت عذاب

الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ۖ وَاتَّقُوا اللَّهَ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ ۔ اَلْحَجُّ أَشْهُرٌ مَّعْلُومَاتٌ ۚ فَمَن فَرَضَ فِيهِنَّ الْحَجَّ فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوقَ وَلَا جِدَالَ فِي الْحَجِّ ۗ وَمَا تَفْعَلُوا مِنْ خَيْرٍ يَعْلَمْهُ اللَّهُ ۗ وَتَزَوَّدُوا فَإِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوَىٰ ۚ وَاتَّقُونِ يَا أُولِي الْأَلْبَابِ (سورۃ بقرہ۔ رکوع ۲۴-۲۵)	دینے والا ہے۔ حج کے چند مہینے ہیں معلوم۔ سو جس نے ان میں اپنے اوپر حج فرض کر لیا تو حج میں جماع اور گناہ اور جھگڑا نہیں چاہیئے اور جو نیکی تم کروگے اللہ اُسے معلوم کر لیگا اور راہ کا خرچ لیکر آیا کرو اچھا راہ خرچ پرہیزگاری ہے اور اے عقلمندو مجھ سے ڈرتے رہو۔
۳۔ وَإِذْ جَعَلْنَا الْبَيْتَ مَثَابَةً لِّلنَّاسِ وَأَمْنًا وَاتَّخِذُوا مِن مَّقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى ۖ وَعَهِدْنَا إِلَىٰ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَاعِيلَ أَن طَهِّرَا بَيْتِيَ لِلطَّائِفِينَ وَالْعَاكِفِينَ وَالرُّكَّعِ السُّجُودِ۔ (سورہ بقرہ۔ رکوع ۱۵)	اور جب ہم نے خانہ (کعبہ) کو لوگوں کے لئے جمع ہونے (ثواب) کی جگہ اور پناہ گاہ بنایا (اور کہا کہ) مقام ابراہیم کو نماز کی جگہ بناؤ اور ہم نے ابراہیم اور اسمٰعیل سے عہد کیا تھا کہ دونوں میرے گھر کو اہل طواف اعتکاف اور رکوع و سجود کے لئے بتوں سے پاک رکھو۔
۴۔ إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِن شَعَائِرِ اللَّهِ ۖ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوِ اعْتَمَرَ	بیشک صفا اور مروہ (پہاڑ) خدا کی نشانیوں میں سے ہیں تو جو کوئی خانہ کعبہ کا حج یا عمرہ کرے

فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطَّوَّفَ بِهِمَا وَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَإِنَّ اللّٰهَ شَاكِرٌ عَلِيمٌ ۝ (سورہ بقرہ رکوع ۱۹)

اُسکو اُن دونوں کا طواف کرنا گناہ نہیں اور جو کوئی برغبت نیکی کرے خدا اُسکا شکرگزار اور دانا ہے۔

۵۔ وَإِذْ بَوَّأْنَا لِإِبْرٰهِيمَ مَكَانَ الْبَيْتِ أَنْ لَا تُشْرِكْ بِي شَيْئًا وَطَهِّرْ بَيْتِيَ لِلطَّائِفِينَ وَالْقَائِمِينَ وَالرُّكَّعِ السُّجُودِ ۝ وَأَذِّنْ فِي النَّاسِ بِالْحَجِّ يَأْتُوكَ رِجَالًا وَعَلَىٰ كُلِّ ضَامِرٍ يَأْتِينَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيقٍ لِيَشْهَدُوا مَنَافِعَ لَهُمْ وَيَذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ فِي أَيَّامٍ مَعْلُومَاتٍ عَلَىٰ مَا رَزَقَهُمْ مِنْ بَهِيمَةِ الْأَنْعَامِ فَكُلُوا مِنْهَا وَأَطْعِمُوا الْبَائِسَ الْفَقِيرَ ثُمَّ لْيَقْضُوا تَفَثَهُمْ وَلْيُوفُوا نُذُورَهُمْ وَلْيَطَّوَّفُوا بِالْبَيْتِ الْعَتِيقِ ۝ (سورۃ الحج رکوع ۳)

اور جب ہم نے ابراہیم کیلئے خانہ کعبہ کا ٹھکانا درست کر دیا کہ میرے ساتھ کسی کو شریک نہ کر اور میرے گھر کو اہل طواف (قیام اور رکوع و سجود کرنے والوں کے لئے پاک کر۔ اور لوگوں میں حج کے لئے پکار دے کہ تیرے پاس پیدل آئیں اور ہر لاغر شتر پر سوار ہو کر ہر ایک دور کی راہ سے چلے آئیں کہ اپنے (تجارتی اور دینی) فائدوں کے لئے حاضر ہوں اور ایام معلومہ میں مویشی چوپایوں کی قربانی پر جو اُس نے دیئے ہیں اللہ کا نام یاد کریں سو اسمیں سے کھاؤ اور بھوکے فقیر کو کھلاؤ پھر چاہیئے کہ اپنے بدن کے میل کچیل دور کریں (حجامت وغیرہ سے) اور اپنی نذریں پوری کریں اور پرانے گھر کے گرد اگرد پھیرے کریں

حج کے متعلق ارشادات نبوی

مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اس سلسلہ میں چند احادیث بھی درج کر دی جائیں جن میں حج کا بیان ہے تاکہ مزید بصیرت حاصل ہو۔

حدیث	ترجمہ
۱۔ عن ابن عمرؓ قال بنی الاسلام علی خمس شهادة ان لا اله الا الله وان محمدا عبده ورسوله واقام الصلٰوة وایتاء الزکٰوة وحج البیت وصوم رمضان (بخاری ومسلم)	حضرت رسول خدا صلعم نے فرمایا ہے کہ اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے (۱) گواہی دینا اس امر کی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمدؐ اُسکے بندے اور رسول ہیں (۲) نماز کا قائم رکھنا (۳) زکوٰۃ دینا (۴) حج کرنا (۵) اور رمضان کے روزے رکھنا۔
۲۔ عن ابن عباس جاءت امرأة فقالت یا رسول الله ان فریضة الحج ادرکت ابی شیخا کبیرا لا یثبت علی الراحلة افاحج عنه قال نعم وذلک فی حجة الوداع (بخاری)	ایک عورت نے حجۃ الوداع کے ایام میں حضرت رسول خدا صلعم کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کیا یا رسول اللہ! میرے بوڑھے باپ پر حج فرض ہو گیا ہے لیکن وہ سفر کی قوت نہیں رکھتا کیا میں اُسکی طرف سے حج کرلوں؟ آپ نے فرمایا ہاں (کرلو)۔
۳۔ عن عائشةؓ قالت قلت	حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ میں نے رسول خدا

یا رسول اللہ نری الجہاد افضل العمل افلا نجاہد فقال لا لکن افضل الجہاد حج مبرور (بخاری)	صلعم سے عرض کیا "یا رسول اللہ ہم جہاد کو بہترین عمل خیال کرتے ہیں کیا ہم جہاد نہ کریں" آپنے فرمایا "نہیں! تمھارے لئے بہترین جہاد حج مبرور (مقبول) ہے۔"
۴۔ عن ابی ہریرۃ قال سمعت النبی یقول من حج للہ فلم یرفث ولم یفسق رجع کیوم ولدتہ امہ	جناب ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول خدا صلعم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ جو شخص خدا کے لئے حج کرے پھر نہ تو کوئی فحش وبیہودہ بات کرے اور نہ گناہ تو وہ (ایسا پاک وصاف) واپس ہوگا جیسا اُس روز (وہ پاک وصاف تھا اور بے گناہ) جس روز کہ اُسکی ماں نے اُسکو جنا تھا
۵۔ عن ابی ہریرۃ رض قال سئل النبی ای الاعمال افضل قال ایمان باللہ ورسولہ قیل ثم ماذا قال جہاد فی سبیل اللہ قیل ثم ماذا قال حج مبرور (بخاری)	جناب ابو ہریرہ رضؓ فرماتے ہیں کہ نبی صلعم سے پوچھا گیا کہ کونسا عمل زیادہ فضیلت رکھتا ہے آپنے فرمایا "اللہ اور اُسکے رسول پر ایمان لانا" پھر پوچھا گیا کہ اسکے بعد کونسا عمل بہتر ہے فرمایا "خدا کی راہ میں (کافروں سے) جہاد کرنا" عرض کیا گیا پھر کون فرمایا "حج مقبول"

۶۔ عن ابی ھریرۃ رضؓ ان رسول اللہ صلعم قال العمرۃ الی العمرۃ کفارۃ لما بینھما والحج المبرور لیس لہ جزاء الا الجنۃ (بخاری)	جناب ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے کہ "عمرہ اُن گناہوں کا کفارہ ہے جو دوسرے عمرہ تک ہوں اور حج مبرور (مقبول) کا بدلہ جنت کے سوا کچھ نہیں ہے۔
۷۔ عن ابی سعید الخدریؓ عن النبی صلعم قال لا تقوم الساعۃ حتی لایحج البیت (بخاری)	جناب ابو سعید خدری کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے کہ" قیامت اس وقت قائم ہوگی جبکہ بیت اللہ کا حج نہ کیا جائے"
۸۔ عن النبی صلعم انہ قال من طاف بالبیت سبعاً و صلے خلف المقام رکعتین وشرب من ماء زمزم غفرت لہ ذنوبہ بالغۃ ما بلغت (جامع اللطیف)	حضرت رسول خدا صلعم نے فرمایا ہے کہ جس شخص نے سات مرتبہ بیت اللہ کا طواف کیا، مقام ابراہیم کے پیچھے دو رکعت نماز پڑھی اور زمزم کا پانی پیا اُسکے تمام گناہ معاف کیے جائینگے خواہ وہ کتنے ہی ہوں۔

(۱)

فرضیت حج کے شرائط

حج عمر بھر میں صرف ایک بار فرض ہے جبکہ وہ تمام شرائط پائے جائیں جن سے حج

فرض ہوتا ہے ان شرائط کی موجودگی میں جو شخص حج نہ کریگا وہ فاسق اور گنہگار ہے اور جو شخص حج کی فرضیت کا منکر ہوگا وہ دائرہ اسلام سے خارج ہے۔
حج فرض ہونیکے بعد مسلمان کو چاہیئے کہ فوراً اس فرض کو ادا کرے اور قریب تر ایام حج میں اس فرض سے سبکدوشی حاصل کرلے کیونکہ ادائیگی حج میں تاخیر گناہ ہے ناجائز و حرام مال سے حج ادا کرنا ممنوع و حرام ہے اگر کوئی شخص ایسا کریگا تو حج کا ثواب اُسکو نہ ملیگا۔ اسی طرح سفر حج کو اُن لوگوں کی اجازت کے بغیر جانا بھی مکروہ و ممنوع ہے جن کی اجازت ضروری ہے مثلاً محتاج خدمت ماں باپ یا قرض خواہ کہ ان کی اجازت کے بغیر حج کرنا مکروہ تحریمی ہے نیز اُن لوگوں کے نان و نفقہ کا انتظام کیئے بغیر حج کو جانا بھی مکروہ تحریمی ہے جن کا نان و نفقہ اُسکے ذمہ واجب ہے

(۱) حج کے واجب ہونے کی شرطیں

جاننا چاہیئے کہ حج کے فرض و واجب ہونے کی متعدد شرطیں ہیں جن کو ہم ذیل میں تشریح کے ساتھ بیان کرتے ہیں۔
شرائط حج کی تین قسمیں ہیں یعنی
۱۔ شرائط وجوب حج۔ یعنی حج کے واجب ہونے کی شرطیں اور وہ آٹھ ہیں
اسلام[۱]۔ عقل[۲]۔ بلوغ[۳]۔ حریت[۴]۔ وقت[۵]۔ قدرت زاد[۶]۔ قدرت راحلہ[۷]۔ فرضیت حج کا علم[۸]

اگر یہ آٹھوں شرطیں کسی شخص میں پائی جائیں حج اُس پر فرض ہو جائیگا اور اُس کا ادا کرنا ضروری ہوگا۔

۲۔ شرائط وجوب ادائے حج۔ یعنی فرضیت حج کے بعد حج کو ادا کرنے کے وجوب کی شرطیں اور وہ پانچ ہیں۔ صحت بدن۔ موانع جسیمہ کے زوال کی قدرت۔ امن راہ۔ عدم قیام عدت (عورت کے لئے) اور عورت کے ساتھ شوہر یا کسی محرم کا ہونا۔ یعنی حج فرض ہونیکے بعد اگر یہ پانچوں شرطیں پائی جائینگی تو حج کا ادا کرنا واجب ہو جائیگا اور تاخیر موجب گناہ ہوگی۔

شرائط وجوب حج اور شرائط وجوب ادائے حج کی تشریح آگے کی جائیگی۔

۳۔ شرائط صحت حج۔ یعنی حج کے صحیح ہونے کی شرطیں اور وہ چار ہیں۔ یعنی حج کا احرام باندھنا۔ ایام حج میں حج کو ادا کرنا۔ مکہ معظمہ میں جا کر مخصوص مقامات میں ارکان حج کو ادا کرنا اور مسلمان ہونا۔

(۲) شرائط حج کی تشریح

وجوب حج کی آٹھ شرطیں ہیں جن کی مختصر توضیح ذیل میں درج کی جاتی ہے

۱۔ وجوب حج کی پہلی شرط اسلام ہے یعنی حج مسلمان پر واجب ہے کافر یا غیر مسلم پر فرض نہیں۔

۲۔ عقل یعنی مسلمان کا عاقل ہونا۔ مجنون۔ مست۔ اور بیہوش پہ حج فرض نہیں ہے۔
۳۔ بلوغ یعنی عاقل و مسلم شخص کا بالغ ہونا۔ نابالغ بچوں پر حج فرض نہیں ہے
۴۔ حریت یعنی آزاد ہونا مسلمان عاقل و بالغ کا۔ لونڈی اور غلام پر جو اپنے مالکوں کے ماتحت ہوں حج فرض نہیں۔
۵۔ وقت یعنی حج فرض ہونیکے بعد اتنا وقت ملنا کہ عازم حج بآسانی مکہ معظمہ تک سفر کر سکے اور ارکان حج کو ادا کرلے اگر اتنا وقت نہ ملا تو اُس سال حج کی فرضیت موقوف رہیگی آئندہ سال حج کو ادا کرے۔
۶۔ قدرتِ زاد یعنی اسقدر مال کا مالک ہونا جو ضرورت اصلیہ اور قرض سے محفوظ ہو اور اُس کے نیز اُن لوگوں کے مصارف خورد و نوش کے لئے کافی ہو جن کا نفقہ اُسکے ذمہ واجب ہو۔ یہ مصارف خورد و نوش روانگی کے وقت سے واپس آنے تک کے لئے ضروری ہیں۔ زاد راہ سے مراد وہ متوسط مقدار ہے جو اُسکی اور اسکے متعلقین کی صحت کو علی حالہ قائم رکھ سکے۔ مثلاً اگر کوئی شخص یا اُسکے متعلقین خورد و نوش میں کسی ایسی چیز کے عادی ہوں جو بقاء صحت کے لئے ضروری ہو تو مصارف خورد و نوش میں اُسکے مصارف بھی شامل ہوں گے

اس شرط کی بنا پر اگر کوئی شخص صرف اتنے مال کا مالک ہو جس سے تنگی ترشی کے ساتھ بسر ہو سکے اور ضروریات کو کافی نہ ہو تو وہ شخص زادراہ کا مالک سمجھا جائیگا مالک کی قید اس لئے لگائی گئی ہے کہ اگر کوئی شخص کسی کو حج کرنیکے لئے مال ہبہ کرے تو حج اُس پر فرض نہ ہوگا اور نہ اُس پر اس ہبہ کو قبول کرنا ضروری ہے۔

۷۔ قدرت راحلہ یعنی مصارف سفر یا آمدورفت کے کرایہ کا مالک ہونا یہ شرط صرف اُن لوگوں کیلئے ہے جو مکہ معظمہ کے رہنے والے نہ ہوں یعنی جو لوگ مکہ مکرمہ کے قریب رہتے ہوں اور پاپیادہ سفر کر سکیں اُن کے لئے سواری شرط نہیں اور جو لوگ اتنی دُور کے رہنے والے ہوں کہ پیادہ پا سفر نہ کر سکیں ان کے لئے سواری شرط ہے۔

سواری سے مراد ایسی سواری ہے جس پر سوار ہونے کی عادت ہو یا اُس پر سوار ہونے سے تکلیف نہ ہو۔

مصارف سفر یا کرایہ کا مالک ہونا بہت ضروری شرط ہے جس شخص کے پاس اتنا روپیہ نہ ہو جو کرایہ کے لئے کافی ہو سکے اُس پر حج فرض نہیں ہے۔

۸۔ فرضیت حج کا علم۔ یعنی مسلمان عاقل بالغ آزاد کا اس امر سے واقف ہونا بھی ضروری ہے کہ حج اُس پر فرض ہے خواہ وہ دارالاسلام میں رہتا ہو

یا دار الحرب میں دار الاسلام میں قیام کی صورت میں تو ظاہر ہی کہ حج کی فرضیت کا علم اُسکو ہر وقت ممکن ہی البتہ دار الحرب میں علم ہونا مشتبہ ہی اگر وہ خود وقوف کی اہلیت نہیں رکھتا تو کسی کے تبلانے سے حج اُسپر فرض ہو جائیگا ورنہ نہیں۔

یہ تمام شرائط نفس فرضیت حج سے تعلق رکھتی ہیں اگر کسی شخص میں یہ شرائط نہ پائی جائیں حج اُسپر فرض نہ ہوگا اور اگر ایسی حالت میں کسی نے حج کیا اور پھر مذکورہ بالا شرائط کے موافق اُسپر حج فرض ہوگیا تو اُسکو دوبارہ حج کرنا پڑیگا پہلا حج کافی نہ ہوگا۔

اب ہم اُن شرائط کی تشریح کرتے ہیں جن کا تعلق ادائے حج کے وجوب سے ہی یعنی جنکے عدم وجود سے حج تو اُسپر فرض رہیگا لیکن بذات خود اُس وقت حج کرنا اُسپر ضروری نہ ہوگا خواہ وہ دوسرے سے حج بدل کرالے یا کسی کو وصیت کردے کہ وہ اُسکی طرف سے کسی کو حج کرادے لیکن اگر کچھ عرصہ بعد موانع دور ہو جائیں اور شرائط وجود میں آجائیں اور حج بدل اس عرصہ میں اُسنے نہ کرایا ہو تو خود اُسکو حج کرنا پڑیگا۔ اور جس شخص نے شرائط وجوب ادا کی عدم موجودگی کی حالت میں حج کرلیا تو رفع موانع و وجود شرائط کی صورت میں اُسکو دوبارہ حج نکرنا پڑیگا

۱۔ صحت بدن یعنی بدن کا ایسے امراض و عوارض سے محفوظ ہونا جنکے سبب سفر

نہ کرسکے اس شرط کی بنا پر اندھے۔ لنگڑے۔ لولے۔ اپاہج اور ایسے بوڑھے آدمی پر جو سواری پر جانے کی قدرت نہ رکھتا ہو بذات خود حج کرنا فرض نہیں امراض و عوارض میں وہ تمام بیماریاں داخل ہیں جو مانع سفر ہوں۔

۲۔ قدرت زوال موانع حسیہ۔ موانع حسیہ سے مراد وہ امور ہیں جو ظاہر طور پر سفر حج کو مانع ہوں جیسا کہ کوئی ظالم بادشاہ سفر حج کو نہ جانے دے یا کوئی شخص قید میں ہو کہ سفر کو نہ جا سکے۔ مطلب یہ ہوا کہ اس قسم کے موانع کو دور کرنے کی قدرت بھی پائی جاتی ہو یا اس نوع کے موانع موجود ہی نہ ہوں اگر اس طرح کے موانع موجود ہونگے تو حج کا ارادہ کرنا فرض نہ ہوگا البتہ وجوب حج بدستور باقی رہیگا

۳۔ امن راہ۔ یعنی راستہ کا خطراتِ جان و مال سے محفوظ ہونا۔ مثلاً اگر راستہ میں ڈاکوؤں اور ڈاکہ زنی کا قوی اندیشہ اور خوف ہو یا راستہ میں کوئی ایسا دریا واقع ہو جس میں اکثر جہاز غرق ہو جاتے ہوں یا اسی نوع کا اور کوئی مالی و جانی خطرہ ہو تو ایسی صورت میں حج کا ادا کرنا واجب نہ ہوگا اگر ممکن ہو دوسرے شخص سے حج کرا دے اور خطرہ کے قوی ہونیکے سبب اسکا امکان بھی نہ ہو تو وصیت کر دے کہ جب راستہ مامون و محفوظ ہو جائے اُس وقت اُسکی طرف سے حج کرا دیا جائے اور اگر اُسکی زندگی ہی میں امن و امان ہو جائے تو خود حج کو

ادا کرے۔

۴۔ عدم قیام عدت۔ یہ شرط عورت کیلئے ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ حج ادا کرنے کی واجب شرطوں میں عورت کے لئے یہ بھی شرط ہے کہ وہ عدت کے ایام بسر نہ کر رہی ہو یعنی عورت عدت کی حالت میں نہ ہو۔ عدت اُس زمانہ کو کہتے ہیں جسکو عورت کے لئے شوہر کے طلاق دینے یا وفات پا جانیکے بعد شریعت کی طرف سے مقرر کیا گیا ہے

عدت کے ایام میں عورت پر حج فرض نہیں ہے اول وہ عدت پوری کرے اور اسکے بعد اگر حج کے ایام باقی ہوں، اور وہ مکہ معظمہ پہنچ سکتی ہو تو حج کو ادا کرے ورنہ اگلے سال تک ملتوی کر دے۔

اگر عورت حج کو روانہ ہو گئی ہو اور درمیان راہ میں اُس کو خبر ملے کہ اس کا شوہر مر گیا ہے یا اُس نے طلاق دیدی ہے تو ایسی حالت میں اُسکو چاہئے کہ وہ اس امر کو دیکھے کہ اُس جگہ سے جہاں اُسکو یہ خبر ملی ہے مکہ معظمہ قریب ہے یا گھر۔ اگر مکہ معظمہ قریب ہو تو حج کو چلی جائے اور حج کو ادا کرے اور اگر مکان وہاں سے قریب ہے تو مکان کو واپس جائے اور اگلے سال پر حج کو ملتوی کر دے اور اگر دونوں طرف کا راستہ برابر ہو تو وہیں یا کسی قریب کے محفوظ مکان میں ایام عدت کو پورا کرے اور اُسکے بعد حج کو جائے یا اگلے سال پر حج کو ملتوی کر دے۔

۵۔عورت کا شوہر یا محرم کے ساتھ جانا۔یعنی عورت کیلئے سفر حج میں اُس کے شوہر یا کسی محرم کا اُسکے ساتھ ہونا ضروری ہے اور محرم کا عاقل بالغ مسلمان ہونا نیز فاسق نہ ہونا بھی شرط ہے۔محرم اُس شخص کو کہتے ہیں جس سے کسی حالت میں نکاح درست نہ ہو خواہ نسب کے اعتبار سے جیسے باپ چچا۔بھائی بیٹا۔بھائی کا بیٹا۔وغیرہ یا دودھ کے سبب جیسے دودھ شریک بھائی یا سُسرالی قرابت کی وجہ سے جیسے خسر وغیرہ۔بایں ہمہ علمار نے احتیاط اس میں سمجھی ہے کہ جوان عورت کو اپنے سُسرالی یا دودھ کے رشتہ داروں کے ہمراہ بھی سفر نہ کرنا چاہیئے نیز اُس صورت میں بھی جبکہ نسبی رشتہ داروں پر بھی اُسکو اعتماد نہ ہو۔

(۳) ضروری مسائل متعلق وجوب حج

۱۔اگر کوئی شخص حجاز کو یا اور کہیں جا رہا تھا اور اُن مقامات سے جہاں سے حج کا احرام باندھا جاتا ہے بغیر احرام باندھے گذر گیا تو حج یا عمرہ اُسپر واجب ہو جائیگا اور احرام باندھ کر اُسکو حج یا عمرہ ادا کرنا پڑیگا۔

۲۔جس شخص نے حج کی نذر کی ہو حج اُسپر فرض ہو جاتا ہے اور اُسکا ادا کرنا ضروری ہے۔

۳۔اگر کسی شخص نے حج کیا اور پھر معاذ اللہ وہ مرتد ہو گیا اور اُسکے بعد پھر مسلمان ہوا تو پہلا حج کافی نہ ہوگا۔حج فرض ہونے کی شرائط پائے جانے پر اُسکو دوبارہ حج کرنا پڑیگا۔

مطلب یہ ہے کہ حج ادا کرنیکے بعد آخر عمر تک اسلام کا باقی رہنا بھی ضروری ہے۔

۴۔ قدرت و طاقت ہونے پر انسان کو خود حج کرنا چاہیئے اگر قدرت کے باوجود کسی دوسرے شخص سے حج بدل کرا دیگا تو اُسکے ذمہ سے حج کی فرضیت ساقط نہ ہوگی اُسکو حج ادا کرنا پڑیگا۔

۵۔ حرام مال سے حج ادا کرنا حرام ہے مثلاً رشوت، چوری، غصب یا سود کا مال اگر حج فرض اس قسم کے کسی مال سے ادا کیا تو حج ادا نہ ہوگا فرضیت بدستور باقی رہیگی

۶۔ بعض ائمہ کے نزدیک حج واجب ہونے اور تمام شرائط پائے جانیکے بعد فوراً اُسی سال حج کو ادا کرنا چاہیئے اگر اتنا وقت ہو ورنہ دوسرے سال۔ اگر وجوب حج کے بعد کسی نے کئی سال حج نہ کیا تو ان ائمہ کے نزدیک اُس کی شہادت معتبر نہ ہوگی اور وہ گنہگار و فاسق ہوگا اور بعض ائمہ کے نزدیک فوراً حج کرنا ضروری نہیں اور تاخیر سے گناہ نہیں ہوتا لیکن بہتر یہ ہے کہ حج میں تاخیر نہ کرے اسلئے کہ زندگی کا کوئی اعتبار نہیں۔

۷۔ ایک شخص پر حج فرض ہوا اور اُس نے حج نہ کیا یہاں تک کہ اُسکا مال ضائع ہوگیا۔ اب اُسکو چاہیئے کہ وہ قرض لیکر حج کو ادا کرے اور قرض کو جلد سے جلد ادا کرنے کی کوشش کرے اگر ادا ہو جائے بہتر ہے اور باوجود ادا کرنے کی کوشش و نیت کے

ادا نہ ہو تو اُس سے آخرت میں قرض کا مواخذہ نہ ہوگا۔

۸۔ لنگڑے۔ لولے۔ فالج زدہ۔ اور جس کے دونوں پاؤں کٹے ہوئے ہوں شیخ فانی۔ یعنی اتنا بوڑھا کہ موت اُسکو نظر آرہی ہو اور سفر کرنے کی طاقت نہ رکھتا ہو اور اندھا۔ اِن لوگوں پر حج فرض نہیں اگرچہ وہ کسی کی مدد سے جاسکتے ہوں۔

۹۔ حج فرض ہونیکے لئے حاجت اصلی سے مال کے زائد ہونیکا یہ مطلب ہے کہ مال اُسکی ضروریاتِ زندگی سے زائد ہو مثلاً اگر کسی شخص کے پاس اتنا مال ہو کہ وہ اُس سے اپنے رہنے کے لئے مکان خرید سکتا ہو تو اُسپر حج فرض نہ ہوگا اس لئے کہ مکان خرید کرنا ضروریاتِ زندگی میں شامل ہو اسی طرح تجارتی کاروبار میں اگر کسی خاص مقدار زر یا مال کے موجود رہنے کی ضرورت ہو تو وہ زرنقد یا مال زائد نہیں سمجھا جائیگا بلکہ ضروریات میں شامل ہوگا۔ البتہ کسی شخص کے پاس متعدد زائد مکانات ہوں کہ وہ اُنمیں سے کسی ایک کو فروخت کرکے حج کرسکتا ہے اور اور اس فروختگی کے بعد اُسکی ضروریات زندگی کو نقصان نہیں پہنچتا تو مکان کو بیچ کر حج کرنا بہتر ہے۔

۱۰۔ کوئی شخص مجرّد ہے اُسپر حج فرض ہوا لیکن اُسکو اپنے تجرد سے حرام میں مبتلا ہو جانیکا اندیشہ ہو تو اُسکو چاہیئے کہ وہ پہلے شادی کرلے اور اُس کے بعد اگر بقدر

کفایت مال بچے تو حج کو چلا جائے ورنہ نہیں۔ بعض ائمہ کہتے ہیں کہ اگر مال اُس کو
ایسے وقت ملا جبکہ عازمانِ حجاز حج کو جارہے ہوں تو اُسکو فوراً حج کو چلا جانا
چاہیئے۔ اور اگر اس سے پہلے وہ مال کا مالک ہوا تو اول اُسکو نکاح کرنا چاہیئے
اور پھر بقدرِ ضرورت مال بچے تو حج کرنا چاہیئے۔

۱۱۔ امن راہ سے مراد اُن ایام میں امن کا ہونا ہی جبکہ حجاج حج کو جارہے ہوں
اگر دوسرے ایام میں راہ مامون و محفوظ ہو اور ایام حج میں غیر مامون و غیر محفوظ
تو راہ مامون نہ سمجھی جائیگی پھر امن راہ سے یہ مطلب بھی ہو کہ اکثر لوگ حج کو جاکر واپس
آجاتے ہوں اور اگر امن راہ کچھ رشوت دینے سے ملجانا ممکن ہو تو ایسے خاص موقع پر
رشوت دینا جائز ہے کیونکہ اس رشوت سے کسی کی حق تلفی نہیں ہوتی ممنوع
رشوت وہ ہی جس سے کسی کی حق تلفی ہوتی ہو۔

۱۲۔ عورت کے ساتھ حج کو جو شخص جائے وہ خواہ اُسکا شوہر ہو یا محرم اُسکے
تمام مصارف عورت کے ذمہ ہونگے۔ اگر شوہر مصارف اُس سے نہ لے اور خود اپنا
خرچ کرے تب بھی جائز ہے۔ یا محرم اور شوہر خود بھی حج کو جارہے ہوں تب عورت پر
اُن کے مصارف واجب نہیں ہیں۔

۱۳۔ اگر عورت مالدار ہو اور اُسکا محرم کوئی نہ ہو تو وہ حج کے واسطے کسی نیک

عاقل بالغ مسلمان سے نکاح کرلے اور شوہر کے ساتھ حج کو چلی جائے۔
۱۴۔ فرض حج سے عورت کو اُسکے شوہر کا روکنا جائز نہیں البتہ نفلی حج سے وہ اُسکو روک سکتا ہے۔
۱۵۔ اگر کسی عورت نے شوہر یا محرم کے بغیر تنہا حج کرلیا تو اُسکا حج ادا ہو جائیگا لیکن اس قسم کا حج مکروہ تحریمی ہے
۱۶۔ جن شرائط پر حج کی فرضیت، حج کی ادائیگی اور حج کی صحت موقوف ہو اُنکا اعتبار اُس وقت ہوگا جبکہ لوگ سفر حج پر روانہ ہو رہے ہوں۔ اس سے پہلے اور ایام حج کے بعد یا سفر کا وقت گذر جانیکے بعد شرائط قابل اعتبار نہ ہونگی

(۲)
اقسام حج اور عمرہ کا بیان

واضح ہو کہ حج کی تین قسمیں ہیں یعنی حج کو تین طریقوں پر ادا کیا جاتا ہے جسکی تفصیل یہ ہے

(۱) حج کی قسمیں

۱۔ افراد۔ یعنی صرف حج کرنا اس طریقہ پر کہ فقط حج کا احرام باندھا جائے اور عمرہ کو احرام میں شامل نہ کیا جائے اس قسم کا حج کرنے والے کو مفرد کہتے ہیں۔
۲۔ قران۔ قران کے لغوی معنی "دو چیزوں کے ملانے" کے ہیں اور اصطلاح شرع میں

حج کی اُس قسم کو کہتے ہیں جسمیں حج اور عمرہ دونوں کا احرام اکٹھا باندھا جائے یعنی حج کے مہینوں (شوال۔ ذیقعدہ۔ اور عشرہ ذی الحج) میں عمرہ اور حج کو ایک احرام سے ادا کیا جائے۔ اس قسم کے حج کرنے والے کو قارن کہتے ہیں۔

۳۔ تمتع۔ تمتع کے لغوی معنے "نفع حاصل کرنا یا نفع پہنچانا" ہیں اور اصطلاح شرع میں حج کی اُس قسم کو کہتے ہیں جس میں حج کے مہینوں کے اندر اول عمرہ کا احرام باندھکر افعال عمرہ بجالائیں اور پھر ۸ یا ۹ ذی الحجہ کو حج کا احرام باندھکر حج ادا کریں اور اس طریقہ پر حج کرنے والے کو متمتع کہتے ہیں۔

حج کے ان تینوں طریقوں میں سے حنفیوں کے نزدیک قران سب سے بہتر و افضل ہے اسکے بعد تمتع اور پھر افراد اور بعض دوسرے ائمہ کے نزدیک تمتع افضل ہے لیکن ہندوستان کے حنفی باوجود قران کے افضل ہونے کے اکثر حج تمتع ہی کو ادا کرتے ہیں اس لئے کہ قران میں جبتک حج ادا نہ کرلیا جائے احرام کا کھولنا ممنوع ہے اور بعض اوقات احرام کی طویل مدت سے بعض ناقابل برداشت تکالیف اُٹھانی پڑتی ہیں اسلئے وہ لوگ جو ایام حج سے بہت پہلے جاتے ہیں عموماً تمتع ہی کا احرام باندھتے ہیں البتہ اُن لوگوں کو جو ایام حج میں عین وقت پر یا دس یا پانچ روز پہلے مکہ معظمہ میں پہنچیں بہتر یہی ہے کہ وہ تمتع کا احرام نہ باندھیں بلکہ قران کا احرام باندھکر حج ادا

عمرہ کو ایک ہی احرام سے بجا لائیں۔
ذیل میں ہم ان تینوں طریقوں کے ضروری فرق کو علیحدہ علیحدہ تفصیل سے بیان کرتے ہیں تاکہ ہر شخص ان کی حقیقت سے آگاہ ہو جائے اور جس صورت کو مناسب سمجھے اختیار کرلے لیکن قبل اسکے کہ اس بحث کو لکھا جائے مناسب معلوم ہوتا ہی کہ ناظرین کو عمرہ کی حقیقت سے آگاہ کر دیا جائے تاکہ وہ حج اور عمرہ کے فرق کو بھی معلوم کرلیں اور دونوں کے باہمی تعلق سے بھی واقف ہو جائیں۔

(۲) عمرہ کا بیان

واضح ہو کہ فقہا حنفیہ کے نزدیک ساری عمر میں ایک بار عمرہ کرنا سنت مؤکدہ ہی لیکن حج کی طرح اسکو ادا کرنیکے لئے کسی خاص ماہ کی قید و شرط نہیں ہے بلکہ ذی الحجہ کے پانچ دنوں کے سوا جنکی تفصیل آگے بیان کی جائیگی ہر وقت عمرہ کیا جا سکتا ہے احادیث میں آیا ہی کہ رمضان شریف کے مہینہ میں عمرہ ادا کرنے کا ثواب حج کے برابر ہی ایک حدیث میں یہ الفاظ بھی آئے ہیں کہ اُس حج کے برابر جو نبی کریم صلعم کے ساتھ کیا ہو اوپر بیان کیا جا چکا ہی کہ عمرہ کا کوئی معین وقت نہیں ہی اور ہر زمانہ میں ہر وقت کیا جا سکتا ہی لیکن ذی الحجہ کی نویں۔ دسویں۔ گیارہویں۔ بارہویں تیرہویں تاریخوں میں جدید احرام سے عمرہ کرنا مکروہ تحریمی ہے البتہ وہ شخص

ان ایام میں بھی عمرہ کرسکتا ہے جسکا احرام پہلے سے بندھا ہوا ہو مثلاً کوئی شخص قارن یا متمتع تھا اور حج اُس سے فوت ہوگیا تو وہ ان ایام میں عمرہ کرلے اور افعال عمرہ بجالاکر احرام سے حلال ہوجائے۔

عمرہ اور حج کے ارکان و افعال تقریباً یکساں ہیں لیکن بعض امور میں البتہ نمایاں فرق ہے جس کو ہم اس موقع پر بیان کئے دیتے ہیں تاکہ ناظرین حج اور عمرہ کے امتیاز و فرق کو معلوم کرلیں۔

۱۔ فقہاء حنفیہ کے نزدیک عمرہ سنت مؤکدہ ہے اور حج فرض ہے۔

۲۔ عمرہ ادا کرنیکے لئے کوئی وقت مخصوص و معین نہیں صرف مذکورہ بالا پانچ دنوں میں جدید احرام سے عمرہ لانا مکروہ تحریمی ہے اور حج معین تاریخوں میں ادا کیا جاتا ہے۔

۳۔ ارکان حج میں ۹ ذی الحجہ کو عرفات میں دن کے وقت قیام کرنا اور ظہر و عصر کی نمازیں امام کے ساتھ اکٹھا پڑھنا، دسویں کی رات کو مزدلفہ میں ٹھہرنا اور مغرب و عشا کی نمازیں بلا شرط امام اکٹھا پڑھنا، دسویں کو منیٰ میں کنکریاں مارنا قربانی و حلق کرنا اور ۱۰، ۱۱، ۱۲ ذی الحجہ کو کسی تاریخ میں طواف زیارت کرنا ضروری ارکان ہیں۔ عمرہ میں ان ارکان میں سے ایک بھی نہیں

۴۔ حج کے ارکان کو اگر وقت مقررہ پر ادا نہ کیا جائے مثلاً ۹ ذی الحجہ کو عرفات میں قیام نہ کرے تو حج فوت ہو جاتا ہے۔ عمرہ میں اس قسم کی کوئی شرط نہیں ہے۔

۵۔ عمرہ میں طواف قدوم نہیں ہے اور نہ طواف وداع اور حج قران و تمتع میں یہ دونوں چیزیں شامل ہیں۔

۶۔ حج اگر کسی رکن کے ادا نہ کرنے سے فاسد ہو جائے تو کفارہ سے درست نہیں ہو سکتا۔ عمرہ اگر فاسد ہو جائے تو کفارہ یا قربانی سے درست ہو جاتا ہے

۷۔ حج میں پہلی رمی کے بعد جو چودھویں ذی الحجہ کو کیجاتی ہے لبیک کہنا موقوف کر دیا جاتا ہے اور عمرہ میں چونکہ رمی نہیں ہے اسلئے حجر اسود کے اول استلام کے بعد لبیک کہنا بند کر دیا جاتا ہے۔

عمرہ ادا کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ میقات[عہ] سے عمرہ کا احرام باندھے اور لبیک کہتا ہوا مکہ معظمہ کی جانب روانہ ہو۔ ہندوستان کے حجاج یلملم سے جہاز کے اندر احرام باندھتے ہیں اور جدہ میں جہاز سے اُتر کر مکہ معظمہ کو روانہ ہوتے ہیں مکہ معظمہ پہنچکر اضطباع اور رمل کے ساتھ عمرہ کا طواف کیا جاتا ہے اور پہلے استلام کے بعد

عہ میقات اور دیگر اصطلاحات حج کی تشریح خاتمہ میں ملاحظہ فرمائیے۔ مؤلف ۱۲

لبیک پڑھنا موقوف کر دیا جاتا ہے طواف کے بعد مقام ابراہیم میں اور وہاں جگہ نہ ہو تو حطیم وغیرہ میں دو رکعت نفل واجب الطواف پڑھی جاتی ہیں اسکے بعد صفا اور مروہ کے درمیان سعی کر کے حلق یا قصر کرایا جاتا ہے اور احرام کھول دیا جاتا ہے۔

عمرہ کے ارکان وافعال صرف اتنے ہی ہیں اس عمرہ کے علاوہ ہندوستان وغیرہ کے حجاج ۱۳ ار اور ۲۰ ر ذی الحجہ کے درمیان ایک عمرہ اور بھی کرتے ہیں جس کا احرام مقام تنعیم سے باندھا جاتا ہے جو مکہ معظمہ سے تین میل کے فاصلہ پر واقع ہے یہ عمرہ مستحب ہے۔

(۳) حج افراد کا بیان

اوپر بیان کیا جا چکا ہے کہ حج افراد صرف اُس حج کا نام ہے جس میں صرف حج کا احرام باندھا جائے اور عمرہ کو اُس میں شامل نہ کیا جائے اس قسم کا حج خداوند تعالیٰ نے اُن لوگوں کے لئے مقرر کیا ہے جو حدود حرم یا میقات کے اندر رہتے ہیں اس لئے کہ ان لوگوں کو حج کے مہینوں میں حج کے ساتھ عمرہ کرنا مکروہ ہے اسی طرح اُن لوگوں کو بھی حج افراد ہی کرنا چاہئے جو حج کے مہینوں سے پہلے مکہ معظمہ میں پہنچکر اقامت اختیار کرلیں اُن کو چاہئے کہ وہ میقات سے صرف

عمرہ کا احرام باندھیں اور مکہ معظمۃ پہنچ کر افعال عمرہ بجالائیں اور پھر احرام کھول کر اُس وقت تک حلال رہیں جبتک کہ حج کے احرام کا وقت نہ آجائے حج افراد کے ارکان وافعال تقریبًا وہی ہیں جو حج قران وتمتع کے ہیں البتہ بعض افعال میں فرق ہی جن کی تشریح حج کے ارکان وافعال اور ترکیب حج کے عنوان میں کی جائیگی۔

(۴) حج قران کا بیان

حج قران اُس حج کو کہتے ہیں جس میں حج اور عمرہ کا اکٹھا احرام حج کے مہینوں میں باندھا جائے اور جبتک حج کے ارکان وافعال سے فراغت نہ ہوجائے احرام کو نہ کھولا جائے۔

قران جیساکہ اوپر بیان کیا جاچکا ہے فقہاء حنفیہ کے نزدیک افراد اور تمتع دونوں سے افضل ہے اور اسکی فضیلت کی دو وجہ ہیں۔ ایک عقلی اور دوسری نقلی عقلی وجہ یہ ہی کہ قران میں عمرہ اور حج ایک ہی احرام سے ادا کیا جاتا ہی اور جبتک حج ادا نہیں کرلیا جاتا حج کرنے والا احرام کی پابندیوں میں جکڑا رہتا ہی یہ پابندیاں بعض اوقات اذیت کا موجب بھی ہوجاتی ہیں اور احرام کے وقت سے حج کے تمام ارکان وافعال ادا کرلینے تک انسان اپنے آپ کو مقید پاتا ہی چونکہ

اس میں دیگر اقسام حج سے زیادہ پابندی اور ریاضت ہوتی ہے اور انسان عرصہ دراز تک اُن اشیاء سے اپنے آپ کو بچاتا ہے جو اُسکے لئے حلال تھیں اسلئے اسکی فضیلت بھی زیادہ ہے۔ نقلی دلیل یہ حدیث ہے

عن عمرؓ قال سمعت رسول اللّٰہ صلعم یقول وھو بالعقیق اتانی اللیلۃ آت من ربی فقال صل فی ھذا الوادی المبارک وقل عمرۃ فی حجۃ۔ (بخاری)	حضرت عمرؓ فرماتے ہیں کہ وادی عقیق میں میں نے رسول اللہ صلعم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ "آج رات کو میرے رب کی طرف سے ایک آنے والا آیا اور کہا کہ اس مبارک وادی میں نماز پڑھ اور کہہ عمرہ اور حج (دونوں کا میں نے) احرام باندھا"

اسی حدیث کے دوسرے الفاظ یہ ہیں

اتانی آت من ربی وانا بالعقیق فقال یا آل محمد اھلی بحجۃ وعمرۃ معًا۔	ایک آنے والا میرے پاس آیا میرے رب کی جانب سے (یعنی فرشتہ) جب کہ میں عقیق میں تھا اور اُس نے کہا "اے آل محمد تم حج اور عمرہ کا احرام ساتھ باندھو"

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آنحضرت صلعم نے بھی حج قران کا احرام باندھا تھا

اور حج قران ہی ادا فرمایا تھا۔
حج قران اور حج تمتع کے ارکان و افعال تقریبًا یکساں ہیں البتہ اتنا فرق ہے کہ حج تمتع میں عمرہ ادا کرکے احرام کھول دیا جاتا ہے اور ایام حج میں دوبارہ احرام باندھ کر حج ادا کیا جاتا ہے اور قران میں آخر وقت تک احرام بندھا رہتا ہے اور جبتک حج کے تمام ارکان و افعال ادا نہیں کرلئے جاتے احرام کھولنا ممنوع ہے حج قران کے افعال و ارکان اور ترکیب کا ذکر آئندہ تفصیل سے کیا جائیگا۔

(۵) حج تمتع

حج تمتع جیسا کہ ذکر کیا گیا ہے اُس حج کو کہتے ہیں جسمیں حج کے مہینوں کے اندر اول عمرہ کا احرام باندھ کر عمرہ ادا کیا جائے اور عمرہ کے بعد حلال ہوجائے اور پھر ایام حج میں دوبارہ حج کا احرام باندھ کر حج ادا کرے۔
قران اگرچہ حج افراد اور تمتع دونوں سے افضل ہے لیکن ہندوستان وغیرہ کے مسلمان اکثر حج تمتع ہی کو ادا کرتے ہیں اس لئے کہ حج کی اس قسم میں عمرہ کے بعد احرام ختم ہو جاتا ہے اور حلال ہوکر انسان کو ذرا راحت ملجاتی ہے اور پھر وہ اطمینان سے اُن ایام کو بسر کرتا ہے جو ایام حج تک اُسکو گذارنا پڑتے ہیں وہ خواہ ان ایام میں مکہ معظمہ کے اندر رہے یا مدینہ منورہ جاکر زیارات سے فارغ ہوآئے۔

(۳)

ارکان حج

جس طرح نماز میں مختلف قسم کے ارکان و افعال ہیں یعنی بعض فرض بعض واجب اور بعض سنت۔ اسی طرح حج میں بھی مختلف قسم کے ارکان و افعال ہیں جنکا ملحوظ رکھنا ہر ایک حاج کے لئے ضروری ہے۔

قبل اسکے کہ ہم ارکان حج کو تفصیل سے بیان کریں یہ بتلا دینا ضروری سمجھتے ہیں کہ فرض۔ واجب۔ سنت اور مستحب وغیرہ کس کو کہتے ہیں اور انمیں سے ہر ایک کا حکم کیا ہے

۱۔ **فرض** وہ ہی جو نص قطعی اور دلیل یقینی سے ثابت ہو۔ جو چیز کسی عبادت میں فرض ہوگی اُسکا مطلب یہ ہوگا کہ اُسکا ادا کرنا ضروری ہی اور اُسکے بلا وجہ یا بلا عذر ترک سے وہ عبادت باطل ہوجائیگی مثلاً نماز میں رکوع فرض ہے اور حج میں عرفات کے اندر قیام۔ اگر یہ دونوں باتیں ترک ہوجائیں تو نماز اور حج باطل ہوجائیگا اور دوبارہ ادا کرنا پڑیگا۔

۲۔ **واجب** وہ ہی جو دلیل ظنی سے ثابت ہو۔ کسی عبادت میں کسی چیز کے واجب ہونیکا یہ مطلب ہی کہ اُسکا کرنا بھی ضروری ہی جیسی نماز میں الحمد پڑھنا اور حج میں صفا و مروہ کے درمیان سعی کرنا۔ یہ دونوں چیزیں واجب ہیں

نماز میں ترک واجب سے سجدہ سہو واجب ہو جاتا ہے اور حج میں ترک واجب سے قربانی یا صدقہ واجب ہوتا ہے اور اُن کے ادا کرنے سے نماز اور حج درست ہو جاتے ہیں اصطلاح شرع میں اس چیز کو کفارہ یا جزا کہتے ہیں۔

۳۔ سنت۔ سنت کی دو قسم ہیں ایک مؤکدہ یعنی وہ عمل جس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بطور عبادت ہمیشہ کیا ہو مگر کبھی اُس کو ترک بھی کر دیا ہو یا اُس کو عمل میں لانے کی صحابہ کو آپ نے ہمیشہ تاکید فرمائی ہو جیسے نماز ظہر میں فرض سے پہلے چار سنتیں پڑھنا اور حج میں نویں ذی الحجہ کی رات کو مزدلفہ میں رہنا۔ سنت کے ترک سے جزا لازم نہیں آتی البتہ ترک سنت قابل ملامت اور بُرا ہے۔ دوسری سنت غیر مؤکدہ جس کو مستحب کہتے ہیں۔

۴۔ مستحب۔ مستحب وہ عمل ہے جس کو رسول اللہ صلعم نے بطور عادت ہمیشہ اور بطریق عبادت کبھی کبھی کیا ہو۔ عمل مستحب کے عامل کو ثواب ملتا ہے مگر سنت سے کم اور تارک پر نہ تو کسی قسم کا گناہ ہے اور نہ جزا۔

۵۔ مباح وہ عمل ہے جس کا کرنا نہ کرنا دونوں برابر ہوں یعنی اُس کے کرنے سے نہ تو ثواب ملے اور نہ ترک سے کوئی بُرائی ہو۔

۶۔ حرام وہ چیز ہے جسکی حرمت نص قطعی اور دلیل یقینی سے ثابت ہو اور حرام کا

ارتکاب موجب گناہ و عذاب ہے اور اُنکا مباح سمجھنے والا کافر۔
۷۔ مکروہ۔ مکروہ کی دو قسمیں ہیں۔ ایک مکروہ تحریمی یعنی وہ فعل جسکی حرمت دلیل ظنی سے ثابت ہوتی ہو اسکا ارتکاب موجب گناہ و عذاب ہے دوسرا مکروہ تنزیہی یعنی وہ فعل جس سے اجتناب بہتر و موجب ثواب ہے اور نہ بچنا موجب گناہ نہیں۔
۸۔ مفسد۔ یعنی وہ عمل جس سے کسی شرعی امر کو نقصان پہنچتا ہو اس قسم کا عمل قصداً موجب گناہ و عذاب ہے اور امر شرعی کو باطل کر دیتا ہے۔

(۱) حج کے فرائض

حج میں پانچ باتیں فرض ہیں جن میں سے تین فرض رکن حج ہیں اور دو فرض صحت حج کی شرط ضروری جن کی تفصیل یہ ہے۔
۱۔ احرام۔ یعنی دل میں حج کی نیت کرکے لبیک کہنا۔ احرام حج کی شرط بھی ہے اور رکن بھی شرط اس اعتبار سے کہ جس طرح قبل از نماز وضو درست ہے اسی طرح احرام بھی قبل از اشہر حج باندھا جا سکتا ہے اور رکن اس حیثیت سے کہ اگر کسی کا حج فوت ہو جائے تو اُسکو احرام پر قائم رہنا درست نہیں۔
۲۔ وقوف عرفات۔ یعنی ذی الحجہ کی نویں تاریخ میں آفتاب ڈھلنے کے بعد سے

لیکر غروب آفتاب تک عرفات میں قیام کرنا۔ یہ قیام اس سارے وقت میں ضروری نہیں ہے خواہ دو چار منٹ ٹھہرے خواہ دو چار گھنٹہ اور خواہ اس سارے وقت میں ٹھہرا رہے غرض اس مقررہ وقت کے اندر عرفات کے اندر قیام ضروری ہے خواہ وہ کتنا ہی مختصر کیوں نہ ہو۔

۳۔ طواف زیارت کا اکثر حصہ ادا کرنا یعنی کم از کم طواف کے چار پھیرے کرنا۔ یہ طواف عموماً دسویں ذی الحجہ کو حلق یا قصر کے بعد کیا جاتا ہے اور ۱۱و۱۲ ذی الحجہ کو بھی کیا جا سکتا ہے۔

۴۔ ان ارکان کو ترتیب سے ادا کرنا یعنی پہلے احرام باندھنا اس کے بعد عرفات میں قیام کرنا اور پھر طواف زیارت کرنا۔ اگر یہ ترتیب باقی نہ رہیگی اور ان ارکان میں تقدیم و تاخیر ہو جائیگی تو حج فاسد ہو جائیگا۔

۵۔ ہر فرض کو اُسکے معین و مخصوص مکان یا جگہ میں اور اُس مخصوص وقت میں ادا کرنا جو شریعت نے اُسکے لئے مقرر کیا ہے یعنی وقوف کو عرفات میں اور طواف کو مسجد حرام یا کعبۂ مکرمہ کے گرد ادا کرنا اور وقوف کا نویں ذی الحجہ کی ظہر کے وقت سے غروب آفتاب تک کرنا اور طواف کو اسکے بعد۔

واضح ہو کہ مذکورہ بالا فرائض حج میں سے اگر کوئی فرض ترک ہو جائیگا تو حج

باطل ہو جائیگا اور کسی طرح حج درست نہ ہوگا نہ کفارہ سے اور نہ جزا سے۔
مذکورہ بالا تینوں فرائض حج کے متعلق بھی مخصوص مسائل ہیں جن کو ہم اسی موقع پر بیان کر دینا ضروری سمجھتے ہیں تاکہ ناظرین کو مسائل کی تلاش میں دقت نہ اُٹھانی پڑے۔

احرام کے مسائل

احرام جیسا کہ اوپر بیان کیا جا چکا ہے حج کے لئے شرط بھی ہے اور رکن حج بھی اسلئے اسکے متعلقہ مسائل کو ذہن نشین رکھنا چاہیے ورنہ حج میں فساد کا اندیشہ ہے۔
احرام کے لغوی معنی "حرمت میں داخل ہونا" ہیں یعنی کسی قابل عظمت شے کی بیحرمتی نہ کرنا اور اصطلاح شرع میں احرام "حرماتِ مخصوصہ میں نیت کے ساتھ داخل ہونے" کو کہتے ہیں۔

میقات کا بیان واضح ہو کہ خالق بزرگ و برتر نے کعبۂ معظمہ کو خاص عظمت و بزرگی عطا فرمائی ہے یہاں تک کہ اُسکو بارگاہ قدس قرار دیا گیا ہے مسجد حرام کو اُس کا جلو خانہ بنایا ہے شہر مکہ کو مسجد حرام کا احاطہ قرار دیا گیا ہے حرم کو شہر کا پیش گاہ ٹھہرایا ہے اور مواقیت کو حرم کا مجرا گاہ بنا کر وہاں سے احرام باندھنے کو واجب قرار دیا ہے اس لئے جو لوگ مکہ معظمہ کا قصد کریں خواہ بغرض تجارت و سیاحت

یا ہجرت خواہ بہ نیت عمرہ و حج اُن پر میقات سے احرام باندھکر آگے بڑھنا واجب ہی اور بغیر احرام کے جانا ممنوع۔

مواقیت جمع ہی میقات کی اور میقات اصطلاح شرع میں اُس معین جگہ کو کہتے ہیں جہاں سے احرام باندھ کر مکہ معظمہ کی جانب قصد کیا جاتا ہی اور وہ مقامات مختلف ممالک کے لئے مختلف ہیں جیسا کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا ہے

عن ابن عمرؓ قال قال رسول اللہ صلعم یھل اھل المدینۃ من ذی الحلیفۃ واھل الشام من الجحفۃ واھل نجد من قرن ویھل اھل الیمن من یلملم (متفق)	جناب ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلعم نے فرمایا ہی کہ "مدینہ والے ذی الحلیفہ سے احرام باندھیں، شام والے جحفہ سے نجد والے قرن سے اور یمن والے یلملم سے"

آفاقی کے لئے یعنی اُس شخص کے لئے جو میقات سے باہر کا رہنے والا ہو جیسے مدنی عراقی۔ شامی۔ مصری۔ چینی۔ ہندوستانی۔ پانچ مقامات میقات ہیں جنکی تشریح ذیل میں کی جاتی ہے۔

۱۔ ذوالحلیفہ۔ جو لوگ مدینہ منورہ یا مدینہ کے قرب جوار سے آئیں نیز وہ لوگ جو حجاز کے باہر سے مدینہ منورہ ہو کر آئیں اُنکا میقات ذوالحلیفہ ہی وہاں سے اُن کو احرام باندھنا چاہیئے۔ ذوالحلیفہ ایک مقام ہی جو مدینہ سے چھ کوس پر واقع ہی اور

مکہ معظمہ سے دس منزل کا فاصلہ رکھتا ہے مکہ معظمہ کے جتنے میقات ہیں یہ اُن میں سب سے دور ہے۔

۲۔ ذاتِ عرق۔ عرق بکسر عین و سکون را ہے۔ یہ میقات مکہ معظمہ سے دو منزل کے فاصلہ پر مشرقی جانب واقع ہے اور عراق والوں کا میقات ہے نیز جو لوگ مشرقی جانب سے مکہ معظمہ آئیں اُن کا میقات بھی یہی ہے مذکورہ بالا بخاری کی حدیث میں اس میقات کا ذکر نہیں ہے لیکن مسلم نے جابرؓ سے جو روایت بیان کی ہے اس میں اس میقات کا ذکر پایا جاتا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ ذات عرق ایک چھوٹی سی پہاڑی ہے جانب مشرق مکہ معظمہ کی راہ میں اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ وہ ایک جنگل ہے

۳۔ جحفہ (جیم کا پیش اور ح ساکن) یہ مقام مکہ معظمہ سے تین منزل کے فاصلہ پر رابغ کے قریب واقع ہے پہلے یہاں ایک گاؤں تھا جو مکہ کے شمال و مغرب میں شام کے راستہ پر آباد تھا اب اسکا کوئی نشان باقی نہیں رہا اور عموماً رابغ یا اس سے احرام باندھا جاتا ہے اور اسی کو میقات قرار دیا گیا ہے مصر اور شام اور بربر وغیرہ کے حجاج نیز وہ لوگ جو اس سمت سے مکہ معظمہ جائیں یہیں سے احرام باندھتے ہیں اور ان کا میقات یہی ہے۔

۴۔ قرن (قاف کا زبر را ساکن) یہ مقام مکہ سے دو منزل کے فاصلہ پر ہے

عرفات سے نظر آتا ہے اہل نجد اور جو لوگ اس راہ سے مکہ معظمہ کو آئیں اس جگہ سے احرام باندھیں۔

۵ یلملم۔ کامران اور جدہ کے درمیان سمندر کے مشرقی کنارہ پر ایک پہاڑی ہے جو سمندر کے اندر جہاز سے دوربین کے ذریعہ دکھائی دیتی ہے یہ پہاڑی بھی جسکے دامن میں موضع سعدیہ آباد ہے مکہ معظمہ سے دو منزل کے فاصلہ پر ہے یہاں سے یمن۔ ہندوستان۔ لنکا۔ چین۔ جاوا وغیرہ کے لوگ احرام باندھتے ہیں۔

غرض یہ پانچوں مقامات اُن حجاج یا مسافر و سیاح وغیرہ کے لئے میقات ہیں جو اُس طرف سے مکہ معظمہ جائیں خواہ وہ مذکورہ ممالک کے باشندے ہوں یا کسی اور ملک کے۔

مذکورہ بالا پانچوں مقامات اُن لوگوں کے مواقیت ہیں جو مواقیت سے باہر کے رہنے والے ہوں یہ لوگ جب اِن مقامات سے مکہ معظمہ جاتے ہوئے گذریں یا ان کے محاذی کسی راہ سے آگے بڑھیں تو اُن پر واجب ہے کہ وہ احرام باندھ کر آگے بڑھیں اگر کسی نے ان مقامات پر پہنچنے سے پہلے احرام باندھ لیا تب بھی جائز ہے بلکہ بہتر و افضل ہے اور جو شخص کسی ایسی راہ سے مکہ معظمہ جائے جس میں دو میقات آگے پیچھے پڑتے ہوں تو اسکے لئے بہتر و افضل تو

یہ ہے کہ وہ پہلے میقات سے احرام باندھے اور اگر اُس نے دوسرے میقات سے احرام باندھا تب بھی جائز ہے۔

اور اگر کوئی شخص ایسی راہ سے مکہ معظمہ جائے جسمیں کوئی میقات نہ پڑتا ہو اور نہ کسی میقات کی محاذات کا اُسکو صحیح علم ہو تو اُسکو چاہئے کہ جب مکہ معظمہ دو منزل رہ جائے وہاں سے وہ احرام باندھ لے۔

اب رہے وہ لوگ جو مواقیت میں یا اُنکے اندر رہتے ہیں اگر وہ حج یا عمرہ کے ارادہ سے مکہ معظمہ جائیں تو اُنکے لئے احرام باندھنے کی جگہ یا میقات حِل ہے حِل (ح کے زیر اور لام مشدّد سے) اُس جگہ کو کہتے ہیں جو مذکورہ بالا مواقیت اور حدِ حرم[۵] کے درمیان واقع ہو اور اگر یہ لوگ حج و عمرہ کے ارادہ سے نہ جائیں کسی اور کام سے مکہ معظمہ کو جائیں تو اُن کو احرام باندھنے کی ضرورت نہیں ہے خاص باشندگان مکہ معظمہ اور حرم کے اندر رہنے والوں کا میقات حج کیلئے حرم ہی اور اُن کو اختیار ہے وہ خواہ اپنے گھروں سے احرام باندھیں یا حرم کے اندر کسی اور جگہ سے لیکن بہتر یہ ہے کہ وہ مسجد مکہ سے حج کا احرام باندھیں نیز اُن لوگوں کے لئے بھی یہی حکم ہے جو مکہ میں اقامت اختیار کر کے عمرہ کے احرام سے حلال

---

[۵] حدود حرم کا بیان خاتمہ کے اندر اصطلاحات حج میں دیکھو ۱۲ مؤلف

ہو گئے ہوں اُن کو چاہیئے کہ وہ ایام حج میں حج کا احرام حرم کے اندر کسی جگہ سے باندھ لیں۔
باشندگانِ مکہ اور ساکنان و اقامت گزینان حرم کے لئے یہ حکم صرف حج کے احرام کے لئے ہیں اگر وہ عمرہ کا احرام باندھنا چاہیں تو اُنکو حِل سے احرام باندھنا چاہیئے اور بہتر یہ ہے کہ عمرہ کا احرام مقام تنعیم سے باندھا جائے۔ تنعیم ایک مقام ہے جو مکہ معظمہ سے تین کوس کے فاصلہ پر واقع ہے۔
غرض آفاقی کے لئے وہ خواہ کسی ارادہ اور کسی نیت سے مکہ معظمہ جائے اور غیر آفاقی کے لئے اگر وہ حج و عمرہ کی نیت سے جائے مواقیت مذکورہ بالا سے احرام باندھنا فرض ہے اور بغیر احرام کے آگے بڑھنا ممنوع۔

فرائض احرام احرام میں دو باتیں فرض ہیں یعنی

۱۔ عبادتِ حج و عمرہ کی نیت دل میں کرنا۔ اگر صرف عمرہ کی عبادت مقصود ہے تو عمرہ کی نیت کرنا اور حج قرآن یا حج افراد مقصود ہو تو اُنکی نیت کرنا۔
۲۔ نیت حج و عمرہ کے بعد کوئی ایسا جملہ زبان سے کہنا جس سے خداوند بزرگ و برتر کی عظمت ظاہر ہوتی ہو جیسے تلبیہ یعنی لبیک کہنا اور لبیک یہ ہے
لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ حاضر ہوں میں تیری خدمت میں خداوندا تیرے

لاشریک لک لبیک ان الحمد والنعمۃ لک والملک لاشریک لک — حکم کی بجا آوری میں بار بار حاضر ہوں کوئی تیرا شریک نہیں حاضر ہوں تیرے حضور میں بیشک تمام تعریفیں اور ساری نعمتیں تیرے واسطے ہیں بادشاہی تیرے ہی لئے مخصوص ہے کوئی تیرا شریک نہیں۔

واجبات احرام احرام میں دو باتیں واجب ہیں

۱۔ میقات۔ یعنی احرام کی مقررہ جگہ سے احرام باندھنا۔ اگر کوئی شخص میقات سے پہلے احرام باندھ لے تب بھی جائز بلکہ افضل ہے لیکن میقات کی جگہ سے ایک قدم آگے بڑھنا حرام ہے۔

۲۔ ممنوعات احرام سے بچنا اور کامل اجتناب اختیار کرنا۔

مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اس موقع پر ممنوعات احرام کو بھی بتا دیا جائے تاکہ حجاج اُن کو پیش نظر رکھیں اور اُن سے بچنے کی پوری کوشش کریں۔

جاننا چاہیے کہ احرام میں حسب ذیل امور ممنوع ہیں:

۱۔ **رفث**۔ رفث کے معنے ہیں جماع کرنا یا عورتوں کے سامنے مردوں کا اور مردوں کے سامنے عورتوں کا اشارۃً یا صراحۃً جماع کا ذکر کرنا یا ایک کا دوسرے کو رغبت و خواہش سے ہاتھ لگانا یا آنکھوں سے دیکھنا یا مذاق و تفریح کرنا۔

۲۔ فسق و فجور یا کسی گناہ کا ارتکاب کرنا۔ گناہ کا ممنوع ہونا تو ظاہر ہے لیکن احرام کی حالت میں اسکے ممنوع ہونے کی اہمیت اور بڑھ جاتی ہے۔
۳۔ کسی سے لڑنا جھگڑنا۔ یہاں لڑائی جھگڑے سے مراد دنیاوی امور میں لڑائی جھگڑا ہے لیکن اگر دینی امور میں بھی بلا ضرورت لڑے جھگڑیگا تو وہ بھی ممنوع ہو جائیگا البتہ اگر کسی مجبوری سے دینی امور میں بحث و مباحثہ اور مناقشہ کی نوبت پہنچے اور نیت بخیر ہو تو مضائقہ نہیں۔ قرآن مجید میں ہے فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوْقَ وَلَا جِدَالَ فِی الْحَجِّ اس آیت میں انہیں تینوں باتوں کا ذکر کیا گیا ہے۔
۴۔ صحرائی جانور کا خود شکار کرنا یا اس کی طرف اشارہ کر کے شکار کرنے والے کو بتانا یا شکار کو روکنا یا شکار میں کسی قسم کی اعانت کرنا تمام باتیں احرام میں ممنوع ہیں صحرائی جانور کی شرط اس لئے لگائی گئی ہے کہ دریائی جانوروں کے شکار کی احرام کی حالت میں ممانعت نہیں ہے خواہ وہ جانور ماکولات میں سے ہوں یا از قسم غیر ماکولات۔ اور شکار میں کسی قسم کی اعانت کا مطلب یہ ہے کہ حالت احرام میں نہ تو شکار کو ذبح کرنے کے لئے کسی کو چاقو وغیرہ دے نہ کوئی آلہ شکار مثل بندوق وغیرہ اور نہ شکار کو شکاری کی جانب بھگائے نہ شکار کے پر وغیرہ توڑے نہ خرید و فروخت کرے اور نہ اس کا گوشت پکائے اور کھائے قرآن مجید میں ارشاد ہے وَلَا تَقْتُلُوا

الصَّيْدَ وَاَنْتُمْ حُرُمٌ۔

مچھلی کا شکار کرنا، اونٹ، گائے، بکری وغیرہ کا ذبح کرنا محرم کے لئے جائز ہے اور بھیڑئے، کوّے، چیل، بچھو، سانپ، چوہا، کتا، بلی، گھریلو، پسو، چیچڑی، پروانہ، مکھی، چھپکلی، بھڑ، ٹیولا یعنی اُن تمام جانوروں کا جو غیر ماکول اور حملہ آوری کی خاصیت سے مختص ہوں اور تمام زہردار جانوروں کا مارنا اور قتل کرنا ممنوع نہیں البتہ جُوں کا مارنا ممنوع ہے اس لئے کہ وہ بدن کے میل سے پیدا ہوتی ہے۔

۵۔ سلا ہوا کپڑا پہننا۔ مراد سلے ہوئے کپڑے سے وہ کپڑا ہے جو مرد کے بدن کے اکثر حصہ کو ڈھانک لے اور خود بخود بدن پر ٹھہر جائے خواہ سلا ہوا ہونے کے سبب یا چپکانے کی وجہ سے یا خود وہ کپڑا ایسا بنا ہوا ہو کہ بغیر کسی سبب کے جسم پر ٹھہر جائے جیسے کرتہ، جبّہ، انگرکھا، کوٹ، اچکن، پاجامہ، بنیاین، دراز وغیرہ۔ اِن کپڑوں کو مرد حالت احرام میں استعمال نہیں کر سکتے عورتیں استعمال کر سکتی ہیں لیکن اگر مرد ان کو اس طریقہ پر استعمال کریں کہ کپڑوں کی وضع بدل جائے مثلاً جبّہ کو چادر کے طور پر یا کرتے یا پاجامہ کو کمر و شانہ پر ڈال کر تو یہ جائز ہے۔

۶۔ خوشبودار چیز سے رنگا ہوا کپڑا استعمال کرنا۔ احرام کی حالت میں کسی خوشبودار چیز سے رنگا ہوا کپڑا استعمال کرنا بھی ممنوع ہے مثلاً زعفران، کسم، ورس وغیرہ

ورس ایک خوشبودار گھاس ہے جو یمن میں پیدا ہوتی ہے جس کا نام کرکم بھی ہے رنگ اس کا زرد ہوتا ہے۔

اگر کسی خوشبودار چیز سے رنگنے کے بعد کپڑے کو دھولیا جائے کہ اسکی خوشبو اور رنگ زائل ہو جائے تو اس کپڑے کو استعمال کیا جا سکتا ہے۔

۷۔ منہ اور سر کا کسی چیز سے چھپانا یعنی کسی چیز سے خواہ وہ کپڑا ہو یا درخت کے پتے یا اور کوئی شے منہ اور سر کو اس طرح ڈھکنا کہ یہ چیزیں منہ اور سر سے لگ جائیں ممنوع ہے۔ منہ اور سر سے مراد یہاں پورا منہ اور پورا سر نہیں بلکہ سر اور منہ کے بعض حصوں کو بھی ڈھکنا ممنوع ہے عورت صرف سر کو ڈھک سکتی ہے۔

۸۔ ڈاڑھی اور سر کے بالوں کو خطمی (گل خیرو) وغیرہ سے دھونا یا گوند وغیرہ سے جمانا۔ گل خیرو میں چونکہ خوشبو ہوتی ہے اور کپڑے یا جوئیں وغیرہ اس سے مرجاتی ہیں اس لئے اس سے بال دھونے کی ممانعت ہے اور گوند سے بال جمانے میں بھی جوئیں مرجانے کا احتمال ہے البتہ بے خوشبو صابن مسور کے آٹے اور اشنان سے بالوں کو دھویا جا سکتا ہے بشرطیکہ بال ٹوٹیں اور اکھڑیں نہیں۔ اشنان ایک گھاس ہوتی ہے جو میل کو صاف کرتی ہے۔

۹۔ خوشبو استعمال کرنا۔ خوشبو خواہ جسم میں لگائے خواہ کپڑے میں اور خواہ

سونگھے ہر طرح ممنوع ہے خوشبو میں ہر ایک وہ شئے شامل ہے جس میں کسی قسم کی خوشگوار بُو ہو مثلاً پھل پھول اور بعض سبزیاں وغیرہ۔

۱۰۔ تیل استعمال کرنا خواہ بدن کو ملے سر کو لگائے یا کسی حصہ عضو کو ملے ہر طرح ممنوع ہے۔

۱۱۔ جسم کے بالوں کا خواہ وہ سر کے ہوں یا داڑھی کے یا اور کسی عضو جسم کے) منڈوانا، کتروانا، اکھاڑ ڈالنا، جلا دینا، یا کسی دوا کے ذریعہ اڑا دینا ہر طرح ممنوع ہے۔ اگر آنکھ میں پڑ بال ہو جائیں تو اُنکا نکال دینا ممنوع نہیں۔

۱۲۔ ناخنوں کا کتروانا یا خود کترنا یا چبا ڈالنا یا اور کسی طریقہ سے ناخنوں کو علیحدہ کرنا تمام طریقے ممنوع ہیں۔

۱۳۔ کسی خوشبودار چیز کو کھانا خواہ تھوڑا کھائے یا زیادہ۔

۱۴۔ بالوں میں مہندی وغیرہ لگانا جس سے بال رنگین اور خوشبودار ہو جائیں یا آپس میں چمٹ کر بندھ جائیں۔

۱۵۔ بدن کو اس طریقہ پر بے احتیاطی سے کھجلانا کہ جسم کے کسی حصہ کا کوئی بال ٹوٹ جائے یا جوں مر جائے یا جوں گر جائے۔

۱۶۔ حرم محترم کے کسی درخت یا گھاس وغیرہ کو کاٹنا یا اکھاڑنا یا کسی جانور کو حرم میں

چرانا بھی ممنوع ہے البتہ اذخر اور سنا کو کاٹنا اُکھاڑنا ممنوع نہیں۔

ان باتوں کے علاوہ احرام کی حالت میں اور کوئی بات ممنوع نہیں ہے محرم اس طریقہ پر کہ بدن کو نہ ملے نہا سکتا ہے سایہ دار درخت یا اور کسی چیز کے نیچے بشرطیکہ وہ اُس کے سر اور چہرہ کو نہ لگے آرام لے سکتا ہے کمر میں ہمیانی باندھ سکتا ہے۔ ہتیاروں کو اپنے پاس رکھ سکتا اور جسم کے کسی حصہ میں باندھ سکتا ہے اور انگوٹھی پہننا بے خوشبو کا سرمہ لگانا' ختنہ کرانا' فصد لینا' پچھنے لگوانا بشرطیکہ بال نہ اُکھڑیں' دانت کا نکلوانا یا اُکھڑوانا' اور نکاح کرنا یہ باتیں اسکو جائز ہیں

مذکورہ بالا ممنوعاتِ احرام میں سے اگر کوئی بات کسی محرم سے وقوع میں آجائے خواہ دانستہ یا نادانستہ یا اور کسی طریقہ پر تو اُسکو کفارہ دینا پڑیگا جس کا ذکر جنایات کے عنوان سے آگے لکھا جائیگا۔

سُنن احرام احرام میں حسب ذیل امور مسنون ہیں

۱۔ حج کا احرام حج کے مہینوں یعنی شوال۔ ذیقعدہ اور عشرہ ذی الحجہ میں باندھنا۔

۲۔ اپنے شہر یا راستہ کے میقات سے احرام باندھنا۔

۳۔ احرام سے پہلے غسل کرنا۔ اگر غسل ممکن نہ ہو تو وضو بھی جائز ہے۔

حیض و نفاس والی عورت اور نا بالغ بچوں کے لئے بھی غسل مسنون ہے اس غسل کے لئے تیمم کی شرع نے اجازت نہیں دی البتہ وضو کیا جا سکتا ہے یہ غسل نظافت وصفائی کے لئے ہے طہارت کے لئے نہیں۔
۴۔ ایک تہبند اور ایک چادر احرام کے لئے یہی دو کپڑے مسنون ہیں۔
۵۔ احرام باندھتے کے وقت خوشبو جسم یا کپڑے پر لگانا لیکن یہ خوشبو ایسی ہو یا ایسے طریقہ پر لگائی جائے کہ کپڑے پر اُس کا نشان نہ پڑے۔
۶۔ غسل یا وضو کے بعد احرام کے کپڑوں کو پہن کر دو رکعت نماز سنت بہ نیت واجب پڑھنا بشرطیکہ وقت مکروہ نہ ہو
۷۔ احرام کے بعد ایک مرتبہ لبیک کہنا فرض ہے اور ایک بار سے زیادہ کہنا سنت اور جس طرح نماز میں ہر رکن کے انتقال کے وقت تکبیر کہنا مسنون ہے اسی طرح حج میں ہر نئی حالت کے بعد تلبیہ یعنی لبیک کہنا مسنون ہے مثلاً نماز پڑھنے کے بعد صبح اور شام کو اور بلند و پست مقامات میں اُترتے چڑھتے وقت اور کسی سے ملاقات کے وقت وغیرہ وغیرہ۔
۸۔ مرد کو تلبیہ بلند آواز سے کہنا اور عورت کو آہستہ بلند آواز سے اتنی بلند آواز مراد ہے کہ اُس سے تکلیف یا اذیت نہ ہو۔

۹۔ تلبیہ کی اتنی عبارت جتنی کہ اوپر لکھی گئی ہے کہنا مسنون ہے اس سے کم نہ کہے البتہ زیادہ کہنے کا اختیار ہے۔

احرام کے مستحبات حسب ذیل باتیں احرام میں مستحب ہیں

۱۔ ایک وقت میں تین بار لبیک کہنا اور لبیک کے بعد آنحضرت صلعم پر درود بھیجنا

۲۔ احرام کے غسل سے پہلے حجامت بنوانا، زیر ناف بال لینا، ناخن ترشوانا اور غسل میں احرام کی نیت کرنا۔

۳۔ احرام کے تہ بند اور چادر کا نیا یا دُھلا ہوا ہونا۔

۴۔ احرام کی نیت دل اور زبان دونوں سے کرنا۔

۵۔ میقات سے پیشتر احرام باندھنا۔

احرام کے متفرق مسائل احرام کی حالت میں حسب ذیل باتیں جائز ہیں۔

۱۔ پاکی کے ارادہ سے کپڑا دھونا

۲۔ آئینہ دیکھنا۔ مسواک کرنا۔ ٹوٹے ہوئے ناخن کو کاٹ ڈالنا۔

۳۔ کسی چوٹ یا شکستہ عضو یا پھنسی پھوڑے پر پٹی یا ٹکٹکی باندھنا اس طرح کہ بال نہ ٹوٹیں۔

۴۔ سر کے نیچے تکیہ رکھنا۔

۵۔ ایسا جوتا پہننا جس سے پاؤں کی پشت نہ چھپے جیسے سلیپر، چپل یا کھڑاؤں وغیرہ
۶۔ گھی۔ روغن زیت۔ چربی۔ تل کا تیل یا کوئی ایسا تیل جس میں خوشبو نہ ہو کھانا زخم وغیرہ پر لگانا۔
۷۔ پان کھانا بشرطیکہ اُس میں خوشبو دار تمباکو۔ کتھ۔ الائچی یا لونگ وغیرہ نہ ہو

عرفات کے مسائل

حج کا دوسرا فرض وقوف عرفات ہے جسکے ضروری مسائل ذیل میں درج کئے جاتے ہیں
۱۔ نویں تاریخ کو طلوع آفتاب کے بعد عرفات جائے اور وہاں ٹھہرے وقوف عرفات میں صرف عرفات کے اندر پہنچ جانا فرض ہے وقوف کی نیت کرنا یا کھڑا رہنا یا وہاں بیٹھنا ضروری نہیں۔
۲۔ وقوف عرفات کے لئے اسلام، احرام اور میدان عرفات ہونا ضروری شرطیں ہیں
۳۔ نویں ذی الحجہ کو زوال کے بعد سے غروب آفتاب تک عرفات میں ٹھہرنا واجب ہے اگر اس سے کم ٹھہرا تو رکن فرض ادا ہو جائیگا لیکن ترکِ واجب کا کفارہ اُس کو دینا پڑیگا جس کا ذکر جنایات میں کیا جائیگا
۴۔ عرفات میں صرف پہنچ جانا یا کم از کم ایک ساعت ٹھہرنا ضروری ہے خواہ یہ قیام ہوش و بیداری کی حالت میں ہو یا بیہوشی و نیند میں اور قصداً ہو یا بلا ارادہ ہو

یا جبراً۔

۵۔ عرفات میں داخل ہوکر خاص میدان عرفات میں ٹھہرنا بطن عرنہ عرفات میں داخل نہیں ہے۔

۶۔ عرفات پہنچ کر دن ڈھلے غسل کرنا سنت مؤکدہ ہے۔ اگر غسل ممکن نہ ہو تو وضو کرلینا چاہیے پھر فوراً مسجد نمرہ میں جانا اور امام کے ساتھ ظہر وعصر کی نمازیں ترتیب یعنی پہلے ظہر کی پھر عصر کی ایک اذان اور دو اقامتوں سے پڑھنا مسنون ہے

۷۔ عرفات کے اندر ٹھہرنے کا وقت نویں ذی الحجہ کو زوال کے بعد سے غروب آفتاب تک ہے اس مخصوص ومعین وقت کے اندر خواہ ایک ساعت ٹھہرے یا پورے وقت اور یا ٹھہرے نہیں صرف نکل جائے حج کا فرض رکن ادا ہوجائیگا

۸۔ مسجد نمرہ میں نماز کے بعد امام جبل رحمت پر جاکر خطبہ پڑھتا ہے جس میں حج کے مسائل ہوتے ہیں اس خطبہ کا سننا مسنون ہے یہ خطبہ بالکل جمعہ کے خطبہ کی طرح ہوتا ہے یعنی خطبہ شروع کرنے سے پہلے امام کے سامنے اذان بھی دیجاتی ہے اور دونوں خطبوں کے درمیان امام تھوڑی دیر بیٹھتا بھی ہے۔

طواف کے مسائل

حج کا تیسرا رکن یا فرض طواف ہے جسکے ضروری مسائل یہ ہیں۔

طواف کی اقسام خانہ کعبہ کے گرد ایک چکر لگانے کو شوط یا پھیرا کہتے ہیں اور سات پھیروں، چکروں یا شوط کا نام طواف ہے۔

طواف کی متعدد قسمیں ہیں جن کی تفصیل ہم ذیل میں درج کرتے ہیں۔

۱۔ **طوافِ عمرہ**۔ جو لوگ اپنے میقات سے عمرہ کی نیت باندھ کر آئیں اور مکہ معظمہ میں داخل ہوں اُن پر خانہ کعبہ کا طواف فرض ہے آفاقی لوگ صرف عمرہ کا طواف اُس وقت باندھتے ہیں جبکہ وہ اشہر حج سے پہلے آئیں البتہ حج تمتع میں اشہر حج کے اندر عمرہ کا احرام باندھا جاتا ہے اور طواف وغیرہ سے فراغت کرکے احرام کھول دیا جاتا ہے آفاقی لوگ ایک اور عمرہ ۱۴ از ۲۰ ذی الحجہ کے درمیان کرتے ہیں جس کا احرام تنعیم سے باندھا جاتا ہے یہ عمرہ اگرچہ ضروری نہیں ہے لیکن اسکا ثواب بہت زیادہ ہے عمرہ کے تمام ارکان میں طواف فرض ہے۔

۲۔ **طواف قدوم**۔ یہ طواف مکہ مکرمہ میں داخلہ کا طواف ہے جس کا وقت مکہ مکرمہ میں داخل ہونے سے وقوف عرفات تک ہے یعنی مکہ معظمہ میں داخل ہونے کے بعد اگر وقوف عرفات کے وقت تک ادا کر لیا تو بہتر ہے ورنہ وقوف عرفات کے بعد اس کی ضرورت نہیں اور نہ وقوف عرفات کے بعد ادا کرنا چاہیئے۔ یہ طواف آفاقی قارن اور مفرد حج کرنے والوں پر سنت ہے اور عمرہ کرنے والے

متمتع اور نیز مکہ میں رہنے والوں پر سنت نہیں۔
۳۔ **طواف زیارت**۔ حج کا اصل طواف ہی جو ہر ایک قسم کے حج کے حاج کو ادا کرنا ضروری ہی حج کی نیت باندھنے کے بعد یہ طواف فرض ہو جاتا ہی اس کے ادا کرنے کا وقت ۱۰ ذی الحجہ کی صبح صادق سے ۱۲ ذی الحجہ کی غروب آفتاب تک ہی۔
۴۔ **طواف وداع**۔ حج سے فراغت کے بعد جب مکہ معظمہ سے وطن کو واپس جانے لگو یا مدینہ منورہ جانا ہو اور وہاں سے دوبارہ مکہ آنے کا ارادہ نہ ہو یا کسی ایسے مقام کو جانا ہو جہاں سے پلٹ کر مکہ معظمہ کی طرف آنا نہ ہو سکے تو طواف وداع کرکے مکہ سے روانہ ہونا چاہیئے۔ یہ طواف سوائے مکہ والوں کے سب پر واجب ہی۔ حائضہ عورت کو یہ طواف معاف ہی اگر کوئی شخص اس طواف کو بھول جائے اور مکہ معظمہ سے رخصت ہو جائے تو میقات کے اندر اندر یاد آجانے سے اُس پر فرض ہی کہ وہ واپس آکر طواف کرے۔
۵۔ **طواف نذر**۔ اگر کسی شخص نے کسی مقصد کے حاصل ہو جانے پر طواف کی نذر مانی ہو تو حصول مقصد کے بعد طواف واجب ہو جاتا ہی اور اُس کا ادا کرنا ضروری ہی حسب قاعدہ مکہ معظمہ جاکر طواف کرے۔
۶۔ **نفل طواف**۔ عمرہ اور حج کے طواف کے علاوہ اور جسقدر طواف قیام

مکہ معظمہ میں کیے جائیں وہ سب نفلی طواف ہیں۔ نفل طواف شروع کر دیئے جانے کے بعد واجب ہو جاتا ہے نفل طواف میں رمل و اضطباع مسنون نہیں ہے اور نہ اُس کے بعد سعی کی جاتی ہے۔

۷۔ **طواف تحیۃ المسجد** جس طرح نماز تحیۃ المسجد ہے کہ جب وضو کر کے مسجد میں داخل ہو تو دو رکعت نماز نفل ادا کرے اسی طرح طواف تحیۃ المسجد بھی ہے جو مسجد حرام میں داخل ہونے پر کیا جاتا ہے۔

واضح ہو کہ عبادتِ حج میں نفل طواف ہی ایک ایسی چیز ہے جس کو انسان آسانی کے ساتھ ہر وقت ادا کر سکتا ہے اس لئے بہتر یہ ہے کہ وہ لوگ جو حجاز سے دور دراز فاصلہ پر رہتے ہیں مکہ معظمہ کے قیام کے زمانہ میں طوافِ نفل زیادہ کریں۔

طواف کی شرطیں صحتِ طواف کے لئے چند باتیں شرط ہیں اور وہ یہ ہیں۔

۱۔ **طواف** کرنے والے کا مسلمان ہونا۔

۲۔ **نیت طواف**۔ نیت میں طواف کی قسم کا اظہار ضروری نہیں ہے مطلق طواف کی نیت ہر قسم کے طواف میں کافی ہے۔

۳۔ **وقت**۔ طواف کی بعض اقسام میں وقت شرط ہے اور بعض میں شرط نہیں۔

۴۔ طواف کے سات پھیروں میں سے زیادہ حصہ پھیروں کا ادا کرنا یعنی چار پانچ یا چھ اس سے کم پھیروں میں طواف صحیح نہ ہوگا۔

واجبات طواف طواف میں حسب ذیل باتیں واجب ہیں۔

۱۔ جنابت اور حدث سے پاک ہونا۔

۲۔ ستر عورت، اور ستر عورت کے بقدر کپڑے کا پاک ہونا۔

۳۔ پیدل طواف کرنا۔ اگر کوئی عذر ہو تو سواری پر یا کسی دوسرے طریقہ پر طواف جائز ہے۔

۴۔ طواف کو داہنی جانب سے شروع کرنا اور حجر اسود سے ابتدار کرنا۔

۵۔ حطیم کو طواف میں داخل کرنا۔

۶۔ طواف کے بعد دو رکعت نماز پڑھنا ان رکعتوں کو مقام ابراہیم کے قریب پڑھنا بہتر ہے اگر وہاں جگہ نہ ملے تو مسجد حرام میں جہاں جگہ ملے وہاں پڑھ لے۔

۷۔ طواف کے سات پھیروں میں سے زیادہ حصہ صحت طواف کے لئے شرط ہے اور بقیہ پھیرے واجب یعنی مثلاً کسی نے پانچ پھیرے کئے تو بقیہ دو پھیرے پورا کرنا واجب ہیں۔ دوسری صورت اس مسئلہ کی یہ ہے کہ طواف میں چار پھیرے فرض ہیں اور تین واجب۔

سنن طواف طواف میں حسب ذیل امور مسنون ہیں۔

۱۔ طواف کے ہر پھیرے کے بعد حجر اسود کا استلام کرنا (یعنی چومنا) ایام حج میں طواف کرنے والوں کی کثرت کے سبب اس قسم کا موقع بہت کم ملتا ہے کہ بآسانی حجر اسود کو بوسہ دیا جاسکے ایسی حالت میں بوسہ دینے کی کوشش ضروری نہیں ہے

۲۔ عمرہ اور حج دونوں کے طواف کے کُل پھیروں میں اضطباع؏ کرنا تین پھیروں میں رمل کرنا اور چار پھیروں میں نرمی سے چلنا۔

رمل طواف کے پہلے تین پھیروں میں مسنون ہے اور اس طواف میں مسنون ہے جس کے بعد سعی کی جائے۔ اسی طرح جس طواف کے بعد سعی مقصود ہو اس میں دوگانہ کے بعد حجر اسود کو بوسہ دیکر سعی کو جانا مسنون ہے۔

۳۔ طواف شروع کرتے وقت حجر اسود کے سامنے کھڑا ہونا اور تکبیر کے ساتھ دونوں ہاتھ اُٹھانا۔

۴۔ طواف کی حالت میں قیام نہ کرنا بلکہ پے درپے طواف کرنا۔

۵۔ ستر عورت کے علاوہ اور کپڑوں کا پاک ہونا۔

مستحبات طواف طواف میں حسب ذیل باتیں مستحب ہیں۔

؏ اضطباع اور رمل کی تشریح دیکھو خاتمہ میں ۱۲ مؤلف

۱۔ طواف کے ہر پھیرے میں رکن یمانی کا استلام کرنا۔
واضح ہو کہ طواف کے ہر پھیرے کے شروع پر حجر اسود کا استلام مسنون ہے اور ہر پھیرے کے آخر میں رکن یمانی کا استلام مستحب ان دونوں چیزوں کے سوا کعبہ کے کسی اور رکن کا استلام مکروہ ہے۔ حجر اسود کے استلام میں صرف مُنہ کا حجر اسود پر رکھدینا مسنون ہے بوسہ کی آواز نکالنا مسنون نہیں اور حجر اسود پر پیشانی رکھنا بھی مسنون ہے لیکن رکن یمانی کا استلام صرف ہاتھ سے اُس کو چھونا ہے چومنا اور سجدہ کرنا نہیں۔
۲۔ حجر اسود کے داہنی جانب سے اس طرح طواف شروع کرنا کہ سارا جسم حجر اسود کے مقابل ہو جائے۔
۳۔ طواف میں دعاؤں[۵] کا پڑھنا یا ذکر خداوندی کرنا مگر آہستہ۔
۴۔ طواف کی حالت میں خانہ کعبہ کی عمارت سے قریب تر رہنا اگر ممکن ہو۔
۵۔ کوئی ایسا کلام نہ کرنا جو خضوع و خشوع میں خلل انداز اور دنیاوی باتوں پر مشتمل ہو۔

مسائل متفرقہ	طواف کے متعلق بعض وہ ضروری مسائل جن کا ذکر لازمی ہے

[۵] طواف اور دیگر ارکان کی دعائیں حج کی ترکیب میں دیکھو ۱۲۔ مؤلف

اس موقع پر لکھے جاتے ہیں۔

۱۔ اگر کوئی شخص طواف فرض و واجب کے پھیروں کی تعداد بھول جائے تو طواف ازسرِنو کرے اور طواف سنت و نفل میں شک ہو تو دل میں دھیان کرکے کوئی رائے قائم کرلے اور جس تعداد پر دل جمے اُس کو صحیح قرار دے لیکن اگر سات شوطوں کے بعد ایک پھیرا اور کرلیا تب خیال ہوا کہ آٹھ پھیرے ہوگئے تو بہتر یہ ہے کہ چھ پھیرے اور کرکے طواف نفل کو پورا کرلے اور ان پھیروں کو نہ کرے تب بھی جائز ہے۔

۲۔ طواف کی حالت میں اگر نماز کا وقت آجائے یا وضو کرنے کی ضرورت پیش آئے یا اور کوئی شدید حاجت درپیش ہو تو ان تمام کاموں کے لئے طواف کو چھوڑ کر چلا جائے اور فراغت کے بعد جہاں سے طواف کو چھوڑا ہے وہیں سے شروع کردے۔

۳۔ طواف کے اندر کسی چیز کا کھانا خرید و فروخت کرنا بلا ضرورت کلام کرنا مکروہ ہے

۴۔ جن اوقات میں نماز مکروہ ہے اُن میں طواف مکروہ نہیں۔

۵۔ طواف کے سات پھیروں کے بعد دو رکعت نماز پڑھنا واجب ہے خواہ طواف ختم کرکے فوراً پڑھ لے یا کچھ دیر بعد لیکن جبتک ان دونوں رکعتوں کو نہ پڑھ لے دوسرا طواف شروع نہ کرے اس لئے کہ دو طوافوں کا باہم ملا دینا مکروہ تحریمی ہے

۶۔ طواف کے تین ابتدائی پھیروں میں رمل مسنون ہے اگر کسی نے سارے پھیروں میں

رمل کر لیا تو کچھ حرج نہیں لیکن سنت کے خلاف کیا اگر رمل پہلے پھیرے میں بھول گیا تو اب دو پھیروں میں رمل کرے اور تینوں پھیروں میں بھول جائے تو پھر رمل کی ضرورت نہیں۔

۷۔ ازدحام کی وجہ سے اگر رمل قریب خانہ کعبہ مشکل ہو تو کچھ دور ہٹ کر رمل کرے

۸۔ حجر اسود کا استلام مسنون ہے اگر ازدحام کی وجہ سے استلام ممکن نہ ہو تو حجر اسود کو چھو کر ہاتھ کو چوم لے اگر یہ بھی ممکن نہ ہو تو کسی لکڑی وغیرہ کو لگا کر اسکو چوم لے یہ بھی ممکن نہ ہو تو حجر اسود کی طرف منہ کر کے کھڑا ہو جائے دونوں ہاتھ کانوں تک اُٹھائے اور ہتیلیاں حجر اسود کی جانب کرکے ان کو چوم لے۔

۹۔ طواف پاک جوتے کو پہن کر کیا جا سکتا ہے بشرطیکہ وہ غیر استعمالی ہو۔

۱۰۔ عذر کی حالت میں طواف سواری یا کھٹولے پر کیا جا سکتا ہے۔

۱۱۔ حیض و نفاس کی حالت میں طواف کرنا ممنوع ہے۔

۱۲۔ طواف کے بعد اول ملتزم میں دعا کرنا چاہیئے پھر دوگانہ پڑھنا چاہیئے اور اسکے بعد آب زمزم پینا۔ یہی صورت بہتر و افضل ہے۔

(۲) واجباتِ حج

حج میں جو امور واجب ہیں اُن کی دو قسمیں ہیں۔ ایک امور واجب بلا واسطہ

یعنی جن کا تعلق براہ راست حج سے ہی. دوسرے امور واجب بالواسطہ یعنی جن کا تعلق براہ راست حج سے نہیں بلکہ اُسکے افعال سے ہی ذیل میں ہم دونوں قسموں کو علیحدہ علیحدہ بیان کرتے ہیں۔

واجبات حج بلا واسطہ حج میں چھ باتیں بلا واسطہ واجب ہیں اور وہ حسب ذیل ہیں۔

۱۔ وقوف مزدلفہ یعنی مزدلفہ میں ٹھہرنا۔
۲۔ صفا و مروہ کے درمیان سعی کرنا۔
۳۔ جمرات پر رمی کرنا یعنی کنکریاں مارنا۔
۴۔ آفاقی کے لئے طواف قدوم
۵۔ حلق یا تقصیر یعنی سر منڈانا یا بال ترشوانا۔
۶۔ قارن اور متمتع کو قربانی کرنا۔

وقوف مزدلفہ کے مسائل

وقوف مزدلفہ حج کے واجبات میں سے ہی جسکے مسائل متعلقہ حسب ذیل ہیں
۱۔ مسنون ہی کہ مزدلفہ میں پا پیادہ داخل ہو یعنی نویں ذی الحجہ کو غروب آفتاب کے بعد عرفات سے روانہ ہوکر جب مزدلفہ کے قریب پہنچے تو سواری سے اتر پڑے

اور مزدلفہ کی حد کے اندر پیدل داخل ہو۔
۲۔ مزدلفہ کے اندر ایک رات یعنی ذی الحجہ کی دسویں شب کو قیام کرنا مسنون ہے
۳۔ وقوف مزدلفہ کا اصلی وقت دسویں ذی الحجہ کو طلوع فجر سے طلوع آفتاب تک
ہے طلوع فجر سے پہلے کا وقوف اور طلوع آفتاب کے بعد کا وقوف معتبر نہیں۔
۴ مزدلفہ میں فجر کی نماز اندھیرے میں پڑھنا مستحب ہے۔
۵ مزدلفہ کے اندر تلبیہ تہلیل اور تحمید مستحب ہے۔
۶ مزدلفہ میں مغرب و عشا کی نمازیں ایک اذان و اقامت سے اکٹھی پڑھی جاتی
ہیں یہ نمازیں عشا کے وقت میں پڑھی جائیں۔
۷ مزدلفہ میں ساری رات جاگنا مستحب ہے یہ رات بعض کے نزدیک شب جمعہ
اور شب قدر سے افضل ہے۔
۸ عرفات میں دن کے وقت اور مزدلفہ میں فجر کے وقت دعا مانگنا بہتر ہے
اجابت دعا کے یہ خاص مقامات ہیں۔

سعی کے مسائل

طواف کعبہ کے بعد صفا و مروہ کے درمیان سات مرتبہ چلنے اور دوڑنے کو سعی
کہتے ہیں یعنی صفا سے مروہ تک ایک پھیرا مروہ سے صفا تک دوسرا پھر صفا سے

مروہ تک تیسرا اسی قسم کے سات پھیروں کو سعی کہتے ہیں سعی واجب ہے اور اسکے مسائل حسب ذیل ہیں۔

شرائط صفا و مروہ کے درمیان سعی کرنا یا چلنا حسب ذیل شرائط پر موقوف ہے یعنی ان شرائط کے بغیر سعی درست نہ ہو گی۔

۱۔ صفا و مروہ کے درمیان چلنا اگر ان کے درمیان نہ چلا ہٹ کر سعی کی تو سعی درست نہ ہو گی۔

۲۔ طواف کے بعد سعی کرنا۔ قبل از طواف سعی درست نہیں۔

۳۔ احرام کی حالت میں سعی کرنا بغیر احرام کے سعی جائز نہیں۔

۴۔ اُس طواف کے بعد سعی کرنا جو طہارت کی حالت میں کیا گیا ہو ناپاکی کی حالت میں طواف کے بعد سعی جائز نہیں۔

۵۔ اشہر حج میں سعی کرنا اشہر حج کے علاوہ سعی درست نہیں۔

۶۔ چار پھیروں سے کم سعی نہ کرنا۔

واجبات سعی سعی کے واجبات حسب ذیل ہیں۔

۱۔ صفا و مروہ کے درمیان سات مرتبہ چلنا یا سات پھیرے کرنا۔

۲ پا پیادہ سعی کرنا اگر کوئی عذر ہو اور پا پیادہ سعی ممکن نہ ہو تو جس طرح ممکن ہو

سعی کرلی جائے۔
۳۔ عمرہ کی حالت میں سعی اور حلق و قصر تک احرام میں رہنا۔
۴۔ صفا و مروہ کے درمیان پورا فاصلہ طے کرنا۔
۵۔ صفا سے سعی کو شروع کرنا۔

سنن سعی سعی میں حسب ذیل باتیں مسنون ہیں۔
۱۔ طواف کے بعد متصل سعی کرنا یعنی طواف کے بعد جسقدر جلد ممکن ہو سعی کرلیجائے بغیر ضروری تاخیر بہتر نہیں ہے۔
۲۔ سعی کے پھیروں کا سلسلہ قائم رکھنا یعنی ایک کے بعد فوراً دوسرا پھیرا شروع کردینا درمیان میں تاخیر اور توقف نہ کرنا۔
۳۔ صفا و مروہ کے اوپر چڑھنا۔
۴۔ میلین اخضرین کے درمیان دوڑنا یعنی اُن دو سبز میناروں کے درمیان دوڑنا جو صفا و مروہ کے وسط میں واقع ہیں۔
۵۔ ستر عورت یعنی اُس حصہ جسم کو پردہ میں رکھنا جو عورت کہلاتا ہے۔

متفرق مسائل سعی کے متعلق حسب ذیل مسائل کو بھی محفوظ رکھو۔
۱۔ حج کے مہینوں میں اور ارکان حج میں صرف ایک مرتبہ سعی واجب ہے اور کسی

طواف کے بعد سعی کیجاتی ہے بہتر یہ ہو کہ طوافِ زیارت کے بعد سعی کی جائے
اگر طواف قدوم کے ساتھ سعی کر لی تب بھی جائز ہے۔

۲۔ جس طواف کے بعد سعی کی جائے اُس طواف میں رمل اور اضطباع سنت ہو
اور جس کے بعد سعی نہ کی جائے اُس میں سنت نہیں۔

۳۔ سعی کا بہترین قاعدہ یہ ہو کہ طواف سے فارغ ہو کر اول صفا پر جاؤ اور
وہاں سے سعی شروع کرو۔ اگر مروہ سے سعی شروع کروگے تو مروہ سے صفا تک کا
پھیرا بیکار جائیگا اور سعی کا پہلا پھیرا وہ ہوگا جو صفا سے شروع ہوگا۔

۴۔ آنحضرت صلعم نے صفا پر تین بار یہ دعا کی تھی اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ قُلْتَ اُدْعُوْنِیْ
اَسْتَجِبْ لَکُمْ وَاِنَّکَ لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ وَاِنِّیْ اَسْئَلُکَ کَمَا ھَدَیْتَنِیْ لِلْاِسْلَامِ
اَنْ لَّا تَنْزِعَہٗ حَتّٰی تَتَوَفَّانِیْ وَاَنَا مُسْلِمٌ۔

۵۔ صفا و مروہ کے درمیان یہ دعا پڑھو رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاَنْتَ الْاَعَزُّ
وَالْاَکْرَمُ۔

۶۔ سعی کے بعد دو رکعت نماز نفل مسجد حرام میں مطاف کے کنارہ پر پڑھنا سنت ہو

۷۔ نفل طواف کے بعد سعی نہیں کی جاتی۔

رمی کے مسائل

منیٰ کے قریب میں تین چھوٹے منارے ہیں جن کو جمرات کہتے ہیں ان مناروں پر ۱۰۔ ۱۱۔ ۱۲۔ ذی الحجہ کو کنکریاں ماری جاتی ہیں۔ اسی کنکریاں مارنے کو رمی کہتے ہیں رمی واجب ارکان حج میں سے ہے اور اس کے مسائل یہ ہیں۔

شرائط رمی یعنی کنکریاں مارنے کی شرائط یہ ہیں۔

۱۔ کنکریوں کا جمرہ پر لگنا یا جمرہ کے قریب گرنا۔ ازدحام میں چونکہ اس کا اہتمام مشکل تھا اس لئے احتیاطاً جمرہ کی دیوار کے سامنے ایک چھوٹی دیوار بنا دی گئی ہے تاکہ کنکریاں چھوٹی دیوار کے پار پھینکی جائیں اور رمی درست ہو جائے اب جو کنکریاں اس چھوٹی دیوار کے اُدھر جا کر گرینگی اُن کی رمی درست ہو گی اور جو کنکریاں اس طرف گرینگی اُن کی رمی درست نہ ہو گی۔

۲۔ کنکریوں کا پھینکنا۔ اگر کنکریاں پھینکی نہیں یونہیں ڈالدیں تو رمی درست نہ ہو گی۔

۳۔ ایک ایک کنکری کا علیحدہ علیحدہ پھینکنا ساتوں کنکریوں کا ایک بار پھینکنا یا متعدد کا درست نہیں اگر ایسا کیا تو وہ ایک ہی رمی خیال کی جائیگی۔

۴۔ خود رمی کرنا۔ اگر عذر و مجبوری ہو تو دوسرے شخص سے کرا سکتا ہے۔

۵۔ کنکریوں کا جنس زمین سے ہونا یعنی زمین کی اُس جنس سے جس سے تیمم درست ہوتا ہو مثلاً اگر کوئی شخص مٹی یا خاک پھینک دے رمی درست ہوگی عنبر مشک اور جواہرات وغیرہ اشیاء سے جو از جنس زمین نہیں ہیں رمی درست نہیں۔

۶۔ رمی کو وقت معین پر کرنا۔

۷۔ کم از کم چار کنکریاں مارنا۔

واجبات رمی رمی میں حسب ذیل امور واجب ہیں۔

۱۔ سات کنکریاں پھینکنا۔

۲۔ جمرۂ عقبیٰ کی پہلی رمی کو حلق یا قصر سے پہلے کرنا۔

۳۔ رمی کے وقت معینہ میں تاخیر نہ کرنا۔

سنن رمی حسب ذیل باتیں رمی میں مسنون ہیں۔

۱۔ کنکریاں پے درپے مارنا۔ تاخیر درست نہیں ہے۔

۲۔ رمی کرتے وقت جمرہ کی اونچی دیوار سے پانچ گز کے فاصلہ پر کھڑا ہونا۔

۳۔ ۱۱۔ ۱۲۔ ۱۳ ذی الحجہ کی رمی میں ترتیب کے ساتھ رمی کرنا یعنی پہلے جمرۂ اولیٰ کی رمی کرنا پھر جمرۂ وسطیٰ کی اور اس کے بعد جمرۂ عقبیٰ کی۔

۴۔ وقت مسنون میں رمی کرنا۔

۵۔ کنکریوں کا باقلا یا چنے کے برابر ہونا۔

۶۔ جمرۂ اولے اور وسطے کی رمی کے بعد دعا کے لئے ٹھہرنا۔

متفرق مسائل رمی کے متعلق حسب ذیل مسائل کو بھی ملحوظ رکھو۔

۱۔ رمی کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ کنکری کو انگلی اور انگوٹھے کی نوک سے پکڑو اور چھوٹی دیوار کے اوپر کو اس طرح پھینکو کہ جمرہ پر جا کر لگے یا اُسکے قریب جا کر گرے

۲۔ دسویں تاریخ کو صرف جمرۂ عقبے کی رمی کی جائے پھر ۱۱، ۱۲ تاریخوں میں تینوں جمروں کی رمی کرے لیکن ترتیب کو ملحوظ رکھے۔ تیرھویں تاریخ کی رمی ضروری نہیں مستحب ہے اگر بارہویں تاریخ کو منیٰ سے روانگی نہ ہو تو ۱۳ تاریخ کو رمی کرلے۔

۳۔ رمی نشیب میں کھڑے ہو کر کرنا مسنون ہے بلند مقام سے مکروہ ہے۔

۴۔ ہر رمی کے ساتھ تکبیر کہنا مسنون ہے۔

۵۔ رمی کے لئے جمرہ کے پاس[1] سے کنکریاں اُٹھانا مکروہ ہے مستحب یہ ہے کہ حسب ضرورت

---

[1] دار قطنی میں حضرت ابو سعید خدری رضی سے روایت ہے کہ اُنھوں نے آنحضرت صلعم سے دریافت کیا کہ یا رسول اللہ یہ کنکریاں جن سے ہم ہر سال رمی کرتے ہیں ہمارا خیال ہے کہ وہ کم ہوجاتی ہیں فرمایا وہاں جسقدر ان میں سے مقبول ہوجاتی ہیں وہ اٹھالی جاتی ہیں اگر ایسا نہ ہوتا تو تم ان کے ڈھیر پہاڑوں کے برابر دیکھتے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو کنکریاں وہاں پڑی ہوتی ہیں وہ مردود ہوتی ہیں مردود کنکریوں سے رمی مکروہ ہے۔ ۱۲ مؤلف

کنکریاں مزدلفہ سے لیتا آئے۔

۶۔ بہتر یہ ہے کہ سات یا جسقدر ضرورت ہو کنکریاں گن کر علیحدہ علیحدہ حاصل کرے کسی پتھر کو توڑ کر سات یا زیادہ کنکریاں بنانا مکروہ ہے۔

۷۔ سات کنکریوں سے زیادہ رمی کرنا بھی مکروہ ہے۔

۸۔ ناپاک کنکریوں سے رمی کرنا بھی مکروہ ہے۔

۹۔ دسویں تاریخ کی رمی کا مسنون وقت طلوع آفتاب کے بعد سے زوال آفتاب تک ہے غروب آفتاب تک رمی جائز ہے اور غروب آفتاب کے بعد گیارہویں کی فجر تک مکروہ وقت ہے باقی تاریخوں کی رمی کا مسنون وقت زوال کے بعد سے غروب آفتاب تک ہے البتہ ۱۳ تاریخ کی رمی کا وقت فجر سے شروع ہو جاتا ہے لیکن یہ وقت مسنون نہیں وقت جائز ہے۔

۱۰۔ دسویں تاریخ کی رمی شروع کرتے ہی تلبیہ ترک کر دینا چاہئے۔

۱۱۔ دسویں تاریخ کی رمی کے بعد قربانی اور حلق یا قصر کر کے طواف زیارت کو جائے اور خانہ کعبہ کا طواف کر کے ظہر کی نماز مکہ میں پڑھ کر اسی روز منیٰ میں واپس آجائے کیونکہ دوسرے روز رمی کرنا ہے اور رمی کے لئے ایک شب منیٰ میں شب باش ہونا مسنون ہے۔

۱۲۔ پہلے اور دوسرے جمرہ کی رمی پا پیادہ افضل ہے اور جمرۂ عقبیٰ کی رمی سواری پر بہتر ہے۔

قربانی کے مسائل

۱۔ واضح ہو کہ قربانی حج قران اور حج تمتع دونوں میں واجب ہے حج افراد میں واجب نہیں مفرد کو اختیار ہے خواہ وہ قربانی کرے یا نہ کرے البتہ کرنا مستحب ہے۔

۲۔ قربانی دسویں تاریخ کی رمی کے بعد کیجاتی ہے اور اسکے بعد حلق یا قصر

۳۔ حج کی قربانی کے جانوروں میں وہی صفات ہونی چاہئیں جو قربانی کے جانوروں میں مقرر کی گئی ہیں بکری۔ دنبہ اور بھیڑ ایک شخص کی طرف سے ایک کرنا چاہئے البتہ گائے اور اونٹ میں سات آدمی شریک ہو سکتے ہیں

۴۔ اگر قارن اور متمتع کو قربانی کی توفیق نہ ہو یا جانور میسر نہ آئے تو اُسپر واجب ہے کہ وہ قربانی کے بدلے دس روزے رکھے تین روزے دسویں تاریخ سے پہلے اور سات روزے ایام تشریق کے بعد۔ اگر تین روزے دسویں تاریخ سے پہلے نہ رکھ سکے تو اُسپر قربانی واجب ہو جائیگی اور اسکا بدل نا ممکن ہوگا۔

۵۔ قربانی کا گوشت قربانی کرنے والے کو کھانا جائز ہے۔

۶۔ قربانی ایام نحر میں کی جائے یعنی ۱۰ اور ۱۱ اور ۱۲ ذی الحجہ کو اور قربانی کے بعد حلق

و قصر پھر خانہ کعبہ کا طواف کرو اور اسکے بعد احرام سے حلال ہو جاوٗ۔

۷۔ قربانی حرم کے اندر کرنی چاہیئے حرم سے باہر اور ایام نحر سے پیشتر قربانی درست نہیں

۸۔ قربانی اور حلق یا قصر کے بعد محرم احرام سے باہر ہو جاتا ہو لیکن عورت سے طواف زیارت کے بعد فائدہ اُٹھانا چاہیئے اس سے قبل ممنوع ہے۔

۹۔ حج تمتع میں اگر متمتع قربانی کا جانور اپنے ہمراہ لایا ہو تو اُسکو عمرہ بجالانیکے بعد حلال نہ ہونا چاہیئے بلکہ وہ بدستور احرام میں رہے اور دسویں تاریخ کو قربانی اور حلق یا قصر کے بعد حلال ہو اس قسم کے متمتع کو چاہیئے کہ وہ آٹھویں تاریخ کو حج کا احرام بھی باندھے اور اسکے بعد ارکان حج کو بجالائے۔

۱۰۔ طواف صدر قربانی کے بعد کرنا چاہیئے اگر قربانی ۱۰ ارکو کرے تو اسی روز مکہ معظمہ جا کر خانہ کعبہ کا طواف کرلے اور منیٰ واپس آجائے اور اگر ۱۱ یا ۱۲ ارکو کرے تو طواف بھی اُسی روز کرے قربانی اور طواف کی تاریخیں ایک ہیں یعنی ۱۰ ذی الحجہ کی صبح صادق سے ۱۲ ذی الحجہ کے غروب آفتاب تک۔

۱۱۔ گائے اور اونٹ کی قربانی میں سات آدمی شریک ہو سکتے ہیں خواہ یہ تمام حصہ دار ایک ہی نوع کی قربانی کریں یا مختلف یعنی سب کے سب قران و تمتع ہی کی قربانی کریں یا کچھہ قران کی کچھہ تمتع کی اور کچھہ نذر کی ہر طرح جائز ہے لیکن اگر

ساتوں میں سے کوئی حصہ دار ایسا نہ ہو جو محض گوشت کھانیکے لئے حصہ دار بنا ہو اور کوئی قربت مقصود نہ ہو اگر کوئی حصہ دار ایسا ہوگا تو کسی کی طرف سے بھی قربانی ادا نہ ہوگی۔

حلق و قصر کے مسائل

۱۔ قربانی کے بعد حلق یا قصر حج کے واجبات میں سے ہے مرد کے لئے حلق افضل ہے اور عورت کو قصر۔

۲۔ چوتھائی سر کے بال منڈانا یا چوتھائی سر کے بال ترشوانا واجب ہیں اور سارا سر منڈانا یا سارے سر کے بال ترشوانا مستحب ہے۔

۳۔ جو شخص گنجا ہو یا کسی کے سر میں زخم ہوں تو صرف استرہ سر پر پھیر دالینا کافی ہے۔

۴۔ اگر کسی نے استرہ کے بجائے کسی بال صفا دوا سے بالوں کو اڑا دیا تب بھی درست ہے۔

۵۔ حلق یا قصر کے بعد محرم احرام سے باہر ہو جاتا ہے یعنی احرام کی وجہ سے جو باتیں اسپر حرام تھیں وہ حلال ہو جاتی ہیں البتہ عورتوں سے مباشرت و مخالطت طواف زیارت سے پہلے جائز نہیں طواف کے بعد مباشرت وغیرہ جائز ہو جاتی ہے

۶۔ اگر کسی کے سر پر بڑے بڑے بال ہوں تو بقدر ایک انگشت بال کٹوا دینے چاہئیں

۷۔ بال کٹوانا یا منڈوانا بالقصد ضروری نہیں اگر بلا ارادہ اُکھڑ جائیں تو واجب ادا ہو جائیگا۔

۸۔ مستحب یہ ہے کہ اگر سر منڈائے تو داہنی جانب سے منڈانا شروع کرے۔

۹۔ حلق یا قصر کے بعد لبیں اور ناخن بھی لینا مستحب ہے۔

۱۰۔ حلق یا قصر ضروری ہے جبتک حلق و قصر نہ ہوگا محرم احرام سے حلال نہ ہوگا۔

۱۱۔ فقہاء لکھتے ہیں کہ عورت کے لئے حلق حرام ہے اُسکو صرف قصر کرنا چاہیئے قصر میں اُسکے لئے بہتر صورت یہ ہے کہ سارے سر کا قصر کرے اور اگر بقدر یک انگشت کے قصر کرلیا تب بھی درست ہے۔

۱۲۔ مرد کے لئے ہر حال میں حلق افضل ہے آنحضرت صلعم نے حلق کرانے والوں کے حق میں تین مرتبہ دعا فرمائی ہے۔

واجباتِ حج بالواسطہ واجباتِ حج بالواسطہ بہت سے ہیں جنکی تفصیل ذیل میں درج کی جاتی ہے۔

۱۔ میقات سے احرام باندھنا۔ میقات کا بیان احرام کے مسائل میں کیا جا چکا ہے۔

۲۔ ممنوعاتِ احرام سے جن کا ذکر اوپر کیا گیا ہے کلی اجتناب۔

۳۔ سعی کو صفا سے شروع کرنا اور صفا و مروہ کے درمیان پورے سات پھیرے کرنا

۴۔ پا پیادہ سعی کرنا اگر کوئی عذر ہو تو دوسرے طریق پر بھی سعی کی جاسکتی ہے
۵۔ صفا و مروہ کی درمیانی مسافت کو سعی میں پوری طے کرنا۔
۶۔ عرفات میں غروب آفتاب تک ٹھہرنا۔
۷۔ عرفات سے روانگی میں امام کی متابعت کرنا۔
۸۔ مزدلفہ میں نماز مغرب میں تاخیر کرنا اور مغرب عشا کو عشا کے وقت میں اکھٹی پڑھنا خواہ عشا کے آخری وقت تک پڑھی جائیں۔
۹۔ دسویں ذی الحجہ کو حلق یا قصر سے پہلے رمی کرنا۔
۱۰۔ ۱۰/۱۱/۱۲/۱۳ کی رمی دن کے دن کرنا کسی رمی کو مؤخر نہ کرنا۔
۱۱۔ رمی میں سات کنکریاں پھینکنا۔
۱۲۔ طواف کے بعد سعی کرنا۔
۱۳۔ زمین حرم میں حلق یا قصر کرنا
۱۴۔ ایام نحر میں طواف زیارت کرنا۔
۱۵۔ طواف میں حطیم کو شامل کر لینا۔
۱۶۔ پاکی کی حالت میں اور پاک کپڑوں میں طواف کرنا
۱۷۔ طواف میں ستر عورت کو ضروری خیال کرنا۔

۱۸۔ پاپیادہ طواف کرنا البتہ کوئی عذر معقول ہو تو سواری پر بھی جائز ہے۔
۱۹۔ داہنی طرف سے اور بعض کے نزدیک حجر اسود سے طواف کو شروع کرنا۔
۲۰۔ طواف کے بعد دو رکعت نماز پڑھنا۔
۲۱۔ قارن اور متمتع کو رمی کے بعد اور حلق یا قصر سے پہلے قربانی کرنا۔
۲۲۔ قارن اور متمتع کو ایام نحر میں قربانی کرنا۔
ان امور واجب کی تشریح ہم ان کے مسائل میں کر چکے ہیں وہاں دیکھو۔

(۳) حج کی سنن

حج میں حسب ذیل باتیں مسنون ہیں۔
۱۔ ذی الحجہ کی آٹھویں تاریخ کو مکہ سے منیٰ جانیکے لئے روانہ ہونا۔
۲۔ آٹھویں ذی الحجہ کی رات کو منیٰ میں شب باش ہونا۔
۳۔ نویں ذی الحجہ کو آفتاب کے طلوع ہوتے ہی منیٰ سے عرفات کی طرف روانہ ہو جانا۔
۴۔ عرفات میں غسل کرنا۔
۵۔ نویں ذی الحجہ کی رات کو رات بھر مزدلفہ میں رہنا۔
۶۔ دسویں ذی الحجہ کو آفتاب طلوع ہونے سے پہلے مزدلفہ سے منیٰ کی جانب

روانہ ہوجانا۔
۷۔ قیام منیٰ کے ایام میں رات کو منیٰ میں شب باش ہونا۔
۸۔ منیٰ سے مکہ آتے وقت محصب میں اترنا۔
۹۔ طواف قدوم اُس آفاقی کے لئے جس نے حج افراد یا قِراں کا احرام باندھا ہو
۱۰۔ تین مقامات پر امام کا خطبہ پڑھنا یعنی (۱) ساتویں ذی الحجہ کو مکہ میں (۲) نویں ذی الحجہ کو عرفات میں (۳) گیارھویں ذی الحجہ کو منیٰ میں۔
اِن امورِ مسنونہ کو عمل میں لانے سے ثواب حاصل ہوتا ہے اور ترک سے جزا لازم نہیں آتی مگر ترک کرنا برا ہے۔

(۴) مستحبات حج

حج میں حسب ذیل امور مستحب ہیں۔
۱۔ حج کو جانے سے پہلے مسائل حج سے واقفیت حاصل کرنا۔
۲۔ مسنون استخارہ کرنا۔ استخارہ کا ذکر ہم پہلے کر چکے ہیں۔ استخارہ میں یہ غرض نہیں ہونا چاہیئے کہ حج کو جائیں یا نہ جائیں بلکہ صرف یہ مقصد ہونا چاہیئے کہ کن کن لوگوں کی ہمراہی مناسب ہے یا کس راہ سے سفر اختیار کیا جائے۔
۳۔ والدین۔ قرض خواہ اور ضامن سے اجازت حاصل کرنا۔

۴۔ ضرورت سے زیادہ روپیہ ساتھ رکھنا تاکہ کشائش اور فراغت سے خرچ کیا جاسکے اور سفر میں کسی قسم کی تکلیف نہ ہو پھر یہ کہ حج میں خرچ کرنا ثواب میں جہاد کے خرچ کے برابر ہے۔

۵۔ ہمیشہ پاک رہنا اور صاف وستھرا رہنے کیلئے ضروری اشیاء مثلاً مسواک، سرمہ، آئینہ، کنگھا، استرا، وضو کا لوٹا وغیرہ کو ساتھ رکھنا۔

۶۔ زبان کو غیبت، بدگوئی، سخت گوئی اور دشنام سے محفوظ رکھنا۔

۷۔ دو رکعت نفل گھر سے نکلنے سے پہلے اور دو رکعت نفل محلہ کی مسجد میں پڑھ کر سفر حج پر روانہ ہونا۔

۸۔ رخصت کے وقت دوستوں، عزیزوں، رشتہ داروں سے دعائے خیر کا طالب ہونا بہتر یہ ہے کہ حج کو روانہ ہوتے وقت خود دوستوں عزیزوں رشتہ داروں سے رخصت ہونیکے لئے اُنکے پاس جائے اور جب حج سے واپس آئے تو دوست اُس سے ملنے آئیں۔

۹۔ گھر سے نکلتے ہوئے دہلیز میں پہنچکر سورہ انا انزلنا اور دعائے ماثورہ کا پڑھنا۔

۱۰۔ گھر سے باہر نکل کر آیۃ الکرسی، سورۃ اخلاص، سورہ فلق، سورۃ الناس پڑھ کر حاجتمندوں کو کچھ خیرات کرنا۔

۱۱۔ پنجشنبہ کے دن گھر سے روانہ ہونا۔ آنحضرت صلعم حجۃ الوداع میں اسی روز روانہ ہوئے تھے اگر پنجشنبہ کو روانگی ممکن نہ ہو تو پھر دوشنبہ یا جمعہ کو روانہ ہونا بہتر ہے۔

۱۲۔ عرفات میں جبل رحمت کے قریب قیام کرنا۔

۱۳۔ ہر منزل و مقام پر کچھ خیرات کرنا۔

۱۴۔ اکثر اوقات ذکر الٰہی میں مشغول رہنا۔

۱۵۔ رفقاء سفر سے باخلاق پیش آنا حجاج کی خدمت کرنا اور ہر شخص سے نرمی کے ساتھ گفتگو کرنا۔

۱۶۔ مکہ معظمہ میں داخل ہونیکے لئے غسل کرنا۔

۱۷۔ مزدلفہ میں غسل کرنا۔

۱۸۔ دسویں ذی الحجہ کو مشعر حرام (واقع مزدلفہ) میں صبح صادق کے وقت اندھیرے میں نماز پڑھنا

۱۹۔ حج کے بعد یا حج سے پہلے مسجد نبوی اور روضہ نبوی صلعم کی زیارت کرنا۔

۲۰۔ مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کے مقامات متبرکہ کی زیارت کرنا۔

۴

حج ادا کرنے کا طریقہ

خداوند بزرگ و برتر جب کسی خوش قسمت صاحب اقبال شخص پر اپنی

خاص رحمتیں نازل فرمائے اور اپنے بیحد و حساب فضل و کرم سے حج بیت اللہ کی
توفیق بخشے اور وہ اس سعادتِ عظمیٰ کو حاصل کرنے کا مبارک ارادہ کرلے
تو سب سے پہلے اُس کو چاہیے کہ وہ ضروری سامان کو فراہم کرے پھر نیک خلیق
اور متواضع اشخاص کو رفیق سفر بنائے اور اسکے بعد ہمراہیوں کی معیت کے
نافع و ضار ہونے اور روانگی کی سمت و تاریخ معین کرنیکے لئے استخارہ کرے
پھر جن لوگوں کے حقوق مثلاً قرض وغیرہ اُسکے ذمہ ہوں بہتر تو یہ ہے کہ اُن کو
ادا کردے یا اُن سے اجازت حاصل کرلے اسکے بعد والدین سے اجازت
حاصل کرے اور اعزہ و احباب سے اپنے قصور کو معاف کرا کر اُن سے رخصت ہو
جس روز سفر پر جانے کا ارادہ ہو اُس روز گھر سے نکلنے کے وقت دو رکعت
نماز نفل پڑھے اور جب دروازہ کے قریب پہنچے تو سورہ انا انزلناہ پڑھے گھر سے
باہر آکر کچھ صدقہ کرے اور آیۃ الکرسی پڑھ کر یہ دعا مانگے

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ اَنْ اَضِلَّ اَوْ اُضَلَّ اَوْ اَذِلَّ اَوْ اُذَلَّ اَوْ اَظْلِمَ
اَوْ اُظْلَمَ اَوْ اَجْهَلَ اَوْ يُجْهَلَ عَلَيَّ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ فِی السَّفَرِ وَ
الْخَلِيْفَةُ فِی الْاَهْلِ وَالْوَلَدِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الضَّيْعَةِ فِی السَّفَرِ
وَكَآبَةِ الْمُنْقَلَبِ اَللّٰهُمَّ اقْبِضْ لَنَا الْاَرْضَ وَهَوِّنْ عَلَيْنَا السَّفَرَ

اسکے بعد روانہ ہو جائے اور بمبئی یا کراچی پہنچکر جب جہاز پر سوار ہو تو یہ دعا پڑھے۔

بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرٖىهَا وَمُرْسٰهَا اِنَّ رَبِّیْ لَغَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ۝ وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ وَالْاَرْضُ جَمِیْعًا قَبْضَتُهٗ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِیّٰتٌۢ بِیَمِیْنِهٖ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا یُشْرِكُوْنَ ۝

جہاز بمبئی اور کراچی سے روانہ ہو کر جب میقات کے قریب پہنچتا ہے تو جہاز کے ملازم اعلان کر دیتے ہیں کہ میقات آ رہا ہے احرام کے لئے تیار ہو جاؤ بہتر تو یہ ہے کہ میقات سے پہلے احرام باندھے اگر کسی وجہ سے یہ مشکل ہو تو میقات ہی پر احرام باندھے۔ احرام کے مسائل تفصیل سے اوپر بیان کئے جا چکے ہیں اگر حج کے مہینوں سے پہلے سفر اختیار کیا ہے اور شوال شروع ہونے سے قبل میقات سے گذرنا ہوا ہے تو حج کا احرام نہ باندھے اس لئے کہ اشہر حج سے پہلے حج کا احرام باندھنا مکروہ تحریمی ہے۔

احرام کے لئے بہتر یہ ہے کہ میقات سے پہلے باندھ لے۔ ہندوستان کا میقات یلملم ہے اس لئے یلملم آنے سے پہلے ہندوستانیوں کو احرام باندھ لینا افضل ہے اور بہتر تو یہ ہے کہ کامران سے روانہ ہوتے ہی احرام کی تیاریاں کرے اور یلملم

پہنچنے سے پہلے پہلے احرام باندھ لے۔

احرام باندھنے کی ترکیب یہ ہے کہ اگر بیوی ساتھ ہو اور کوئی عذر نہ ہو تو اول اُس سے جماع کرے پھر خط بنوائے اور موئے زیر ناف دور کرے پھر غسل کرے اگر کسی وجہ سے غسل ممکن نہ ہو تو وضو کرلے اسکے بعد احرام کی دونوں چادروں میں سے ایک چادر کو بطور تہمد کے ناف سے گھٹنوں تک باندھے اور دوسری چادر کو اوڑھ لے لیکن سر اور چہرہ کو چادر سے نہ ڈھانکے اس لئے کہ احرام میں سر اور چہرہ کو کسی چیز سے ڈھکنا ممنوع ہے۔

احرام کی چادروں میں خوشبو لگانا مسنون ہے لیکن خوشبو اس طرح لگائی جائے کہ کپڑے پر دھبہ نہ آئے اسکے بعد دو رکعت نماز نفل پڑھے پہلی رکعت میں الحمد کے بعد قل یا ایہا الکافرون اور دوسری میں قل ہو اللہ پڑھنا افضل ہے ورنہ پھر جو سورۃ یاد ہو۔

نفل کا سلام پھیرنے کے بعد حج یا عمرہ کی نیت باندھے اگر حج کے ایام قریب ہوں تو حج قران کی نیت باندھے کہ سب سے بہتر حج یہی ہے اور اگر حج کے مہینے شروع ہو گئے ہوں لیکن ارکان و افعال حج ادا کرنیکے دن دور ہوں تو حج تمتع کا احرام باندھے اور اگر صرف حج کرنے کا ارادہ ہو تو حج افراد کا

احرام باندھے اور اگر اشہر حج شروع نہ ہوئے ہوں تو صرف عمرہ کا احرام باندھے
چاروں کی نیت حسب ذیل ہے

حج قران کی نیت

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَیَسِّرْهُمَا لِیْ وَتَقَبَّلْهُمَا مِنِّیْ

خداوندا میں حج اور عمرہ کا ارادہ کرتا ہوں تو انکو مجھ پر آسان کردے اور میری طرف سے انکو قبول فرما

حج تمتع یا عمرہ کی نیت

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ الْعُمْرَةَ فَیَسِّرْهَا لِیْ وَتَقَبَّلْهَا مِنِّیْ

خداوندا میں عمرہ کا ارادہ کرتا ہوں تو اسکو مجھ پر آسان کردے اور میری جانب سے اسکو قبول فرما

حج افراد کی نیت

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ الْحَجَّ فَیَسِّرْهُ لِیْ وَتَقَبَّلْهُ مِنِّیْ

اے اللہ میں حج کا ارادہ کرتا ہوں تو اسکو مجھ پر آسان کردے اور میری جانب سے اسکو قبول فرما

نیت کے بعد مرد تین بار بلند آواز سے لبیک کہے اور عورت آہستہ

احرام بندھ گیا اب ممنوعات احرام کو ہر وقت پیش نظر رکھے اور کوئی بات ایسی نہ کرے جو ممنوع ہو اور اکثر اوقات لبیک کہتا رہے خصوصاً نمازوں کے بعد کسی سے ملاقات کے وقت کسی بلند یا پست جگہ پر اترتے چڑھتے وقت سحر

احرام میں عورتوں کے واسطے چند احکام مردوں کے خلاف ہیں اور وہ یہ ہیں
۱۔ سر کو ڈھکنا خواہ احرام کی چادر سے یا کسی رومال وغیرہ سے۔
۲۔ چہرہ پر کوئی ایسی چیز لگانا یا باندھنا کہ کپڑا چہرہ کو نہ لگے۔
۳۔ اگر عورت حیض و نفاس کی حالت میں ہو تو غسل یا وضو کرکے احرام باندھ لے اور جب تک حیض آتا ہے نماز نہ پڑھے البتہ تلبیہ کہتی رہے۔
احرام حج افراد۔ تمتع۔ قران اور عمرہ کا یکساں ہے البتہ ان کے ارکان و افعال مختلف ہیں جن کو ہم علیحدہ علیحدہ تفصیل سے بیان کرتے ہیں۔

(۱) حج قران ادا کرنیکا طریقہ

واضح ہو کہ فقہاء حنفیہ کے نزدیک حج قران دیگر تمام اقسام حج سے افضل و اعلیٰ ہے لیکن حج قران وہی شخص ادا کر سکتا ہے جو حج کے مہینوں میں گھر سے روانہ ہو۔ جو شخص حج کے مہینوں سے پہلے حجاز میں داخل ہوگا اُسکو قران جائز نہیں اور نہ باشندگانِ حرم اور میقات کے رہنے والوں کو حج قران درست ہے۔
قران میں جیسا کہ اوپر بیان کیا جا چکا ہے حج اور عمرہ دونوں کا احرام باندھا جاتا ہے اور جبتک ارکان و افعالِ حج کو تمام و کمال ادا نہ کر لیا جائے احرام کی حالت میں رہنا پڑتا ہے۔

قِرَان کے احرام کی نیت اوپر بیان کی جاچکی ہے لیکن بہتر یہ ہے کہ نیت اس طرح باندھے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ الْعُمْرَۃَ وَالْحَجَّ	یا اللہ! میں عمرہ اور حج کا ارادہ کرتا ہوں دونوں کو
فَیَسِّرْھُمَا لِیْ وَتَقَبَّلْھُمَا مِنِّیْ وَاَعِنِّیْ	تو میرے واسطے آسان کردے اور انکو میری
عَلَیْھِمَا وَبَارِکْ لِیْ فِیْھِمَا نَوَیْتُ	جانب سے قبول فرما انکے ادا کرنے میں میری مدد کر
الْحَجَّ وَالْعُمْرَۃَ وَاَحْرَمْتُ بِھِمَا	اور ان میں میرے لئے برکت عطا فرما میں نے

حج اور عمرہ کی نیت کی اور میں نے دونوں کا احرام باندھا۔

اس کے بعد تلبیہ یعنی لبیک اس طرح کہے

لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ لَبَّیْکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَۃَ لَکَ وَالْمُلْکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ۔

ان جملوں کو تین مرتبہ مرد بلند آواز سے اور عورت آہستہ ادا کرے اور اگر دوسری مرتبہ لبیک کو ان جملوں سے ادا کرے تو بہتر ہے

لَبَّیْکَ بِحَجَّۃٍ وَعُمْرَۃٍ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ لَبَّیْکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَۃَ لَکَ وَالْمُلْکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ۔

اگر نابالغ بچہ ساتھ ہو تو اسکا ولی اس کی طرف سے احرام باندھے یعنی بچہ کو

دو چادروں میں حسب طریقہ بالا احرام بندھوائے اور خود اُسکی طرف سے نیت کرے اور لبیک کہے اور ممنوعاتِ احرام سے اُسکو بچاتا رہے اگر بچہ سے کوئی امر ممنوع سرزد ہو جائے تو اُسکی جزا لازم نہیں آتی اگر نابالغ لڑکی ہو تو اُس کو سلے ہوئے کپڑے پہنائے جیساکہ عورتوں کے احرام میں ہوتا ہے۔

پھر جدہ سے روانہ ہوکر جب مین حرم میں داخل ہو جو مکہ معظمہ سے بجانب جدہ تقریبًا دس میل کے فاصلہ پر ہے جہاں دو سفید دیواریں یا ستون حد کے نشان کے طور پر سڑک کے دونوں جانب بنا دیئے گئے ہیں تو مستحب یہ ہے کہ مکہ معظمہ تک پیدل جائے اور اس طرح سکینہ و وقار کے ساتھ قدم اُٹھائے اور توبہ و استغفار کرتا ہوا جائے گویا وہ رب العزت کے حضور میں ایک مجرم و گنہگار یا مئے محبت الٰہی میں بیخود و سرشار جا رہا ہے اور اگر پیدل جانا کسی وجہ سے ممکن نہ ہو یا اتنی قوت نہ ہو تو سواری پر ہی چلا جائے اور حرم کی حد میں داخل ہوتے ہوئے خواہ پیدل ہو یا سواری پر یہ دعا پڑھے۔

اَللّٰهُمَّ اِنَّ هٰذَا حَرَمُكَ وَحَرَمُ رَسُوْلِكَ فَحَرِّمْ لَحْمِيْ وَدَمِيْ وَعَظْمِيْ عَلَى النَّارِ اَللّٰهُمَّ اٰمِنِّيْ مِنْ عَذَابِكَ	اے اللہ یہ تیرا اور تیرے رسول کا حرم ہے تو میرے گوشت خون اور ہڈی کو دوزخ پر حرام کر دے اے اللہ اُس روز کہ تو اپنے بندوں کو اُٹھائے

يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ وَاجْعَلْنِیْ مِنْ مجھ کو اپنے عذاب سے مامون رکھ مجھ کو اپنے دوستوں
اَوْلِيَائِكَ وَاَهْلِ طَاعَتِكَ وَتُبْ میں شمار کر اور اپنا اطاعت گزار قرار دے اور میری
اَنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ توبہ قبول فرما تو ہی توبہ قبول کرنے والا اور رحیم ہے

اسکے بعد لبیک کہہ کر سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ کہے اور درود شریف پڑھ کر اپنے لئے اور اپنے والدین اعزا احباب اساتذہ اور تمام مسلمانوں کے لئے صدق دل سے دعا کرے اور لبیک کہتا ہوا مکہ معظمہ کی طرف روانہ ہو۔

اور جب مکہ معظمہ کے مکانات پر نظر پڑے تو یہ دعا پڑھے اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِیْ بِهَا قَرَارًا وَّارْزُقْنِیْ بِهَا حَلَالًا۔

مکہ معظمہ میں داخل ہونیکے لئے مستحب یہ ہے کہ غسل کرے اور صرف جسم پر مسنون طریقہ پانی بہائے جسم کو مل مل کر نہ نہائے اگر غسل ممکن نہ ہو تو وضو کرلے اور باب المعلیٰ سے شہر کے اندر داخل ہو اور شہر کے اندر داخل ہوتے ہوئے یہ دعا پڑھے۔

اَللّٰهُمَّ اِنَّ هٰذَا الْحَرَمُ حَرَمُكَ وَالْبَلَدُ بَلَدُكَ وَالْاَمْنُ اَمْنُكَ وَالْعَبْدُ عَبْدُكَ جِئْتُكَ مِنْ بِلَادٍ بَعِيْدَةٍ بِذُنُوْبٍ كَثِيْرَةٍ وَّاَعْمَالٍ سَيِّئَةٍ اَسْئَلُكَ مَسْئَلَةَ الْمُضْطَرِّ اِلَيْكَ الْمُشْفِقِيْنَ مِنْ عَذَابِكَ اَنْ تَسْتَقْبِلَنِیْ بِمَحْضِ عَفْوِكَ وَاَنْ تُدْخِلَنِیْ فِیْ فَسِيْحِ جَنَّتِكَ جَنَّةِ النَّعِيْمِ اَللّٰهُمَّ اِنَّ هٰذَا حَرَمُكَ

وَحَرَمُ رَسُوْلِكَ فَحَرِّمْ لَحْمِيْ وَدَمِيْ وَعَظْمِيْ عَلَى النَّارِ اَللّٰهُمَّ اٰمِنِّيْ مِنْ عَذَابِكَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ اَسْئَلُكَ بِاَنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ اَنْ تُصَلِّيَ وَتُسَلِّمَ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا اَبَدًا

بہتر تو یہ ہے کہ مکہ معظمہ میں داخل ہوکر والہانہ انداز سے سیدھا مسجد حرام کو جائے اور اگر کسی وجہ سے یہ ممکن نہ ہو تو قیام وغیرہ حوائج ضروری سے فراغت کرکے مسجد حرام میں جائے اور لبیک کہتا ہے مستحب یہ ہے کہ مسجد حرام میں باب السلام سے داخل ہو اور باب السلام میں قدم رکھتے ہوئے یہ پڑھے۔

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ وَاِلَيْكَ يَرْجِعُ السَّلَامُ فَحَيِّنَا رَبَّنَا بِالسَّلَامِ وَاَدْخِلْنَا الْجَنَّةَ دَارَكَ دَارَ السَّلَامِ تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ يَاذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَمَغْفِرَتِكَ وَاَدْخِلْنِيْ فِيْهَا بِسْمِ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اور جب باب السلام کے اندر داخل ہوکر بیت اللہ پر نظر پڑے تو تین مرتبہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اور تین مرتبہ اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہہ کر اور ہاتھ اٹھا کر یہ دعا پڑھے

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْبَيْتِ مِنَ الْكُفْرِ وَالْفَقْرِ وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَضِيْقِ الصَّدْرِ

وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ زِدْ بَيْتَكَ هٰذَا تَشْرِيْفًا وَّتَكْرِيْمًا وَّتَعْظِيْمًا وَّمَهَابَةً وَّرِفْعَةً وَّبِرًّا وَّزِدْ يَا رَبِّ مَنْ شَرَّفَهٗ وَكَرَّمَهٗ وَعَظَّمَهٗ مِمَّنْ حَجَّهٗ وَاعْتَمَرَهٗ تَشْرِيْفًا وَّتَكْرِيْمًا وَّتَعْظِيْمًا وَّمَهَابَةً وَّرِفْعَةً وَّبِرًّا۔

کعبۃ اللہ کو دیکھنے کا وقت اجابت دعا کا وقت ہے جو دعا مناسب ہو وہ خضوع وخشوع کے ساتھ مانگے اسکے بعد خانہ کعبہ میں پہنچکر اول عمرہ کا طواف کرے اور پھر طواف قدوم اور دونوں کی سعی بھی طواف کے بعد ہی کرے عمرہ کا طواف قارن کو بہرنوع طواف قدوم سے پہلے کرنا چاہئے۔

طواف کا قاعدہ یہ ہے کہ خانہ کعبہ کے سامنے جس طرف حجر اسود ہے اس طرح کھڑا ہو کہ داہنا شانہ حجر اسود کے بائیں کنارہ کے مقابل ہو اور حجر اسود دائیں طرف رہے یہاں اطمینان سے کھڑا ہو کر اس طرح طواف کی نیت کرے

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اُرِيْدُ طَوَافَ بَيْتِكَ الْحَرَامِ سَبْعَةَ اَشْوَاطٍ لِلّٰهِ تَعَالٰى عَزَّ وَجَلَّ فَيَسِّرْهُ لِيْ وَتَقَبَّلْهُ مِنِّيْ طَوَافَ الْعُمْرَةِ۔ ترجمہ یا اللہ میں ارادہ کرتا ہوں تیرے بزرگ گھر کے سات چکروں کے طواف عمرہ کا جو خالص تیرے لئے ہے تو اسکو مجھپر آسان کردے اور قبول فرمالے۔

طواف کی نیت فرض ہے بغیر نیت کے طواف صحیح نہ ہوگا بہتر تو یہ ہے کہ ارکان و افعال حج میں جو دعائیں پڑھی جاتی ہیں اُن کو خود پڑھے اگر خود ممکن نہ ہو تو پھر معلم جو کچھ کہلائے اُسکو کہے معلم یا اُسکا نائب ارکان و افعال حج کو خود ادا کراتے ہیں اور جو دعائیں پڑھی جاتی ہیں اُن کو پڑھاتے ہیں لیکن چونکہ مجمع زیادہ ہوتا ہے اور معلموں کے ساتھ بڑی بڑی جماعتیں ہوتی ہیں اس لئے اگر دعائیں خود پڑھ لے تو بہتر ہے غلطی بھی نہ ہو اور کوئی پریشانی بھی نہ ہو۔

ارکان و افعال حج کی تمام دعائیں ہم اپنے اپنے موقع پر درج کر دینگے ان کو ساتھ رکھے خواہ مکہ معظمہ یا بمبئی سے وہ رسالہ خرید لے جسمیں ارکان و افعال حج کی دعائیں جمع کرکے چھاپی گئی ہیں۔

نیت طواف کے بعد حجر اسود کے مقابل ہو کر اس طرح دونوں ہاتھ اُٹھاؤ جس طرح نماز کی نیت باندھنے کے لئے کانوں تک اُٹھاتے ہیں اور ہاتھ اُٹھاتے ہوئے یہ کہو بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَکْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ وَالصَّلٰوةُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اِیْمَانًا بِکَ وَوَفَاءً بِعَهْدِکَ وَاتِّبَاعًا لِسُنَّةِ نَبِیِّکَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ۔

اسکے بعد ہاتھ چھوڑ دو اور دونوں ہتیلیاں حجر اسود پر رکھ کر اپنا منہ دونوں

ہاتھوں کے درمیان رکھو اور بوسہ دو اگر ہجوم کی وجہ سے بوسہ ممکن نہ ہو
توجو صورت ممکن ہو وہ اختیار کرلو اسکے بعد داہنی جانب خانۂ کعبہ کے دروازہ
کی طرف اس طرح طواف شروع کرو کہ بیت اللہ بائیں مونڈھے کی طرف رہے
اور حطیم کو طواف میں شامل کرلو طواف کے تین ابتدائی پھیروں میں رمل سنت ہے
یعنی ابتدائی تین پھیروں میں حجر اسود سے رکن یمانی تک اکڑ کر شانوں کو ہلاتے
ہوئے تیز چلے اور رکن یمانی سے حجر اسود تک معمولی چال سے چلے اور طواف کے
ہر پھیرے میں اضطباع بھی کرے یعنی احرام کی چادر کو جسکو تم اوڑھے ہوئے ہو
داہنی بغل کے نیچے سے نکال کر بائیں کندھے پر ڈال لو۔

طواف کے پہلے پھیرے میں حجر اسود سے رکن یمانی تک یہ دعا پڑھے۔

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ
اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ اِيْمَانًا بِكَ وَتَصْدِيْقًا بِكِتَابِكَ وَوَفَاءً بِعَهْدِكَ وَاتِّبَاعًا
لِسُنَّةِ نَبِيِّكَ وَحَبِيْبِكَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ
الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ وَالْمُعَافَاةَ الدَّائِمَةَ فِي الدِّيْنِ وَالدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ
وَالْفَوْزَ بِالْجَنَّةِ وَالنَّجَاةَ مِنَ النَّارِ۔

طواف کے ساتوں پھیروں میں حجر اسود سے رکن یمانی تک سات مختلف دعائیں پڑھی جاتی ہیں اور رکن یمانی سے حجر اسود تک ہر پھیرے میں ایک ہی دعا پڑھی جاتی ہے پہلے پھیرے کی دعا اوپر لکھی گئی اور بقیہ پھیروں کی دعائیں آگے لکھی جائینگی رکن یمانی پر پہنچکر جو خانہ کعبہ کا جنوبی گوشہ ہے اسکا بھی استلام کرو یعنی اسکو صرف ہاتھ سے مس کرو نہ بوسہ دو اور نہ سجدہ کرو اسکے بعد رکن یمانی سے یہ دعا پڑھتے ہوئے حجر اسود کی طرف بڑھو یہ دعا طواف کے ساتوں پھیروں میں رکن یمانی سے حجر اسود تک پڑھنی چاہئے۔

رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ وَاَدْخِلْنَا الْجَنَّۃَ مَعَ الْاَبْرَارِ یَا عَزِیْزُ یَا غَفَّارُ یَا رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ۔

حجر اسود پر پہنچکر ایک پھیرا ختم ہو گیا اسی طرح دوسرا پھیرا کرو اول حجر اسود کو بدستور سابق بوسہ دو اور پھر دوسرے پھیرے کی یہ دعا پڑھتے رمل و اضطباع کرتے رکن یمانی کی طرف جاؤ اَللّٰھُمَّ اِنَّ ھٰذَا الْبَیْتَ بَیْتُکَ وَالْحَرَمَ حَرَمُکَ وَالْاَمْنَ اَمْنُکَ وَالْعَبْدَ عَبْدُکَ وَاَنَا عَبْدُکَ وَابْنُ عَبْدِکَ وَھٰذَا مَقَامُ الْعَائِذِ بِکَ مِنَ النَّارِ فَحَرِّمْ لُحُوْمَنَا وَبَشَرَتَنَا عَلَی النَّارِ اَللّٰھُمَّ حَبِّبْ اِلَیْنَا الْاِیْمَانَ وَزَیِّنْہُ فِیْ قُلُوْبِنَا وَکَرِّہْ

اِلَيْنَا الْكُفْرَ وَالْفُسُوْقَ وَالْعِصْيَانَ وَاجْعَلْنَا مِنَ الرَّاشِدِيْنَ اَللّٰهُمَّ قِنِيْ عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِي الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ

رکن یمانی پر پہنچکر ہاتھ سے استلام کرو اور رَبَّنَا آتِنَا الخ پڑھتے ہوئے حجر اسود کی طرف جاؤ دوسرا پھیرا پورا ہوا تیسرے پھیرے کیلئے بدستور حجر اسود کو بوسہ دو اور پھر یہ دعا پڑھتے اور رمل و اضطباع کرتے ہوئے رکن یمانی کی طرف بڑھو

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الشَّكِّ وَالشِّرْكِ وَالشِّقَاقِ وَالنِّفَاقِ وَسُوْءِ الْاَخْلَاقِ وَسُوْءِ الْمَنْظَرِ وَالْمُنْقَلَبِ فِي الْمَالِ وَالْاَهْلِ وَالْوَلَدِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ رِضَاكَ وَالْجَنَّةَ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ سَخَطِكَ وَالنَّارِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ۔

رکن یمانی پر پہنچکر استلام کرو اور پھر رَبَّنَا آتِنَا الخ پڑھتے ہوئے حجر اسود تک جاؤ اور حجر اسود کو بوسہ دیکر چوتھا پھیرا شروع کرو اس پھیرے میں رمل نہ کرو بلکہ معمولی چال سے چلو البتہ اضطباع برابر ساتوں پھیروں میں کرو اور چوتھے پھیرے میں یہ دعا رکن یمانی تک پڑھو۔

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ حَجًّا مَّبْرُوْرًا وَّسَعْيًا مَّشْكُوْرًا وَّذَنْبًا مَّغْفُوْرًا وَّعَمَلًا صَالِحًا

مَقْبُوْلًا وَّتِجَارَةً لَّنْ تَبُوْرَ يَا عَالِمَ مَا فِي الصُّدُوْرِ اَخْرِجْنِيْ يَا اَللّٰهُ مِنَ الظُّلُمَاتِ اِلَى النُّوْرِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ وَالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ اِثْمٍ وَّالْغَنِيْمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ وَّالْفَوْزَ بِالْجَنَّةِ وَالنَّجَاةَ مِنَ النَّارِ رَبِّ قَنِّعْنِيْ بِمَا رَزَقْتَنِيْ وَبَارِكْ لِيْ فِيْمَا اَعْطَيْتَنِيْ وَاخْلُفْ عَلٰى كُلِّ غَائِبَةٍ لِّيْ مِنْكَ بِخَيْرٍ

رکن یمانی پر پہنچکر اُس کا استلام کرو اور پھر ربنا اٰتنا پڑھتے ہوئے حجر اسود تک چلے جاؤ اسکے بعد حسب دستور حجر اسود کو بوسہ دیکر پانچواں پھیرا شروع کرو اور اضطباع کرتے رکن یمانی تک یہ دعا پڑھتے ہوئے جاؤ۔

اَللّٰهُمَّ اَظِلَّنِيْ تَحْتَ عَرْشِكَ يَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّ عَرْشِكَ وَلَا بَاقِيَ اِلَّا وَجْهُكَ وَاسْقِنِيْ مِنْ حَوْضِ نَبِيِّكَ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَرْبَةً هَنِيْئَةً مَّرِيْئَةً لَّا نَظْمَاُ بَعْدَهَا اَبَدًا۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا سَئَلَكَ مِنْهُ نَبِيُّكَ سَيِّدُنَا مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا اسْتَعَاذَكَ مِنْهُ نَبِيُّكَ سَيِّدُنَا مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ الْجَنَّةَ وَنَعِيْمَهَا وَمَا يُقَرِّبُنِيْ اِلَيْهَا مِنْ قَوْلٍ اَوْ فِعْلٍ اَوْ عَمَلٍ وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ النَّارِ وَمَا يُقَرِّبُنِيْ اِلَيْهَا مِنْ قَوْلٍ

اَوْ فِعْلٍ اَوْ عَمَلٍ۔

رکن یمانی پر پہنچکر حسب معمول اُسکا استلام کرو اور پھر ربنا آتنا الخ پڑھتے ہوئے حجر اسود تک شوط کو پورا کرو اسکے بعد حسب دستور حجر اسود کو بوسہ دو اور پھر چھٹا پھیرا شروع کرو اس پھیرے میں بھی حسب معمول اضطباع کرو اور رکن یمانی تک یہ دعا پڑھو

اَللّٰهُمَّ اِنَّ لَكَ عَلَيَّ حُقُوْقًا كَثِيْرَةً فِيْمَا بَيْنِيْ وَبَيْنَكَ وَحُقُوْقًا كَثِيْرَةً فِيْمَا بَيْنِيْ وَبَيْنَ خَلْقِكَ اَللّٰهُمَّ مَا كَانَ لَكَ مِنْهَا فَاغْفِرْهُ لِيْ وَمَا كَانَ لِخَلْقِكَ فَتَحَمَّلْهُ عَنِّيْ وَاَغْنِنِيْ بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَبِطَاعَتِكَ عَنْ مَعْصِيَتِكَ وَبِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ يَا وَاسِعَ الْمَغْفِرَةِ اَللّٰهُمَّ اِنَّ بَيْتَكَ عَظِيْمٌ وَوَجْهَكَ كَرِيْمٌ وَاَنْتَ يَا اَللّٰهُ حَلِيْمٌ كَرِيْمٌ عَظِيْمٌ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّيْ۔

رکن یمانی پر پہنچ اُسکا استلام کرو اور پھر ربنا آتنا پڑھتے ہوئے حجر اسود تک جاؤ اسکے بعد حسب معمول حجر اسود کو بوسہ دو اور اضطباع کئے ہوئے یہ دعا پڑھتے ہو رکن یمانی کی طرف جاؤ اور ساتواں پھیرا پورا کرو۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ اِيْمَانًا كَامِلًا وَّيَقِيْنًا صَادِقًا وَّرِزْقًا وَّاسِعًا وَّقَلْبًا خَاشِعًا وَّلِسَانًا ذَاكِرًا وَّحَلَالًا طَيِّبًا وَّتَوْبَةً نَّصُوْحًا وَّتَوْبَةً قَبْلَ الْمَوْتِ

وَرَاحَةً عِنْدَ الْمَوْتِ وَمَغْفِرَةً وَرَحْمَةً بَعْدَ الْمَوْتِ وَالْعَفْوَ عِنْدَ الْحِسَابِ وَالْفَوْزَ بِالْجَنَّةِ وَالنَّجَاةَ مِنَ النَّارِ بِرَحْمَتِكَ يَا عَزِيْزُ يَا غَفَّارُ رَبِّ زِدْنِيْ عِلْمًا وَّأَلْحِقْنِيْ بِالصَّالِحِيْنَ۔

حسب دستور رکن یمانی پر پہنچکر اُسکا استلام کرو اور پھر رَبَّنَا اٰتِنَا الخ پڑھتے ہوئے حجراسود تک جاؤ اور آٹھویں مرتبہ حجراسود کو بوسہ دو۔

اُنہیں سات پھیروں کا نام طواف ہی جنکو مذکورہ بالا طریقہ پر ادا کرنا چاہئے اگر طواف کرنے کی حالت میں نماز کی جماعت کھڑی ہوجائے تو طواف کو چھوڑکر نماز میں شریک ہوجاؤ اسی طرح وضو ٹوٹ جائے تو وضو کو چلے جاؤ اور پھر نماز ختم کرکے یا وضو کرکے طواف کے سات پھیروں کو پورا کرو۔

طواف کے بعد اپنا سینہ اور داہنا رخسارہ ملتزم ع کو لگاکر داہنا ہاتھ اوپر اُٹھاکر بیت اللہ کا پردہ پکڑو اگر پردہ تک ہاتھ نہ پہنچے تو دونوں ہاتھ سر سے اوپر اُٹھاکر دیوار پر رکھدو اور یہ دعا پڑھو۔

اَللّٰهُمَّ يَا رَبَّ الْبَيْتِ الْعَتِيْقِ أَعْتِقْ رِقَابَنَا وَرِقَابَ آبَائِنَا وَأُمَّهَاتِنَا

ع ملتزم حجراسود اور دروازہ کعبہ کے درمیان خانہ کعبہ کے نیچے کی دیوار کا نام ہی تفصیل دیکھو خاتمہ میں ۱۲ مؤلف

وَاِخْوَانِنَا وَاَوْلَادِنَا مِنَ النَّارِ یَا ذَا الْجُوْدِ وَالْکَرَمِ وَالْفَضْلِ وَالْمَنِّ وَالْعَطَاءِ وَالْاِحْسَانِ اَللّٰھُمَّ اَحْسِنْ عَاقِبَتَنَا فِی الْاُمُوْرِ کُلِّھَا وَاَجِرْنَا مِنْ خِزْیِ الدُّنْیَا وَعَذَابِ الْاٰخِرَۃِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ عَبْدُکَ وَابْنُ عَبْدِکَ وَاقِفٌ تَحْتَ بَابِکَ مُلْتَزِمٌ بِاَعْتَابِکَ مُتَذَلِّلٌ بَیْنَ یَدَیْکَ اَرْجُوْ رَحْمَتَکَ وَاَخْشٰی عَذَابَکَ مِنَ النَّارِ یَا قَدِیْمَ الْاِحْسَانِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ اَنْ تَرْفَعَ ذِکْرِیْ وَتَضَعَ وِزْرِیْ وَتُصْلِحَ اَمْرِیْ وَتُطَھِّرَ قَلْبِیْ وَتُنَوِّرَ لِیْ فِیْ قَبْرِیْ وَتَغْفِرَ لِیْ ذَنْبِیْ وَاَسْئَلُکَ الدَّرَجَاتِ الْعُلٰی مِنَ الْجَنَّۃِ اٰمِیْنَ۔

اس کے بعد مقام ابراہیمؑ میں جاکر دو رکعت نماز واجب الطواف پڑھو نماز میں احرام کی چادر کو کاندھوں پر ڈال لو یہ دوگانہ ہر طواف کے بعد واجب ہے پہلی رکعت میں قل یا ایہا الکافرون اور دوسری رکعت میں قل ہو اللہ احد پڑھو اور اسکے بعد مقام ابراہیم میں یہ دعا پڑھو۔

اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ تَعْلَمُ سِرِّیْ وَعَلَانِیَتِیْ فَاقْبَلْ مَعْذِرَتِیْ وَتَعْلَمُ حَاجَتِیْ فَاَعْطِنِیْ سُؤَالِیْ وَتَعْلَمُ مَا فِیْ نَفْسِیْ فَاغْفِرْ لِیْ ذُنُوْبِیْ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ اِیْمَانًا یُبَاشِرُ قَلْبِیْ وَیَقِیْنًا صَادِقًا حَتّٰی اَعْلَمَ اَنَّہٗ لَا یُصِیْبُنِیْ اِلَّا

مَا كَتَبْتَ لِيْ وَرِضًا مِنْكَ بِمَا قَسَمْتَ لِيْ اَنْتَ وَلِيِّيْ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ تَوَفَّنِيْ مُسْلِمًا وَّاَلْحِقْنِيْ بِالصّٰلِحِيْنَ اَللّٰهُمَّ لَا تَدَعْ لَنَا فِيْ مَقَامِنَا هٰذَا ذَنْبًا اِلَّا غَفَرْتَهٗ وَلَا هَمًّا اِلَّا فَرَّجْتَهٗ وَلَا حَاجَةً اِلَّا قَضَيْتَهَا وَيَسَّرْتَهَا فَيَسِّرْ اُمُوْرَنَا وَاشْرَحْ صُدُوْرَنَا وَنَوِّرْ قُلُوْبَنَا وَاخْتِمْ بِالصّٰلِحَاتِ اَعْمَالَنَا اَللّٰهُمَّ تَوَفَّنَا مُسْلِمِيْنَ وَاَحْيِنَا مُسْلِمِيْنَ وَاَلْحِقْنَا بِالصّٰلِحِيْنَ غَيْرَ خَزَايَا وَلَا مَفْتُوْنِيْنَ۔

اس کے بعد حجر اسمٰعیل علیہ الصلوٰۃ والسلام پر جا کر یہ دعا پڑھے۔

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِيْ وَاَنَا عَبْدُكَ وَاَنَا عَلٰى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ اَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَاَبُوْءُ بِذَنْبِيْ فَاغْفِرْ لِيْ فَاِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا سَئَلَكَ بِهٖ عِبَادُكَ الصّٰلِحُوْنَ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا اسْتَعَاذَكَ بِهٖ عِبَادُكَ الصّٰلِحُوْنَ اَللّٰهُمَّ بِجَاهِ نَبِيِّكَ الْمُصْطَفٰى وَرَسُوْلِكَ الْمُرْتَضٰى طَهِّرْ قُلُوْبَنَا مِنْ كُلِّ وَصْفٍ يُّبَاعِدُنَا عَنْ مُّشَاهَدَتِكَ وَمَحَبَّتِكَ وَاَمِتْنَا عَلَى السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ وَالشَّوْقِ اِلٰى لِقَائِكَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ

اَللّٰھُمَّ نَوِّرْ بِالْعِلْمِ قَلْبِیْ وَاسْتَعْمِلْ بِطَاعَتِکَ بَدَنِیْ وَخَلِّصْ مِنَ الْفِتَنِ سِرِّیْ وَاشْغَلْ بِالْاِعْتِبَارِ فِکْرِیْ وَقِنِیْ شَرَّ وَسَاوِسِ الشَّیْطَانِ وَاَجِرْنِیْ مِنْہُ یَا رَحْمٰنُ حَتّٰی لَا یَکُوْنَ لَہٗ عَلَیَّ سُلْطَانٌ رَبَّنَا اِنَّنَا اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ

پھر چاہِ زمزم پر جاؤ اور خوب سیر ہو کر پانی پیو اور اپنے احرام کے کپڑوں اور بدن پر بھی ڈال لو اور آبِ زمزم پیتے وقت یہ دعا پڑھو

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ عِلْمًا نَافِعًا وَّرِزْقًا وَّاسِعًا وَّشِفَاءً مِّنْ کُلِّ دَاءٍ وَّسَقَمٍ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ

آبِ زمزم پی کر دوبارہ حجر اسود پر جاؤ اور ایک اور استلام کرو اور اللّٰہُ اَکْبَرُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہو یہ نواں استلام اُس وقت مستحب ہے جبکہ طواف کے بعد سعی کرے پھر بابِ صفا سے مسجد سے نکلو اور اسکے بعد صفا و مروہ کی سعی کو جاؤ اور صفا کے پاس پہنچکر کہو اَبْدَأُ بِمَا بَدَأَ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَۃَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰہِ فَمَنْ حَجَّ الْبَیْتَ اَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَیْہِ اَنْ یَّطَّوَّفَ بِھِمَا وَمَنْ تَطَوَّعَ خَیْرًا فَاِنَّ اللّٰہَ شَاکِرٌ عَلِیْمٌ

پھر سعی کی نیت اس طرح کرو۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ اَنْ اَسْعٰی مَا بَیْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَۃِ سَبْعَۃَ اَشْوَاطٍ
سَعْیَ الْعُمْرَۃِ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ یَا رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ۔

اس کے بعد صفا کے زینوں پر چڑھو اور اتنی بلندی پر پہنچ کر کہ وہاں سے
بیت اللہ نظر آنے لگے بیت اللہ کی طرف منہ کر کے دونوں ہاتھ مونڈھوں تک
دعا کی طرح آسمان کی طرف اٹھاؤ اور کہو

اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ

پھر دعا مانگو یہ جگہ مقبولیت دعا کی ہے اور جسقدر ذکر و شغل اور دعا کو
جاری رکھو بہتر ہے اور پھر سعی کو شروع کرو اور صفا سے مروہ کی جانب روانہ ہو
اور جب سبز میل کے پاس پہنچو تو وہاں سے دوسرے سبز میل تک دوڑ کر
چلو پھر مروہ پر پہنچ کر اسی طرح دعا کرو جس طرح صفا پر کی تھی اس کے بعد پھر
صفا کی جانب روانہ ہو میلین اخضرین کے درمیان دوڑو اور صفا پر پہنچکر
دعا کرو اسی طرح صفا و مروہ کے درمیان سات پھیرے کرو یعنی صفا سے
مروہ کی جانب ایک پھیرا پھر مروہ سے صفا کی جانب دوسرا پھیرا پھر صفا سے
مروہ کی سمت تیسرا پھیرا اسی طرح ساتویں پھیرے کو صفا سے شروع کر کے
مروہ پر ختم کرو اور ان پھیروں کے درمیان یہ دعا پڑھو۔

اَللّٰہُ اَکْبَرُ کَبِیْرًا وَّالْحَمْدُ لِلّٰہِ کَثِیْرًا وَّسُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ وَبِحَمْدِہِ الْکَرِیْمِ
بُکْرَۃً وَّاَصِیْلًا وَّمِنَ اللَّیْلِ فَاسْجُدْ لَہٗ وَسَبِّحْہُ لَیْلًا طَوِیْلًا۔ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ
وَحْدَہٗ اَنْجَزَ وَعْدَہٗ وَنَصَرَ عَبْدَہٗ وَہَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَہٗ لَا شَیْءَ قَبْلَہٗ
وَلَا بَعْدَہٗ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَہُوَ حَیٌّ دَآئِمٌ لَّا یَمُوْتُ وَلَا یَفُوْتُ اَبَدًا بِیَدِہِ الْخَیْرُ
وَاِلَیْہِ الْمَصِیْرُ وَہُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۔ رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاعْفُ وَتَکَرَّمْ
وَتَجَاوَزْ عَمَّا تَعْلَمُ اِنَّکَ تَعْلَمُ مَا لَا نَعْلَمُ اِنَّکَ اَنْتَ اللّٰہُ الْاَعَزُّ الْاَکْرَمُ
رَبِّ نَجِّنَا مِنَ النَّارِ سَالِمِیْنَ غَانِمِیْنَ فَرِحِیْنَ مُسْتَبْشِرِیْنَ مَعَ عِبَادِکَ
الصَّالِحِیْنَ مَعَ الَّذِیْنَ اَنْعَمَ اللّٰہُ عَلَیْہِمْ مِّنَ النَّبِیّٖنَ وَالصِّدِّیْقِیْنَ
وَالشُّہَدَآءِ وَالصَّالِحِیْنَ وَحَسُنَ اُولٰٓئِکَ رَفِیْقًا۔ ذٰلِکَ الْفَضْلُ مِنَ
اللّٰہِ وَکَفٰی بِاللّٰہِ عَلِیْمًا لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ حَقًّا حَقًّا لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ تَعَبُّدًا
وَّرِقًّا لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَلَا نَعْبُدُ اِلَّآ اِیَّاہُ مُخْلِصِیْنَ لَہُ الدِّیْنَ وَلَوْ کَرِہَ
الْکَافِرُوْنَ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْوَاحِدُ الْفَرْدُ الصَّمَدُ الَّذِیْ لَمْ یَتَّخِذْ صَاحِبَۃً
وَّلَا وَلَدًا وَّلَمْ یَکُنْ لَّہٗ شَرِیْکٌ فِی الْمُلْکِ وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ وَلِیٌّ مِّنَ الذُّلِّ
وَکَبِّرْہُ تَکْبِیْرًا۔ اَللّٰہُمَّ اِنَّکَ قُلْتَ فِیْ کِتَابِکَ الْمُنَزَّلِ اُدْعُوْنِیْٓ اَسْتَجِبْ
لَکُمْ دَعَوْنَاکَ رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا کَمَا اَمَرْتَنَا اِنَّکَ لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ رَبَّنَا

ربنا اننا سمعنا منادیا ینادی للایمان ان امنوا بربکم فامنا ربنا
فاغفرلنا ذنوبنا وکفر عنا سیاتنا وتوفنا مع الابرار۔ ربنا
واتنا ما وعدتنا علی رسلک ولا تخزنا یوم القیمۃ انک لا
تخلف المیعاد۔ ربنا علیک توکلنا والیک انبنا والیک المصیر
ربنا اغفرلنا ولاخواننا الذین سبقونا بالایمان ولا تجعل فی
قلوبنا غلا للذین امنوا ربنا انک رءوف رحیم۔ ربنا اتمم لنا
نورنا واغفرلنا انک علی کل شیء قدیر۔ اللھم انی اسئلک من الخیر
کلہ عاجلہ واجلہ واعوذبک من الشر کلہ عاجلہ واجلہ
استغفرک لذنبی واسئلک رحمتک اللھم رب زدنی علما
ولا تزغ قلبی بعد اذ ھدیتنی وھب لی من لدنک رحمۃ انک
انت الوھاب اللھم عافنی فی سمعی وبصری لا الہ الا انت
اللھم انی اعوذبک من عذاب القبر لا الہ الا انت سبحانک
انی کنت من الظلمین۔ اللھم انی اعوذبک من الکفر والفقر
اللھم انی اعوذ برضاک من سخطک وبمعافاتک من عقوبتک
واعوذبک منک لا احصی ثناء علیک انت کما اثنیت علی

نَفْسَكَ فَلَكَ الْحَمْدُ حَتّٰى تَرْضٰى اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَسْئَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا تَعْلَمُ
وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا تَعْلَمُ وَاَسْتَغْفِرُكَ مِنْ كُلِّ مَا تَعْلَمُ اِنَّكَ اَنْتَ
عَلَّامُ الْغُيُوْبِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ الْمُبِيْنُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ
الصَّادِقُ الْوَعْدُ الْاَمِيْنُ اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَسْئَلُكَ كَمَا هَدَيْتَنِىْ لِلْاِسْلَامِ
اَنْ لَا تَنْزِعَهُ مِنِّىْ حَتّٰى تَتَوَفَّانِىْ وَاَنَا مُسْلِمٌ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِىْ قَبْرِىْ
نُوْرًا وَّفِىْ سَمْعِىْ نُوْرًا وَّفِىْ بَصَرِىْ نُوْرًا اَللّٰهُمَّ اشْرَحْ لِىْ صَدْرِىْ
وَيَسِّرْ لِىْ اَمْرِىْ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ وَسَاوِسِ الصَّدْرِ وَشَتَاتِ الْاَمْرِ
وَفِتْنَةِ الْقَبْرِ اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا يَلِجُ فِى اللَّيْلِ وَشَرِّ مَا
يَلِجُ فِى النَّهَارِ وَمِنْ شَرِّ مَا تَهُبُّ بِهِ الرِّيَاحُ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ سُبْحَانَكَ
مَا عَبَدْنَاكَ حَقَّ عِبَادَتِكَ يَا اَللّٰهُ سُبْحَانَكَ مَا ذَكَرْنَاكَ حَقَّ ذِكْرِكَ
يَا اَللّٰهُ سُبْحَانَكَ مَا شَكَرْنَاكَ حَقَّ شُكْرِكَ يَا اَللّٰهُ سُبْحَانَكَ مَا قَصَدْنَاكَ
حَقَّ قَصْدِكَ يَا اَللّٰهُ اَللّٰهُمَّ حَبِّبْ اِلَيْنَا الْاِيْمَانَ وَزَيِّنْهُ فِىْ قُلُوْبِنَا
وَكَرِّهْ اِلَيْنَا الْكُفْرَ وَالْفُسُوْقَ وَالْعِصْيَانَ وَاجْعَلْنَا مِنَ الرَّاشِدِيْنَ
اَللّٰهُمَّ قِنِىْ عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ اَللّٰهُمَّ اهْدِنِىْ بِالْهُدٰى
وَنَقِّنِىْ بِالتَّقْوٰى وَاغْفِرْلِىْ بِالْاٰخِرَةِ وَالْاُوْلٰى اَللّٰهُمَّ ابْسُطْ عَلَيْنَا

مِن بَرَكَاتِكَ وَرَحْمَتِكَ وَفَضْلِكَ وَرِزْقِكَ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ النَّعِيْمَ الْمُقِيْمَ الَّذِیْ لَا يَحُوْلُ وَلَا يَزُوْلُ اَبَدًا اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ عَائِذٌ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا اَعْطَيْتَنَا وَمِنْ شَرِّ مَا مَنَعْتَنَا اَللّٰهُمَّ تَوَفَّنَا مُسْلِمِيْنَ وَاَلْحِقْنَا بِالصّٰلِحِيْنَ غَيْرَ خَزَايَا وَلَا مَفْتُوْنِيْنَ رَبِّ يَسِّرْ وَلَا تُعَسِّرْ رَبِّ تَمِّمْ بِالْخَيْرِ اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ اَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ اَنْ يَطَّوَّفَ بِهِمَا وَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَاِنَّ اللّٰهَ شَاكِرٌ عَلِيْمٌ ۝ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا وَعَافِنَا وَاعْفُ عَنَّا وَعَلٰى طَاعَتِكَ وَشُكْرِكَ اَعِنَّا وَعَلَى الْاِيْمَانِ وَالْاِسْلَامِ الْكَامِلِ جَمِيْعًا تَوَفَّنَا وَاَنْتَ رَاضٍ عَنَّا اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنِیْ بِتَرْكِ الْمَعَاصِیْ اَبَدًا مَا اَبْقَيْتَنِیْ وَارْحَمْنِیْ اَنْ اَتَكَلَّفَ مَا لَا يَعْنِيْنِیْ وَارْزُقْنِیْ حُسْنَ النَّظَرِ فِيْمَا يُرْضِيْكَ عَنِّیْ يَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ ۝

سعی کے بعد دو رکعت نماز نفل مسجد حرام میں جا کر پڑھے۔

قارن پر چونکہ عمرہ کی سعی کے بعد حلق و قصر ممنوع ہے اس لئے وہ سعی کے بعد بدستور احرام میں رہے اور عمرہ کی سعی کے بعد عرفات میں قیام سے قبل تک طواف قدوم کرے طوافِ قدوم حج میں شامل ہے اور آفاقی پر

سنت ہی اور اسکے ادا کرنے کا وہی طریقہ ہی جو طواف عمرہ کا بیان ہوا۔ طواف قدوم کی سعی کے بعد بھی قارن کو حلق و قصر ممنوع ہے۔

قارن کو چاہیے کہ وہ صرف طواف کی حالت میں لبیک کہنا بند کردے اور باقی تمام اوقات میں بدستور سابق لبیک کہتا رہے۔

پھر ایام حج آنے سے قبل روزانہ جسقدر طواف نفل ممکن ہوں کرتا رہے کیونکہ مکہ معظمہ میں دوسری نفل عبادات سے طواف نفل بہتر ہے طواف نفل میں رمل اور سعی کی ضرورت نہیں ہی اور نہ نفل طواف کا کوئی وقت مقرر ہی جس وقت چاہے ادا کرے۔

ذی الحجہ کی ساتویں تاریخ کو خانہ کعبہ میں ظہر کی نماز کے بعد امام ایک خطبہ پڑھتا ہی جسمیں حج کے مسائل بتلائے جاتے ہیں قارن اس خطبہ کو سُنے اور پھر آٹھویں ذی الحجہ کو فجر کی نماز مکہ معظمہ میں پڑھکر ایسے وقت منیٰ کی جانب روانہ ہو کہ ظہر کی نماز وہاں پہنچکر باطمینان پڑھ سکے راستہ میں لبیک کہتا اور یہ دعا کرتا جائے۔

اَللّٰھُمَّ اِیَّاکَ اَرْجُوْ وَاِیَّاکَ اَدْعُوْ وَاِلَیْکَ اَرْغَبُ اَللّٰھُمَّ بَلِّغْنِیْ صَالِحَ عَمَلِیْ فَاَصْلِحْ لِیْ ذُرِّیَّتِیْ۔

اور منیٰ میں داخل ہو کر یہ دعا پڑھے

اَللّٰهُمَّ هٰذَا مِنًى وَهٰذَا مَا دَلَلْتَنَا عَلَيْهِ مِنَ الْمَنَاسِكِ فَمُنَّ عَلَيْنَا بِجَوَامِعِ الْخَيْرَاتِ وَبِمَا مَنَنْتَ بِهٖ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلِكَ وَمُحَمَّدٍ نَبِيِّكَ وَبِمَا مَنَنْتَ بِهٖ عَلٰى اَهْلِ طَاعَتِكَ فَاِنِّيْ عَبْدُكَ وَنَاصِيَتِيْ بِيَدِكَ جِئْتُ طَالِبًا مَرْضَاتِكَ۔ اور مستحب یہ ہے کہ منیٰ میں مسجد خیف کے قریب ٹھہرے منیٰ میں پانچ نمازیں پڑھنا اور ۸، ۹ کی درمیانی شب منیٰ میں رہنا سنت ہے۔

نویں ذی الحجہ کو فجر کی نماز پڑھ کر طلوع آفتاب کے بعد ضب کی راہ سے تکبیر و تلبیہ کہتا ہوا عرفات کو جائے اور روانگی کے وقت یہ دعا پڑھے۔

اَللّٰهُمَّ اِلَيْكَ تَوَجَّهْتُ عَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَجْهَكَ اَرَدْتُّ فَاجْعَلْ ذَنْبِيْ مَغْفُوْرًا وَحَجِّيْ مَبْرُوْرًا وَارْحَمْنِيْ وَلَا تُخَيِّبْنِيْ وَاقْضِ بِعَرَفَاتٍ حَاجَتِيْ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اسکے بعد لبیک کہتا اور کلمہ توحید پڑھتا ہوا عرفات کی راہ کو طے کرے۔

منیٰ سے عرفات کئی میل کے فاصلہ پر ہے روانگی میں عجلت سے کام لیا جائے اور جس طرح ممکن ہو ظہر سے پہلے عرفات میں داخل ہو جائے عرفات کے قریب پہنچکر جب جبل رحمت نظر آئے تو یہ کہے سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ

اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ۔

اسکے بعد لبیک کہتا ہوا عرفات کے اندر داخل ہو اور بہتر یہ ہی کہ جبل رحمت کے قریب قیام کرے اور دعا۔ درود۔ ذکر و تلبیہ میں مشغول رہے۔

عرفات میں اطمینان سے ٹھہر کر زوال آفتاب کے بعد غسل کرو لیکن بدن کو نہ ملو یہ غسل سنت مؤکدہ ہی۔ اگر غسل کسی وجہ سے ممکن نہ ہو تو وضو کرلو اور بلا تاخیر مسجد نمرہ میں چلے جاؤ اور وہاں امام کے ساتھ ظہر و عصر کی نماز ایک اذان اور دو تکبیروں کے ساتھ ظہر کے وقت میں اکٹھا پڑھو اور ان نمازوں کے درمیان اور کوئی نماز نہ پڑھو البتہ تکبیر تشریق ضرور کہو۔

نماز سے فارغ ہو کر اپنے قیامگاہ پر جاؤ اور امام کا خطبہ سنو امام جبل رحمت پر کھڑا ہو کر خطبہ پڑھتا ہی بہتر یہ ہی کہ امام کے قریب جاکر بیٹھو یا کھڑے رہو اور قبلہ رُو ہو کر امام کے خطبہ کو خشوع سے سنو۔

عرفات میں زوال کے بعد سے غروب آفتاب تک ٹھہرنا ضروری ہی ظہر و عصر کی نمازوں اور خطبہ کے بعد جو وقت بچے اُسکو تلاوت قرآن مجید درود شریف تکبیر تہلیل تلبیہ اور استغفار میں صرف کرو کہ یہ وقت اجابت دعا کا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے عرفات میں یہ دعا کی تھی لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰهُ

وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ
اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِیْ قَلْبِیْ نُوْرًا وَّفِیْ سَمْعِیْ نُوْرًا وَّفِیْ بَصَرِیْ نُوْرًا اَللّٰهُمَّ
اشْرَحْ لِیْ صَدْرِیْ وَیَسِّرْ لِیْ اَمْرِیْ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ وَسَاوِسِ الصَّدْرِ
وَشَتَاتِ الْاَمْرِ وَفِتْنَةِ الْقَبْرِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا یَلِجُ
فِی اللَّیْلِ وَشَرِّ مَا یَلِجُ فِی النَّهَارِ وَشَرِّ مَا تَهُبُّ بِهِ الرِّیَاحُ لَبَّیْكَ
اَللّٰهُمَّ لَبَّیْكَ اِنَّمَا الْخَیْرُ خَیْرُ الْاٰخِرَةِ۔

بہتر یہ ہے کہ اس دعا کو پڑھے اور خشوع و خضوع سے ایک ایک جملہ کو ادا کرے
ایک روایت میں آیا ہے کہ آنحضرت صلعم نے عرفات میں ہاتھ اُٹھا کر اَللّٰهُ
اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ تین بار فرمایا اور اسکے بعد یہ دعا فرمائی

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ اَللّٰهُمَّ اهْدِنِیْ
بِالْهُدٰی وَنَقِّنِیْ بِالتَّقْوٰی وَاغْفِرْ لِیْ فِی الْاٰخِرَةِ وَالْاُوْلٰی۔

اسکے بعد آپنے ہاتھ چھوڑ دیئے اور بقدر الحمد پڑھنے کے ہاتھوں کو چھوڑے رہے
اسکے بعد پھر ہاتھ اُٹھا کر یہی دعا کی اسی طرح آپ دعا میں مشغول رہے۔
ذیل میں ہم بعض اور دعائیں لکھتے ہیں جن میں سے بعض آنحضرت صلعم سے
منقول ہیں اور بعض کا پڑھنا عرفات میں مستحب ہے۔

۱- لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ لَّا يَمُوْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ

۲- اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ كَالَّذِيْ نَقُوْلُ وَخَيْرًا مِّمَّا نَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ لَكَ صَلٰوتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ وَاِلَيْكَ مَاٰبِيْ وَلَكَ رَبِّ تُرَاثِيْ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَوَسْوَسَةِ الصَّدْرِ وَشَتَاتِ الْاَمْرِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا تَجِيْءُ بِهِ الرِّيْحُ اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ تَسْمَعُ كَلَامِيْ وَتَرٰى مَكَانِيْ وَتَعْلَمُ سِرِّيْ وَعَلَانِيَتِيْ وَلَا يَخْفٰى عَلَيْكَ شَيْءٌ مِّنْ اَمْرِيْ اَنَا الْبَائِسُ الْفَقِيْرُ الْمُسْتَغِيْثُ الْمُسْتَجِيْرُ الْوَجِلُ الْمُشْفِقُ الْمُقِرُّ الْمُعْتَرِفُ بِذُنُوْبِهٖ اَسْئَلُكَ مَسْئَلَةَ الْمَسَاكِيْنِ وَاَبْتَهِلُ اِلَيْكَ اِبْتِهَالَ الْمُذْنِبِ الذَّلِيْلِ وَاَدْعُوْكَ دُعَاءَ الْخَائِفِ الضَّرِيْرِ مَنْ خَضَعَتْ لَكَ رَقَبَتُهٗ وَفَاضَتْ لَكَ عَيْنَاهُ وَذَلَّ جَسَدُهٗ وَرَغِمَ اَنْفُهٗ اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْنِيْ بِدُعَائِكَ شَقِيًّا وَّكُنْ لِّيْ رَءُوْفًا رَّحِيْمًا يَا خَيْرَ الْمَسْئُوْلِيْنَ وَيَا خَيْرَ الْمُعْطِيْنَ۔

۳- مستحب ہے کہ عرفات میں بعد نماز عصر سورہ فاتحہ و اخلاص سو سو بار پڑھ کر یہ دعا کرے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ

وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ سُبْحَانَ
اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَاللهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ
اِلَّا بِاللهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ يَا رَفِيْعَ الدَّرَجَاتِ يَا مُنْزِلَ الْبَرَكَاتِ
يَا فَاطِرَ الْاَرَضِيْنَ وَالسَّمٰوٰتِ ضَجَّتْ لَكَ الْاَصْوَاتُ بِصُنُوْفِ
اللُّغَاتِ نَسْأَلُكَ الْحَاجَاتِ وَحَاجَتِيْ اَنْ تَرْحَمَنِيْ فِيْ دَارِ الْبَلَاءِ
اِذَا نَسِيَنَا اَهْلُ الدُّنْيَا اَسْئَلُكَ اَنْ تُوَفِّقَنِيْ بِمَا افْتَرَضْتَ عَلَيَّ وَتُعِيْنَنِيْ
عَلٰى طَاعَتِكَ وَاَدَاءِ حَقِّكَ وَقَضَاءِ الْمَنَاسِكِ الَّتِيْ اَرَيْتَهَا اِبْرَاهِيْمَ
خَلِيْلَكَ وَدَلَلْتَ مُحَمَّدًا حَبِيْبَكَ اَللّٰهُمَّ لِكُلِّ مُتَضَرِّعٍ اِلَيْكَ
اِجَابَةٌ وَلِكُلِّ مِسْكِيْنٍ لَدَيْكَ رَأْفَةٌ وَقَدْ جِئْتُكَ مُتَضَرِّعًا اِلَيْكَ
مِسْكِيْنًا لَدَيْكَ فَاقْضِ حَاجَتِيْ وَاغْفِرْ لِيْ ذَنْبِيْ وَلَا تَجْعَلْنِيْ
مِنْ اَخْيَبِ عِنْدَكَ وَقَدْ قُلْتَ وَاِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ اُدْعُوْنِيْ
اَسْتَجِبْ لَكُمْ وَقَدْ دَعَوْتُكَ مُتَضَرِّعًا سَائِلًا فَاَجِبْ دُعَائِيْ وَاَعْتِقْنِيْ
مِنَ النَّارِ وَاغْفِرْ لِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَلِجَمِيْعِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ
بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ۔

غرض عرفہ کا دن اجابت دعا کا دن ہے بہتر یہ ہے کہ تمام دن دعا و اذکار میں

مشغول رہے اور مذکورہ بالا ماثورہ دعاؤں کو پڑھتا رہے عرفہ کے دن کو بیکار و فضول کاموں میں ضائع نہ کرنا چاہیئے یہ دن مشکل سے نصیب ہوتا ہے اسکو عبادت و اذکار میں بسر کرے اور خداوند تعالیٰ سے دین و دنیا کی بھلائی کی دعا کرے۔

آفتاب غروب ہو جانیکے بعد عرفات سے مزدلفہ کی جانب روانہ ہو بہتر ہے کہ مازمین کی راہ سے مزدلفہ کو جائے۔ مازمین مزدلفہ اور عرفات کے درمیان ایک تنگ راستہ ہے جو پہاڑ کے درمیان ہوکر جاتا ہے راستہ میں تکبیر و تہلیل اور تلبیہ کو جاری رکھے اور مناسب یہ ہے کہ پاپیادہ جائے اگر کسی وجہ سے یہ ممکن نہ ہو تو مزدلفہ کے قریب پہنچکر پاپیادہ روانہ ہو اور مزدلفہ میں پاپیادہ داخل ہو اور مزدلفہ میں جہاں جی چاہے قیام کرے لیکن محسر[۱۵] میں نہ ٹھہرے اور بہتر یہ ہے کہ مزدلفہ کے اندر قزح پہاڑی کے قریب ٹھہرے اس لئے کہ یہ جگہ مشعر حرام ہے جس کا ذکر قرآن مجید میں بایں الفاظ آیا ہے۔

---

[۱۵] آنحضرت صلعم نے عرفات کے اندر بطن عرنہ میں اور مزدلفہ کے اندر محسر میں ٹھہرنے سے منع فرمایا ہے اس لئے کہ بطن عرنہ حرم میں داخل نہیں حل میں شامل ہے اور محسر وہ مقام ہے جہاں اصحاب فیل تباہ و برباد ہوئے تھے ۱۲ مؤلف

فَاِذَآ اَفَضۡتُمۡ مِّنۡ عَرَفَاتٍ فَاذۡكُرُوا	اور جب تم میدان عرفات سے واپس ہو تو
اللّٰهَ عِنۡدَ الۡمَشۡعَرِ الۡحَرَامِ وَاذۡكُرُوهُ	مشعر حرام کے پاس خدا کو یاد کرو اور اسکا
كَمَا هَدٰىكُمۡ	ذکر کرو جیسے اُس نے تم کو ہدایت کی ہے

عرفات سے امام کے ساتھ مزدلفہ کو روانہ ہونا بہتر ہے اگر امام دیر سے روانہ ہو تو اُسکا اتباع ضروری نہیں اسی طرح اگر امام روانہ ہو جائے اور خود اژدحام یا اور کسی عذر کے سبب فوراً روانہ نہ ہو سکے تو معمولی توقف بھی درست ہے

مزدلفہ پہنچکر سب سے پہلے مغرب و عشا کی نمازیں اکٹھی ایک اذان اور ایک اقامت سے عشا کے وقت میں پڑھے اور ان کے درمیان سنت و نفل کچھ نہ پڑھے ان نمازوں کے لئے جماعت شرط نہیں ہے لیکن مزدلفہ میں ان کا پڑھنا ضروری ہے نہ تو عرفات میں مغرب و عشا کی نماز پڑھے اور نہ راستہ میں بلکہ مزدلفہ پہنچکر دونوں کو اکٹھی پڑھے البتہ اگر عرفات میں دیر ہو جائے اور مزدلفہ تک پہنچنے میں فجر ہو جانیکا اندیشہ ہو تو عرفات یا راہ میں مغرب و عشا کو پڑھنا بھی درست ہے

مزدلفہ میں رات بھر جاگنا مستحب ہے بعض علماء کے نزدیک یہ رات شب جمعہ اور شب قدر سے افضل ہے اس میں جسقدر تکبیر و تہلیل استغفار و تلبیہ ممکن ہو پڑھے اور دعا مانگے۔

مزدلفہ میں قیام کا اصلی وقت صبح صادق سے طلوع آفتاب تک ہے، یعنی کم ازکم اتنی دیر مزدلفہ میں قیام کرنا واجب ہے اور ساری رات ٹھہرنا سنت ہے مزدلفہ میں فجر کی نماز اندھیرے میں پڑھو اور جب آفتاب نکلنے میں پانچ منٹ باقی رہیں تو منیٰ کو روانہ ہوجاؤ اور مزدلفہ سے، یا ۴۹ کنکریاں چنے کے برابر رمی کے لئے اپنے پاس رکھ لو اور راستہ میں تلبیہ و ذکر الٰہی میں مشغول رہو اور جب راستہ میں بطن محسر میں پہنچو تو دوڑ کر نکل جاؤ بطن محسر کا درمیانی راستہ پانچسو پینتالیس گز کے قریب ہے اس راستہ کو دوڑ کر طے کرنا چاہیے اس لئے کہ یہ وہ جگہ ہے جہاں اصحاب فیل کو تباہ و برباد کیا گیا تھا۔

مزدلفہ سے روانہ ہو کر جب جمرۃ العقبیٰ پر پہنچے تو اُن کنکریوں میں سے جو مزدلفہ سے ساتھ لایا ہے سات کنکریاں جمرۃ العقبیٰ پر مارے اس رمی کا وقت طلوع فجر کے بعد سے زوال آفتاب تک ہے رمی کے وقت منیٰ کو داہنی جانب اور خانہ کعبہ کو بائیں جانب چھوڑ کر کھڑا ہو اور اللہ اکبر کہہ کر ایک ایک کنکری انگشت شہادت اور انگشت میں پکڑ کر مارے اور ہر کنکری پر اللہ اکبر کہے اور پہلی کنکری پر تلبیہ کو موقوف کردے تکبیر کے بجائے اگر سُبْحَانَ اللّٰہِ یا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہُ کہہ کر کنکری مارے تب بھی درست ہے اور تکبیر کے ساتھ اس دعا کا پڑھنا بھی حدیث میں آیا ہے

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْہُ حَجًّا مَّبْرُوْرًا وَّذَنْبًا مَّغْفُوْرًا۔

رمی کے بعد منیٰ میں اپنی قیام گاہ پر چلے جاؤ اور قربانی کرو قارن کی اس قربانی کو دم قران یا دم شکر کہتے ہیں اس قربانی میں قارن کو قربانی سے پہلے دم قران کی نیت کرنا ضروری ہے اگر نیت نہ کی تو دم قران ادا نہ ہوگا۔

قارن کو اپنی قربانی کا گوشت کھانا جائز ہے اور بہتر یہ ہے کہ قربانی کے گوشت کے تین حصے کرے ایک حصہ صدقہ کر دے اور ایک حصہ احباب کو ہدیہ دے اور ایک حصہ خود کھانا مستحب ہے۔

قارن کو چاہیئے کہ مذکورہ بالا افعال میں ترتیب کو ملحوظ رکھے یعنی دسویں تاریخ کو اول جمرۂ عقبےٰ کی رمی کرے پھر ایام نحر میں حرم کے اندر قربانی کرے اور قربانی کے بعد حلق یا قصر اور اگرچہ طواف زیارت میں ترتیب ضروری نہیں ہے لیکن بہتر یہ ہے کہ حلق یا قصر کے بعد طواف کرے۔

حلق یا قصر کے وقت یہ دعا پڑھنا مستحب ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی مَا ھَدَانَا وَاَنْعَمَ عَلَیْنَا اَللّٰھُمَّ ھٰذِہٖ نَاصِیَتِیْ بِیَدِكَ فَتَقَبَّلْ مِنِّیْ وَاغْفِرْ لِیْ ذُنُوْبِیْ اَللّٰھُمَّ اكْتُبْ لِیْ بِكُلِّ شَعْرَۃٍ حَسَنَۃً وَّامْحُ بِھَا عَنِّیْ سَیِّئَۃً وَّارْفَعْ لِیْ بِھَا دَرَجَۃً اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ وَلِلْمُحَلِّقِیْنَ

وَالْمُقَصِّرِيْنَ يَاوَاسِعَ الْمَغْفِرَةِ اٰمِيْنَ۔
سر منڈانے یا بال ترشوانے کے بعد اللہ اکبر کہے اور یہ دعا کرے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ قَضٰى عَنَّا نُسُكَنَا اَللّٰهُمَّ زِدْنَا اِيْمَانًا وَّيَقِيْنًا وَّاغْفِرْلَنَا وَلِوَالِدَيْنَا وَلِجَمِيْعِ الْمُسْلِمِيْنَ۔
اگر قارن کے پاس اتنا زر نقد نہ ہو کہ وہ قربانی کر سکے تو وہ دس روزے دم قران کے بدلے اس ترتیب سے رکھے کہ تین روزے تو دسویں ذی الحجہ سے پہلے رکھے اور سات روزے ایام تشریق کے بعد خواہ مکہ میں یا اور کسی جگہ رکھ لے غرض قارن اول دسویں تاریخ کو رمی کرے پھر قربانی اور اسکے بعد حلق یا قصر اور پھر طواف زیارت، طواف زیارت کا بھی وہی طریقہ ہے جو اوپر بیان ہوا البتہ اس طواف میں اس وقت رمل و اضطباع نہیں کیا جاتا اور نہ اسکے بعد سعی کیجاتی ہے جبکہ طوافِ قدوم میں رمل و اضطباع اور سعی کر چکا ہو۔
قارن حلق یا قصر کے بعد احرام سے باہر ہو جاتا ہے لیکن بیوی اگر ساتھ ہو تو اُس سے جماع اُس وقت تک جائز نہیں جبتک طواف نہ کرلے طواف کے بعد بیوی سے جماع بھی جائز ہے۔
طوافِ زیارت حج کا رکن ہے اور فرض یہ طواف جبتک نہ کیا جائیگا حج پورا

نہ ہوگا خواہ خود کرے یا کوئی دوسرا شخص اسکو گود میں لیکر کرادے یا اور کسی
طریقہ پر کرلے غرض اس طواف کا تکمیل حج کے لئے ادا کرنا ضروری ہی اگر کسی
وجہ سے اس سال طواف نہ ہو سکے تو آخر عمر تک ادا کیا جا سکتا ہی اگر آخر
عمر تک ادا نہ ہو سکے تو مرتے وقت وصیت کر جائے۔ یہ وصیت واجب ہے
طواف زیارت کا وقت دسویں ذی الحجہ کی صبح سے بارھویں کے غروب
آفتاب سے پہلے تک ہے اور جبتک یہ طواف نہ کیا جائیگا بیوی اُسپر حلال نہ ہوگی
بہتر یہ ہی کہ دسویں ذی الحجہ کو رمی۔ قربانی اور حلق یا قصر سے فارغ ہو کر مکہ چلا جائے
ظہر کی نماز مکہ میں پڑھے اور اسکے بعد طواف کرے اور پھر مقام ابراہیم میں
دو رکعت واجب الطواف پڑھ کر منیٰ میں واپس آجائے اور اگر دسویں تاریخ کو
جمعہ ہو تو بہتر یہ ہی کہ جمعہ کی نماز منیٰ میں پڑھ کر مکہ جائے اور طواف کرکے وہاں سے
منیٰ میں واپس چلا آئے اور رات منیٰ میں بسر کرے اس لئے کہ گیارھویں کی
رات کو منیٰ میں رہنا سنت ہی۔

گیارھویں ذی الحجہ کو زوال کے بعد تینوں جمرات کی رمی کرے یعنی سات سات
کنکریاں تینوں جمروں پر مارے اس رمی کا طریقہ مسنون یہ ہی کہ پہلے جمرۂ اولیٰ پر
جائے اور مسجد خیف کے قریب سے سات کنکریاں اُسپر مارے پھر جمرۂ وسطیٰ کی سات

کنکریوں سے رمی کرے اور اس کے بعد جمرۂ عقبیٰ پر سات کنکریاں مارے کنکریاں مارنے کا طریقہ وہی ہے جو اوپر بیان ہوا اور ہر کنکری کے ساتھ بِسْمِ اللّٰہِ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ کہے یا یہ جملہ پڑھے بِسْمِ اللّٰہِ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ رَغْمًا لِلشَّیْطَانِ وَحِزْبِہٖ ہر ایک رمی کے درمیان اتنا وقفہ بہتر ہے جتنی دیر میں کہ ایک شخص سورۂ بقرہ یا ۲۰ آیات کلام مجید کو پڑھ سکے اس وقفہ میں تکبیر و تہلیل و تحمید و تمجید اور تسبیح و استغفار اور درود شریف و دعا میں مشغول رہے اور رمی سے فارغ ہو کر فوراً اپنی قیامگاہ پر واپس چلا آئے گیارھویں تاریخ کو صرف ایک یہی کام ہے باقی اوقات عبادت تکبیر و تہلیل اور دعا وغیرہ میں صرف کرے اور بارھویں کو بھی بعد زوال آفتاب اسی طرح تینوں جمرات کی رمی کرے

بارھویں کی رمی کے بعد اگر تم چاہو تو مکہ معظمہ جا سکتے ہو لیکن بہتر یہ ہے کہ تیرھویں تاریخ کو بھی منیٰ میں تینوں جمرات کی رمی کرے اور اسکے بعد روانہ ہو اگر بارھویں کو تم مکہ معظمہ نہ جاؤ تو تیرھویں کو بھی بعد زوال آفتاب رمی کرو رمی کا وقت تیرھویں تاریخ کے غروب آفتاب سے پہلے تک ہے اگر کسی نے گیارھویں بارھویں تیرھویں کو رمی نہ کی ہو تو تینوں دنوں کی رمی تیرھویں تاریخ کو غروب آفتاب سے پہلے کرلے اور تاخیر کی جزا دے جس کا بیان جنایات حج میں

کیا جائیگا۔
بارھویں یا تیرھویں تاریخ کو جب منیٰ سے مکہ معظمہ کی جانب روانہ ہو تو مسنون یہ ہی کہ مکہ اور منیٰ کے درمیان مقام محصب[۱] میں تھوڑی دیر ٹھہرے اور مستحب یہ ہے کہ ظہر عصر مغرب اور عشا کی نماز وہاں پڑھے اور ایک نیند لیکر مکہ معظمہ میں آئے ان تمام ارکان و افعال کو کامل طور پر احتیاط کے ساتھ ادا کرنیکے بعد حج پورا ہو جاتا ہی خداوند تعالیٰ ہر مسلمان کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔
حج کے بعد زیارات اور خریداری تبرکات وغیرہ سے فراغت حاصل کرو اور پھر مدینہ منورہ یا وطن جہاں جانا مقصود ہو اسکا انتظام کرو اور روانگی کے وقت خانہ کعبہ کا طواف صدر یا طواف وداع کرو طواف کا قاعدہ وہی ہی جو پہلے مذکور ہوا اس طواف میں رمل اور سعی نہیں ہی یعنی نہ تو طواف میں رمل کرے اور نہ طواف کے بعد سعی۔ یہ طواف بجز اہل مکہ اور اہل مواقیت کے سب پر واجب ہی اور اہل مکہ اور اہل مواقیت پر مستحب طواف کے بعد مکہ سے روانہ ہو جاو۔

---

[۱] محصب مکہ اور منیٰ کے درمیان ایک جگہ ہی جہاں کثرت سے سنگریزے ہیں اس جگہ کو ابطح۔ بطحا اور حصبا بھی کہتے ہیں ۱۲ مؤلف

طواف وداع کو بہتر یہ ہے کہ روانگی کے وقت ادا کرے اور طواف میں یہ دعا پڑھو
إِنَّ الَّذِي فَرَضَ عَلَيْكَ الْقُرْآنَ لَرَادُّكَ إِلَى مَعَادٍ يَا مُعِيدُ أَعِدْنِي وَيَا سَمِيعُ
اسْمَعْنِي يَا جَبَّارُ اجْبُرْنِي يَا سَتَّارُ اسْتُرْنِي يَا رَحْمٰنُ ارْحَمْنِي يَا رَادُّ ارْدُدْنِي
إِلَى بَيْتِكَ هٰذَا وَارْزُقْنِي إِلَيْهِ الْعَوْدَ ثُمَّ الْعَوْدَ كَرَّاتٍ بَعْدَ مَرَّاتٍ تَائِبُونَ
عَابِدُونَ سَائِحُونَ لِرَبِّنَا حَامِدُونَ صَدَقَ اللّٰهُ وَعْدَهٗ وَنَصَرَ
عَبْدَهٗ وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهٗ اللّٰهُمَّ اكْتُبْ لِلسَّلَامَةِ وَالْعَافِيَةِ وَالْغَنِيمَةِ
لَنَا وَلِعَبِيدِكَ الْحُجَّاجِ وَالزُّوَّارِ وَالْغُزَاةِ وَالْمُسَافِرِينَ وَالْمُقِيمِينَ فِي بَرِّكَ
وَبَحْرِكَ مِنْ أُمَّةِ مُحَمَّدٍ أَجْمَعِينَ اللّٰهُمَّ احْفَظْنِي عَنْ يَمِينِي وَعَنْ يَسَارِي
وَمِنْ قُدَّامِي وَمِنْ وَرَاءِ ظَهْرِي وَمِنْ فَوْقِي وَمِنْ تَحْتِي حَتّٰى تُوصِلَنِي
إِلَى أَهْلِي وَبَلَدِي فَإِذَا أَوْصَلْتَنِي إِلَى أَهْلِي وَبَلَدِي أَسْأَلُكَ أَنْ لَا
تُخَلِّيَنِي مِنْ رَحْمَتِكَ طَرْفَةَ عَيْنٍ وَلَا أَقَلَّ مِنْ ذٰلِكَ اللّٰهُمَّ كُنْ لَنَا
صَاحِبًا فِي سَفَرِنَا وَخَلِيفَةً فِي أَهْلِنَا وَاطْمِسْ عَلٰى وُجُوهِ أَعْدَائِنَا
وَامْسَخْهُمْ عَلٰى مَكَانَتِهِمْ فَلَا يَسْتَطِيعُونَ الْمُضِيَّ وَلَا الْمَجِيءَ إِلَيْنَا
اللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْهُ آخِرَ الْعَهْدِ مِنْ بَيْتِكَ هٰذَا اللّٰهُمَّ ارْحَمْنِي بِتَرْكِ
الْمَعَاصِي أَبَدًا مَا أَبْقَيْتَنِي وَارْحَمْنِي أَنْ أَتَكَلَّفَ مَا لَا يَعْنِينِي وَارْزُقْنِي

حُسْنَ النَّظَرِ فِيْمَا يُرْضِيْكَ عَنِّيْ اَللّٰهُمَّ مَتِّعْنِيْ بِبَصَرِيْ وَاجْعَلْهُ الْوَارِثَ
مِنِّيْ وَاَرِنِيْ مِنَ الْعَدُوِّ ثَارِيْ وَانْصُرْنِيْ عَلٰى مَنْ ظَلَمَنِيْ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ
بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحُزْنِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَ كَسَلِ وَاَعُوْذُ بِكَ
مِنَ الْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ غَلَبَةِ الدَّيْنِ وَقَهْرِ الرِّجَالِ
اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْئَلُكَ فِيْ سَفَرِنَا هٰذَا الْبِرَّ وَالتَّقْوٰى وَمِنَ الْعَمَلِ مَا تَرْضٰى
اَللّٰهُمَّ هَوِّنْ عَلَيْنَا سَفَرَنَا هٰذَا وَاطْوِ عَنَّا بُعْدَهُ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ
فِي السَّفَرِ وَالْخَلِيْفَةُ فِي الْاَهْلِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ وَّعْثَاءِ السَّفَرِ
وَكَاٰبَةِ الْمَنْظَرِ وَسُوْءِ الْمُنْقَلَبِ فِي الْمَالِ وَالْاَهْلِ وَالْوَلَدِ اَللّٰهُمَّ
اَصْحِبْنَا بِصُحْبَتِكَ وَاقْلِبْنَا بِذِمَّةٍ اَللّٰهُمَّ اطْوِلَنَا الْاَرْضَ وَهَوِّنْ عَلَيْنَا
السَّفَرَ وَكَاٰبَةِ الْمُنْقَلَبِ اَللّٰهُمَّ بَلَاغًا يَّبْلُغُ خَيْرًا وَّسِتْرًا اَسْئَلُكَ رِضْوَانًا
بِيَدِكَ الْخَيْرُ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اَللّٰهُمَّ هَوِّنْ عَلَيْنَا السَّفَرَ وَاطْوِلَنَا
الْاَرْضَ اَللّٰهُمَّ اَصْحِبْنَا فِيْ سَفَرِنَا وَاخْلُفْنَا فِيْ اَهْلِنَا اَللّٰهُمَّ احْفَظْنِيْ
مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ وَمِنْ خَلْفِيْ وَعَنْ يَمِيْنِيْ وَعَنْ شِمَالِيْ وَمِنْ فَوْقِيْ
وَاَعُوْذُ بِعَظَمَتِكَ اَنْ اُغْتَالَ مِنْ تَحْتِيْ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ يَا رَبَّ
الْعَالَمِيْنَ ۝

(۲) حج تمتع ادا کرنے کا طریقہ

بہتر تو یہ ہے کہ حج قران کو ادا کیا جائے لیکن اگر اُن پابندیوں اور مشکلات کو برداشت کرنے کی قوت نہ ہو جو قران میں ہیں تو پھر حج تمتع کو اختیار کر لیا جائے چنانچہ ہندوستان کے حجاج عموماً حج تمتع ہی کرتے ہیں اور مکہ معظمہ پہنچکر عمرہ کا طواف وسعی کر کے احرام کھول دیتے ہیں اور پھر ایام حج میں دوسرا احرام باندھکر حج کو ادا کرتے ہیں۔

حج تمتع کی صحت کے لئے حسب ذیل باتیں شرط ہیں

۱۔ عمرہ اور حج کا ایک ہی سال میں ادا کرنا اور عمرہ کے طواف کے سارے پھیرے یا اکثر پھیرے حج کے مہینوں میں کرنا مثلاً جو شخص حج کے مہینوں سے پہلے عمرہ کا احرام باندھ کر مکہ معظمہ میں آئے تو اُسکو چاہیئے کہ وہ حج کے مہینے شروع ہونے تک احرام باندھے رہے اور جب حج کے مہینے شروع ہو جائیں تو عمرہ کا طواف وسعی کر کے حلال ہو جائے اور پھر ایام حج میں حج کا احرام باندھ کر حج کرے۔ دوسری صورت یہ ہے کہ تین پھیرے طواف کے مکہ معظمہ میں داخل ہونیکے بعد کر لے اور چار پھیرے حج کے مہینوں میں پورے کر کے سعی کرے اور حلق یا قصر کے بعد حلال ہو جائے اگر اُس نے ایسا نہ کیا یعنی عمرہ کا طواف

حج کے مہینوں کے شروع ہونے سے پہلے کرلیا تو اُسکا حج حج تمتع نہ ہوگا حج افراد ہو جائیگا اور جو لوگ حج کے مہینوں میں آئیں وہ فوراً عمرہ کا طواف اور سعی کر کے حلال ہو سکتے ہیں۔

مذکورہ بالا شرط کی بناء پر حج تمتع میں اُن لوگوں کے لئے جو حج کے مہینوں سے پہلے مکہ معظمہ میں آئیں ذرا پابندی کرنی پڑیگی اور اُس وقت تک احرام باندھے رہنا پڑیگا جبتک کہ حج کے مہینے شروع نہ ہو جائیں اگر یہ پابندی گوارا ہو تو بہتر ہے کہ اشہر حج سے پہلے آنے والے لوگ حج تمتع ہی کریں اور یہ پابندی ممکن نہ ہو تو اس صورت میں حج افراد کا ارادہ کر کے عمرہ کے طواف وسعی سے فارغ ہو جائیں اور پھر ایام حج میں حج افراد کا احرام باندھ کر حج ادا کریں۔

۲۔ عمرہ کا احرام حج کے احرام سے پہلے باندھنا۔

۳۔ حج کے احرام سے پہلے عمرہ کا پورا طواف یا اُسکا اکثر حصہ ادا کرنا۔

۴۔ عمرہ اور حج کا فاسد نہ کرنا۔

۵۔ حج کے مہینے شروع ہوتے وقت متمتع کا حرم کے اندر احرام کی حالت میں ہونا۔

غرض حج تمتع کے لئے ان شرائط کی پابندی ضروری ہے اگر ان میں سے ایک شرط بھی

مفقود ہو گی تو حج تمتع درست نہ ہوگا۔
حج تمتع ادا کرنے کا طریقہ بھی وہی ہی جو حج قران کا ہی البتہ دونوں کے افعال
میں تھوڑا سا فرق ہی جسکو اپنے موقع پر بیان کیا جائیگا۔
اب ہم مختصر طور پر حج تمتع کو ادا کرنے کی ترکیب بتلاتے ہیں اور جو افعال وارکان
حج قران و حج تمتع دونوں میں مشترک ہیں اُنکا ہم صرف حوالہ دیدیں گے
حج قرآن کے بیان میں اُن کو دیکھ لیا جائے۔
عازم حجاز کو چاہئے کہ جب وہ مکان سے روانہ ہو تو مسائل حج کو ایک نظر
پہلے دیکھ لے یا کم از کم جہاز میں سوار ہونے سے پہلے حج کی اقسام سے ضرور
واقفیت حاصل کرلے تاکہ میقات پر پہنچکر اُسکو احرام باندھنے میں آسانی ہو
اور حج کی جس قسم کو وہ اختیار کرنا چاہے اُسکے موافق احرام باندھ لے۔
اوپر بیان کیا جا چکا ہی کہ حج کا احرام خواہ وہ کسی قسم کا ہو میقات سے
پہلے باندھ لینا بہتر ہے اور میقات سے آگے تو بغیر احرام کے جانا ہی ممنوع
ہے۔ بہر حال حج تمتع کرنے والا اگر میقات سے پہلے احرام باندھ لیگا تو بہتر ہوگا
ورنہ میقات سے احرام باندھ لے۔
احرام باندھنے کا طریقہ وہی ہی جو حج قران کے بیان میں ذکر کیا گیا ہی

البتہ نیت میں فرق ہے حج تمتع میں صرف عمرہ کا احرام باندھا جاتا ہے اور
حج کا احرام ساتویں یا آٹھویں تاریخ ذی الحجہ کو مکہ معظمہ میں باندھا جائیگا
عمرہ کے احرام کی نیت اس طرح کرنی چاہئے
اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ الْعُمْرَةَ فَیَسِّرْهَا لِیْ وَتَقَبَّلْهَا مِنِّیْ
اس نیت کے بعد تین مرتبہ بلند آواز سے لبیک کہے پھر درود شریف آہستہ
پڑھے اور اس کے بعد یہ دعا
اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ رِضَاكَ وَالْجَنَّةَ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ غَضَبِكَ وَالنَّارِ
احرام کے بعد لبیک کی کثرت رکھے اور جب کسی چیز پر سوار ہو یا بلندی پر
چڑھے سواری سے اُترے یا نشیب میں جائے صبح کو شام کو رات کو جب آنکھ
کھلے کسی سے ملاقات ہو ہر نماز کے بعد خواہ وہ کسی قسم کی نماز ہو لبیک کہتا رہے
مُنہ اور سر کو کھلا رکھے ممنوعاتِ احرام سے بچے۔
جدہ اُتر کر جب مکہ معظمہ کو روانہ ہو تو مستحب یہ ہے کہ حدود حرم میں داخل ہو کر
مکہ معظمہ تک پا پیادہ جائے اگر اس کی طاقت ہو ورنہ سواری پر جائے اور
حرم میں داخل ہوتے وقت وہ دعا پڑھے جسکو ہم قران کے بیان میں لکھ چکے ہیں
مکہ معظمہ میں داخل ہونیکے جو آداب قران کے بیان میں ذکر کئے گئے ہیں نیز

عمل کرے اور اُن تمام دعاؤں کو پڑھے جو وہاں لکھی گئی ہیں اسی طرح مسجد حرام
میں داخل ہونیکے آداب پر عمل کرے اور وہاں کی دعائیں پڑھے۔
دستور یہ ہو گیا ہو کہ حجاج مکہ معظمہ میں داخل ہو کر معلّم کے مکان پر جاتے ہیں
اور وہاں یا کسی دوسرے مکان میں جو کرایہ پر لیا گیا ہو اسباب وغیرہ رکھ کر
اور حوائج ضروریہ سے فراغت کر کے معلم کے ساتھ طواف کو جاتے ہیں غرض
ضروریات سے فارغ ہو کر معلّم کے ساتھ مسجد حرام میں جاؤ اور جس طرح قران
کے بیان میں طواف وغیرہ کا ذکر کیا گیا ہو اُسی طرح طواف کرو یہ طواف
عمرہ کا طواف ہو اور چونکہ اس طواف کے بعد سعی بھی کی جاتی ہو اس لئے
اس میں رمل واضطباع بھی کرو طواف سے فارغ ہو کر مقام ابراہیم میں
جاؤ اور دو رکعت نماز واجب الطواف پڑھو پھر چاہ زمزم پر جا کر آب زمزم پیو
اور اسکے بعد ملتزم پر جا کر دعا مانگو جس کا طریقہ قران کے بیان میں بتلایا جا چکا ہے
قران کے بیان میں ہم نے ملتزم کے افعال و دعا کو طواف کے بعد بیان کیا ہے
اور یہاں ہم نے اس کا ذکر آب زمزم کے بعد کیا ہو دونوں طریقے درست ہیں
خواہ طواف کے بعد ملتزم کے افعال کو ادا کرو خواہ مقام ابراہیم کی دو رکعت
واجب الطواف ادا کرنے اور آب زمزم پینے کے بعد۔

ملتزم کے افعال سے فارغ ہو کر صفا و مروہ کی سعی کو جاؤ اور اُسی طرح صفا و مروہ کے درمیان سعی کرو اور وہی دعائیں پڑھو جن کا ذکر ہم نے قران کے بیان میں کیا ہو سعی کے بعد حلق یا قصر کرواور دو رکعت نماز نفل مسجد حرام میں پڑھ کر احرام سے حلال ہو جاؤ عمرہ ادا ہو گیا۔ متمتع پر طوافِ قدوم سنت نہیں ہو اس لئے اُسکا ادا کرنا ضروری نہیں چاہے طواف قدوم کرے چاہے نہ کرے لیکن بہتر یہ ہے کہ طوافِ قدوم بھی کرے

عمرہ کے ارکان و افعال کو ادا کرنیکے بعد احرام کھول دو اور ذی الحجہ کی ساتویں تاریخ تک اطمینان سے مکہ معظمہ میں رہو یا کافی وقت ملے تو مدینہ منورہ ہو آؤ۔

ذی الحجہ کی ساتویں تاریخ کو امام مسجد حرام میں ایک خطبہ پڑھتا ہو جس میں حج کے مسائل بیان کئے جاتے ہیں اس خطبہ کا سننا مسنون ہو خطبہ سنکر خواہ قیام گاہ پر جاکر احرام حج باندھو یا مسجد حرام میں دونوں صورتیں درست ہیں لیکن بہتر یہ ہو کہ غسل یا وضو کر کے اُسی طریقہ سے جس طرح عمرہ کا احرام باندھا تھا حج تمتع کا احرام مسجد حرام سے باندھو اور ان تمام امور کی پابندی کرو جو احرام سے وابستہ ہیں اور احرام باندھتے وقت حج کی نیت اس طرح کرو اللّٰھُمَّ

اِنِّیۡ اُرِیۡدُ الۡحَجَّ فَیَسِّرۡہُ لِیۡ وَتَقَبَّلۡہُ مِنِّیۡ۔

آٹھویں ذی الحجہ کو فجر کی نماز کے بعد منیٰ کو جاؤ بہتر تو یہی ہے لیکن اگر ہجوم کی کثرت کے سبب ۷ اور ۸ کی درمیانی رات ہی کو منیٰ روانہ ہوجاؤ اور آٹھویں کی نماز فجر منیٰ میں جا کر پڑھو تب بھی درست ہے۔

منیٰ میں پانچ نمازیں ادا کرنا اور ۸، ۹ کی درمیانی شب میں منیٰ کے اندر قیام کرنا مسنون ہے اس لئے بہتر طریقہ یہ ہے کہ آٹھویں کی صبح کو مکہ سے منیٰ جائے اور ظہر کی نماز منےٰ میں پڑھے۔

نویں ذی الحجہ کی صبح کو نماز فجر کے بعد ضب کی راہ سے عرفات کو جائے اور راستہ میں تکبیر و تلبیہ کہتا رہے بعض لوگ رات ہی کو منیٰ سے روانہ ہوجاتے ہیں اور صبح کو عرفات میں پہنچ جاتے ہیں لیکن مسنون طریقہ یہی ہے کہ رات کو منیٰ میں رہے صبح کو نماز پڑھ کر عرفات روانہ ہو جہاں تک ممکن ہو سنت پر عمل کیا جائے۔

عرفات پہاڑیوں کے درمیان ایک وسیع میدان ہے جہاں چاہے قیام کرے لیکن مسجد نمرہ کے قریب مغربی جانب ایک میدان بطن عرنہ ہے وہاں نہ ٹھہرے اس لئے کہ یہ میدان عرفات میں داخل نہیں ہے اگر کوئی شخص اس میدان میں قیام کریگا تو اُسکا حج باطل ہوجائیگا۔

عرفات میں بہتر یہ ہے کہ جبل رحمت کے قریب ٹھہرے اور جسقدر ممکن ہو
تلبیہ، تسبیح، تحمید، تہلیل، تکبیر، درود اور دعا کی کثرت رکھے جو دعائیں مانگے
عرفہ کا دن عبادت کے لئے سب سے افضل ہے ایک لمحہ کو ضائع نہ کرے اور بہتر
تو یہ ہے کہ وقوف عرفات کا سارا وقت خدا کی یاد اور دعا میں صرف کرے
تیسرے پہر عرفات میں غسل یا وضو کرکے مسجد نمرہ میں چلے جاؤ اور وہاں
امام کے ساتھ ظہر اور عصر کی نمازیں ایک اذان دو تکبیروں کے ساتھ اکٹھی پڑھو
اور اگر کسی وجہ سے مسجد نمرہ میں نہ جاسکو تو اپنی قیام گاہ پر جدا جدا دونوں
نمازوں کو اُن کے وقت پر پڑھ لو۔

نماز کے بعد امام کا خطبہ سنو جو جبل رحمت پر پڑھتا ہے اگر قریب سے سننا ممکن ہو تو
بہتر ہے ورنہ پھر جہاں جگہ ملے وہاں سُن لے بہتر ہے کہ خطبہ کو کھڑے ہو کر سُنے
لیکن اگر بیٹھ کر سُن لیا تب بھی جائز ہے۔

غرض غروب آفتاب تک عرفات کے اندر رہو اور نویں ذی الحجہ کو غروب
آفتاب کے بعد عرفات سے مزدلفہ کی جانب روانہ ہو جاؤ اور پاپیادہ مزدلفہ
میں داخل ہو۔ مزدلفہ میں مغرب و عشا کی نمازیں اکٹھی عشا کے وقت میں پڑھنا
مستحب ہے لیکن امام کے ساتھ پڑھنا شرط نہیں خواہ امام کے ساتھ پڑھے خواہ تنہا

مزدلفہ میں رات کو ٹھہرنا مسنون ہے یہ رات شب قدر کے مساوی ہے جسقدر عبادت ذکراذکار استغفار درود تکبیر و تہلیل اور دعا ممکن ہو کرے اور ساری رات عبادت میں گذار دے۔ مزدلفہ میں مشعر حرام نام کی ایک مسجد بھی ہے بہتر یہ ہے کہ اس مسجد میں قیام اور شب بیداری کرے۔

دسویں ذی الحجہ کو طلوع آفتاب کے بعد مزدلفہ سے منیٰ کی جانب روانہ ہو جاؤ اور روانہ ہوتے وقت مزدلفہ سے چھوٹی کنکریوں کی ایک مقدار اپنے ساتھ لیلو رمی جمار میں یہ کنکریاں کام آئینگی راستہ میں تلبیہ تکبیر وغیرہ کہتے رہو مزدلفہ سے واپسی میں مازمین کی راہ سے آنا مسنون ہے اس راستہ میں ایک جگہ بطن محسر پڑتی ہے بطن محسر کے علاقہ کو جو ساڑھے پانچ سو گز کا ہے دوڑ کر طے کرو اور جب اس علاقہ سے نکل جاؤ تو بدستور اپنی چال سے منی میں پہنچ جاؤ۔

دسویں ذی الحجہ کو حج کے متعدد ارکان و افعال ادا کرنا پڑتے ہیں اس روز مستعدی سے کام لیکر تمام امور کو احتیاط سے انجام دو منیٰ میں پہنچکر سب سے پہلے جمرۃ العقبےٰ کی رمی کرو اس رمی کا وقت دسویں ذی الحجہ کی فجر سے گیارھویں کی رات کے آخر تک ہے اس وقت میں اس رمی کو کرلینا چاہئے بہتر یہ ہے کہ مزدلفہ سے واپس آکر سب سے پہلے جمرۃ العقبیٰ کی رمی کرے یعنی سات کنکریاں

جمرۃ العقبیٰ پر مارے رمی کا طریقہ قران کے بیان میں ذکر کیا جا چکا ہے پہلی کنکری مارنے کے بعد تلبیہ موقوف کردو اور رمی کے بعد فوراً اپنی قیام گاہ پر چلے آؤ اور قربانی کرو قربانی کے دنبے اور بکرے وہیں ملجاتے ہیں قربانی کی نیت یہ ہے
اَللّٰهُمَّ مِنْكَ وَلَكَ تَقَبَّلْ مِنِّي كَمَا تَقَبَّلْتَ مِنْ اِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلِكَ بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ

ذبح کے بعد سر منڈواؤ یا بال ترشوا دو اور حلال ہو جاؤ یعنی حلق و قصر کے بعد وہ تمام باتیں جو احرام میں ممنوع تھیں حلال ہو جاتی ہیں صرف بیوی حلال نہیں ہوتی۔

حلق و قصر کے بعد بہتر تو یہ ہے کہ اُسی روز مکہ معظمہ جا کر طواف زیارت کرو طواف زیارت کی ترکیب وہی ہے جو پہلے بیان کی گئی ہے البتہ حج قران اور حج تمتع کے طواف زیارت میں اتنا فرق ہے کہ حج قران کے طواف زیارت میں رمل و اضطباع اور سعی میں الصفا والمروہ نہیں ہے اس لئے کہ وہ حج کے احرام سے طواف قدوم میں ان افعال کو ادا کر چکا ہے اور حج تمتع میں چونکہ طواف قدوم مسنون نہیں ہے اس لئے اُسکو حج کے احرام کے ساتھ طواف میں رمل و سعی بھی کرنی چاہیئے۔

غرض متمتع طواف زیارت میں طواف کی نیت کرکے رمل کرے اور پھر طواف اور دوگانہ طواف وغیرہ سے فارغ ہو کر سعی کو جائے اور صفا و مروہ کے درمیان حسب قاعدہ مذکورہ سعی کرکے منی کو واپس چلا جائے۔

طواف زیارت کا وقت دسویں ذی الحجہ سے بارھویں کی شام تک ہی ان تاریخوں میں سے خواہ کسی روز طواف وسعی کرلے لیکن رات کو منی میں رہے اس لئے کہ جمرات کی رمی کرنیکے لئے شب کو منی میں رہنا ضروری ہی اگر دس کو طواف نہ کیا تو گیارھویں کو صبح جاکر طواف کرے اور زوال سے پہلے آکر جمرات کی رمی کرے یا بارھویں کو زوال کے بعد رمی کرکے تیزی سے مکہ معظمہ چلا جائے اور غروب آفتاب سے پہلے طواف وسعی کرلے۔

گیارھویں ذی الحجہ کو زوال کے بعد تینوں جمروں کی رمی کرو یعنی تینوں جمروں پر سات سات کنکریاں مارو طریقہ سنت یہ ہی کہ پہلے جمرۂ اولیٰ کی رمی کرے پھر بیس آیت یا پون سیپارہ پڑھنے کے بقدر وقفہ کرے اور اس وقفہ میں تکبیر و تہلیل و تحمید و تسبیح و استغفار کرتا رہے اسکے بعد جمرۂ وسطیٰ کی رمی کرے اور پھر اتنے ہی وقفہ کے بعد جمرۂ عقبٰی کی رمی کرے۔

اسی طرح بارھویں تاریخ کو بعد زوال رمی کرو اور تیرھویں کو ٹھہرنے کا

اتفاق ہو تو تیرھویں کو بھی تیرھویں کی صبح منی میں ہو جائے تو رمی واجب ہو جائیگی
بارھویں یا تیرھویں کو منیٰ سے روانہ ہو کر تھوڑی دیر محصب میں ٹھہرنا اور
دعا کرنا سنت ہے مگر کمال سنت یہ ہے کہ ظہر عصر مغرب اور عشا کی نمازیں محصب
میں پڑھے پھر عشا کے بعد ذرا لیٹ کر آرام لے اور پھر مکہ معظمہ میں داخل ہو۔
پھر جب مکہ سے روانہ ہو تو طواف صدر یا طواف وداع کرے اس طواف
میں نہ تو رمل ہے اور نہ سعی اور یہ طواف آفاقی پر واجب ہے۔

(۳) حج افراد ادا کرنے کا طریقہ

حج افراد حج کی مذکورہ بالا دونوں قسموں سے کم درجہ رکھتا ہے اور اسکو عموماً
وہ لوگ ادا کرتے ہیں جو اندرون حرم یا میقات کے اندر رہتے ہیں اس لئے
کہ ان لوگوں کو اشہر حج میں حج کے ساتھ عمرہ کرنا مکروہ ہے نیز وہ آفاقی لوگ
بھی حج افراد کرتے ہیں جو اشہر حج سے پہلے مکہ معظمہ میں آجاتے ہیں اور عمرہ کو اشہر حج
سے پہلے ادا کر لیتے ہیں۔
غرض وہ لوگ جو صرف حج کرنا چاہتے ہیں اُن کو چاہئے کہ اشہر حج میں اپنی
میقات سے حج کا احرام باندھیں جسکا طریقہ اوپر بتلایا جا چکا ہے اور حج کی نیت
اس طرح کریں۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ الْحَجَّ فَیَسِّرْهُ لِیْ وَتَقَبَّلْهُ مِنِّیْ۔

اور اسکے بعد لبیک تین مرتبہ بلند آواز سے کہیں اور بدستور ہر حالت میں لبیک کہتے رہیں ممنوعات احرام سے بچیں تلبیہ اوپر لکھا جا چکا ہے اس میں کوئی حرف کم نہ کریں البتہ زیادہ کرنے کا اختیار ہے چنانچہ بعض علماء نے تلبیہ ماثورہ کے بعد ان الفاظ کو زیادہ کیا ہے۔ لَبَّیْكَ وَالْخَیْرُ بِیَدَیْكَ وَالرَّغْبَاءُ اِلَیْكَ وَالْعَمَلُ لَبَّیْكَ اِلٰهَ الْخَلْقِ غَفَّارَ الذُّنُوْبِ لَبَّیْكَ اسکے آگے تلبیہ کو شامل کر لیں۔

مفرد کو احرام کے بعد اضطباع مسنون نہیں ہے قارن اور متمتع کو اضطباع مسنون ہے۔

مفرد اگر آفاقی ہے تو مکہ معظمہ میں پہنچکر طواف قدوم کرے اور غیر آفاقی ہے تو طواف قدوم نہ کرے اس لئے کہ غیر آفاقی پر طواف قدوم مسنون نہیں ہے طواف کا طریقہ اوپر بیان کیا جا چکا ہے اس طواف کا وقت وقوف عرفات سے پہلے تک ہے اور بہتر یہ ہے کہ اس طواف میں نہ رمل و اضطباع کرے اور نہ طواف کے بعد سعی بلکہ ان تمام امور کو طواف زیارت کے ساتھ ادا کرے پھر حسب دستور طواف کے بعد ملتزم سے لپٹ کر دعا کرے اور جو دل چاہے خدا سے مانگے یہ مقام قبولیت دعا کا ہے بعض علماء سے اس موقع پر یہ دعا بھی منقول ہے

اَلسَّائِلُ بِبَابِكَ یَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ وَمَغْفِرَتِكَ بِحُرْمَةِ بَیْتِكَ

مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

پھر دوگانہ طواف ادا کرے۔ بہتر یہ ہو کہ مقام ابراہیم کے پیچھے پڑھے ورنہ پھر حطیم میں یا اسکے سمت کے پیچھے یا مسجد حرام میں جہاں جگہ ملے وہاں پڑھ لے ان رکعتوں کو ادا کر کے پھر دعا کرے اور بہتر یہ ہو کہ حضرت آدم علیہ السلام کی اس دعا کو پڑھے
اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ تَعْلَمُ سِرِّيْ وَعَلَانِيَتِيْ فَاقْبَلْ مَعْذِرَتِيْ وَتَعْلَمُ حَاجَتِيْ فَاَعْطِنِيْ سُؤْلِيْ وَتَعْلَمُ مَا فِيْ نَفْسِيْ فَاغْفِرْ لِيْ ذُنُوْبِيْ

اسکے بعد چاہ زمزم پر جا کر آب زمزم پئے اور یہاں بھی دعا کرے اور بہتر یہ کہ وہ دعا پڑھے جس کا ذکر اوپر ہیں کیا جا چکا ہو پھر حجر اسود کو نویں بار جا کر چومے۔
ان افعال و ارکان کو ادا کرنیکے بعد مرد کو بدستور احرام میں رہنا چاہیے احرام کو کھولنا نہ چاہئے اس لئے کہ اس شخص نے حج کا احرام باندھا ہو اور جبتک حج کے تمام ارکان و افعال ادا نہ ہو جاویں احرام سے حلال ہونا ممنوع ہو۔
پھر حسب دستور اسی احرام سے ساتویں ذی الحجہ کو مسجد حرام میں جا کر امام کا خطبہ سنے آٹھویں ذی الحجہ کو منیٰ جائے نویں کو عرفات جائے اور نویں کی شام کو بعد غروب آفتاب مزدلفہ جا کر وہاں شب باش ہو اور دسویں کی صبح کو منیٰ واپس چلا آئے اور ان تمام مقامات میں ان ارکان و افعال کو ادا کرے

جن کا ذکر قران کے بیان میں کیا جا چکا ہے کیونکہ ارکان و افعال تمام اقسام حج کے یکساں ہیں اور انکے درمیان بہت تھوڑا فرق ہے جسکو ایسے ایسے مواقع پر بیان کردیا گیا ہے۔

دسویں کو منی میں پہنچکر اُن کنکریوں سے جو وہ مزدلفہ سے لایا ہے جمرۃ العقبی کی رمی کرے اور اسکے بعد قربانی اور پھر حلق یا قصر۔

مفرد پر قربانی واجب نہیں ہے بلکہ مستحب ہے اگر قربانی کرلے بہتر ہے نہ کرے تو کوئی حرج نہیں۔

حلق یا قصر کے بعد حسب دستور مفرد مکہ معظمہ جائے اور طواف زیارت کرے اور اگر اُس نے طواف قدوم میں رمل و اضطباع نہ کیا ہو تو اب طواف زیارت میں رمل و اضطباع کرے اور طواف کے دوگانہ واجب الطواف کو پڑھکر صفا و مروہ کے درمیان سعی بھی کرے اور ان تمام امور سے فارغ ہو کر منی واپس چلا آئے۔ اور حسب قاعدہ مقررہ گیارھویں بارھویں کو تینوں جمروں کی زوال آفتاب کے بعد رمی کرے اور تیرھویں تاریخ کی صبح بھی منی میں ہو جائے تو تیرھویں کو بھی بعد زوال رمی کرکے مکہ معظمہ کو روانہ ہوا ور مقام محصب میں ٹھہر کر ظہر عصر مغرب عشا کی نمازیں پڑھے اور تھوڑی دیر آرام لیکر مکہ میں داخل ہو

تیرھویں ذی الحجہ کے بعد جب وطن یا مدینہ منورہ وغیرہ کی طرف روانگی ہو
تو حسب طریقۂ بالا طواف وداع کرے اور مکہ معظمہ سے رخصت ہو جائے

(۴) عورتوں کے متعلق مخصوص مسائل

عورتوں اور مردوں دونوں کے لئے احکام حج مساوی ہیں اور عورتیں بھی مردوں ہی کی طرح حج کے تمام ارکان و افعال کو ادا کرتی ہیں لیکن شارع نے صنف نازک ہونے کی حیثیت سے بعض اعمال میں اُنکے لئے آسانیاں کردی ہیں تاکہ اُن کو زیادہ مشقت کا سامنا نہ کرنا پڑے۔

ذیل میں ہم اُن مسائل کو تشریح کے ساتھ لکھتے ہیں جو عورتوں کے ساتھ مخصوص ہیں اور جن میں سے بعض کا اشارہ ہم مسائل حج کے بعض مخصوص ارکان و افعال میں کرچکے ہیں۔

۱۔ فقہاء حنفیہ کے نزدیک کوئی عورت اُس وقت تک حج کو نہیں جاسکتی جبتک کہ اُسکا شوہر یا کوئی محرم اُسکے ساتھ نہ ہو۔ محرم کا عاقل۔ بالغ اور مسلمان ہونا اور شوہر و محرم دونوں کا فاسق نہ ہونا شرط ہے۔ محرم اُسکو کہتے ہیں جسکے ساتھ کبھی نکاح درست نہ ہو خواہ نسب کے اعتبار سے خواہ رضاعت کی جہت سے

۲۔ جس عورت کا شوہر مرگیا ہو یا شوہر نے اُسکو طلاق بائن یا طلاق رجعی

دیدی ہو اس پر اُس وقت تک حج واجب نہیں جبتک کہ عدت کا زمانہ نہ گذر جائے
۳۔ احرام باندھنے سے پہلے عورت کو چاہیئے کہ وہ موئے زیر ناف کو دور کرے
ایسے معمولی سلے ہوئے نئے یا پرانے دھلے ہوئے پاک کپڑے پہنے جسم پر خوشبو
لگائے ایسی خوشبو جس کا دھبہ کپڑوں پر نہ لگے سر کے اوپر سفید رومال باندھے
اور چہرہ پر کوئی ایسی جالدار چیز باندھے کہ چہرہ پر کپڑا نہ لگے پھر حج یا عمرہ کی نیت سے
دوگانہ پڑھے اور تین مرتبہ آہستہ لبیک کہے لبیک عورتوں کو بھی ہر مقام پر
کہنی چاہیئے لیکن مردوں کی طرح بلند آواز سے نہیں آہستہ کہیں۔

۴۔ حالتِ احرام میں عورتوں کو سلا ہوا کپڑا اور موزے پہننا اور زیور استعمال
کرنا جائز ہے وہ سر کو ڈھکے رکھیں لیکن چہرہ پر کپڑا نہ لگنے دیں چونکہ چہرہ کا
اجنبی مردوں سے چھپانا فقہائے حنفیہ کے نزدیک عورت کے لئے ضروری ہے
اس لئے چہرہ پر لکڑی کی تیلیاں یا لوہے کے تاروں کا جال یا کھجور کا پنکھا
رکھ یا باندھ لیں اور اوپر سے کپڑا ڈال لیں تاکہ چہرہ چھپا رہے۔

۵۔ حیض و نفاس عورتوں کے لئے مانع حج نہیں ہے عورت حالتِ حیض
و نفاس میں بھی بجز چند ارکان کے تمام افعال حج کو ادا کر سکتی ہے اگر
احرام باندھنے کے وقت حیض یا نفاس جاری ہو تو عورت کو چاہیئے

کہ محض لطافت کے خیال سے غسل کرلے اور دوگانۂ احرام کے بغیر احرام باندھ لے اگر غسل نہ کیا یونہیں احرام باندھ لیا تب بھی درست ہے ایام حیض میں حسب حکم شارع نماز نہ پڑھے اور اگر احرام باندھنے کے بعد حیض کا نا شروع ہوا تو ایام حیض میں عمرہ وغیرہ کا طواف اور صفا و مروہ کی سعی نہ کرے جبتک کہ حیض سے پاک نہ ہوجائے۔ اسی طرح اگر کسی کو ۱۰،۱۱،۱۲ ذی الحجہ کی تاریخوں میں حیض آئے تو وہ طوافِ زیارت اور سعی صفا و مروہ کے سوا تمام افعالِ حج کو بجالائے۔

طواف تو حائضہ عورت کو اس لئے ممنوع ہے کہ طواف کے لئے مسجد میں داخل ہونا پڑتا ہے اور حیض و نفاس والی عورت کو مسجد کے اندر داخل ہونا ممنوع ہے اور سعی کی اس لئے ممانعت ہے کہ سعی طواف کے تابع ہے جب طواف نہ کیا تو سعی بھی نہ کرے۔

غرض حیض و نفاس والی عورت کو ارکان و افعال حج میں طواف و سعی ممنوع ہے اگر وہ ۱۲ تاریخ ذی الحجہ کو حیض و نفاس سے پاک ہوجائے تو فوراً غسل کرکے طواف زیارت کرلے خواہ وقت اتنا تنگ ہو کہ ۱۲ کے غروب آفتاب تک صرف طواف کرسکے ایسی حالت میں سعی بعد غروب کیجاسکتی ہے اگر ۱۲ کو عصر کے

بعد تک پاک ہوئی اُس لئے طواف نہ کیا اور عجلت و سعی سے کام لیا تو اُسکو جزا میں ایک جانور کی قربانی کرنی پڑیگی اور اگر ۱۲ کو پاک نہ ہو تو پھر اُسکے لئے تاخیر جائز ہے اور اس تاخیر پر کوئی جزا نہیں جب پاک ہو طواف و سعی کرلے۔
اور اگر عورت تمام ارکان و افعال حج کو پاکی کی حالت میں ادا کر چکی ہو اور طواف وداع کے وقت حیض آنے لگا ہو تو طواف وداع اُسکے لئے معاف ہے لیکن بہتر یہ ہے کہ روانگی کے وقت کسی دروازہ سے خانہ کعبہ کو دیکھ لے اور دور سے بیت اللہ کی آخری زیارت کرلے۔

۶۔ قربانی کے بعد سر کا منڈانا یا بال ترشوانا واجباتِ حج میں سے ہے لیکن عورت کو بال منڈوانا واجب نہیں قصر واجب ہے اور قصر بھی اُنگلی کے ایک پورے سے کچھ زیادہ۔

۷۔ عورت کو حالت احرام میں ایسا جوتہ پہننا جائز ہے جو پشتِ پاکو ڈھانکے مرد کو جائز نہیں ہے۔

۸۔ طواف میں عورتوں کے لئے اضطباع و رمل اور سعی میں سبز میلوں کے درمیان دوڑنا معاف ہے وہ طواف اور سعی کو اپنی معمولی چال سے ادا کریں۔

۹۔ طواف کے وقت اگر مجمع زیادہ ہو تو عورتوں کو چاہیئے کہ وہ مجمع کے اندر

گھس کر حجر اسود کا استلام نہ کریں۔

(۵)

جنایاتِ حج وعمرہ کا بیان

جس طرح نماز میں فرائض و واجبات اور سنن و مستحبات ہیں اسی طرح احرام
و افعال حج وعمرہ کے بھی فرائض و واجبات وغیرہ ہیں اور جس طرح نماز میں
فرض کو ترک کرنے سے نماز باطل ہو جاتی ہے اور کسی طرح درست نہیں ہوتی
اُسی طرح احرام و حج کے فرائض میں سے اگر کوئی فرض ترک ہو جائے تو احرام
و حج باطل ہو جاتا ہے اور پھر حج کسی طرح درست نہیں ہوتا اور جس طرح
نماز میں ترک واجب سے سجدۂ سہو کی سزا ملتی ہے اُسی طرح احرام حج وعمرہ
میں ترک واجب اور بعض اوقات ترکِ سنت سے بھی جزا واجب ہو جاتی ہے
مسائل حج میں ترک واجب و سنن اور ارتکاب ممنوعات کو جنایات کہتے ہیں
جنایت کے لغوی معنے "برا کام کرنا" ہیں اور اصطلاح شرع میں فعل حرام
و ممنوعات کے ارتکاب کو جنایت کہتے ہیں اور احکام حج میں جنایت سے
وہ فعل حرام و ممنوع مراد ہے جسکی ممانعت و حرمت احرام کے سبب سے ہو یا
حرم کے باعث۔

قاعدہ کلیہ جنایات میں یہ ہے کہ احرام حج و عمرہ کا اگر کوئی فرض ساقط ہو جائے تو عمرہ و حج باطل و ساقط ہو جاتا ہے اور کسی طرح درست نہیں ہوتا لیکن ترکِ واجب سنن سے حج ساقط و باطل نہیں ہوتا بلکہ اُسکی سزا میں جزا لازم آتی ہے اور کفارہ دینے سے حج درست ہو جاتا ہے۔

جاننا چاہئے کہ ارتکابِ محرمات و ممنوعات اور ترکِ واجبات سے جو جزا لازم ہوتی ہے بہتر تو یہ ہے کہ اُسکو جلد سے جلد ادا کر دے لیکن اُسکا فوراً ادا کرنا ضروری نہیں ہے بلکہ آخر عمر تک اُسکو ادا کیا جا سکتا ہے البتہ اگر تاخیر میں وقت ہو جانے یا مر جانے کا اندیشہ ہو تو فوراً ادا کرنا چاہئے تاخیر میں گناہ ہوگا اور اگر جزا کو ادا نہ کر سکا اور موت کا پیام آگیا تو جزا کی ادائیگی کی وصیت واجب ہوگی۔

اور یہ بھی جاننا چاہئے کہ جنایت کے لئے یہ امر ضروری نہیں ہے کہ انسان اُسکو جان کر کرے بلکہ جس طریقہ پر بھی جنایت وقوع میں آئے گی جزا دینی پڑیگی یعنی جنایت جان کر کرنا، بھول کر کرنا، غلطی سے کرنا، کسی کی زبردستی سے مجبور ہو کر کرنا، اپنی خواہش سے سوتے یا جاگتے میں کرنا، نشہ یا بیہوشی میں کرنا، غربت و افلاس یا دولتمندی استعجاب میں کرنا، کسی دوسرے کے

ہاتھوں اُسکے نفس سے وقوع میں آیا غفلت و نادانی سے کرنا سب برابر ہیں۔ ان تمام صورتوں میں جزا واجب ہوگی۔

اگر کوئی شخص یہ ارادہ کرکے کوئی جنایت کرے کہ اُسکا کفارہ ادا کردیا جائیگا تو یہ جنایتِ عمد سخت گناہ ہے فدیہ دینے سے گناہ معاف نہ ہوگا اور اُسکا حج مقبول نہ ہوگا۔

اور یہ بھی واضح ہو کہ جنایت کے مسائل میں جہاں ایک یا دو قربانی یا دم کا جملہ استعمال کیا جاتا ہے وہاں اس سے پوری بھیڑ، بکرا یا گائے اور اونٹ کا ساتواں حصہ مراد ہے اور سارا اونٹ یا گائے بھی دو موقعوں پر قربان کیجاتی ہیں جن کا ذکر آگے آئیگا ان جانوروں میں وہ تمام شرائط ہونا چاہئیں جو قربانی کے جانوروں میں ہوتی ہیں۔

اور جہاں مطلقًا صدقہ کا ذکر آیا ہے وہاں نصف صاع گیہوں یا ایک صاع جو (صاع کا وزن چار سیر ہوتا ہے) مراد ہوتا ہے اور جس جگہ معین صدقہ کا ذکر ہے وہاں اُسیقدر صدقہ دیا جاتا ہے۔

اس موقع پر یہ بات بھی یاد رکھنی چاہئے کہ ممنوعات احرام کا ارتکاب اگر کسی عذر کے سبب کیا گیا تو وہ عذر قابل سماعت نہ ہوگا اور جزا

دینی پڑیگی البتہ اگر واجبات کی حج کو کسی بے عذر کے سبب ترک کردیا تو جزا واجب نہ ہوگی ہاں بلا عذر ترک کرنا موجب جزا ہوگا۔

نابالغ بچوں سے اگر ممنوعات کا ارتکاب ہوجائے تو اُن پر جزا و کفارہ واجب نہیں ہوتا اور نہ اُن کے والدین وغیرہ پر۔

اب ہم جنایات کے ضروری مسائل درج کرتے ہیں اور ہر ایک کی تفصیل حج وعمرہ کے مسائل علیحدہ علیحدہ لکھتے ہیں۔ اوپر بیان کیا جاچکا ہے کہ جنایات دو طرح کی ہوتی ہیں ایک وہ جن کا تعلق احرام سے ہو اور دوسری وہ جو حرم سے تعلق رکھتی ہیں ان دونوں قسموں کی جنایات کو ہم علیحدہ علیحدہ بیان کرتے ہیں۔

(۱) جنایاتِ احرام

احرام میں وہ تمام باتیں شامل ہیں جو احرام کے سبب حج وعمرہ میں واجب فرض اور سنن ومستحب ہیں یعنی حج وعمرہ کے تمام افعال وارکان۔ ذیل میں ہم تمام ارکان وافعال حج کی جنایات کو علیحدہ علیحدہ لکھتے ہیں۔

احرام کی جنایتیں احرام میں دو باتیں فرض ہیں یعنی احرام میں حج یا عمرہ کی نیت کرنا اور نیت کے بعد کوئی ایسا جملہ کہنا جس سے خدا کی عظمت کا

اظہار ہوتا ہو نیت خواہ زبان سے کرے یا دل میں خیال کرلے دونوں طرح درست ہی اگر احرام میں یہ دونوں باتیں نہ کیں تو احرام درست نہ ہوگا
احرام میں دو باتیں واجب ہیں میقات سے احرام باندھنا اور ممنوعات احرام سے بچنا دونوں کی خبایات تفصیل سے ذیل میں درج کیجاتی ہیں۔
۱۔ حرم کے اندر جانیکے لئے خواہ کسی غرض اور کسی نیت سے جائے آفاقی پر فرض ہی کہ وہ احرام باندھ کر جائے یعنی آفاقی کے لئے مطلقاً حرم کے اندر بغیر احرام کے جانا حرام ہی البتہ اُس آفاقی شخص پر احرام فرض نہیں ہی جو حرم کے اندر نہ جائے اور حرم کے باہر باہر اپنا کام کرکے واپس چلا آئے مثلاً کسی شخص کو جدہ جانا ہو اُسکو احرام کی ضرورت نہیں ہی وہ بغیر احرام کے جدہ جاسکتا اور واپس آسکتا ہی۔ اسی طرح غیر آفاقی اشخاص پر جبکہ وہ حج و عمرہ کی نیت سے نہ جائے احرام فرض نہیں ہے وہ ہر وقت حرم میں احرام کے بغیر آجاسکتے ہیں لیکن حج و عمرہ کی نیت سے بغیر احرام کے اُن کو بھی حرم میں داخل ہونا ممنوع ہی۔
شارع نے آفاقی لوگوں کے لئے اُن مقامات کو معیّن و مقرر کردیا ہے جہاں سے احرام کے بغیر حرم میں داخل ہونیکے ارادہ سے آگے بڑھنا ممنوع

وحرام ہو ان مقامات کو اصطلاح شرع میں میقات کہتے ہیں بنا بریں
(الف) جو آفاقی شخص حرم میں جانیکے ارادہ سے بغیر احرام باندھے ہوئے
میقات سے آگے چلا جائے اُسپر واجب ہو کہ وہ میقات پر لوٹ کر آئے اور
احرام باندھکر آگے بڑھے اگر اُس نے ایسا نہ کیا اور میقات سے آگے نکل گیا
اب اُس نے آگے جاکر احرام باندھ لیا ہو یا نہ باندھا ہو دونوں حالتوں میں
اُسپر ایک قربانی واجب ہوگی۔
(ب) اگر میقات سے آگے بڑھکر کسی نے احرام باندھ لیا اور افعال حج
وعمرہ شروع کر دیے اسکے بعد وہ میقات پر لوٹ کر آیا۔ یا افعال حج وعمرہ
شروع کرنے سے پہلے میقات پر واپس آگیا مگر لبیک نہ کہا تو اِن دونوں صورتوں
میں ایک قربانی واجب ہوگی۔
(ج) کوئی شخص میقات سے بغیر احرام باندھے آگے نکل گیا پھر اُسکو یاد آیا
لیکن اب اتنا وقت نہیں ہے کہ میقات پر جاکر احرام باندھے اور واپس آکر
حج میں شریک ہو سکے تو اُسکو واپس جانے کی ضرورت نہیں ہے وہ وہیں سے
احرام باندھ لے اور بطور کفارہ ایک قربانی کرے۔
(د) کوئی مکہ کا باشندہ یا وہ حج تمتع کرنے والا جو عمرہ ادا کر چکا ہو ایام حج میں

حج کے ارادہ سے باہر نکلا اور حدِ حرم سے آگے چلا گیا اور حلّ کے حدود میں پہنچکر حج کا احرام باندھا اور وہیں سے عرفات کو چلا گیا تو اُسپر ایک قربانی واجب ہو گی کیونکہ اُس کی میقات حرم تھی اور وہ ایسی میقات سے احرام باندھے بغیر نکل گیا۔

۲۔ احرام کا دوسرا واجب ممنوعاتِ احرام سے بچنا ہے اگر ان ممنوعات میں سے کسی بات کا ارتکاب کیا گیا تو جزا واجب ہو گی تشریح ذیل میں درج ہے

(الف) احرام میں رفث (یعنی جماع وغیرہ) ممنوع ہے پس اگر مرد و عورت میں سے کسی نے کسی کا بوسہ لیا یا مباشرت فاحشہ کی یا شہوت سے اُسکو مس کیا یا اسی کے مثل احرام کی حالت میں کوئی اور فعل کیا خواہ انزال ہو یا نہ ہو دونوں پر ایک ایک قربانی کی جزا واجب ہو گی اور اسی طرح اُس شخص پر بھی جس نے حلق کیا یا بہائم سے مجامعت کی ایک دم واجب ہو گا لیکن آخری صورت میں انزال ہونا شرط ہے۔

اگر مرد و عورت میں سے کسی نے وقوف عرفات سے پہلے قصداً یا سہواً غفلت سے یا مجبوری سے جاگتے عورت و مرد یا بچہ سے پاس کے میں جماع یا لواطت کی اور اُس سے وہ حظ و کیفیت حاصل ہو گئی جس سے غسل واجب ہو جاتا ہے تو اُسکا حج فاسد

ہو جائیگا اور اس جنایت کی سزا میں قربانی واجب ہوگی اس جنایت کے بعد اسکو چاہیئے کہ وہ حج کے بقیہ ارکان و افعال کو اسی طرح پورا کرے جس طرح غیر جنایت کی حالت میں ادا کئے جاتے ہیں جن کو ادا کرے اور اگلے سال اس حج کی قضا کرے خواہ یہ حج فرض ہو یا نفل یا اور کسی قسم کا ہر حالت میں قضا واجب ہے اگر کسی نے وقوف عرفات کے بعد طواف زیارت سے پہلے جماع کیا تو اس کا حج فاسد نہ ہوگا البتہ اس جنایت کی جزا دینی پڑیگی پس اگر یہ جماع یا لواطت حلق یا قصر سے پہلے کی ہو تو اسکی جزا پورے ایک اونٹ یا پوری ایک گائے کی قربانی ہو اور اگر حلق یا قصر کے بعد اس فعل کا ارتکاب ہوا ہو تو صرف ایک بکری یا بھیڑ وغیرہ کی قربانی واجب ہوگی۔

اگر کسی نے عمرہ کے طواف سے پہلے یا طواف کے چار پھیروں سے پہلے جماع وغیرہ کیا تو اسکا عمرہ فاسد ہو جائیگا اسکو چاہیئے کہ اس فعل کے ارتکاب کے بعد پاکی حاصل کرکے (جو تمام ارکان و افعال حج وعمرہ کے لئے ضروری ہے) طواف کے بقیہ پھیروں اور بقیہ ارکان و افعال کو ادا کرے ایک قربانی کی جزا دے اور پھر عمرہ کی قضا کرے۔

جو حج یا عمرہ فاسد ہو جائے اسکی قضا فوراً واجب ہے یعنی حج کو آئندہ

سال میں قضا کرے اور عمرہ کی قضا فوراً خواہ یہ عمرہ اور حج کسی قسم کا ہو۔
اگر کسی نے عمرہ کے احرام کے بعد صفا و مروہ کی سعی سے پہلے جماع وغیرہ کیا تو اُسپر ایک قربانی کی جزا واجب ہوگی۔
(ب) احرام کی حالت میں شکار کرنا' شکار کی طرف شکاری کو بتلانیکے لئے اشارہ کرنا' شکار کو روکنا' اور شکار میں کسی قسم کی اعانت کرنا تمام امور ممنوع ہیں پس احرام کی حالت میں جو شخص ان امور میں سے کسی امر کا مرتکب ہوگا اُسکو اپنے فعل کی جزا دینی پڑیگی۔
قبل اسکے کہ ہم شکار کی جنایات کی تفصیل وجزا کو بیان کریں بعض ضروری باتیں جو خاص شکار کی جنایات سے تعلق رکھتی ہیں بتلا دیں تاکہ مسائل آسانی سے سمجھ میں آجائیں۔
واضح ہو کہ محرم کو جس جنگلی شکار کے قتل کرنے یا اُسکے قتل میں کسی قسم کی اعانت کرنے سے منع کیا گیا ہے اُس سے مراد وہ جنگلی جانور ہیں جنکا توالد و تناسل خشکی میں ہوا ہو خواہ وہ پانی میں بود و باش رکھتے ہوں جیسے بط اور مرغابی وغیرہ کہ یہ جانور انڈے خشکی میں دیتے ہیں اور خشکی ہی میں بچے نکالتے ہیں اور مطلق شکار سے وہ جانور مراد ہیں جو اپنی اصل خلقت میں وحشی ہوں

خواہ وہ کسی وجہ سے مانوس ہو جائیں جیسے ہرن اور کبوتر وغیرہ ان دونوں قسموں کے جانوروں کو قتل کرنے سے مُحرم پر جزا واجب ہو جائیگی۔

جنگلی کی قید سے دریائی جانور اس حکم سے خارج ہو گئے یعنی دریائی جانوروں کا شکار۔ ذبح اور کھانا مُحرم کو جائز ہے اور وحشی الاصل کی قید سے وہ جانور خارج ہو گئے جو وحشی نہیں ہیں مثلاً بکری۔ اونٹ۔ گائے۔ اور مرغی وغیرہ کہ ان جانوروں کے قتل و ذبح سے مُحرم پر کسی قسم کی جزا واجب نہ ہوگی

قتل سے مراد صرف یہی نہیں کہ اپنے ہاتھوں سے دانستہ قتل کیا ہو بلکہ مطلقاً قتل مراد ہے خواہ قصداً ہو یا سہواً استارۃً ہو یا کنایۃً ضرورۃً یا بلا ضرورت غرض کسی طریقہ پر ہو۔

شکار کی جنایت میں جزا یا کفارہ سے شکار کی وہ قیمت مراد ہے جو شکار کو دیکھ کر دو مبصر آدمی تجویز کر دیں اور قیمت کا اعتبار اُس مقام کا ہوگا جہاں وہ شکار مارا گیا ہے۔

جزا میں شکار کی جو قیمت واجب ہوا گر وہ اتنی ہو کہ اُس سے کوئی جانور خرید کیا جا سکے تو جانور خرید کر حرم میں بھیجدے اور وہاں اُسکو ذبح کر دیا جائے اگر واجب قیمت اتنی نہ ہو تو اُس کا غلہ خرید کر اُسمیں سے ہر ایک فقیر یا حاجتمند کو

بقدر صدقۂ فطر تقسیم کردے یا ہر ایک مسکین کے کھانیکے عوض ایک روزہ رکھلے اور اگر اس سے بھی کم قیمت واجب ہوئی یعنی ایک صدقۂ فطر سے بھی کم تو جسقدر غلہ اس قیمت سے ملجائے اُسکو خرید کر صدقہ کردے یا صرف ایک روزہ رکھلے۔

اگر وہ شکار جسکے قتل پر جزا واجب ہوئی ہو کسی شخص کا مملوک ہو تو جزا میں شکار کی دو قیمتیں واجب ہونگی۔ ایک قیمت مالک کو دیجائیگی اور ایک قیمت راہِ خدا میں صدقہ۔

جن جانوروں کا گوشت حلال نہیں ہو اُن کے قتل کی جزا ایک بکری سے زائد نہیں ہوسکتی خواہ وہ کتنا ہی بڑا اور کیسا ہی قیمتی کیوں نہ ہو۔

اگر کوئی محرم کسی شکار کو زخمی کردے اور وہ اُس زخم سے مرے نہیں یا شکار کے بال اُکھاڑدے یا کوئی عضو توڑدے یا کاٹ دے بشرطیکہ یہ زخمی کرنا یا بال وغیرہ اُکھاڑنا اس شکار کے فائدہ کی غرض سے نہ ہو تو جزا میں صرف اتنی قیمت واجب ہوگی جتنی کہ زخم وغیرہ سے اُس جانور کی کم ہوگئی ہو مثلاً زخم وغیرہ سے پہلے وہ جانور دس روپیہ کا تھا اور اب زخم کے بعد آٹھ روپیہ کا رہگیا تو صرف دو روپیہ تاوان دینا پڑیگا لیکن اگر وہ جانور کسی کا مملوک ہوگا تو

پوری قیمت دینی پڑیگی خواہ وہ قد و قامت میں کتنا ہی چھوٹا ہو اور اگر اُسکی قیمت کسی خاص وصف کے سبب بڑھ گئی ہو تو اسی قیمت کا اعتبار کیا جائیگا

اگر کوئی محرم کسی شکار کا کوئی ایسا عضو توڑ دے جس سے وہ اپنی حفاظت سے معذور ہو جائے مثلاً پر نوچ ڈالے یا پاؤں توڑ دے تو اُسکی پوری قیمت دینی پڑیگی۔

اگر کوئی محرم کسی جانور کے انڈے توڑ ڈالے اور وہ انڈے گندے ہوں تو جزا واجب نہ ہوگی اگر اچھی حالت میں ہوں اور توڑنیکے بعد اُنکے اندر سے بچہ نکلے اور وہ زندہ ہو تو کچھ جزا نہیں اور مردہ نکلے یا نکل کر مر جائے تو بچہ کی قیمت دینی پڑیگی اور اگر بچہ نہ نکلے تو صرف انڈوں کی قیمت واجب ہوگی

اگر کوئی محرم جوئیں یا ٹیڑھی وغیرہ کو مار ڈالے یا قتل میں اعانت کرے اگر اُنکی تعداد تین تک ہو تو جسقدر صدقہ چاہے دیدے مثلاً ہر ایک کے بدلے ایک مٹھی آٹا اور اگر تین سے زیادہ مارے تو صدقہ فطر کی پوری مقدار

جوؤں کو کپڑے یا جسم سے نکال کر پھینکنے کا حکم بھی مثل مار ڈالنے کے ہے۔

(ج) احرام کی حالت میں مرد کو سلا ہوا کپڑا پہننا ممنوع ہے جسکی تشریح ہم ممنوعات احرام میں کر چکے ہیں۔

اگر محرم نے سلا ہوا کپڑا پہن لیا ایک کپڑا یا دو یا اس سے زیادہ اور ایک دن رات سے زیادہ پہنے رہا تو اُس پر ایک دم واجب ہوگا اور قربانی دینے کے بعد بھی پہنے رہا تو دوسری قربانی واجب ہوگی اور اگر ایک دن رات سے کم پہنا تو صدقہ دینا پڑیگا۔

اگر کسی نے احرام کی حالت میں کرتہ اس طرح پہنا کہ آستینیں ہاتھوں میں نہ ڈالیں صرف گریبان گلے میں ڈال لیا تو کسی قسم کی جزا واجب نہ ہوگی

اگر کسی ضرورت سے کوئی سلا ہوا کپڑا پہنا اور ضرورت رفع ہوجانیکے بعد بھی پہنے رہا تو ایک قربانی دینی پڑیگی۔

(د) احرام کی حالت میں خوشبو استعمال کرنا یا خوشبو دار چیز سے رنگا ہوا کپڑا استعمال کرنا ممنوع ہے بنابریں اگر کسی محرم نے خوشبو استعمال کی تو اسپر جزا واجب ہوگی خوشبو کے استعمال میں مقدار پر جزا واجب ہوتی ہے اگر زیادہ خوشبو استعمال کی ہے تو قربانی واجب ہوگی اور کم استعمال کی ہے تو قربانی واجب نہ ہوگی۔ انسانی جسم کے متوسط اعضاء میں سے ایک عضو یا کم پر خوشبو لگانا تھوڑی مقدار میں شامل ہے اور ایک عضو مثلاً ہاتھ۔ پاؤں یا سر وغیرہ سے زیادہ خوشبو استعمال کرنا مقدار کثیر کہلاتی ہے۔

کسی نے کوئی ایسی چیز کھائی جس سے منہ خوشبو دار ہو گیا اگر وہ خوشبو خالص اور آمیزش سے پاک ہو تو دم واجب ہوگا اور اگر کسی شے میں خوشبو ملی ہوئی ہو جیسے حلوا وغیرہ تو دیکھا جائے کہ وہ شے پکی ہوئی ہو یا خام پکی ہوئی شے پر تو خوشبو کا حکم نہ لگایا جائیگا خواہ خوشبو غالب ہو یا مغلوب اور خام چیز میں خوشبو کے غلبہ کا اعتبار کیا جائیگا اگر خوشبو غالب ہو تو خوشبو کا حکم دیا جائیگا ورنہ نہیں خوشبو کے غلبہ کی تشریح بعض فقہاء نے یہ مقرر کی ہو کہ خوشبو کسی شے میں ملجانیکے بعد اگر ایسی ہی تیز خوشبو دے جیسی کہ خالص میں تھی تب تو وہ خوشبو کے حکم میں ہے ورنہ نہیں اور بعض نے مقدار کا لحاظ کیا ہو یعنی خوشبو کی مقدار زیادہ ہوگی تو خوشبو سمجھی جائیگی ورنہ نہیں۔

پینے کی اشیاء میں اگر خوشبو ملی ہوگی وہ خواہ غالب ہو یا مغلوب ہر حالت میں جزا واجب ہوگی اگر خوشبو غالب ہو تو قربانی واجب ہوگی اور مغلوب ہو تو صدقہ۔

اگر خوشبو ملی ہوئی چیز ایسی ہو جو کھانے پینے کی نہ ہو بلکہ جسم پر لگانے یا اور کسی طرح استعمال کرنے کی ہو جیسا کہ صابون وغیرہ ہو تو اُسمیں خوشبو کے غلبہ کو دیکھا جائیگا۔ اگر خوشبو اتنی غالب ہو کہ خالص خوشبو معلوم ہو تو قربانی

واجب ہوگی ورنہ صدقہ۔

خوشبودار لباس سے بھی قربانی واجب ہوگی بشرطیکہ محرم پورے ایک دن یا زیادہ اسکو پہنے رہے اور خوشبو زیادہ ہو۔

تھوڑی مقدار کی خوشبو استعمال کرنا مثلاً ایک متوسط یا چھوٹے عضو سے کم میں لگانا یا کسی لباس میں ایک بالشت مربع سے کم میں استعمال کرنا خواہ ایک دن رات استعمال کرے یا کم صرف صدقہ کو واجب کرتا ہے۔

(۵) مرد کے لئے احرام میں کسی چیز سے منہ اور سر کا ڈھانکنا ممنوع ہے بنابریں اگر کسی محرم نے سر یا منہ کو کسی ایسی چیز سے ڈھانکا جس سے عادۃً ڈھانکنے کا رواج ہو جیسے رومال ٹوپی چھتری چادر وغیرہ تو اُسپر ایک قربانی واجب ہوگی اور اگر کسی ایسی چیز سے ڈھانکا جس سے ڈھانکنے کا دستور نہ ہو جیسے طشت وغیرہ تو اس سے کوئی جزا واجب نہ ہوگی۔

منہ یا سر ڈھانکنے میں بھی قربانی اُس وقت واجب ہوگی جبکہ وہ ایک دن یا رات ڈھانکے رہے اگر اس سے کم وقت میں ڈھانکا یا چوتھائی چہرہ اور سر سے کم ڈھانکا تو صدقہ فطر واجب ہوگا۔

کسی ضرورت سے محرم نے سر یا منہ کو ڈھانکا ضرورت رفع ہونے تک اُسپر

ایک قربانی واجب ہوگی اگر رفع ضرورت کے بعد بھی وہ ڈھانکے رہا تو دوسری قربانی دینی پڑیگی۔

اگر کسی محرم نے ایک دن یا ایک رات سے کم اپنے سر کو ڈھانکا تو اُسپر قربانی کی جزا واجب نہ ہوگی بلکہ اُس لیے اگر ایک گھنٹہ سے کم سر ڈھانکا ہو تو صرف ایک مٹھی آٹا دینا ہوگا اور اگر پورا ایک گھنٹہ یا اس سے زیادہ ڈھانکے رہا تو نصف صاع آٹا۔

(و) ڈاڑھی اور سر کے بالوں کو کسی چیز سے دھونا یا کسی چیز سے جمانا احرام کی حالت میں ممنوع ہے پس

اگر کسی محرم نے رقیق (پتلی) مہندی سر یا ڈاڑھی یا ہاتھ پاؤں میں لگائی یا خوشبو دار تیل لگایا تو اُسپر ایک دم واجب ہوگا لیکن روغن زیتون یا روغن کنجد کا کھانا یا دوا کے طور پر لگانا ممنوع نہیں ہے۔

اگر محرم نے گاڑھی مہندی یا اور کوئی خوشبو دار گاڑھی چیز پورے سر پر یا کم از کم چوتھائی سر پر لگائی اور ایک دن رات وہ لگی رہی تو اُسپر دو قربانیاں واجب ہونگی ایک مہندی لگانے اور خوشبو استعمال کرنے کی وجہ سے اور دوسری سر کو ڈھانکنے کے سبب مگر عورت پر صرف ایک دم واجب ہوگا اس لئے کہ

سر کو ڈھانکنا اُسکے لئے ممنوع نہیں ہے۔
(ز) محرم کو اپنے جسم کے کسی حصہ کے بال مونڈنا کترانا وغیرہ ممنوع ہیں بنا بریں اگر کسی محرم نے سر یا ڈاڑھی کے بالوں کو مونڈا یا ترا شتا خواہ پورے سر اور ڈاڑھی کو یا کم از کم چوتھائی سر اور چوتھائی ڈاڑھی کو تو اُس پر ایک قربانی واجب ہوگی۔
اگر کسی نے پوری ایک بغل یا زیر ناف یا گردن کے بالوں کو مونڈا اُکھاڑا یا ترشوایا تب بھی ایک دم واجب ہوگا۔
اگر کسی نے پچھنے لگوانیکے لئے جسم کے بالوں کو مونڈا اور پھر پچھنے لگوائے تو بھی ایک قربانی واجب ہوگی اگر پچھنے نہ لگوائے تو صدقہ دینا ہوگا۔
مونچھ کے منڈوانے یا سر اور ڈاڑھی کے چوتھائی حصہ سے کم کے منڈوانے یا گردن کے کسی حصہ کے بال منڈوانے سے بشرطیکہ تین بالوں سے زیادہ مونڈے گئے ہوں صدقہ دینا پڑتا ہے۔
اگر کسی محرم نے تین بال یا تین بال سے کم مونڈے یا اُکھاڑے ہوں تو ہر بال کے بدلے ایک مٹھی آٹا اُسکو دینا پڑیگا۔
اگر کوئی شخص گنجا ہو یا اُسکے سر کے بال خود بخود یا اور کسی وجہ سے گر کر کم ہو گئے ہوں

اور چوتھائی سر کے بقدر نہ ہوں تو وہ اگر پورے سر کو منڈوالیگا تب بھی اُسپر صدقہ ہی واجب ہوگا۔ اسی طرح اگر کسی کی ڈاڑھی میں بہت ہی کم بال ہوں کہ چوتھائی حصہ ڈاڑھی کے برابر نہ ہوں تو اُسپر بھی پوری ڈاڑھی منڈوانے میں صدقہ ہی واجب ہوگا۔

محرم شخص کو کسی دوسرے شخص کے سر یا گردن وغیرہ کے بال مونڈدیے سے وہ خواہ محرم ہو یا غیر محرم صدقہ دینا پڑیگا۔

(ج) محرم کو ناخنوں کا کترنا یا چھاڑالنا یا اور کسی طریقہ سے علیحدہ کرنا ممنوع ہے پس

اگر کسی نے ایک ہی جگہ بیٹھے بیٹھے ہاتھوں اور پاؤں دونوں کے سارے ناخنوں کو کٹوایا تو ایک قربانی واجب ہوگی اور اگر مختلف مقامات پر مختلف مجلسوں میں کترواے تو دو قربانیاں واجب ہونگی ایک ہاتھ اور ایک پاؤں کے ناخنوں کے کتروانے کا بھی یہی حکم ہے۔

پانچ ناخنوں سے کم اگر کسی محرم نے کٹوائے یا دونوں ہاتھوں یا دونوں پاؤں میں سے پانچ سے زیادہ اس طرح کٹوائے کہ کسی ایک ہاتھ یا پاؤں کے چار ناخن سے زیادہ نہ کٹے تو ہر ناخن کے بدلے صدقہ واجب ہوگا۔

عرفات کی جنایتیں عرفات میں نویں ذی الحجہ کو زوال کے بعد قیام کرنا رکن حج ہے خواہ تھوڑی ہی دیر قیام کرے لیکن زوالِ آفتاب سے غروب آفتاب تک ٹھہرنا واجب ہے پس

اگر کوئی شخص قبل غروب آفتاب عرفات سے باہر چلا گیا خواہ کسی عذر سے یا بلا عذر اور جوڑا واپس نہ آیا تو اُس پر ایک قربانی واجب ہوگی اور چلے جانے کے بعد اگر غروب آفتاب کے بعد واپس آیا تب بھی دم دینا ہوگا۔

کوئی شخص سواری پر سوار تھا سواری بھاگ نکلی اور وہ قبل غروب آفتاب عرفات سے باہر نکل گیا اور غروب آفتاب سے پہلے واپس نہ آسکا تب بھی ایک قربانی واجب ہوگی۔

مزدلفہ کی جنایتیں مزدلفہ میں تھوڑا بہت قیام واجب ہے پس

اگر کوئی شخص مزدلفہ نہیں گیا اور وہاں کا قیام ترک کر دیا تو اُس پر ایک قربانی واجب ہوگی خواہ یہ ترکِ قیام کسی وجہ سے ہو۔

رمی جمار کی جنایتیں جمرات کی رمی کرنا واجبات حج میں سے ہے اور ان جمرات کی رمی کا وقت دسویں ذی الحجہ کی صبح سے تیرھویں تاریخ کی غروب آفتاب تک ہے ان ایام میں سے پہلے دن صرف جمرۂ عقبیٰ کی رمی کی جاتی ہے

اور باقی دنوں میں تینوں جمرات کی پس اگر کسی نے دسویں تاریخ کی صبح سے لیکر تیرھویں تاریخ کے غروب آفتاب تک بالکل کسی جمرہ کی رمی نہیں کی یا کسی ایک دن کی رمی کو بالکل ترک کر دیا یا کسی دن کی رمی کے اکثر حصہ کو ترک کر دیا مثلاً دسویں ذی الحجہ کو جمرۂ عقبےٰ پر سات کنکریاں ماری جاتی ہیں انمیں سے اُس نے تین کنکریاں ماریں اور چار کنکریاں نہ ماریں یا گیارھویں بارھویں تیرھویں کو تینوں جمروں پر اکیس اکیس کنکریاں ماری جاتی ہیں یعنی ایک ایک تاریخ میں سات سات کنکریاں تینوں جمروں پر انمیں سے اُس نے مثلاً دس کنکریاں ماریں اور گیارہ چھوڑ دیں خواہ کسی طرح ترک کیں ان تمام صورتوں میں ایک قربانی واجب ہوگی۔

اور اگر کسی دن کی واجب رمی میں سے نصف سے کم کنکریاں نہ ماریں مثلاً دسویں تاریخ کو جمرۂ عقبےٰ پر سات کنکریاں ماری جاتی ہیں اُن میں سے چار کنکریاں ماریں اور تین چھوڑ دیں یا ۱۱ اور ۱۲ اور ۱۳ کو اکیس اکیس کنکریاں مارنی چاہیئے تھیں اُنمیں سے گیارہ کنکریاں ماریں اور دس کو ترک کر دیا تو ان صورتوں میں ان کنکریوں میں سے جو ترک کی ہیں ہر ایک کنکری کے بدلے صدقہ واجب ہوگا

قربانی کی جنایتیں قارن اور متمتع پر قربانی واجب ہی اور مفرد پر مستحب پس
اگر قارن نے ۱۰ ذی الحجہ سے ۱۲ ذی الحجہ تک قربانی نہ کی تو اُسپر ایک دم
واجب ہوگا۔
اگر قارن نے قربانی سے پہلے دم قران یا دم تشکر کی نیت نہ کی اور بغیر نیت کے
جانور کو ذبح کر دیا تو یہ قربانی درست نہ ہوگی نیت کرکے دوسری قربانی کرے
حلق یا قصر کی جنایتیں دسویں ذی الحجہ کو قربانی کے بعد حلق یا قصر واجب ہے
اور حرم کے اندر حلق یا قصر کرانا ضروری ہی پس
اگر کسی نے حرم سے باہر جاکر حلق یا قصر کرایا تو اُسپر ایک دم واجب ہوگا۔
حج ادا کرنے والے پر دسویں ذی الحجہ کو حلق یا قصر اور طواف زیارت
ضروری ہی اگر اُس نے تاخیر کی اور دسویں کو ان ارکان سے فارغ نہ ہوا تو
اُسپر ایک قربانی تاخیر کی وجہ سے واجب ہوگی۔
اگر قارن نے ذبح سے پہلے یا رمی سے قبل حلق یا قصر کرا لیا تو اُس پر ایک
قربانی واجب ہوجائیگی۔
طواف زیارت کی جنایتیں طواف زیارت ۱۰ یا ۱۱ یا ۱۲ ذی الحجہ کو فرض اور
رکن حج ہی جسکو طہارت کی حالت میں ادا کرنا چاہیئے پس

اگر کسی نے جنابت و ناپاکی کی حالت میں طواف زیارت کو کیا تو اُس پر ایک پوری گائے یا پورے اونٹ کی قربانی واجب ہوگی۔

اور اگر طواف زیارت کو بے وضو کیا تو ایک دم دینا ہوگا۔

طواف زیارت میں حسب دستور سات پھیرے ہوتے ہیں جن میں سے زیادہ تعداد پھیروں کی ادا کرنا صحت طواف کے لئے شرط ہے اگر کسی نے چار یا چار سے زیادہ پھیرے ترک کر دیئے تو طواف صحیح نہ ہوگا اور دوبارہ اوقات معینہ و ایام مقررہ میں اُسکو طواف ادا کرنا پڑیگا خواہ اُسی سال موقع اور وقت ہو تو ادا کرلے ورنہ عمر بھر میں جب موقع ملے اُس وقت ادا کرلے اور جبتک یہ طواف ادا نہ کیا جائیگا بیوی اُسپر حلال نہ ہوگی ایسی حالت میں اگر بیوی سے اُس نے جماع کیا تو اُسپر جماع کے بدلے ایک دم واجب ہوگا اور اگر ایک، دو، یا تین پھیرے طواف کے ترک کر دیئے تو اُسپر صرف ایک قربانی واجب ہوگی۔

دوسرے طوافوں کی جنایتیں طواف پیادہ کرنا چاہیئے بسواری نہیں

اگر کسی نے بلا عذر کسی قسم کے طواف کو سواری پر کیا تو اُسپر ایک قربانی واجب ہوگی۔

اگر کسی نے عمرہ کا طواف جنابت و ناپاکی حالت میں کیا اُسکو چاہیئے کہ غسل کرکے دوبارہ طواف کرے اگر اُس نے دوبارہ طواف نہیں کیا تو ایک دم دینا پڑیگا اور اگر عمرہ کا طواف بلا وضو کیا تو اُس میں بھی یہی حکم ہے یعنی وضو کرکے دوبارہ طواف کرلے یا ایک دم دے۔

اگر کسی نے طواف قدوم یا طواف وداع کو جنابت کی حالت میں کیا تو ایک دم واجب ہوگا۔

اگر طوافِ قدوم۔ طوافِ نفل اور طواف وداع کو بلا وضو ادا کیا تو اُس جنایت میں صدقہ فطر دینا پڑیگا۔

اگر کسی نے طواف وداع نہ کیا اور چلا گیا یا چار پھیروں سے کم کرکے روانہ ہوگیا اور ابھی میقات سے باہر نہیں نکلا تو اُسکو چاہیئے کہ واپس آکر طواف وداع کرے اور اگر میقات سے باہر نکل گیا تو اُسکو اختیار ہے چاہے واپس آکر طواف کرے اور چاہے ترک طواف کے بدلے قربانی کردے واپس آنے کی صورت میں اُسکو میقات سے عمرہ کا احرام باندھ کر آنا چاہیئے اور عمرہ کے ارکان بجالاکر طواف وداع کرنا چاہیئے۔

اگر طواف قدوم یا طواف وداع کے چار یا پانچ پھیرے کرلئے اور باقی

پھیروں کو ترک کر دیا تو ہر پھیرے کے بدلے ایک صدقہ دینا پڑیگا۔

سعی کی جنایتیں صفا و مروہ کے درمیان سعی یعنی سات پھیرے کرنا واجب ہے لیں اگر کسی نے سعی نہ کی یا کی تو دو تین پھیرے کئے دونوں صورتوں میں ایک قربانی واجب ہو گی لیکن اگر بعد میں سعی کا اعادہ کرلیا خواہ احرام کھولنے کے بعد ہی کیا ہو تو قربانی واجب نہ ہو گی۔

اور اگر سعی کے زیادہ پھیرے کرلئے اور دو تین چھوڑ دیئے تو ہر پھیرے کے معاوضہ میں صدقہ دینا پڑیگا۔

اور اگر کسی نے بلا عذر صفا و مروہ کے درمیان سواری پر سعی کی تو اُس پر ایک دم واجب ہوگا۔

متفرق مسائل احرام کی جنایات کی جزا کا تفصیل سے ذکر کیا گیا ہے اب اسکے متعلق بعض مفید معلومات اور متفرق مسائل درج کئے جاتے ہیں۔

۱۔ عمرہ اور حج کے مسائل تقریباً یکساں ہیں یعنی جو باتیں حج کے احرام میں ضروری ہیں وہی عمرہ کے احرام میں۔ اور جن باتوں کی حج کے احرام میں ممانعت ہے وہی باتیں عمرہ کے احرام میں ممنوع ہیں۔

۲ حج قِران میں اُن جنایات پر جنکے ارتکاب سے حج افراد میں ایک جزا

واجب ہوتی ہیں دو جزا واجب ہونگی۔

۳- حج تمتع میں اگر قربانی کا جانور ساتھ لایا گیا ہو اسکا بھی حکم حج قران ہی کا سا ہے یعنی اُسپر بھی اُن جنایات میں جنکے کرنے سے مفرد پر ایک دم واجب ہوتا ہے دو قربانیاں واجب ہونگی۔

۴- ممنوعات احرام میں سے اگر کسی چیز کا ارتکاب بلا عذر کیا جائے تو اُسپر جزا واجب ہوگی جسکی تفصیل اوپر بیان کی جاچکی ہے لیکن اگر کسی ممنوع فعل کو عذر کی وجہ سے کیا گیا تو محرم کو اختیار دیا جائیگا کہ جس جنایت کے عوض اُسپر قربانی واجب ہوتی ہے وہ اُس قربانی کے بدلے چھ مسکینوں کو ایک ایک مقدار صدقۂ فطر کی دیدے اور چاہے تو تین روزے رکھ لے اور بہتر یہ ہے کہ صدقۂ فطر مکہ کے مسکینوں کو دے ایک یا دو تین کو ساری مقدار صدقہ کی دیدے البتہ روزے رکھنے کا اُسکو اختیار ہے چاہے مکہ میں رکھے یا گھر جاکر۔ اور اگر جنایت بلا عذر میں محرم پر صدقہ واجب ہوا تھا تو بعذر جنایت میں اس صدقہ کے بدلے وہ ایک روزہ رکھ سکتا ہے۔

عذر میں صرف وہ باتیں شامل ہیں جن سے اذیت و تکلیف ہو جیسے بخار سردی۔ زخم۔ دردسر۔ جوئیں وغیرہ۔ غلطی۔ بھول۔ بیہوشی۔ جبر۔ سونا۔ مفلسی وغیرہ

عذر میں شامل نہیں ہے۔
مثلاً کسی کو بخار آیا اُس نے سر کو ڈھانک لیا یا سردی معلوم ہوئی اُس نے سلا ہوا کپڑا پہن لیا یا زخم پر پھایا وغیرہ رکھنے کے لئے بال منڈوائے اور خوشبودار مرہم کا پھایا رکھ لیا یا درد سر میں کوئی خوشبودار لیپ کر لیا یا سر میں جوئیں کثرت سے ہو گئیں اور سر منڈا لیا وغیرہ یہ تمام افعال عذر میں شامل ہیں۔

(۲) جنایات حرم

احرام کی جنایتوں کے بعد اب ہم اُن جنایتوں کا بیان کرتے ہیں جن کا ارتکاب حرم کی حرمت کے سبب ممنوع ہے
واضح ہو کہ حَرَم اُس شہر مقدس کی پیشگاہ کا نام ہے جسکے اندر مسجد حرام اور دنیا کا سب سے زیادہ محترم مقام بیت اللہ واقع ہے اس لئے ہر مسلمان کا فرض ہے کہ وہ بیت اللہ کے حرم کی عظمت و حرمت کو ہر وقت پیش نظر رکھے اور جو باتیں حرم[ع] میں ممنوع ہیں اُن سے کامل اجتناب اختیار کرے۔
حرم میں حرمت حرم کے سبب جن امور کے ارتکاب کی ممانعت ہے وہ عام ہے

[ع] حرم کی حدود کا ذکر مقدمہ میں کیا جا چکا ہے ۱۲ مؤلف

یعنی اُنکا ارتکاب ہر شخص کے لئے ممنوع ہے خواہ وہ مُحرم ہو یا غیر مُحرم مسافر ہو یا متوطن کسی شخص کو کسی حالت میں حرم کے اندر ممنوعات کا ارتکاب جائز نہیں ہے۔

حرم میں جن امور کے ارتکاب کی ممانعت ہو اگر خدا نخواستہ کسی سے اُنکا ارتکاب ہو جائے تو اُس پر جزا واجب ہو گی اور اس جزا یا کفارہ کی صرف دو صورتیں ہیں اگر جزا کی قیمت قربانی کے بقدر ہو جائے تو قربانی کر دیجائے یا جزا کی قیمت اگر وہ قربانی سے کم ہو محتاجوں کو دیدی جائے اس کی جزا میں روزہ رکھنے کا اختیار نہیں ہے۔

۱۔ حرم محترم کے کسی درخت یا گھاس وغیرہ کا اذخر کے سوا کاٹنا اور اُکھاڑنا ممنوع ہے۔

درخت اور گھاس میں حرم کی وہ تمام پیداوار شامل ہو جو حرم کی زمین میں پیدا ہو خواہ وہ خودرو ہو یا کسی کی بوئی ہوئی۔ البتہ خودرو اور خود کاشت کی جزاؤں میں فرق ہو خودرو نباتات اور درختوں کو کاٹے یا اُکھاڑ ڈالے کی تو صرف ایک جزا واجب ہو گی اور کسی کی بوئی ہوئی مملوک شے کو کاٹنے یا اُکھاڑ ڈالنے کی جزا دوگنی دینی پڑیگی یعنی ایک جزا بطور قیمت شے مالک کو

دیجائیگی اور دوسری جزا بطور کفارہ بدستور خدا کی راہ میں۔
حشک درخت غیر مملوک کا کاٹ لینا یا کسی درخت کی ٹوٹی ہوئی شاخ کا علیحدہ کر لینا ممنوع نہیں ہے۔
کسی درخت کو کاٹ لینے کا مفہوم یہ ہے کہ پورے درخت یا اُسکی کسی ایسی شاخ کو کاٹا جائے جس سے اُسکی قوت نشو و نما حاتی رہے اور وہ تر و تازہ نہ رہ سکے۔
اگر کسی نے حرم کے اندر کسی کے مملوک درخت یا گھاس وغیرہ کو کاٹ لیا یا کسی مملوک درخت کی شاخ توڑ لی اگر مالک کی اجازت سے اُس نے ایسا کیا ہے تو صرف ایک جزا واجب ہوگی اور اگر مالک کی اجازت سے نہیں کاٹا اور کاٹ لینے کے بعد مالک نے اُسکو معاف کر دیا تب بھی ایک ہی جزا واجب ہوگی اور اگر دونوں باتوں میں سے ایک بھی نہیں ہوئی تو دوگنی جزا واجب ہوگی۔
مملوک اور بوئی ہوئی چیز میں ہر وہ شے شامل ہے جسکو عادۃً اور رواجاً بویا جاتا ہو یا نہ بویا جاتا ہو۔
کسی خود رَو درخت یا گھاس کی پتی اس طرح توڑ لینے میں کہ اُس سے درخت کو نقصان نہ پہنچے کوئی مضائقہ نہیں۔

درخت اور گھاس وغیرہ کو کاٹ لینے یا اُکھاڑ ڈالنے کی جزا اُس درخت یا گھاس کی وہ قیمت ہے جو وہاں کے لوگ تجویز کریں اگر وہ قیمت اتنی ہو کہ اُس سے ایک جانور کو خرید کیا جاسکے تو جانور کو خرید کرکے ذبح کردیا جائے اور اگر اتنی قیمت نہ ہو تو اُسکو خیرات کردیا جائے۔

حرم کی گھاس یا درختوں کے پتے لیے جانوروں کو کھلا دینا اس طرح کہ اس سے درختوں کو نقصان نہ پہنچے اور وہ کسی کی مملوک بھی نہ ہوں جائز ہے اور اگر جانور خود چیرلیں تو پھر کسی قسم کا کوئی مضائقہ نہیں ہے۔

۳۔ حرم کے کسی جانور کا قتل یا شکار کرنا ممنوع ہے البتہ موذی جانوروں کو مار ڈالنا جائز ہے۔

موذی جانوروں میں وہ تمام جانور شامل ہیں جو زہریلے اور گزندہ ہوں جیسے سانپ۔ بچھو۔ بھیڑیا۔ کتا۔ مچھر۔ کھٹمل۔ پسّو۔ مکھی۔ چھپکلی۔ بھڑ وغیرہ اور فقہا نے لکھا ہے کہ کوّے۔ چیل۔ چوہے اور گلہری وغیرہ کو بھی مار ڈالنا جائز ہے۔ اُن جانوروں میں سے گزندہ جانور وہ ہیں جو سوراخوں میں رہتے ہیں اور کُتّے سے وہ کُتّا مراد ہے جو کسی کا مملوک نہ ہو خواہ وہ جنگلی ہو یا اہلی اور کوّے کی اقسام میں سے عقعق کوّا اس حکم سے خارج ہے یعنی وہ کوّا جسکی سیاہی میں سفیدی

شامل ہوا اور اُسکی آواز میں قاف عین نمایاں ہو اس کے مار ڈالنے سے جزا واجب ہوگی۔

غرض حرم کے کسی جانور کو مار ڈالے یا شکار کرے پر اُسکی قیمت کی جزا واجب ہوگی البتہ اگر کسی شخص پر کوئی جانور حملہ آور ہوا اور قتل کے بغیر اُس سے نجات ناممکن ہو تو اس صورت میں جبکہ وہ جانور کسی کا مملوک نہ ہو اسکا قتل کر دینا جائز ہے اور اس پر کوئی جنایت واجب نہ ہوگی۔

اگر کسی نے حرم سے باہر کسی جانور پر نشانہ لگایا اور وہ جانور بھاگ کر حرم کے اندر چلا آیا اور اُسی نشانہ سے زخمی ہوا تو جنایت ہو جائیگی اور جزا دینی پڑیگی۔

اگر حرم کے اندر کسی نے کسی پرند کے انڈے توڑ ڈالے یا بھون کر کھا لے یا کسی آزاد جانور کا دودھ دوہ لیا تو قیمت کا ضمان واجب ہو جائیگا اور ضمان دینے کے بعد وہ چیزیں حلال ہو جائینگی البتہ کراہت باقی رہیگی گندے انڈے توڑنے پر کوئی جزا نہیں۔

تیس سے کم ٹڈی مارنے پر صدقہ کی کوئی مقدار معین نہیں جسقدر چاہے دیدے البتہ اگر تیس سے زیادہ ماریگا تو صدقہ فطر کی پوری مقدار جزا میں دینی پڑیگی

اگر کسی غیر محرم نے حرم کے باہر کسی جانور کا شکار کیا اور حرم سے باہر ہی ذبح کرکے اُسکو حرم کے اندر لے آیا تو اُسکا کھانا محرم و غیر محرم دونوں کے لئے جائز ہے بشرطیکہ اُسکے شکار میں محرم نے کسی قسم کی اعانت نہ کی ہو اور نہ محرم نے شکار کا حکم دیا ہو۔

(۳) احصار کا بیان

احصار کے لغوی معنی "منع۔ حبس۔ یا روک لیا جانا" ہیں اور اصطلاح شرع میں "احرام کے بعد محرم کو حج یا عمرہ سے یا اُسکے کسی رُکن سے روک لئے جانے کو احصار کہتے ہیں" اور جس محرم کو روکا جائے اُسکو محصر کہا جاتا ہے۔

احصار بھی چونکہ جنایات میں شامل ہے اس لئے اسکا بیان بھی جنایات میں کیا جاتا ہے لیکن یہ جنایت چونکہ دوسری جنایات سے مختلف صورت رکھتی ہے اس لئے اس کا ذکر بھی جداگانہ مناسب ہے۔

احصار چونکہ محرم کا ذاتی فعل نہیں ہے بلکہ ایک عارض ہے جو قصد حج و عمرہ کے بعد محرم کو روکتا ہے اس لئے اُسکی مختلف صورتیں ہو سکتی ہیں۔

احصار کی صورتیں: ذیل میں ہم اول احصار کی تمام ممکن صورتوں کو تفصیل سے لکھتے ہیں اور پھر انکے احکام تفصیل سے لکھے جائینگے۔

۱۔ بیماری۔ احرام باندھنے کے بعد محرم بیمار ہو جائے اور مرض اسقدر شدید یا ہولناک ہو کہ آگے بڑھنے میں امتداد مرض کا خطرہ یا جان کی ہلاکت کا خوف ہو یا مرض کی تکلیف مانع سفر ہو۔
۲۔ محرم راستہ بھول جائے اور کوئی ایسا شخص نہ ملے جو اُسکو راہ بتلا سکے
۳۔ احرام باندھنے کے بعد کسی دشمن کا خوف پیدا ہو جائے دشمن سے مراد یہاں ہر وہ شخص ہے جس سے جان کا خطرہ ہو خواہ وہ کوئی مسلمان ہو یا کافر یا کوئی درندہ جانور مثلاً احرام باندھنے کے بعد محرم کو معلوم ہو کہ راستہ میں کوئی ایسا دشمن، غارتگر، یا ڈاکو بیٹھا ہوا ہے جو حجاج اور مسافروں کو ستاتا، لوٹتا اور مارتا ہے یا کوئی درندہ جانور شیر وغیرہ راستہ میں رہتا ہے اور اُس سے بچکر نکل جانا مشکل ہے۔
بحری سفر میں اگر کوئی ایسا خطرہ پیش آئے کہ اُس سے جانبر ہونا مشکل ہو اور اکثر خطرناک حادثات پیش آسکتے ہوں تو یہ خطرہ بھی احصار کے حکم میں داخل ہے۔
۴۔ احرام باندھنے کے بعد محرم کا روپیہ ختم ہو جائے اور وہ آگے جانے سے مجبور ہو جائے مثلاً اُسکا روپیہ چوری جائے یا کوئی زبردستی چھین لے

یا ضائع ہو جائے۔
۵۔ عورت کے ساتھ اُسکا کوئی محرم نہ ہو یا محرم ہو اور احرام باندھنے کے بعد وہ مر جائے یا کہیں چلا جائے یا کوئی محرم اُسکے ہمراہ آیا ہی نہ ہو یا ہمراہ جانے سے انکار کرے ان تمام صورتوں میں اگر عورت نے احرام باندھ لیا ہو تو وہ مُحصر کہلائیگی۔
۶۔ عورت کے لئے عدت۔ عورت گھر سے شوہر کے ساتھ یا کسی محرم کے ہمراہ حج کے لئے روانہ ہوئی اور احرام باندھنے کے بعد اُسکا شوہر مر گیا یا طلاق دیدی یا گھر سے شوہر کے مرنے یا طلاق دینے کی خبر آگئی یہ تمام حالتیں احصار کی ہیں کیونکہ اسکے بعد عورت کے ایام عدت شروع ہو جائینگے اور عدت کے دنوں میں حج کو جانا ممنوع ہے البتہ اگر وہاں سے جہاں شوہر کے مرنے یا طلاق دینے یا مرنے کی خبر آنیکا واقعہ پیش آیا ہو مکہ معظمہ کی مسافت شرعی سفر سے کم ہو تو احصار نہ سمجھا جائیگا اور عورت حج کے ارکان کو ادا کرسکیگی۔
۷۔ عورت کے لئے شوہر کا منع کرنا۔ اگر عورت شوہر کی اجازت کے بغیر حج کو چلی جائے اور احرام باندھ لے اور پھر شوہر جانے سے روکے تو احصار ہو جائیگا لیکن شوہر کو حج فرض سے روکنے کا اختیار نہیں ہے بیر نفل حج کی

اجازت دیدینے کے بعد بھی شوہر کو روکنے کا اختیار حاصل نہیں رہتا۔
احصار کی یہ سات صورتیں ہیں اگر اسی قسم کی کوئی اور صورت پیش آئے اور
مغز کی کوئی صورت نہ ہو تو وہ بھی احصار کے حکم میں داخل سمجھی جائیگی۔

احصار کے احکام | احصار کی صورتیں بتلا چکنے کے بعد اب ہم اُسکے احکام تفصیل سے
لکھتے ہیں تاکہ مسائل ذہن نشین ہو جائیں۔
مذکورہ بالا امور پیش آنے پر اگر محصر احرام باندھے ہوئے اپنے مکان کو واپس
چلا جائے یا کسی اور مقام پر ٹھہر جائے تو اُسکو چاہیے کہ
۱۔ اگر وہ اُس وقت تک احرام باندھے برقرار رہو جبتک کہ وہ عارض یا مانع دُور
ہو جائے جس نے اُسکو محصر بنایا ہے تو وہ احرام باندھے رہے اور عارض و مانع
رفع ہوتے ہی مکہ معظمہ کو جائے اور اُس چیز کو ادا کرے جس کا اُسنے احرام
باندھا ہے۔
۲۔ اگر حج کے ایام باقی ہوں احصار زائل نہ ہوا اور محرم احرام سے باہر
ہونا چاہیے تو اُسکو چاہیئے کہ اگر وہ مفرد یا متمتع ہے تو احصار کی جزا میں ایک
قربانی یا اُسکی قیمت اور قارن ہو تو دو قربانیاں یا اُنکی قیمت مکہ معظمہ بھیجدے
تاکہ یہ قربانی یا اُسکی قیمت کا جانور خرید کر حرم کے کسی مقام پر ذبح کر دیا جائے

اور جسکے ہاتھ قربانی بھیجے اُسکو ہدایت کردے کہ ایام حج میں فلاں تاریخ کو
یہ قربانی حرم کے اندر کسی مقام پر ذبح کی جائے پھر جب وہ دن آجائے تو وہ
احرام کو کھول دے اور حلال ہوجائے۔ اور آئندہ سال حج یا عمرہ کی قضا کرے
۳۔ اور اگر احصار رفع ہوجائے اور حج کا زمانہ باقی ہو اور محصر حج کرے کو جائے
تو مفرد ایک حج اور ایک عمرہ کرے اور قارن ایک حج اور دو عمرے اور صرف
عمرہ ہی کا احرام ہو تو صرف ایک عمرہ کرلے
۴۔ قربانی یا اسکی قیمت بھیجنے کے بعد اگر احصار رفع ہوجائے اور اتنا وقت
مل جائے کہ قربانی ذبح ہونے سے پہلے وہ مکہ معظمہ پہنچ جائے اور حج بھی ملجائے
تو اُسپر واجب ہے کہ وہ فوراً روانہ ہوجائے اور حج کو ادا کرے اور اگر اتنا وقت
نہ ملے یا حج کے ملجانیکا امکان نہ ہو تو پھر فوراً جانا ضروری نہیں۔
۵۔ اگر مکہ معظمہ میں ایسا اتفاق ہو کہ حج کے دو رکن وقوف عرفات اور
طوافِ زیارت سے محرم روکا جائے تو وہ محصر ہوجائیگا اور قربانی اُس پر
واجب ہوگی۔
۶۔ اور اگر صرف ایک رکن مثلاً وقوف عرفات یا طواف زیارت سے
روکا جائے تو وہ محصر نہیں کہلائیگا اور قربانی اُسپر واجب نہ ہوگی اور وقوف

عرفات سے روکے جانے کی صورت میں آئندہ سال اُسکو صرف وقوف عرفات کی قضا کرنی پڑیگی۔

۷۔ احرام باندھنے کے بعد اگر مکہ معظمہ پہنچکر کسی شخص سے حج فوت ہو جائے تو اُسکو چاہئے کہ عمرہ کرکے احرام کھولدے اگر مفرد ہو تو ایک عمرہ کافی ہے اور قارن ہو تو دو عمرے کرے اور عمرہ کے بعد حلق یا قصر کرالے اور پھر آئندہ سال اس حج کی قضا کرے قضا میں یہ ضروری نہیں کہ قارن حج قران ہی ادا کرے اُسکو اختیار حاصل ہوگا خواہ حج قران ادا کرے یا عمرہ و حج علیحدہ علیحدہ احرام سے ادا کرے۔

مسائل متفرقہ احصار کے متعلق چند متفرق مسائل عام آگاہی کے لئے ذیل میں درج کئے جاتے ہیں۔

۱۔ اگر کسی محرم کا روپیہ ضائع ہوگیا اور اُسکے پاس کچھ باقی نہ رہا تو اول محرم کا یہ فرض ہے کہ وہ بقیہ راہ کو پیدل چل کر طے کرے لیکن اگر پیدل چلنے کی قدرت نہ ہو یا پیدل چلنے میں آگے ہلاکت کا خطرہ ہو تو اُسپر آگے جانا ضروری نہیں ہے وہ محصر سمجھا جائیگا۔

۲۔ اگر محصر کے پاس اسقدر نقد نہ ہو کہ وہ احصار کی جزا میں قربانی کی قیمت

یا قربانی بھیج سکے تو بہتر یہ ہے کہ وہ احرام باندھے رہے اور جب مانع زائل ہو جائے تو عمرہ کرکے احرام کھول دے اور یہ ممکن نہ ہو تو جزا کے جانور کی قیمت کا اندازہ کرکے اُسکے برابر غلہ خرید کرے اور وہ غلہ ہر مسکین و محتاج کو نصف صاع کے حساب سے صدقہ کردے اگر غلہ دینا کسی وجہ سے ممکن نہ ہو تو ہر نصف صاع غلہ کے عوض میں محصر ایک روزہ رکھے اور روزے پورے کرکے احرام کو کھولدے

۳- قربانی کے لئے جو جانور یا اُسکی قیمت بھیجی جائے تو بہتر یہ ہے کہ اُس جانور کو حرم کے اندر دسویں ذی الحجہ کو ذبح کیا جائے لیکن اگر یوم النحر سے پہلے ذبح کردیا گیا تب بھی جائز ہے۔

۴- بہتر تو یہ ہے کہ مُحرِم محصر زوال مانع کے بعد عمرہ کرکے احرام کھولے اگرچہ اسمیں احرام کی مدت کسی قدر طویل ہو جائے لیکن اگر یہ ممکن نہ ہو تو پھر قربانی بھیج کر احرام کھول دے۔

۵- احرام باندھنے میں جس چیز کی نیت کی تھی احصار زائل ہونیکے بعد اُسکا ادا کرنا ضروری ہے خواہ حج و عمرہ نفل ہی کیوں نہ ہو اسلئے کہ عبادت شروع کرنیکے بعد واجب ہو جاتی ہے۔

(۷)

متفرق مسائل

(۱) حج بدل

قبل ازیں ہم لکھ چکے ہیں کہ عبادت کی تین قسمیں ہیں یعنی

۱۔بدنی جیسے نماز۔روزہ۔تلاوت قرآن مجید وغیرہ

۲۔مالی جیسے زکوٰۃ۔صدقۂ فطر وغیرہ

۳۔مالی اور بدنی جیسے حج اور عمرہ وغیرہ

ان میں سے پہلی قسم کی عبادات دوسرے شخص کی طرف سے ادا کرنا درست نہیں یعنی کسی دوسرے کے ادا کر دینے سے فرض ساقط نہیں ہو سکتا مثلاً کوئی شخص خود نماز نہ پڑھے یا روزہ نہ رکھے اور دوسرے سے پڑھوا دے یا روزہ رکھوا دے تو یہ عبادت درست نہیں البتہ ان عبادات کا ثواب دوسروں کو پہنچانا جائز و درست ہے۔

دوسری قسم کی عبادت دوسرے کی جانب سے ادا کرنا درست ہے یعنی دوسرے شخص کے ادا کرنے سے فرض ساقط ہو جاتا ہے۔

تیسری قسم کی عبادات دوسرے کی طرف سے ادا بھی کیجا سکتی ہیں اور انکا ثواب بھی دوسروں کو بھیجا جا سکتا ہی لیکن کسی دوسرے شخص سے اُن کو ادا کرا کر اپنا فرض اُتارنے کے لئے چند شرائط ہیں۔

حج بدل کے شرائط حج بھی انھیں عبادات میں سے ہی اور اُسکو دوسرے سے ادا کرانیکے لئے حسب ذیل شرائط ہیں۔

اگر کوئی شخص کسی سے اپنے لئے حج نفل کرائے تو اُسکے لئے صرف یہ شرط ہی کہ حج کرنے والا مسلمان۔ عاقل اور باتمیز ہو اور جو شخص اپنا فرض حج کسی دوسرے سے کرائے تو حج کرنے والے میں وہ تمام امور ہونے چاہئیں جنکا ذکر شرائط حج میں کیا گیا ہے۔

پھر بعض شرائط مزید ہیں جن کا حج کرنے والے اور حج کرانے والے میں پایا جانا ضروری ہی اور وہ حسب ذیل ہیں۔

۱۔ عذر یعنی اُس شخص کا جو اپنی طرف سے یا بہ نہ کسی دوسرے شخص سے حج بدل کراتا ہی خود حج کرنے سے معذور ہونا۔

عذر سے مراد وہ عذر ہی جو سفر حج کا مانع ہو مثلاً شدید بیماری اور پھر یہ بھی شرط ہی کہ وہ عذر آخر عمر تک باقی رہے یا جس عذر کے رفع ہونے کی امید آخر عمر تک نہ ہو

مثلاً بڑھاپے کا ضعف یا اندھا لولا لنگڑا ہو یا وغیرہ بیماریں

اگر کسی ایسے شخص نے جو شدید بیمار ہو اور امید زیست منقطع ہوچکی ہو اپنی طرف سے کسی کو نیابتہً حج کرنیکے لئے بھیجدیا اور نائب کے حج ادا کرنیکے بعد وہ اچھا ہو گیا تو اُسکا حج ادا نہ ہوگا اس لئے کہ عذر آخر عمر تک باقی نہ رہا اور دوبارہ اسکو حج کرنا پڑیگا اور نیابتی حج نفل ہو جائیگا۔

برخلاف اسکے اگر کسی اندھے لولے لنگڑے یا اپاہج نے یہ خیال کرکے کہ آخر عمر تک اُسکو ان عوارض سے نجات ناممکن ہے نیابتہً اپنی طرف سے کسی کو حج کرنیکے لئے بھیجدیا اور حج ادا ہو جانیکے بعد وہ اچھا ہوگیا یعنی اُسکا عذر جاتا رہا تو اُس کو دوبارہ حج کرنے کی ضرورت نہیں ہے وہی حج اُسکے لئے کافی ہے۔

پھر معذوری کے لئے یہ بھی شرط ہے کہ وہ نیابتہً حج کرانے سے پہلے پائی جاتی ہو اگر معذوری سے پہلے حج کرالیا اور پھر معذوری پیدا ہوئی تو وہ حج کافی نہ ہوگا دوبارہ فرض حج کو ادا کرنا پڑیگا۔

۲۔ جو شخص نیابتہً اپنی طرف سے حج کرائے اُس پر حج فرض ہوچکا ہو اگر حج فرض ہونے سے پہلے کسی نے نیابتہً حج کرالیا اور پھر اُسپر حج فرض ہوا تو اُس سے فرض ساقط نہ ہوگا بلکہ وہ حج نفل ہو جائیگا حج فرض کو دوبارہ نیابتہً ادا کرائے۔

۳۔ جو شخص نیابۃً اپنی طرف سے کسی شخص سے حج کرائے اُسکا فرض ہے کہ وہ حج کرنے والے کو اپنی طرف سے حج کرنیکا باقاعدہ حکم دے یعنی اُس سے یہ کہے کہ "تو میری طرف سے حج کر" اگر اُس نے ایسا حکم نہ دیا یا کوئی شخص خود بخود کسی کی طرف سے حج کر آیا تو اُسکے ذمہ سے فرض ساقط نہ ہوگا۔

کسی شخص نے مرتے وقت وصیت کی کہ میری طرف سے حج کرا دیا جائے تو یہ وصیت حکم میں داخل ہوگی اور حکم ہی سمجھا جائیگا البتہ بہتر یہ ہو کہ وصی جس شخص سے حج کرائے اُسکو اپنی طرف سے یہ حکم دے کہ "تو فلاں شخص کی جانب سے حج کر" وارث مثلاً بیٹا اگر وصیت کے بغیر اپنے باپ کی طرف سے یا کوئی اور وارث اپنے عزیز کی جانب سے خود حج کرلے یا کسی دوسرے شخص سے کرا دے تب بھی درست ہے اور اُس متوفی کے ذمہ سے فرضیت ساقط ہو جائیگی۔

۴۔ جو شخص نیابۃً کسی کی طرف سے حج کرنے کو جائے اُسکو چاہیے کہ وہ احرام باندھتے وقت اُسی شخص کے حج کی نیت کرے یعنی احرام باندھتے وقت یوں کہے کہ "میں فلاں شخص کی جانب سے حج یا عمرہ کا احرام باندھتا ہوں اور تلبیہ کہتا ہوں" اگر اُس شخص کا نام یاد نہ رہے تو صرف یہ کہنا ہے کہ "جس شخص نے مجھ کو بھیجا ہو اُسکی طرف سے میں احرام باندھتا ہوں اور تلبیہ کہتا ہوں"

اگر وہ اپنی زبان سے اس طرح نیت نہ کریگا تو حج ادا نہ ہوگا۔
۵۔ جس شخص کی جانب سے نیابتہً حج کیا جائے تمام مصارف سفر حج وغیرہ اُسکے ذمہ ہونگے۔ مصارف حج۔ حج کرنے والے کو وہی لینے چاہئیں جو واقعی طور پر سفر میں خرچ ہوں زائد لینا یا حج کرانے کی اجرت طلب کرنا ناجائز ہے
۶۔ جو شخص کسی سے نیابتہً حج کرائے وہ اگر کسی خاص شخص کو حج کرنے کے لئے متعین کردے، تو صرف اُسی کو نیابتہً حج کرنا چاہئیے نائب کسی دوسرے شخص کو اپنی جانب سے مقرر کرکے نہیں بھیج سکتا اگر اُس نے ایسا کیا تو حج ادا نہ ہوگا۔ اور اگر وہ کسی خاص آدمی کو مقرر و متعین نہ کرے بلکہ یہ کہدیا جائے کہ جسکو چاہو بھیجدینا تو اُسکو اختیار ہے خود جائے یا کسی اور شخص کو بھیجدے حج ادا ہو جائیگا۔
۷۔ جو شخص نیابتہً کسی کی طرف سے حج کرنے جائے اُسکو چاہئیے کہ وہ سواری پر سفر کرے پیدل نہ جائے اور سواری کے تمام مصارف حج کرانے والے سے وصول کرے البتہ اگر راستہ میں سفر خرچ کم ہو جائے اور تھوڑا بہت سفر اسکو پیدل کرنا پڑے تو کچھ حرج نہیں ہے۔
۸۔ جو شخص اپنی طرف سے نیابتہً کسی سے حج کرائے وہ اُس شخص کو وہیں سے سفر حج پر روانہ کرے جہاں خود رہتا ہو یعنی نائب کو وہیں سے حج کو

جانا چاہئے جہاں حج کرنے والا بود و باش رکھتا ہو البتہ اگر کسی میت کی جانب سے حج کرایا جاتا ہو اور وصیت کے مطابق اُسکے وارث اسکی طرف سے کسی کو بھیجتے ہوں تو میت کا تہائی مال جس مقام سے بھیجنے میں کفایت کرتا ہو وہاں سے نائب کو بھیجدیا جائے اور وارث کو یہ بھی اختیار ہے کہ بقیہ روپیہ اپنی جانب سے دیکر میت کے وطن سے حج کیلئے کو روانہ کرے۔

۹-نیابتہً حج ایک ہی شخص کی طرف سے کیا جاسکتا ہے اگر دو آدمیوں نے مل کر کسی کو نیابتہً حج کرنیکے لئے روانہ کیا اور اُس نے دونوں شخصوں کے حج کی نیت کر لی تو دونوں میں سے کسی کا حج ادا نہ ہوگا اور حج کی فرضیت کسی کے ذمہ سے ساقط نہ ہوگی اگرچہ وہ حج کرنیکے بعد کسی ایک شخص کی تخصیص بھی کرلے البتہ اگر کوئی شخص اپنے کسی دو متوفی رشتہ داروں کی جانب سے اُنکی وصیت کے بغیر حج کرلے تو یہ حج درست ہے لیکن حج کرنیکے بعد اُسکو چاہئے کہ وہ کسی ایک رشتہ دار کی تخصیص کرلے اور بہتر یہ ہے کہ اُس رشتہ دار کی تخصیص کرے جسکے ذمہ حج فرض تھا۔

۱۰-نیابتہً حج کرنے والا احتیاط کے ساتھ حج کو ادا کرے اور کوئی ایسا فعل نہ کرے جس سے حج فاسد یا فوت ہو جائے اگر خدانخواستہ وہ حج کو فاسد کردیگا تو اُسکے ذمہ حج کی قضا لازم ہوگی اور پھر اس قضا سے اُس شخص کی فرضیت ساقط

نہ ہوگی جسکی طرف سے وہ نیابتہً حج کرنے آیا ہی بلکہ اسکے بعد وہ ایک حج اور کرے تب فرضیت ساقط ہوگی۔

۱۱۔ نیابتہً حج کرنے والا صرف اُسی شخص کے حج کی نیت سے احرام باندھے جس نے حج کا حکم دیکر اُسکو روانہ کیا ہی اگر اُس نے ایسا نہ کیا اور مثلاً ایک حج کا احرام اُسکی جانب سے اور دوسرے حج کا احرام اپنی جانب سے باندھ لیا اور اسی حالت میں دو احراموں سے حج کو ادا کیا تو اُس شخص کا حج ادا نہ ہوگا جس نے اُسکو حج کے لئے روانہ کیا تھا البتہ اگر اُس نے ارکان حج کو شروع کرنے سے پہلے ایک احرام کو توڑ دیا تو حج درست ہوجائیگا۔

۱۲۔ نیابتہً حج کرانے والے نے جو حکم دیا ہو حج کرنے والا اُسکی مخالفت نہ کرے اور جو ہدایات اُسکو دیگئی ہیں اُن پر پورا پورا عمل کرے مثلاً اگر حج کرانے والے نے حج کرنے والے کو حج قران یا حج افراد یا حج تمتع کا حکم دیا ہو تو وہ اُسی حج کو بجالائے جسکا حکم اُس نے دیا ہی البتہ حج کرنے والے کو اس امر کا اختیار ہی کہ وہ دوسرے کی طرف سے حج کرکے پھر اپنا عمرہ کرلے لیکن عمرہ کے مصارف خود برداشت کرے

۱۳۔ اگر کسی نے اپنی طرف سے نیابتہً حج کرنیکا کسی شخص کو حکم دیا اور وہ بائیں اس سال نہ گیا بلکہ دوسرے یا تیسرے سال گیا تو یہ تاخیر مخالفت نہ سمجھی جائیگی

اور جب وہ حج کو ادا کریگا فرضیت ساقط ہو جائیگی۔

۱۴۔ اگر کسی نے کسی کو حج کا ٹھیکہ دیدیا اور روپیہ کی مقدار معین کرکے کہا کہ تم ہماری طرف سے نیابۃً اس رقم کے معاوضہ میں حج کرآؤ تو یہ معاملہ درست نہ ہوگا اور ٹھیکہ باطل سمجھا جائیگا اور حج کرانے والے کو صرف اتنا روپیہ دینا پڑیگا جتنا کہ حج میں خرچ ہوا ہی خواہ ٹھیکہ کم پر ہوا ہو یا زیادہ پر اور حج درست ہو جائیگا

۱۵۔ اگر حج کرنے والا نائب محصر ہو جائے تو احصار کی قربانی کی قیمت اُس شخص کے ذمہ ہوگی جس نے حج کرنیکے لئے بھیجا ہی احصار رفع ہو جانے کے بعد محصر ایک حج اس حج کے بدلے میں ادا کرے اور اسکے بعد دوسرے سال حج کرانے والے کی طرف سے حج کرے۔

۱۶۔ جنایت کا کفارہ حج کرنے والے کے ذمہ ہوگا حج کرانے والے کے ذمہ نہ ہوگا

۱۷۔ حج کرانے والے نے جو مصارف حج کرنے والے کو دیئے ہوں اگر اُس میں کمی پڑ جائے تو وہ کمی حج کرانے والے سے لیجائیگی اور جو روپیہ بچ رہے وہ اُس کو واپس کرنا پڑیگا۔

۱۸۔ جس شخص نے کبھی اپنا حج نہ کیا ہو اُسکو دوسرے کی طرف سے نیابۃً حج کرنا جائز ہے اور نیابۃً حج عورت اور مرد دونوں سے کرایا جا سکتا ہے۔

(۲) حج نذر

کسی ناواجب شی کو اپنے اوپر لازم کرلینے کی دو صورتیں ہیں ایک تو قسم اور دوسرے نذر دونوں چیزیں لازم وملزوم کے مانند ہیں اور جس لفظ سے قسم کا مفہوم ادا ہوتا ہے اُسی سے نذر کا مطلب بھی حاصل ہوتا ہے لیکن دونوں میں فرق یہ ہے کہ قسم کا کفارہ دیکر قسم کے خلاف کیا جا سکتا ہے اور نذر میں ایسا نہیں ہوتا نذر ہر حالت میں پوری کرنی چاہیے۔

عبادات میں اگر کسی نے ایسے الفاظ استعمال کیے جس سے قسم اور نذر دونوں کا مفہوم ادا ہوتا ہو تو سوائے حج کے تمام عبادات میں قسم کے مفہوم کو لیکر فائدہ اُٹھایا جا سکتا ہے حج میں یہ فائدہ نہیں اُٹھایا جا سکتا۔ حج کے معاملہ میں اس قسم کے الفاظ سے قسم مراد نہ ہوگی بلکہ نذر ہوگی اور حج کا ادا کرنا ضروری ہوجائیگا۔

نذر کہتے ہیں ایک غیر واجب شی کو اپنے اوپر واجب لازم کرلینے کو سارا پر جب کسی نے ایک غیر واجب چیز کو اپنے اوپر واجب کرلیا تو وہ چیز اُس پر واجب ہوجائیگی مثلاً کسی نے حج کی نذر مانی تو حج کرنا فرض ہوجائیگا اور کسی کفارہ سے یہ فرضیت ساقط نہ ہوگی بلکہ ہر حال میں حج ادا کرنا اُس پر واجب و ضروری ہوگا

اگر کسی نے حج کی نذر کو کسی شرط پر معلق کیا یعنی مثلاً یوں کہا کہ اگر میرا فلاں کام ہو جائیگا تو میں ایک حج کرونگا یا مجھ پر ایک حج فرض ہوگا یا میں ایک حج کی نذر مانتا ہوں تو اُس کام کے ہو جانے پر حج کرنا اُسپر ضروری و واجب ہو جائیگا

اگر کسی نے پیادہ پا حج یا عمرہ کرنے کی نذر کی تو اُسپر مکہ معظمہ تک پیادہ پا جانا اور حج و عمرہ کے ارکان و افعال کو پیادہ پا ادا کرنا ضروری و واجب ہو جائیگا البتہ حج کی نذر میں طوافِ زیارت کے بعد اور عمرہ کی نذر میں سعی کے بعد اُسکو سوار ہونا جائز و درست ہوگا لیکن اگر اُس نے نذر کے خلاف مکہ معظمہ کا پورا راستہ یا راستہ کا زیادہ حصہ سواری پر طے کیا تو اُسپر ایک قربانی واجب ہوگی

اگر کسی نے مطلقاً مکہ معظمہ جانے کی نذر کی اور حج یا عمرہ کسی کی تخصیص نہ کی تو اُسپر صرف حج یا صرف عمرہ واجب ہوگا دونوں میں جسکو ادا کریگا نذر پوری ہو جائیگی۔

اور اگر کوئی یہ کہے کہ میں مکہ معظمہ کو پیادہ پا جانے کی نذر مانتا ہوں تو یہ نذر لغو ہوگی اور حج یا عمرہ اُسپر واجب نہ ہوگا۔

احکام حج

حصہ سوم

زیارات

مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ میں خانہ کعبہ اور روضۂ نبوی صلعم کے علاوہ اور بھی بہت سے مقامات مقدسہ اور قابل زیارت امکنۂ محترمہ ہیں جنکی زیارت اولیٰ و مناسب ہے لیکن زائر کو چاہیئے کہ زیارت میں آدابِ احکام اسلام کو پیش نظر رکھے اور کوئی ایسا فعل نہ کرے جو شریعت حقہ کے خلاف ہو۔ شریعت نے اس قسم کے مقامات میں احتیاط کا خاص حکم دیا ہے اس لئے کوئی ایسا فعل مناسب نہیں جسمیں شائبۂ کفر و شرک ہو عوام احکام شرع کا خیال نہیں کرتے اور بعض ایسے افعال کا ارتکاب کر بیٹھتے ہیں جو شرک کے مرادف ہوتے ہیں۔

یوں تو ہر جگہ ایسے افعال سے بچنا چاہیئے جو ایک مسلمان کو شرک میں مبتلا کر دیں لیکن مرکزِ اسلام میں اسکی سخت احتیاط چاہیئے۔

(۱)

مکہ مکرمہ کے مقامات مقدسہ و زیارات

یوں تو اُس ارض مقدس کا جو اپنی آغوش میں بیت اللہ جیسی محترم چیز کو لئے ہوئے ہی اور جہاں سے خدا کے برگزیدہ رسول حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دنیا کو حق کا پیام بھیجا یا اور ظلمتکدۂ عالم کو حق و معرفت الٰہی کی شعاعوں سے درخشاں و منور فرمایا تھا جیسے جیسے مقدس و محترم ہی بلکہ یوں کہنا چاہئے کہ اسکا ذرہ ذرہ اس قابل ہی کہ آنکھوں سے لگایا جائے اور سر کے بل وہاں پہنچنے کی سعادت حاصل کیجائے لیکن بعض مقامات خصوصیت سے قابل زیارت ہیں جن کی تفصیل زائرین کی آگاہی کے لئے ہم ذیل میں درج کرتے ہیں۔

شہر مکہ قرآن مجید میں متعدد جگہ مکہ معظمہ کو بلد امن یعنی امن کی جگہ فرمایا گیا ہی اور واقعہ یہ ہی کہ وہ امن ہی کی جگہ ہی نہ وہاں کسی کے لئے خونریزی جائز ہے اور نہ ظلم و ستم یہاں تک کہ جنگلی جانوروں تک کو امن حاصل ہے۔

مکہ معظمہ کے فضائل میں کتب حدیث کے اندر بہت سی حدیثیں پائی جاتی ہیں۔

جن میں سے بعض یہ ہیں۔

قال علیہ السلام خیر بلدة علے وجہ الارض احبہا الی اللہ عزوجل مکہ (جامع اللطیف)	حضرت رسول خدا صلعم نے فرمایا ہی کہ زمین پر بہترین اور خدا کے نزدیک مقبول ترین شہر شہر مکہ ہی۔
قال علیہ السلام من مات بمکة فکانما مات فی السماء الدنیا (جامع اللطیف)	آنحضرت صلعم نے فرمایا ہو کہ جس شخص نے مکہ میں وفات پائی اُس نے آسمان دنیا پر وفات پائی
قال علیہ السلام المقام بمکة سعادة والخروج منہا شقاوة (جامع اللطیف)	آنحضرت صلعم نے فرمایا ہو کہ مکہ میں اقامت موجب سعادت ہی اور مکہ سے خروج باعث شقاوت۔
عن عائشة رض قالت لولا الہجرة لسکنت مکة انی لم ار السماء بمکان اقرب الی الارض منہا بمکة ولم یطمئن قلبی ببلد قطما اطمأن بمکة ولم ار القمر بمکان قط احسن	حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ اگر ہجرت فرض و ضروری نہ ہوتی تو میں مکہ ہی میں رہتی میں نے کسی جگہ آسمان کو اتنا زیادہ قریب نہیں دیکھا جتنا کہ مکہ میں اور میرا دل کسی جگہ اتنا مطمئن نہیں ہوتا جتنا کہ مکہ میں

منہ مکۃ (الازرقی در جامع اللطیف)	اور میں نے کسی جگہ چاند کو اتنا خوبصورت وجمیل نہیں دیکھا جتنا کہ مکہ میں۔
عن عبد اللہ بن عدی قال	عبد اللہ بن عدی کہتے ہیں کہ میں نے
رایت رسول اللہ صلعم علی راحلتہ	رسول اللہ صلعم کو حزورہ میں سواری پر
واقفا بالحزورۃ یقول واللہ انک	کھڑے ہوئے دیکھا آپ فرماتے تھے
لخیر ارض اللہ واحب ارض اللہ	کہ قسم ہے اللہ کی (اے مکہ تو) اللہ کی بہترین
الی اللہ ولولا انی اخرجت منک	اور محبوب ترین زمین ہے اگر مجھکو یہاں سے
ما خرجت (ترمذی)	نکالا نہ گیا ہوتا تو میں کبھی نہ نکلتا۔

غرضکہ شہر مکہ بیشمار فضائل رکھتا ہے یہاں کی زندگی اور موت دونوں محبوب ترین ہیں۔

جس شخص کی سعادتمندی اُسکو اس شہر مقدس میں لائے اُسکو چاہئے کہ وہ اُن تمام آداب کو ملحوظ رکھے جو ایسے مقدس شہر کے لئے ضروری ہیں اور اپنے ایک ایک لمحہ کو قیمتی خیال کرکے نیکیوں میں مصروف رہے۔

مکہ معظمہ کے داخلہ کے آداب ہم پہلے اور دوسرے حصہ میں لکھ چکے ہیں اُن کو ملحوظ رکھے اور جو دعائیں وہاں لکھی گئی ہیں اُن کو پڑھے۔

بیت المقدس	بیت المقدس کی تعمیر کے حالات قبل ازیں لکھے جا چکے ہیں اس موقع پر ہم اس کے فضائل لکھتے ہیں۔

قال علیہ السلام من طاف بالبیت سبعا وصلی خلف المقام رکعتین وشرب من ماء زمزم غفرت لہ ذنوبہ بالغۃ ما بلغت۔ (جامع اللطیف)	آنحضرت صلعم نے فرمایا ہے کہ جس شخص نے خانہ کعبہ کا سات مرتبہ طواف کیا مقام ابراہیم کے پیچھے دو رکعت نماز پڑھی اور زمزم کا پانی پیا اس کے تمام گناہ بخش دیئے جائیں گے خواہ وہ کتنے ہی ہوں۔
قال علیہ السلام من طاف بالبیت خمسین مرۃ خرج من ذنوبہ کیوم ولدتہ امہ۔ (ترمذی)	آنحضرت صلعم نے فرمایا ہے کہ جس شخص نے خانہ کعبہ کا پچاس مرتبہ طواف کیا وہ گناہوں سے ایسا پاک ہو گیا جیسا کہ اس روز تھا جس روز کہ اس کی ماں نے اس کو جنا تھا۔
قال علیہ السلام اکرم سکان اھل السماء علی اللہ الذین یطوفون حول عرشہ واکرم سکان اھل الارض علی اللہ الذین یطوفون	حضرت رسول خدا صلعم نے فرمایا آسمان کے اندر رہنے والوں میں وہ ہستیاں خدا کے نزدیک سب سے بہتر ہیں جو خدا کے عرش کا طواف کرتی ہیں اور زمین پر رہنے والوں میں خدا کے

حول البیت۔ نزدیک وہ لوگ سب سے بہتر ہیں جو خانہ کعبہ کا طواف کرتے رہتے ہیں۔ (جامع اللطیف)

ان احادیث سے معلوم ہوا کہ خانہ کعبہ کا طواف بہترین عبادت ہے اس لئے مسلمانوں کو چاہیئے کہ فرائض کی ادائیگی کے بعد مکہ معظمہ کے قیام میں کثرت سے طواف کریں اور دوسری نفل عبادات پر طواف خانہ کعبہ کو ترجیح دیں نفل طواف میں جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں کسی خاص اہتمام کی ضرورت نہیں ہر وقت پاکی کی حالت میں کیا جا سکتا ہے۔

اب ہم عام آگاہی کے لئے خانہ کعبہ کے مختلف اجزاء کے فضائل و حقائق لکھتے ہیں۔ حجر اسود۔ خانہ کعبہ کا ایک حصہ حجر اسود ہے جس کی مختصر کیفیت لکھی جا چکی ہے طواف کے وقت اول حجر اسود کو بوسہ دیا جاتا ہے اور پھر وہیں سے طواف شروع کیا جاتا ہے آنحضرت صلعم اپنے دونوں مبارک لبوں کو حجر اسود پر رکھ کر بوسہ دیا کرتے تھے ایک مرتبہ آپ نے اس طرح بوسہ دیا اور دیر تک روتے رہے پھر مڑ کر دیکھا تو حضرت عمرؓ کو بھی روتے ہوئے پایا آپ نے یہ دیکھ کر فرمایا عمر اس جگہ بے اختیار آنسو نکل آتے ہیں۔

حجر اسود اجابت دعا کی جگہ ہے چنانچہ آنحضرت صلعم نے فرمایا ہے

ما من احد یدعو عند ھذا الرکن الاسود الا استجاب اللہ لہ

(شفاء قاضی عیاض)

اس رکن اسود پر جو شخص دعا کریگا اللہ اُس کی دعا کو قبول فرمائیگا۔

ایک حدیث میں آیا ہے

قال علیہ السلام الحجر الاسود یمین اللہ فی ارضہ فمن لم یدرک بیعۃ النبی صلعم فمسح الحجر فقد بایع اللہ ورسولہ

(جامع اللطیف)

آنحضرت صلعم نے فرمایا ہے کہ حجر اسود خدا کی زمین میں خدا کا عہد ہے پس جس شخص کو نبی صلعم کی بیعت کی سعادت نصیب نہ ہوئی اور اُس نے حجر اسود کا استلام کیا (تو حجر اسود کو بوسہ دیا) گویا اللہ اور اُس کے رسول سے بیعت کر لیا ہے۔

حجر اسود کو چومنے کی بہتر صورت یہ ہے کہ دونوں ہونٹوں کو حجر اسود پر رکھدے اور آہستہ سے چومے کہ کوئی آواز نہ نکلے ناک کا حجر اسود پر رکھنا ضروری نہیں الملتقط اگر ممکن ہو تو سجدہ کر لینا بہتر ہے۔

رکن یمانی بیت اللہ کا وہ گوشہ جو جنوب مشرق میں واقع ہے رکن یمانی کہلاتا ہے طواف کے ہر پھیرے میں اس رکن کا استلام مستحب ہے۔

قال علیہ السلام ما مررت بالرکن الیمانی الا وعندہ ملک ینادی آمین آمین فاذا مررتم بہ فقولوا اللّٰہم ربنا اتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الآخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار

آنحضرت صلعم نے فرمایا ہے کہ (طواف کرتے وقت) میں جب رکن یمانی کے قریب سے گذرا میں نے ایک فرشتہ کو آمین آمین کہتے پایا پس جب تم (طواف میں) رکن یمانی کے پاس سے گذرو تو یہ آیت پڑھو اللّٰہم ربنا اتنا فی الدنیا الخ

(جامع اللطیف)

قال علیہ السلام ما بین الرکن الیمانی والحجر الاسود روضۃ من ریاض الجنۃ (جامع اللطیف)

آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ رکن یمانی اور حجر اسود کے درمیان ریاض جنت کا ایک روضہ ہے

ملتزم۔ خانہ کعبہ کی اُس دیوار کا نام ہے جو حجر اسود اور کعبہ کے دروازہ کے درمیان واقع ہے اور تقریباً دس بارہ فٹ لمبی ہے قبولیت دعا کی جگہ ہے حدیث میں آیا ہے

عن ابن عباسؓ قال سمعت النبی صلعم یقول ما دعا احد بشیء فی ھذا الملتزم الا استجیب لہ قال ابن عباسؓ

ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلعم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ ملتزم کے مقام پر جو شخص کوئی دعا

وانا فما دعوت اللہ بشیٔ فی ھذا	کرنگا وہ قبول کیجائیگی ابن عباس کہتے ہیں
الملتزم مذ سمعت ھذا من	کہ اس حدیث کو سننے کے بعد میں نے
رسول اللہ صلعم الا استجیب لی	ملتزم میں اپنے لئے جو دعا کی وہ قبول ہوئی

(جامع اللطیف)

اس حدیث کو سننے کے بعد متعدد صحابہؓ اور بزرگان دین نے ملتزم میں اپنے لئے دعائیں مانگیں اور سب قبول ہوئیں۔

ازرقی اپنی تاریخ میں لکھتے ہیں کہ آدم علیہ السلام نے خانہ کعبہ میں آنے کے بعد خانہ کعبہ کا سات مرتبہ طواف کیا پھر کعبہ کے سامنے دو رکعت نماز پڑھی اسکے بعد ملتزم پر گئے اور یہ دعا کی

اللھم انک تعلم سریرتی وعلانیتی	اے اللہ تو میرے ظاہر و باطن سے واقف ہے
فاقبل معذرتی وتعلم حاجتی	پس میرے عذر کو قبول فرما تو جانتا ہے کہ
وما عندی فاغفرلی ذنوبی وتعلم حاجتی	میرے دل میں اور میرے پاس کیا ہے پس
فاعطنی سؤلی اللھم انی اسئلک ایمانا	میرے گناہوں کو بخشدے تو میری حاجت
یباشر قلبی ویقینا صادقا حتی اعلم انہ	سے واقف ہے پس میری خواہش کو پورا کر
لن یصیبنی الا ما کتبت لی والرضی بما قسمت لی	اے اللہ میں تجھ سے وہ ایمان طلب کرتا ہوں

جو میرے قلب میں جاگزیں ہو اور میں تجھ سے سچا یقین مانگتا ہوں تاکہ مجھکو اس امر پر کامل اعتماد ہو جائے کہ مجھکو جو کچھ پہنچیگا وہ میرے لئے مقدر ہو گا اور جو کچھ تو نے میرے لئے مقدر کر دیا ہی میں اُسپر رضامندی کی توفیق چاہتا ہوں

خداوند تعالیٰ نے وحی کے ذریعہ آدم علیہ السلام کو آگاہ فرمایا کہ ذا اے آدم میں نے تیری دعاؤں کو سُنا اور قبول کیا اور تیری اولاد میں سے جو شخص یہ دعا کریگا میں اُس کے غموں کو دُور کر دونگا اُس کی ضائع شدہ شے کی مکافات کر دونگا، فقر کو اُس کے قلب سے مٹا دونگا غنا کو اُسمیں پیدا کر دونگا تاجر کی تجارت میں برکت دونگا اور وہ اگرچہ دنیا سے بیپروا ہوگا لیکن میں اُسکو ہر چیز دونگا

اندرونِ خانہ کعبہ - خانہ کعبہ کے اندر داخل ہونا ائمہ اربعہ کے نزدیک مستحب ہے احادیث میں آیا ہی کہ

قال علیہ السلام من دخل البیت فصلی فیہ دخل فی حسنہ وخرج من سئیۃ مغفورا لہ (جامع اللطیف)	آنحضرت صلعم نے فرمایا ہی کہ جس شخص نے بیت اللہ کے اندر داخل ہو کر نماز پڑھی اُسکو نیکی کا ثواب ملیگا اور بُرائی اُس سے دُور کر دیجائیگی اور وہ بخشدیا جائیگا۔
قال علیہ السلام من دخل الکعبۃ	آنحضرت صلعم نے فرمایا ہی کہ جو شخص کعبہ کے

دخل فی رحمۃ اللہ وفی حمی اللہ — اندر داخل ہوا وہ خدا کی رحمت خدا کی
وفی امن اللہ عز وجل ومن خرج — حمایت اور خدا کی امن میں داخل ہو گیا
خرج مغفوراً لہ — اور جو شخص کعبہ کے اندر سے باہر نکلا وہ بخشدیا گیا

آپ نے پہلے خانہ کعبہ کے اندر داخل ہونے کی حسب ذیل تاریخیں مقرر تھیں یعنی ۱۰ ار ۱۱ ار محرم الحرام - ۱۲ ار ۱۳ ار ربیع الاول ۲۷ ۲۸ رجب - آخری جمعہ و شنبہ رمضان المبارک ۵ ر ۶ شعبان - ممکن ہو اب بھی یہی تاریخیں ہوں اگر ان تاریخوں میں کوئی شخص مکہ معظمہ میں موجود ہو تو اندرون بیت اللہ داخل ہو سکتا ہو حج کے ایام میں بھی داخلہ ممکن ہے۔

خانہ کعبہ کا دروازہ سطح زمین سے چھ سات فٹ اونچا ہو داخلے کے ایام میں سیڑھی لگادی جاتی ہو اور ایک منتظم اوپر کی سیڑھی پر متعین ہوتا ہو جو زائروں کی آمد و رفت کا انتظام کرتا ہو ہر شخص دس پندرہ منٹ تک اندر رہ سکتا ہو اندر داخل ہو کر چاروں سمتوں میں دو دو رکعت نماز پڑھے دیواروں پر ہاتھ پھیرے اور دعا کرے احادیث سے آنحضرت صلعم کا کعبہ کے اندر داخل ہونا اور نماز پڑھنا ثابت ہو۔

حطیم بیت اللہ کا ایک حصہ ہو جو تقریباً چھ گز کا ہو پہلے یہ حصہ بیت اللہ کے اندر داخل تھا لیکن حجاج بن یوسف نے تعمیر کعبہ کے وقت اسکو خانہ کعبہ سے علیحدہ کر دیا

طواف کے وقت اس حصہ کو طواف میں شامل کرنا ضروری ہے۔
بیت اللہ کے اس حصہ میں نماز پڑھنے کا اتنا ہی ثواب ہے جتنا کہ بیت اللہ کے اندر پڑھنے کا اس لئے مسلمانوں کو چاہیئے کہ بیت اللہ کے اس حصہ میں کثرت سے نماز پڑھیں اور بے شمار حسنات حاصل کریں۔
میزاب رحمت۔ خانہ کعبہ کی چھت کا پرنالہ اس پرنالہ کے نیچے کھڑے ہو کر دعا مانگنا چاہیئے جناب عطا بن رباح سے منقول ہے کہ میزاب رحمت کے نیچے دعا قبول ہوتی ہے اور جس نے اس پرنالہ کے نیچے دو رکعت نماز پڑھی وہ گناہوں سے پاک ہوا

مسجد حرام مسجد حرام کی تعمیر کے حالات لکھے جا چکے ہیں مسجد حرام اُس اصطلاحی حرم میں واقع ہے جو بیت اللہ کے چاروں طرف ایک احاطہ کی صورت میں ہے اور جس میں متعدد دروازے ہیں مسجد حرام میں عبادت کا بڑا ثواب ہے چنانچہ ترمذی کی ایک حدیث میں ہے کہ "مسجد حرام میں نماز پڑھنا ایک لاکھ نماز کے برابر ہے۔
ہم بتا چکے ہیں کہ مسجد حرام میں عبادت کا بیشمار ثواب حاصل کرنے کے لئے بہتر یہ ہے کہ مکہ معظمہ میں قیام کے ایام مسجد حرام کے قریب بسر کئے جائیں اور قریب ہی کوئی مکان کرایہ پر لیا جائے تاکہ پانچوں وقت کی نماز باجماعت بآسانی ادا کی جا سکے اور قرآن مجید پڑھنے تکبیر و تہلیل و تحمید وغیرہ کا بھی کافی موقع ملے۔

مقام ابراہیم مطاف کے کنارہ پر مشرق میں پتھر کی ایک محراب ہی اسکے قریب شمال میں ایک منبر بنا ہوا ہی محراب کے جنوب میں قریب ہی ایک چھوٹا سا جو بقعہ قبہ ہی جسکے اندر مقام ابراہیم یعنی وہ پتھر رکھا ہوا ہی جسپر کھڑے ہوکر حضرت ابراہیمؑ نے خانہ کعبہ کو تعمیر فرمایا تھا قرآن مجید میں ہے

وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرَاهِيْمَ مُصَلًّى مقام ابراہیم کو نماز کی جگہ بناؤ۔

خاص خاص اوقات میں یہ قبہ کھلتا ہی اور مقام ابراہیمؑ کی زیارت ہوتی ہے یہ مقام بھی بہت متبرک ہی دوگانہ واجب الطواف کے علاوہ کثرت سے یہاں نماز پڑھی جاتی ہی اس مقام پر پڑھنے کی دعا ہم اوپر لکھ چکے ہیں۔

چاہِ زمزم کی مختصر کیفیت ہدیۂ ناظرین کیجا چکی ہی ذیل میں اُسکے کچھ فضائل لکھے جاتے ہیں۔

قال علیہ السلام ماء زمزم لما شرب له (جامع اللطیف) آنحضرت صلعم نے فرمایا ہی کہ آب زمزم اُس غرض کے لئے ہی جسکے لئے پیا جائے۔

ماء زمزم شفاء من کل داء آب زمزم ہر مرض کیلئے شفا ہی

قال علیہ السلام الحمی من فیح جھنم فابردوھا بماء زمزم آنحضرت صلعم نے فرمایا ہی بخار دوزخ کا سانس ہی آب زمزم سے اُسکو ٹھنڈا کرو۔

قال علیہ السلام خمس من العبادة النظر الی المصحف والنظر الی الکعبة والنظر الی الوالدین والنظر فی زمزم وھی تحط الخطایا والنظر فی وجہ العالم

(دار قطنی)

آنحضرت صلعم نے فرمایا ہے کہ پانچ باتیں عبادت ہیں قرآن مجید کی طرف دیکھنا کعبہ کی طرف دیکھنا والدین کی طرف دیکھنا زمزم کی طرف دیکھنا اور عالم کی طرف دیکھنا اور زمزم کی طرف دیکھنے سے خطائیں معاف ہوجاتی ہیں۔

عن ابی ذر رض قال لما اقدمت مکة مکثت اربعة عشر یوما بلیالیھا وما لی طعام ولا شراب الا زمزم حتی تکسرت عکن بطنی وما احد علی کبدی سخفة الجوع

جناب ابوذر صحابی کہتے ہیں کہ میں مکہ میں چودہ روز رات دن رہا میرا کھانا اور پینا صرف آب زمزم تھا یہاں تک کہ میرا پیٹ چھٹ گیا اور میں نے کبھی بھوک کے ضعف کو محسوس نہیں کیا۔

غرض آب زمزم بیشمار فضائل و منافع رکھتا ہے اور حقیقت میں آنحضرت صلعم کے ارشاد کے مطابق ہر مرض یہاں تک کہ بھوک کی بھی دوا ہے علمائے مختلف اعراض و امراض میں آب زمزم کو استعمال کیا اور شفا حاصل کی چنانچہ بعض علماء کا بیان ہے کہ آب زمزم بخار اور درد سر کو دور کرتا ہے اور چاہ زمزم میں نظر

ڈالے اور پانی کو دیکھنے سے نظر تر ہوتی ہے ابن الضیاء نے اپنی تفسیر میں لکھا ہے کہ جو شخص اپنے سر پر تین چلو پانی زمزم کا ڈال لیگا وہ کبھی ذلیل وخوار نہ ہوگا اور آب زمزم کو سر پر ڈالنا مسنون بھی ہے چنانچہ احادیث میں آیا ہے کہ آنحضرت صلعم نے طواف رکن کے بعد زمزم کا پانی نوش فرمایا اور ایک ڈول پانی سر مبارک پر ڈال لیا۔

ایک حدیث سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت صلعم نے آب زمزم کو تحائف میں بہترین تحفہ فرمایا ہے۔ غرض آب زمزم بیحد متبرک چیز ہے جسقدر ممکن ہو اُس سے برکت حاصل کی جائے اور دوسروں کو تحفہ کے طور پر دیا جائے۔

منی۔ عرفات۔ مزدلفہ ان تینوں مقامات متبرکہ کے حالات و مصائل اوپر بیان کیے جاچکے ہیں مزید تشریح کی ضرورت نہیں ہے۔

مولد النبی صلعم یعنی حضرت رسول خدا صلعم کا مقام پیدائش جو اُس جگہ واقع ہے جہاں پہلے سوق اللیل تھا آنحضرت صلعم کی ہجرت کے بعد اس مکان پر عقیل بن ابی طالب نے قبضہ کرلیا تھا اُنکی اولاد میں سے کسی نے اُسکو حجاج بن یوسف کے بھائی محمد بن یوسف کے ہاتھ بیچ ڈالا اور اُس نے اپنے مکان میں جس کا نام البیضاء تھا اُس کو داخل کرلیا پھر جب موسیٰ ہادی اور ہارون الرشید عباسی

خلفاء کی والدہ خیزران حج کرنے تشریف لائیں تو اُس مکان کو توڑ کر ایک مسجد بنا دی جسمیں نماز پڑھی جاتی تھی۔

بعض اشخاص نے کہا ہے کہ آپ شعب میں یا صفا کے قریب اُس مکان میں جس میں محمد بن یوسف ثقفی رہا کرتا تھا پیدا ہوئے تھے بعض مقام عسفان کا نام بتاتے ہیں لیکن صحیح روایت وہی ہے جو اوپر بیان کی گئی۔

مولد فاطمہ رض یعنی آنحضرت صلعم کی صاحبزادی حضرت فاطمہ زہرا رض کا مقام پیدائش یہ حضرت خدیجۃ الکبریٰ رض کا مکان تھا جسمیں حضرت خدیجۃ الکبریٰ رض کے ساتھ حضرت رسول خدا صلعم بھی رہا کرتے تھے ہجرت کے بعد عقیل بن ابی طالب نے اس مکان پر بھی قبضہ کر لیا تھا پھر عقیل سے اسکو معاویہ بن سفیان رض نے خرید لیا اور یہاں مسجد بنا دی۔

مولد علی رض یعنی حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی پیدائش کا مقام جو مولد النبی صلعم کے مقابل واقع ہے آنحضرت صلعم نے اسی مکان میں پرورش پائی تھی۔

مولد حمزہ رض یعنی آنحضرت صلعم کے چچا حمزہ رض بن عبد المطلب کا مقام پیدائش جو اُس راستہ پر زیرین مکہ میں واقع ہے جو برکۃ الماجن کو جاتا ہے فاسی رحمہ اللہ کا بیان ہے کہ اس مقام کا مولد حمزہ ہونا مشتبہ ہے اس لئے کہ بنو ہاشم اس علاقہ میں

نہیں رہے تھے واللہ اعلم۔

مولد عمر فاروق رض شیخ عبد الکبیر ابن لیلی الحضرمی کے مقبرہ کے قریب زیریں مکہ میں
جبل نوبی کی چڑھائی پر ایک غار ہے جسکو حضرت عمر فاروق رض کا مقام پیدائش
بتایا جاتا ہے لیکن فاسی رحمۃ اللہ کا بیان ہے کہ مجھکو اس کی تحقیق نہیں ہوئی۔

دار ابوبکر الصدیق یہ مکان زقاق حجر میں واقع ہے جسکو دکان ابوبکر بھی کہا جاتا
ہے اس مکان میں آپ کپڑا فروخت کیا کرتے تھے صحابہؓ کی ایک جماعت جن میں
علی۔ عثمان طلحہ اور زبیر بھی ہیں یہاں اسلام لائی۔

دار ارقم بن ابی الارقم المخزومی صفا کے قریب ایک مکان ہے جس کو دار خیزران
کہا جاتا ہے یہی دار ارقم تھا قابل زیارت یہاں کی مسجد ہے۔
اس مقام پر آنحضرت صلعم آغاز اسلام میں چھپے رہتے تھے حضرات عمر بن الخطاب
حمزہ بن عبد المطلب وغیرہ اسی جگہ اسلام لائے اس مقام پر خیزران نے چونکہ
مسجد بنائی تھی اس لئے وہ دار خیزران کے نام سے مشہور ہو گیا

دار عباس بن مطلب اس مقام پر مساکین کے قیام کے لئے رباط یا مسافر خانہ
بنا دیا گیا ہے جس کی ایک دیوار میں صفا و مروہ کے میلین اخضرین میں سے ایک
میل واقع ہے۔

مسجد الجن یہ مسجد سوق معلّے میں واقع ہی اسکا نام مسجد بیعۃ اور مسجد حرس بھی ہے
کہا جاتا ہی کہ مسجد میں وہ خط ابھی تک موجود ہے جس کو آنحضرت صلعم نے اپنے
ہاتھ سے کھینچ کر ابن مسعودؓ کو وہاں بٹھا دیا تھا اور پھر آپنے جنوں سے بیعت لی تھی۔

مسجد خیف منیٰ میں واقع ہی جہاں ایام حج میں تمام حجاج جمع ہوتے ہیں اور
مسجد میں نماز پڑھتے ہیں اس مسجد کے فضائل علما نے شرح و بسط کے ساتھ
لکھے ہیں کہا جاتا ہی کہ اس مسجد میں ستر انبیاء علیہم السلام نے نماز پڑھی ہی ایک روایت
ہی کہ مسجد خیف میں ستر انبیاء کی قبریں ہیں۔

مسجد الصدب اُس پہاڑی کی جڑ میں واقع ہی جو مسجد خیف سے ملحق ہے
کہا جاتا ہی کہ اس مسجد میں ایک غار ہی جسکے بالائی پتھر میں آنحضرت صلعم کے سر مبارک کا
نشان ہی ابن جبیرؓ سے روایت ہی کہ آنحضرت صلعم اس غار میں بیٹھا کرتے تھے اور
آپکا سر مبارک پتھر سے مس کیا کرتا تھا اور پتھر میں سر کے دور برابر نشان ہو گیا
تھا اس غار کو غار مرسلات بھی کہا جاتا ہی صحیح بخاری میں ابن مسعودؓ سے
روایت ہی کہ آنحضرت صلعم منیٰ کے غار میں تشریف فرما تھے کہ سورہ مرسلات
نازل ہوئی آپ سورۃ کو پڑھ رہے تھے اور میں بھی آپکے الفاظ کی تکرار کر رہا
تھا کہ یکایک ایک سانپ ہم پر حملہ آور ہوا نبی صلعم نے فرمایا کہ سانپ کو مار ڈالو

چنانچہ ہم اُسکے پیچھے دوڑے وہ بھاگ گیا تو حضورؐ نے فرمایا کہ وہ تمھارے شر سے محفوظ رہا جس طرح تم اُسکے شر سے محفوظ رہے" اس واقعہ کے سلسلہ میں عجب اتفاق یہ ہوا کہ صاحب قاموس شیخ مجدالدین شیرازی اپنے دوستوں کے ہمراہ اس غار میں داخل ہوئے اور سورہ مرسلات کی تلاوت کی معاً غار کے اندر سے ایک سانپ نکلا لوگ اُسکو مارنے کیلئے دوڑے لیکن وہ بھاگ گیا

مسجد کبش عرفات کے قریب مشہور مسجد ہے کہا جاتا ہو کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حضرت اسمعیلؑ کے بجائے اسی جگہ مینڈھے کو ذبح کیا تھا لیکن فاسی نے فاکہی سے نقل کیا ہو کہ مینڈھا یہاں ذبح نہیں کیا گیا بلکہ جمرتین کے درمیان ذبح کیا گیا تھا۔

مسجد تنعیم یعنی وہ مسجد جہاں سے ام المؤمنین حضرت عائشہؓ نے حجۃ الوداع میں حج ادا کرنیکے بعد عمرہ کا احرام باندھا تھا۔

مکہ معظمہ میں اس نام کی دو مسجدیں ہیں ایک تو وہ جسمیں ہلیلہ کا درخت تھا اور عام طور پر مکہ میں اسی کو مسجد تنعیم کہا جاتا ہو دوسری وہ جسکے قریب ایک کنواں ہے۔ طبری مورخ کا خیال ہو کہ مسجد تنعیم حقیقت میں وہ ہو جسکے قریب کنواں واقع ہو

جبل ابو قبیس صفا کے قریب مشہور پہاڑ ہو وہب بن منبہ سے مروی ہے کہ

جبل بوقبیس کے ایک غار میں جسکا نام غار الکنز ہے آدم علیہ السلام کی قبر ہے طوفان کے زمانہ میں نوح علیہ السلام آدم علیہ السلام کی نعش کو قبر سے نکال کر لیگئے تھے اور طوفان دور ہونیکے بعد پھر غار میں دفن کر دیا تھا واللہ اعلم اب اس غار کا کوئی نشان نہیں ملتا۔

یہی وہ پہاڑ ہے جس پر شق القمر کا معجزہ ہوا تھا اور یہیں طوفان نوح کے زمانہ میں حجر اسود کو رکھا گیا تھا۔

بعض علماء کا بیان ہے کہ مکہ کے پہاڑوں میں سب سے افضل جبل بوقبیس ہے یہاں تک کہ غار حرا سے بھی افضل ہے اس پہاڑ میں آنحضرت صلعم اکثر عبادت فرمایا کرتے تھے اور ہر سال تقریبًا ایک مہینہ یہاں عبادت میں گذارتے تھے یہ بھی منجملہ اُن مقامات کے ہے جہاں دعا قبول ہوتی ہے۔

جبل حرا اس پہاڑ کا دوسرا نام جبل نور ہے حرم شریف سے منی کے راستہ پر تقریبًا ڈھائی میل کے فاصلہ پر واقع ہے اس پہاڑ کے غار میں وحی الٰہی سب سے پہلے نازل ہوئی اور آنحضرت صلعم کو رسالت عطا کی گئی۔

جبل ثور یہ وہی پہاڑ ہے جسکے ایک غار میں آنحضرت صلعم اور جناب صدیق اکبرؓ ہجرت کے سفر میں تین روز پوشیدہ رہے تھے مکہ کے جنوب میں تقریبًا چھ میل کے

فاصلہ پر یمن کے راستہ میں واقع ہو آنحضرت صلعم اور صدیق اکبرؓ جب اس غار میں آکر چھپ رہے تو اُسکے دروازہ پر مکڑی نے جالا تن لیا اور ایک خودرُو درخت کا پودا اُگ آیا بعض روایات سے یہ بھی معلوم ہوا ہو کہ کبوتروں کے ایک جوڑے نے غار کے دروازہ پر گھونسلہ بنا لیا تھا اور حرم شریف کے کبوتر اُسی جوڑے کی نسل سے ہیں واللہ اعلم۔

اس غار کے دروازوں میں سے ایک دروازہ اسقدر چھوٹا تھا کہ آدمی اُس میں مشکل سے داخل ہو سکتا تھا سنہ ھ میں اس چھوٹے دروازہ کو وسیع کر دیا گیا اور اب دونوں دروازے کافی کشادہ ہیں لیکن اتنے کشادہ نہیں کہ جسیم آدمی بے تکلف اُنکے اندر داخل ہو جائے۔

جنة المعلیٰ مکہ مکرمہ کا یہ قدیم گورستان حرم شریف سے شمال مغرب میں تقریبًا ڈیڑھ میل کے فاصلہ پر واقع ہو یہ قبرستان سڑک کے دونوں جانب دو احاطوں میں محصور ہے۔

کہا جاتا ہو اُس احاطہ میں جو پہاڑی سے ملا ہوا ہو حضرت خدیجۃ الکبریٰؓ اور صحابہؓ کے مزارات ہیں۔

علامہ جمال الدین نے جو نویں صدی ہجری کا مشہور عالم اور ابن حجر ہیتمی کا معاصر

اپنی کتاب الجامع اللطیف میں لکھا ہے کہ مقبرہ میں بہت سے بزرگ صحابہ تابعین کبار علماء اور صالحین مدفون ہیں اگرچہ اس وقت تحقیقی طور پر کسی صحابی کا پتہ نہیں اور اس مقبرہ کا بہترین حصہ وہ ہے جہاں ام المؤمنین حضرت خدیجۃ الکبریٰ کی قبر ہے۔

جنۃ المعلیٰ کے دونوں احاطوں میں متعدد قبریں قابل زیارت ہیں کہا جاتا ہے حضرت آمنہ والدہ ماجدہ سرور عالم صلعم، عبد المطلب جد رسول اللہ صلعم، ابو طالب عم رسول اللہ صلعم، عبد الرحمٰن بن ابی بکرؓ، فضیل بن عیاضؒ، عبد اللہ بن زبیرؓ، اسماء بنت ابو بکرؓ، ملا علی قاریؒ، سید احمد دحلانؒ، حضرت قاسم بن رسول اللہ صلعم، حضرت عبد اللہ بن عمرؓ کے مزارات بھی اسی مقبرہ میں ہیں جو شخص بزرگان دین کے مزارات کی زیارت کریں انکو چاہیے کہ جسقدر قرآن مجید یاد ہو وہاں پڑھیں پھر دعاء ماثورہ پڑھیں اور انکا ثواب اصحاب مزارات اور تمام مسلمان اموات کو پہنچائیں۔

(۲)

مدینہ منورہ کے مقامات مقدسہ و زیارات

مدینہ منورہ کے مقامات مقدسہ کے مختصر تاریخی حالات مقدمہ میں لکھے جا چکے ہیں

اب ہم تفصیل سے تمام مقامات کے حالات اور ان مقامات میں پڑھنے کی دعائیں لکھتے ہیں۔

مدینہ منورہ میں مقاماتِ مقدسہ و زیارات کی معقول تعداد ہے جس سے بعض شہر کے اندر ہیں اور بعض شہر کے باہر ہم دونوں کو علیٰحدہ علیٰحدہ تفصیل سے لکھتے ہیں۔

(۱) مقاماتِ مقدسہ و زیارات اندرون شہر

روضہ اقدس واضح ہو کہ علمائے حنفیہ کے نزدیک آنحضرت صلعم کے روضہ مبارک کی زیارت افضل مستحبات سے ہے اور بعض نے واجب کے قریب لکھا ہے ہر نوع حضرت سرورِ کائنات صلعم کے روضہ مبارک کی زیارت مسلمانوں پر واجب و ضروری ہے۔

ذیل میں ہم چند احادیث فضائل زیارت روضہ مبارک کے متعلق لکھتے ہیں جس سے زیارت روضہ مبارک کی اہمیت ظاہر ہوگی۔

قال علیہ السلام من زار قبری وجبت لہ شفاعتی۔ (دار قطنی)

آنحضرت صلعم نے فرمایا ہے کہ جس نے میری قبر کی زیارت کی اُسکے لئے میری شفاعت واجب ہوگئی۔

قال علیہ السلام من حج فزار قبری بعد موتی کان کمن زارنی فی حیاتی۔ (دارقطنی)

آنحضرت صلعم نے فرمایا ہے کہ جس شخص نے حج کیا اور پھر میری موت کے بعد میری قبر کی زیارت کی گویا اُس نے میری زندگی میں میری زیارت کی

آنحضرت صلعم کا روضۂ مبارک مسجد نبوی کے اندر شرقی پہلو میں واقع ہے آپ حضرت عائشہؓ کے حجرۂ مبارک میں مدفون ہوئے تھے یہ حجرہ اب تک محفوظ ہے اور اس حجرہ کی جنوبی دیوار سے ملا ہوا حضور کا مزار مقدس ہے سرہانا جانب غرب قدم شریف جانب شرق اور چہرۂ مبارک جانب جنوب جو سمت کعبہ ہے فقہائے حنفیہ کا خیال ہے کہ اگر حج فرض ادا کرنا ہو تو بہتر یہ ہے کہ پہلے حج کرے اور پھر آنحضرت صلعم کے مزار مقدس کی زیارت کو جائے اور حج نفل ہو تو تقدیم و تاخیر کا اختیار ہے بہرحال جب روضۂ مبارک کی زیارت کو جائے تو زیارتِ روضۂ مبارک اور مسجد نبوی دونوں کی نیت کرے کیونکہ مسجد نبوی اُن مساجد میں سے ہے جن کے حق میں آنحضرت صلعم نے فرمایا ہے

لا تشد الرحال الا الی ثلثة مساجد مسجد الحرام ومسجدی هذا والمسجد الاقصی

صرف تین مساجد کی طرف سفر کا ارادہ کیا جائے مسجد حرام کی جانب میری مسجد کی طرف اور مسجد اقصیٰ کی سمت۔

شیخ ابن ہمام کا قول ہے کہ "میرے نزدیک بہتر یہ ہے کہ قبر نبی صلعم کی زیارت کی
خالص نیت کرے اس لئے کہ اس میں رسول اللہ صلعم کی تعظیم کی زیادتی ہے
آداب زیارت میں لکھا ہے کہ مذہب محبت میں زیارت محبوب رب العلمین کی
فرض عین ہے جب خداوند تعالی کسی کو اسکی توفیق مرحمت فرمائے تو اس
سفر کو درود خوانی میں طے کرے اور جب مدینہ منورہ کے درخت اور آبادی
نظر آئے تو درود کی کثرت کرے اور یہ دعا پڑھے۔

اللهم هذا حرم رسولك فاجعله	یا اللہ یہ تیرے رسول کا حرم ہے تو اس کو
وقاية لي من النار وامانا من	میرے لئے آگ سے نجات کا سبب عذاب
العذاب وسوء الحساب اللهم	آخرت اور برے حساب سے امن کا ذریعہ
افتح لي ابواب رحمتك وارزقني	قرار دے یا اللہ تو اپنی رحمت کے دروازے
من زيارة رسولك صلى الله عليه	میرے لئے کھول دے اور اپنے رسول کی
وسلم ما رزقته اولياءك واهل	زیارت کی توفیق عطا فرما جیسی توفیق کہ
طاعتك واغفر لي وارحمني	تو نے اپنے دوستوں اور اطاعت گزاروں
يا خير مسئول۔	کو عنایت فرمائی ہے مجھکو بخش دے اور

رحم کر اے وہ ذات پاک کہ جس سے دعا کی جاتی ہے۔

اور بہتر یہ ہو کہ زائر جب مدینہ منورہ کے قریب پہنچے تو غسل یا کم از کم وضو کرلے لیکن غسل افضل ہو پاک و صاف پاسے کپڑے پہنے اور خوشبو لگائے اور پیادہ درود و سلام پڑھتا ہوا شہر کے اندر داخل ہو اور جب شہر کے اندر قدم رکھے تو یہ دعا پڑھے۔

بِسْمِ اللّٰهِ رَبِّ اَدْخِلْنِيْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّاَخْرِجْنِيْ مُخْرَجَ صِدْقٍ وَّاجْعَلْ لِّيْ مِنْ لَّدُنْكَ سُلْطَانًا نَّصِيْرًا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاغْفِرْ لِيْ ذُنُوْبِيْ وَافْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَفَضْلِكَ	شروع کرتا ہوں میں خدا کے نام سے اے میرے رب داخل کر تو مجھکو سچا داخل کرنا اور نکال تو مجھکو سچا نکالنا اور اپنی جانب سے مجھکو مدد عطا فرما اے اللہ درود بھیج محمد اور اُنکی آل پر اور میرے گناہوں کو بخشدے اور میرے لیے اپنی رحمت اور فضل کے دروازوں کو کھول دے

اسکے بعد درود و سلام پڑھتا ہوا کمال فروتنی اور عاجزی سے اس شہر مقدس کی عظمت کا خیال کرتا ہوا راستہ کو طے کرے ہاں اُس مبارک شہر کی عظمت و جلالت کو دھیان میں رکھے جہیں آنحضرت صلعم نے اپنے عزیز وطن کو ترک کرکے ہجرت کی اور سکونت اختیار کی تھی جہاں کلام پاک نازل ہوا تھا

اور جو حضرت عائشہؓ کے ارشاد کے مطابق محض خداوند تعالیٰ کے فضل وکرم اور رحم سے تلواروں کو جنبش دیئے بغیر فتح ہوا اور مسلمانوں کے ہاتھ آیا تھا۔ اور جب مدینہ منورہ کے راستوں اور گلیوں سے گذرے تو محبت وعظمت ہو کو دل میں جگہ دیکر یہ تصور کرے کہ یہ راستے اور گلیاں وہ ہیں جو حضور رسالت مآب صلعم کی گذرگاہ تھیں ممکن ہو کسی ایسی جگہ قدم پڑجائے جہاں حضور سرور عالمؐ کا قدم مبارک پڑا ہو۔

منقول ہو کہ حضرت امام مالکؒ مشہور محدث وراوی حدیث مدینہ منورہ میں ہمیشہ پیادہ چلتے تھے اور کبھی کسی سواری پر سوار نہ ہوتے تھے ایک شخص نے آپ سے اسکا سبب پوچھا تو فرمایا کہ میں اُس زمین کو چار پایوں کے قدموں سے روندتے ہوئے شرماتا ہوں جسمیں حضرت رسول مقبول صلعم آسودہ ہیں۔ یا مجھکو اُس شہر میں سوار ہوتے حیا آتی ہو جہاں رسول اللہ صلعم تشریف فرما ہیں۔ پھر جب مسجد نبوی صلعم میں جائے تو بہتر یہ ہو کہ باب جبرئیلؑ یا باب السلام سے داخل ہو اور مسجد میں پہلے داہنا پاؤں رکھے اور یہ دعا پڑھے

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ ذُنُوْبِيْ وَافْتَحْ لِيْ أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ	اے اللہ میرے گناہوں کو بخش دے اور اپنی رحمت کے دروازوں کو میرے لئے کھول دے

مسجد نبوی صلعم میں داخل ہوکر زائر کو چاہیے کہ سب سے پہلے اُس مقام پر جائے جس کو روضہ کہتے ہیں یہ مقام مسجد نبوی کے منبر اور قبر شریف کے درمیان واقع ہی اور یہ وہی روضہ ہی جس کی نسبت آنحضرت صلعم نے ارشاد فرمایا ہے کہ

ما بین بیتی و منبری روضۃ من ریاض الجنۃ۔	میرے گھر اور منبر کی درمیانی زمین جنت کی زمین کا ٹکڑا ہے۔

روضہ میں داخل ہوکر منبر مسجد اور مزار مبارک کے درمیان قبلہ رُخ ہوکر اس طرح پر کہ منبر کا ستون داہنے کندھے کے مقابل رہے دو رکعت نماز تحیۃ المسجد پڑھے پھر سجدہ شکر کرے کہ زیارت کی سعادت نصیب ہوئی۔

اسکے بعد مزار مقدس کی طرف متوجہ ہو اور دل میں یہ خیال کرے کہ میں اب اُس باعظمت بارگاہ میں جاتا ہوں جسکی بزرگی و عظمت کے سامنے دنیا کے پُر جلال و صاحب اقتدار بادشاہوں کی بارگاہ کے برابر بھی وقعت نہیں ہاں اُس برگزیدہ ہستی کے دربار میں حاضر ہوتا ہوں جو خدا کا محبوب اور ساری دنیا کا سردار ہی پھر خلوص کے ساتھ یہ دعا کرے کہ خداوندا اپنے پیارے رسول صلعم کے مقدس مقام کے لائق ادب و تعظیم کی توفیق مجھکو عطا فرما اور جو قصور مجھ سے سرزد ہو اُسکو معاف فرما۔

شیخ عبدالحق محدث دہلوی فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلعم اور دیگر بزرگان دین کے مزارات پر اُن باتوں کے ارتکاب سے باز رہے جو شریعت میں ممنوع ہیں مثلاً مزار کی جانب سجدہ کرنا زمین پر سر رکھنا اور بوسہ دینا وغیرہ کیونکہ اول تو یہ باتیں شرع کے خلاف ہیں اور پھر ادب و تعظیم سے بھی اُن کو کسی قسم کا تعلق نہیں مزار مبارک کے سامنے ادب کے ساتھ نماز کی طرح ہاتھ باندھ کر سر مبارک کی طرف منہ کر کے کھڑا ہو اور پشت قبلہ کی جانب رکھے حضور سرور عالم صلعم کی صورت مبارک کا تصور کرے گویا حضرت سرور کائنات لحد مبارک میں آرام فرما ہیں میری حاضری سے واقف ہیں اور میری عرض و التجا کو سماعت فرماتے ہیں پھر ادب کے ساتھ پُراثر لہجہ میں ذوق و شوق کے ساتھ مناسب معتدل آواز میں یوں عرض کرے

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ	اے نبی آپ پر سلام خدا کی رحمت اور برکتیں، اے نبی آپ پر سلام خدا کی رحمت اور برکتیں، اے نبی آپ پر سلام خدا کی رحمت اور برکتیں،

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ رَبِّ
الْعَالَمِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَيْرَ
الْخَلَائِقِ اَجْمَعِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ
يَا سَيِّدَ الْمُرْسَلِيْنَ وَخَاتَمَ النَّبِيِّيْنَ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اِمَامَ الْمُتَّقِيْنَ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا قَائِدَ الْغُرِّ الْمُحَجَّلِيْنَ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا الْمَبْعُوْثُ
رَحْمَةً لِّلْعَالَمِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ
يَا شَفِيْعَ الْمُذْنِبِيْنَ اَلسَّلَامُ
عَلَيْكَ يَا حَبِيْبَ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ
عَلَيْكَ يَا خِيَرَةَ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ
عَلَيْكَ يَا صَفْوَةَ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ
عَلَيْكَ يَا اَيُّهَا الْهَادِيْ اِلٰى صِرَاطٍ
مُّسْتَقِيْمٍ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَنْ
وَصَفَهُ اللّٰهُ بِقَوْلِهٖ وَاِنَّكَ لَعَلٰى

سلام آپ پر اے پروردگار عالم کے
رسول، سلام آپ پر اے بہترین
ساری مخلوقات کے، سلام آپ پر
اے سردار پیغمبروں کے اور اے
خاتم الانبیاء، سلام آپ پر اے پیشوا
پرہیزگاروں کے، سلام آپ پر اے پیشوا
منہ اور ہاتھ چمکنے والوں کے سلام آپ پر
اے وہ برگزیدہ ہستی جو دنیا جہان کے
لوگوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجی گئی ہے
سلام آپ پر اے شفاعت و سفارش
کرنے والے گنہگاروں کے، سلام آپ پر
اے خدا کے حبیب، سلام آپ پر اے
پسند کئے ہوئے اللہ کے، سلام آپ پر
اے برگزیدہ خدا کے، سلام آپ پر اے
سیدھی راہ کے بتانے والے، سلام آپ پر

خُلُقٍ عَظِيْمٍ وَبِقَوْلِهٖ بِالْمُؤْمِنِيْنَ
رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ
يَا مَنْ سَبَّحَ الْحَصٰى فِيْ يَدَيْهِ
وَحَنَّ الْجِذْعُ اِلَيْهِ اَلسَّلَامُ
عَلَيْكَ يَا مَنْ اَمَرَنَا اللّٰهُ بِطَاعَتِهٖ
وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْهِ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَعَلٰى سَائِرِ
الْاَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ وَعَلٰى
ذُرِّيَّتِكَ الطَّيِّبِيْنَ وَاَزْوَاجِكَ
الطَّاهِرَاتِ اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ
وَاَصْحَابِكَ اَجْمَعِيْنَ كَثِيْرًا
دَائِمًا اَبَدًا كَمَا يُحِبُّ رَبُّنَا
وَيَرْضٰى جَزَاكَ اللّٰهُ عَنَّا
اَفْضَلَ مَا جَزٰى بِهٖ رَسُوْلًا
عَنْ اُمَّتِهٖ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا

ای وہ ذات جسکا وصف خدا نے اپنے
قول سے بیان کیا ہو کہ "آپ خلق عظیم پر
پیدا ہوئے" اور اس قول سے کہ "ایمان
والوں پر شفقت کرنے والے مہربان"
سلام آپ پر ای وہ ہستی جسکے ہاتھوں میں
کنکریوں نے تسبیح پڑھی اور جسکے لیے ستون
جسکا مشتاق ہوا سلام ہو آپ پر اے وہ
ذات جسکی اطاعت کا خدا نے ہمکو حکم دیا
اور حضور پر درود و سلام پڑھنے کا امر فرمایا
سلام آپ پر اور تمام انبیاء اور مرسلین پر
آپکی پاک اولاد پر آپ کی پاک ازواج پر جو
مسلمانوں کی مائیں ہیں اور آپ کے
سارے اصحاب پر بہت بہت سلام اور
ہمیشہ مدام جیسا کہ ہمارا رب پسند کرے
اور خوش ہو خداوند تعالیٰ آپکو ہماری

اللّٰہ وحدہ لا شریک لہ واشھد
انک عبدہ ورسولہ وخیرتہ
من خلقہ اشھد انک قد
بلغت الرسالۃ وادیت الامانۃ
ونصحت الامۃ وکشفت الغمۃ
واقمت الحجۃ واوضحت
المحجۃ وجاھدت فی اللہ
حق جھادہ وقاتلت عن دین
اللہ حتی اتاک الیقین فصلی
اللہ علی روحک وجسدک
وقبرک افضل واکمل وازکی
وانمی صلوۃ دائمۃ الی یوم
الدین یا رسول اللہ نحن وفدک
ووفد قبرک جئناک من بلاد
شاسعۃ ونواحی بعیدۃ

طرف سے اس سے بڑھ کر اور بہتر جزا خیر دے
کہ جو آدمی ہوا اس نے کسی رسول کو اسکی
امت کی جانب سے میں اس امر کی گواہی
دیتا ہوں کہ خدا کے سوا کوئی معبود نہیں
وہ اکیلا ہے کوئی اسکا شریک نہیں اور
میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ خدا کے
بندے اسکے رسول اور اسکی مخلوقات
میں سب سے بہتر ہیں، میں گواہی دیتا ہوں
کہ آپنے رسالت کو پہنچایا امانت کو ادا
کیا امت کی خیرخواہی کی پوشیدہ باتوں کو
واضح فرمایا دلیل کو قائم کیا راہ (حق)
واضح کیا اور مجاہدہ کیا آپنے خدا کے
معاملہ میں خوب مجاہدہ اور جنگ کی
آپنے خدا کے دین کیلئے یہاں تک کہ
آپنے وفات پائی پس رحمت فرمائے اللہ

فَاصِدِيْنَ قَصْداً وَحَقِّكَ وَالنَّظَرُ
اِلٰى مَاثِرِكَ وَالتَّيَامُنُ بِزِيَارَتِكَ
وَالْاِسْتِشْفَاءُ بِكَ اِلٰى رَبِّنَا
فَاِنَّ الْخَطَايَا قَدْ قَصَمَتْ ظُهُوْرَنَا
وَالْاَوْزَارَ قَدْ اَثْقَلَتْ كَوَاهِلَنَا
وَاَنْتَ الشَّافِعُ الْمُشَفَّعُ الْمَوْعُوْدُ
بِالشَّفَاعَةِ وَالْمَقَامِ الْمَحْمُوْدِ وَقَدْ
قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْا
اَنْفُسَهُمْ جَاءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ
وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا
اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا ه وَقَدْ جِئْنَاكَ
ظَالِمِيْنَ لِاَنْفُسِنَا مُسْتَغْفِرِيْنَ
لِذُنُوْبِنَا فَاشْفَعْ لَنَا اِلٰى رَبِّكَ
وَاسْئَلْهُ اَنْ يُّمِيْتَنَا عَلٰى سُنَّتِكَ
وَاَنْ يَّحْشُرَنَا فِيْ زُمْرَتِكَ وَاَنْ

آپکی روح پر آپکے جسم مبارک پر اور
آپکی قبر پر بہترین کامل تر پاکیزہ اور
اعلیٰ رحمت ہمیشہ ہمیشہ قیامت تک
اے خدا کے رسول ہم آپکی خدمت میں
حاضر ہوئے ہیں ہم آپکے مزار مبارک کے
زائر ہیں ہم آپکے حضور میں دور دراز
ملکوں سے بالارادہ اس لئے حاضر
ہوئے ہیں کہ جو حق آپکا ہم پر ہے اسکو
پورا کریں آپکے آثار ونشانات کو
دیکھیں آپکی زیارت سے برکت حاصل
کریں اور آپکے توسط سے اپنے رب سے
سفارش چاہیں کیونکہ خطاؤں نے
ہماری کمروں کو توڑ دیا ہے اور گناہوں
کے بوجھ سے ہمارے شانے شکست
پڑ گئے ہیں اور آپ سفارش کرنیوالے

يُورِدَنَا حَوْضَكَ وَأَنْ يَسْقِيَنَا
بِكَأْسِكَ غَيْرَ خَزَايَا وَلَا نَادِمِيْنَ
اَلشَّفَاعَةَ اَلشَّفَاعَةَ يَا رَسُوْلَ
اللّٰهِ رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ
اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ
رَحْمَةً اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ
رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ
سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ
فِيْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
رَبَّنَا اِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ

اور سفارش قبول کئے گئے ہیں اور آپ سے
سفارش اور مقام محمود کا وعدہ ہوا ہے
جیسا کہ خداوند تعالیٰ فرماتا ہے اگر وہ لوگ
جنھوں نے اپنے آپ پر ظلم کیا تھا (اے رسول)
تیرے پاس آتے اور اپنی برائیوں کو اللہ سے
بخشواتے اور رسول بھی اُنکی خطاؤں کو
بخشواتا تو وہ اللہ کو توبہ قبول کرنے والا
مہربان پاتے اور (اے رسولؐ) ہم آئے ہیں
اپنی جانوں پر ظلم و برائیاں کرکے اپنے
گناہوں کو بخشوانے کے لئے پس آپ اپنے
رب کے پاس ہماری سفارش کیجئے اور اُس سے ہمارے لئے یہ سوال کیجئے کہ ہم کو
آپکے طریقہ پر موت دے اور ہم کو (قیامت کے دن) آپکے گروہ میں اُٹھائے
اور ہم کو آپکے حوض پر پہنچائے اور آپکے پیالے سے ہمکو پانی پلائے نہ ہم رسوا ہوں
اور نہ شرمندہ اے رسولؐ اللہ کے ہماری سفارش کیجئے ہماری سفارش کیجئے
اے ہمارے رب ہمارے دلوں کو ہدایت دینے کے بعد تو نہ پھیر اور اپنے پاس سے

ہم کو رحمت عنایت فرما بیشک تو ہی بڑا عطا کرنے والا ہے لے ہمارے رب ہم کو بخشدے اور ہمارے اُن بھائیوں کو بھی جو ہم سے پہلے ایمان لائے ہیں اور ہمارے قلوب میں اُن لوگوں کا کینہ نہ پیدا کر جو ایمان دار ہیں ای ہمارے رب بیشک تو ہی شفقت کرنے والا اور مہربان ہے۔

دعا پڑھنے والے کو چاہیئے کہ خلوص و ادب سے دعا کو پڑھے اور اُسکے معنے و مطلب کو سمجھکر پڑھے اور اسکے علاوہ بھی جو دعا چاہے اپنی زبان میں کرے۔

اسکے بعد اُن لوگوں کا سلام پہنچائے جنھوں نے سلام پہنچانے کی وصیت کی ہو اور اس طرح کہے

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مِنْ فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ يَّسْتَشْفِعُ بِكَ اِلٰى رَبِّكَ فَاشْفَعْ لَهٗ وَلِجَمِيْعِ الْمُسْلِمِيْنَ۔

ای خدا کے رسول آپ پر فلاں بن فلاں[عہ] کی طرف سے سلام وہ آپ سے سفارش چاہتا ہے آپ کے رب کے یہاں آپ اُس کی سفارش فرمایئے اور سارے مسلمانوں کی سفارش بھی کیجئے۔

عہ فلاں بن فلاں کی جگہ اُس شخص کا نام لو ۱۲ مولف

اسکے بعد جسقدر درود پڑھنا ممکن ہو پڑھے اور خلوص وعقیدت سے اپنے اور اپنے اعزہ واحباب کے لئے دعا کرے۔

مزارات مقدسہ حضرات ابوبکر و عمر رض

یہ بات ہم پہلے بیان کر چکے ہیں کہ حضرات ابوبکر و عمر رض کے مزارات بھی اُسی حجرۂ مبارک میں ہیں جس میں سردار دو عالم محمد مصطفےٰ صلعم آرام فرما ہیں یعنی حضور ؐ کے مزار مبارک سے متصل شمالی جانب امیرالمؤمنین حضرت ابوبکر الصدیق رضی اللہ عنہ کا مزار مقدس ہے اور حضرت صدیق اکبر رض سے ملا ہوا شمالی سمت میں امیرالمؤمنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا مزار مبارک ہے اور یہ دونوں مزار حضور ؐ کے مزار شریف سے یکے بعد دیگرے مشرقی جانب ہٹے ہوئے ہیں۔

آنحضرت صلعم پر سلام پڑھ کر زائر داہنی جانب ایک ہاتھ بڑھے اور امیرالمؤمنین حضرت ابوبکر الصدیق رض کے مزار پر کھڑا ہو کر یہ سلام پڑھے

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا خَلِیْفَۃَ رَسُوْلِ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا صَاحِبَ رَسُوْلِ اللّٰہِ فِی الْغَارِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَفِیْقَہٗ فِی الْاَسْفَارِ	اے رسول خدا کے نائب آپ پر سلام اے وہ ذات جو غار میں رسول اللہ صلعم کے ہمراہ تھی آپ پر سلام اے رسول اللہ صلعم کے رفیق اسفار آپ پر سلام

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَمِيْنَهٗ عَلَى
الْاَسْرَارِ جَزَاكَ اللّٰهُ اَفْضَلَ
مَا جَزٰى اِمَامًا عَنْ اُمَّةِ نَبِيِّهٖ
فَلَقَدْ خَلَفْتَهٗ بِاَحْسَنِ
خَلَفٍ وَسَلَكْتَ طَرِيْقَهٗ
وَمِنْهَاجَهٗ خَيْرَ مَسْلَكٍ قَاتَلْتَ
اَهْلَ الرِّدَّةِ وَالْبِدَعِ وَمَهَّدْتَ
الْاِسْلَامَ وَوَصَلْتَ الْاَرْحَامَ
لَمْ تَزَلْ قَائِمًا لِلْحَقِّ وَنَاصِرًا
لِاَهْلِهٖ حَتّٰى اَتَاكَ الْيَقِيْنُ
فَالسَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ
وَبَرَكَاتُهٗ اَللّٰهُمَّ اَمِتْنَا عَلٰى
حُبِّهٖ وَلَا تُخَيِّبْ سَعْيَنَا فِيْ
زِيَارَتِهٖ بِرَحْمَتِكَ يَا كَرِيْمُ

اے رسول اللہ کے امین اسرار آپ پر سلام
خداوند تعالیٰ آپ کو اس سے بڑھکر جزائے
خیر دے جو کسی پیشوا یا امام کو اپنے نبی کی
امت نے دی ہو۔ البتہ آپ نے اپنے نبی کا
نائب ہوکر بہتر نیابت کی اور آپ اپنے
نبی کے طریقہ اور مسلک پر خوب چلے آپ نے
مرتدوں اور بدعتیوں سے خوب جنگ کی
اسلام کی بنیاد کو مضبوط کیا صلہ رحمی کی
اور ہمیشہ حق پر ثابت قدم اور حق کے
مددگار رہے یہاں تک کہ آپ نے وفات
پائی پس آپ پر سلام خدا کی رحمت اور
اسکی برکتیں، اے اللہ ہم کو آپکی محبت پر
موت دے ہماری کوششوں کو آپ کی
زیارت کے سلسلہ میں ضائع نہ کر اپنی رحمت
سے اے کریم۔

آسکے بعد داہنی طرف ایک ہاتھ اور بڑھے اور حضرت عمر فاروق رضہ کے مزار مبارک کے سامنے دست بستہ کھڑا ہو کر عرض کرے۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ	سلام آپ پر اے سردار ایمانداروں کے
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُظْهِرَ الْاِسْلَامِ	سلام آپ پر اے ظاہر کرنیوالے اسلام کے
يَا مُكَسِّرَ الْاَصْنَامِ جَزَاكَ اللّٰهُ	اور توڑنے والے بتوں کے ہماری طرف سے
عَنَّا اَفْضَلَ الْجَزَاءِ وَرَضِيَ عَمَّنْ	خداوند تعالیٰ آپکو بہتر جزا دے اور وہ
اِسْتَخْلَفَكَ فَلَقَدْ كَفَلْتَ	بزرگ ہستی آپ سے راضی ہو جس نے آپ کو اپنا
الْاَيْتَامَ وَوَصَلْتَ الْاَرْحَامَ	خلیفہ بنایا۔ البتہ آپنے یتیموں کی کفالت
وَقَوِيَ بِكَ الْاِسْلَامُ وَكُنْتَ	کی صلہ رحمی فرمائی اور اسلام آپکے ہاتھوں
لِلْمُسْلِمِيْنَ اِمَامًا مَرْضِيًّا وَّهَادِيًا	سے مضبوط ہوا اور آپ مسلمانوں کے
مَهْدِيًّا جَمَعْتَ شَمْلَهُمْ وَاَغْنَيْتَ	بہترین و پسندیدہ پیشوا تھے راہ پانے والے
فَقِيْرَهُمْ وَجَبَرْتَ كَسْرَهُمْ فَالسَّلَامُ	اور راہ بتلانے والے جمع کیا آپنے مسلمانوں کی
عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ	منتشر قوت کو دور کیا اُن کے فقر کو اور

پیوستہ کیا اُن کی شکستگی کو پس آپ پر سلام ہو اور خدا کی رحمت اور برکتیں۔

آسکے بعد بقدر ایک بالشت کے اور پیچھے ہٹے اور حضرات ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کی

خدمت میں اس طرح عرض کرے

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمَا یَا ضَجِیْعَیْ رَسُوْلِ
اللّٰہِ وَرَفِیْقَیْہِ وَوَزِیْرَیْہِ
وَمُشِیْرَیْہِ وَالْمُعَاوِنِیْنَ لَہٗ
عَلَی الْقِیَامِ فِی الدِّیْنِ الْقَائِمَیْنِ
بَعْدَہٗ بِمَصَالِحِ الْمُسْلِمِیْنَ جَزَاکُمَا
اللّٰہُ اَحْسَنَ جَزَاءٍ جِئْنَاکُمَا
نَتَوَسَّلُ بِکُمَا اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِیَشْفَعَ لَنَا
وَیَسْئَلَ رَبَّنَا اَنْ یَّتَقَبَّلَ سَعْیَنَا
وَیُحْیِیْنَا عَلٰی مِلَّتِہٖ وَیُمِیْتَنَا عَلَیْھَا
وَیَحْشُرَنَا فِیْ زُمْرَتِہٖ

سلام آپ پر اے دونوں ہمخوابِ رسول خدا
صلعم کے رسول خدا کے رفیق اور وزیر
اور قیام دین میں آپکے مددگار اور آپکے
بعد مسلمانوں کے مصالح کو قائم رکھنے والے
خداوند تعالیٰ آپ دونوں کو جزائے خیر دے
ہم آپکی خدمت میں اس لئے حاضر ہوئے ہیں
کہ آپکو رسول خدا صلعم کے حضور میں اپنا
ذریعہ و وسیلہ بنائیں تاکہ آنحضرت صلعم
ہماری سفارش کریں اور ہمارے رب سے
ہمارے لئے سوال کریں تاکہ وہ ہماری کوشش کو
قبول فرمائے اور ہم کو آپ کی ملت پر
زندہ رکھے دین پر ہمارا خاتمہ فرمائے اور (قیامت کے روز) ہم کو آپ کے
گروہ میں اٹھائیے۔

اس کے بعد اپنے لئے اپنے والدین کے لئے بچوں کے لئے اور جس نے دعا کی

وصیت وہدایت کی ہو اُسکے واسطے خلوص سے دعا کرے اور اسکے بعد پھر رسول
اللہ صلعم کے مزار مبارک کے سامنے جاکر ادب سے کھڑا ہوا اور دست بستہ اسطرح
عرض کرے

اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ قُلْتَ وَقَوْلُكَ الْحَقُّ
وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْا اَنْفُسَهُمْ
جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَ
اسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا
اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا ۝ وَقَدْ جِئْنَاكَ
سَامِعِيْنَ قَوْلَكَ طَائِعِيْنَ
اَمْرَكَ مُسْتَشْفِعِيْنَ اِلَيْكَ
نَسْئَلُكَ اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا
وَلِاٰبَائِنَا وَلِاُمَّهَاتِنَا وَلِاِخْوَانِنَا
الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ وَلَا
تَجْعَلْ فِيْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا رَبَّنَا اِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ

ای اللہ تو نے فرمایا ہی اور تیرا قول درست ہی
کہ اگر وہ لوگ جنھوں نے اپنی جانوں پر
ظلم کیا (یعنی خطاوار گنہگار لوگ اے
رسول) تیرے پاس آتے اور خداوند تعالے
سے بخشش کے طلبگار ہوتے اور رسول اُنکی
بخشش چاہتا تو وہ اللہ کو توبہ قبول کرنیوالا
اور مہربان پاتے اور ہم ای خدا تیرے
قول کو سنکر اور تیرے حکم کو مان کر تیرے
پاس تیرے نبی کے ذریعہ سفارش چاہتے
آئے ہیں ای ہمارے رب ہم کو ہمارے ماں باپ کو اور
ہمارے اُن بھائیوں کو جو ہم سے پہلے ایمان
لائے ہیں سب کو بخشدے اور ہمارے

رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً	دلوں میں اُن لوگوں کے لئے کینہ نہ پیدا کر
وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا	جو ایمان لائے ہیں اے ہمارے رب بیشک
عَذَابَ النَّارِ سُبْحَانَ رَبِّكَ	تو شفقت کرنے والا مہربان ہے۔ اے ہمارے
رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا یَصِفُوْنَ	رب ہمکو دنیا اور آخرت میں بھلائی عنایت
وَسَلٰمٌ عَلَى الْمُرْسَلِیْنَ وَالْحَمْدُ	فرما اور ہم کو آگ کے عذاب سے بچا۔ پاک ہے
لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝	تیرا رب صاحب عزت اُس چیز سے کہ لوگ

بیان کرتے ہیں اور سلام ہے رسولوں پر اور ساری تعریفیں پروردگار عالم ہی کے لئے ہیں۔

واضح ہو کہ اوپر جو دعائیں لکھی گئی ہیں وہ اگرچہ کسیقدر طویل ہیں لیکن بہترین سلام اور دعائیں ہیں ان سلاموں اور دعاؤں کے الفاظ بعض کتابوں میں اور ہیں اور ممکن ہے مدینہ منورہ کے مزوّر جو الفاظ پڑھائیں وہ بھی ان سے کسیقدر مختلف ہوں مطلب ان سلاموں اور دعاؤں سے صرف یہ ہے کہ آنحضرت صلعم کے مبارک ناموں میں سے کچھ نام لیکر سلام پہنچایا جائے اگر خود ان سلاموں کو پڑھ سکے تو بہتر ہے ورنہ جو الفاظ مزوّر کہلائے اُن کو پڑھے۔

مسجد نبوی میں عشا کی نماز کے سوا باقی اوقات کی نمازوں کے بعد مزوّر یہ سلام

زائرین کو پڑھاتے ہیں عشا کے وقت اگر کوئی چاہے تو خود سلام پڑھ سکتا ہے
اور بہتر یہ ہے کہ تعلیم یافتہ اشخاص عشا کی نماز کے بعد بھی اپنے طور پر سلام پڑھیں

روضہ زیارت روضۂ نبوی اور مزاراتِ مبارک حضرات شیخین رضی اللہ عنہما سے فارغ
ہو کر پھر روضہ میں جائے جو مزار مبارک اور منبر مسجد نبوی کے درمیان ہے
اس مقام پر نماز نفل اور قرآن شریف پڑھنے کا بہت ثواب ہے جسقدر ممکن ہو
نماز نفل پڑھے دعا، تسبیح، تہلیل اور استغفار کرے پھر منبر کے پاس جا کر برکت
کی نیت سے اُس چیز پر ہاتھ رکھے جسکو رمانہ کہتے ہیں یعنی منبر کا وہ حصہ جس پر
حضرت رسول خدا صلعم خطبہ پڑھتے وقت اپنے دست مبارک کو رکھا کرتے
تھے اور اسکے بعد ستون حنانہ کی زیارت کرے۔

مسجد نبوی مسجد نبوی صلعم کے مختصر حالات مقدمہ میں لکھے جا چکے ہیں یہاں
فضائل لکھے جاتے ہیں۔

قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ صَلٰوةٌ فِيْ مَسْجِدِيْ هٰذَا خَيْرٌ مِنْ اَلْفِ صَلٰوةٍ فِيْمَا سِوَاهُ مِنَ الْمَسَاجِدِ اِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ (بخاری)	آنحضرت صلعم نے فرمایا ہے کہ میری اس مسجد میں ایک نماز دوسری مساجد میں ہزار نماز سے بہتر ہے سوا مسجد حرام کے (کہ وہاں کی ایک نماز کا ثواب لاکھ نمازوں کے برابر ہے)۔

طبری سے روایت ہو کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا ہو کہ جس شخص نے میری مسجد میں چالیس نمازیں پڑھیں (اور انمیں سے کوئی نماز ناغہ نہیں ہوئی) اُسکے واسطے عذاب دوزخ سے بریت لکھی جاتی ہے۔
ایک اور حدیث میں آیا ہو کہ جس نے حج کیا اور پھر اُس نے میری زیارت کا ارادہ کیا اور مسجد نبوی میں نماز پڑھی تو اُسکے نامۂ اعمال میں دو حج مبرور لکھے جاتے ہیں
غرض مسجد نبوی میں عبادت کا بڑا ثواب ہو بہتر یہ ہو کہ مسجد نبوی میں کم از کم چالیس نمازیں باجماعت ادا کرے قرآن شریف پڑھے اور درود و اذکار میں مشغول رہے۔
مدینہ منورہ میں جتنے روز قیام رہے اُسکو غنیمت سمجھے بیکار وقت ضائع نہ کرے اور وقت کا زیادہ حصہ روضۂ اقدس کی زیارت اور مسجد نبوی میں صرف کرے مسجد نبوی میں اعتکاف کرنیکا بہت ثواب ہے خواہ وہ تھوڑی ہی دیر کا ہو
مسجد نبوی کا وہ حصہ جو حضرت سرور کائنات کے زمانۂ مبارک میں تیار ہوا تھا اور جسکی تفصیل ہم مقدمہ میں لکھ چکے ہیں اُس حصہ سے بہتر و افضل ہے جو بعد میں اضافہ کیا گیا ہو اگر اُس حصہ میں ذکر و عبادت اور اعتکاف کا موقع ملے تو بہت ہی بہتر ہے۔

مسجد نبوی میں رات بسر کرنیکا بڑا ثواب ہی اگر زیادہ ممکن ہو تو کم از کم ایک رات ضرور مسجد نبوی میں گذارے اور اُس رات کو اپنی ساری عمر کا بہترین حصہ بلکہ زندگی کا ماحصل خیال کرے تمام رات عبادت اور ذکر میں گذارے اور بہتر یہ ہی کہ ساری رات خلوص قلب سے اس درود کو پڑھتا رہے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰی اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰی اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ	اے اللہ محمدؐ اور آل محمدؐ پر رحمت نازل فرما جس طرح تو نے ابراہیمؑ اور ابراہیمؑ کی اولاد پر رحمت نازل کی ہی اے اللہ محمدؐ پر اور آل محمدؐ پر برکت نازل فرما جس طرح تو نے ابراہیم اور آل ابراہیمؑ پر برکت نازل فرمائی ہی بیشک تو تعریف کیا گیا اور بزرگ ہی۔

اگر خدانخواستہ غفلت و سستی پیدا ہو یا نیند آئے تو اُسکو دفع کرے اگر اُس وقت یہ خیال کیا جائے کہ میں کس جگہ ہوں کیسا مقدس اور باعظمت مقام ہی اور حضرت سرور انبیاء صلعم کے حضور میں حاضر ہوں تو غفلت و سستی اور نیند خود جاتی رہیگی۔

مسجد نبوی میں رات کو کسی کے رہنے کا حکم نہیں ہے خاص طور پر اجازت حاصل کرے یا خدام کے ذریعہ رات کو رہنے کا موقع ملجاتا ہو اگر اجازت حاصل کرنے میں خوشامد اور کچھ نقد بھی خرچ کرنا پڑے تب بھی دریغ نہ کرے۔

مسجد نبوی میں جبتک رہے دل زبان اور تمام اعضا کو لغویات سے محفوظ رکھے اگر کسی سے بات چیت کرے تو نہایت مختصر اور ضروری کلام کرے حضور سرور عالم کی طرف دھیان رکھے اور کم از کم ایک قرآن مجید بیک وقت یا مختلف اوقات میں مسجد نبوی کے اندر پڑھے۔

مدینہ منورہ میں جتنے دن قیام رہے مسجد نبوی کی قربت مناسب ہو تاکہ پنجگانہ نماز باجماعت ادا کرنے کا موقع ملے اور روضۂ منورہ کی زیارت نصیب ہوتی رہے اور مسجد نبوی میں شب بیداری تہجد کی نماز تلاوت قرآن مجید ذکر واذکار اور بارگاہ نبوی میں صلوٰۃ و سلام کا موقع ملتا ہے

مزار حضرت عبداللہ حضور سرور کائنات صلعم کے والد ماجد حضرت عبداللہ کا مزار مدینہ منورہ کے محلہ زقاق عبداللہ میں واقع ہے حضرت عبداللہ نے سفر شام سے واپسی میں مدینہ منورہ میں وفات پائی اور اس مقام پر دفن کئے گئے اس مقام پر بھی لوگ سلام پڑھتے ہیں۔

مزار مالک بن سنان مالک بن سنان آنحضرت صلعم کے مقتدر صحابی تھے جنگ احد میں آنحضرت صلعم کے ہمراہ جہاد کو گئے اور شہید ہوئے باشندگان مدینہ کے قلوب میں آپ کی بڑی عظمت ہو زقاق عبداللہ کے قریب ہی آپکا مزار ہے۔

مزار سیدنا اسمٰعیل بن جعفر صادقؑ حرم نبوی صلعم کے باب جبرئیلؑ کے باہر تھوڑے فاصلہ پر ایک قبہ ہو جسمیں حضرت سیدنا اسمٰعیل بن سیدنا حضرت جعفر صادقؑ مدفون ہیں اسمٰعیلہ فرقہ آپ ہی کی طرف منسوب ہو اسمٰعیلہ فرقہ کے لوگ کثرت سے یہاں زیارت کو آتے ہیں زائرین یہاں بھی سلام و دعا پڑھتے ہیں۔

(۲) زیارات و مقامات مقدسہ بیرون شہر

شہر مدینہ منورہ کے باہر بہت سی زیارتیں اور مقامات محترم ہیں اگر کافی وقت ملے تو ان کی زیارت بھی مناسب ہو ذیل میں ہم انمیں سے ہر ایک کی مختصر کیفیت لکھتے ہیں۔

جنۃ البقیع مدینہ منورہ میں جنۃ البقیع کا قبرستان ایک محترم مقام سمجھا جاتا ہو اور اُسکی زیارت مستحب ہو۔ تاریخ مدینہ میں لکھا ہو کہ اس گورستان میں دس ہزار

صحابی اور دیگر بزرگ مدفون ہیں۔

جنۃ البقیع میں داخل ہو کر یہ سلام و دعا پڑھے۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ دَارَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِیْنَ	سلام تم پر اے ایماندار گھر والو اور ہم
وَاِنَّا اِنْ شَاءَ اللّٰہُ بِکُمْ لَلَاحِقُوْنَ	اگر خدا نے چاہا تو بیشک تم سے ملنے والے
اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِاَھْلِ بَقِیْعِ الْغَرْقَدِ	اے اللہ بقیع غرقد والوں کو بخشدے
اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لَنَا وَلَھُمْ	یا اللہ ہم کو اور اُن کو بخشدے

بقیع میں حسب ذیل حضرات کے مزارات ہیں ان سب کی زیارت کرے اور فاتحہ پڑھے۔

(۱) حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ (۲) حضرت امام زین العابدینؓ (۳) حضرت امام باقرؒ (۴) حضرت امام جعفر صادقؒ (۵) حضرت ابراہیم بن رسول اللہ صلعم (۶) حضرت فاطمہ بنت اسد حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی والدہ ماجدہ (۷) جملہ دختران حضرت سرور کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام (۸) حضرت عباسؓ آنحضرت صلعم کے عم بزرگوار (۹) جملہ ازواج مطہرات سوائے حضرت خدیجۃ الکبریٰ اور حضرت میمونہ رضی

عہ بقیع اُس جگہ کو کہتے ہیں جہاں بہ درخت ہوں اور غرقد ایک درخت کا نام ہے ۱۲ عہ حضرت فاطمہ زہرا رضہ کی قبر میں اختلاف ہے بعض کہتے ہیں جنۃ البقیع میں ہے بعض اُس احاطہ میں کہتے ہیں جو آنحضرت صلعم کے روضہ مقدس کے قریب واقع ہے اول لذکر روایت زیادہ صحیح ہے ۱۲ مولف

حضرت عثمان ابن عفانؓ خلیفۂ سوم، حضرت عقیل بن ابی طالب حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے بھائی، حضرت عبداللہ بن جعفر طیارؓ، حضرت عبداللہ حضرت عمر فاروق رضؓ کے صاحبزادے، حضرت سعد بن معاذؓ جلیل القدر صحابی، حضرت امام مالکؒ محدث وفقیہ اور امام از ائمہ اربعہ، حلیمہ سعدیہؓ آنحضرت صلعم کی دایہ جنہوں نے آپکو دودھ پلایا تھا، حضرت ابوسعید خدریؓ آنحضرت صلعم کے جلیل القدر صحابی، حضرت صفیہؓ آنحضرت صلعم کی پھوپھی، حضرت عبدالرحمن بن عوفؓ جلیل القدر صحابی، حضرت سعد بن وقاصؓ صحابی، حضرت عثمان بن مظعونؓ صحابی۔

انکے علاوہ اور بھی بعض بزرگوں کے مزار ہیں جن کا حال وہاں معلوم ہوسکتا ہے۔ ان تمام مزارات پر فاتحہ اور قرآن شریف میں سے جسقدر ممکن ہو پڑھے اور اُن کی روح پر فتوح کو ثواب پہنچائے۔

یہ بات ہم پہلے بیان کرچکے ہیں کہ مزارات کی زیارت میں احکام شرع اور آداب دین کو ملحوظ رکھے اور کوئی ایسی بات نہ کرے جو خلاف شرع ہو اور تمام اعمال حسنہ کو ضائع کردے ہر ایک زائر کو اس کی خاص احتیاط رکھنی چاہیئے۔

شہداء احد اسلام میں شہداء احد کا بڑا مرتبہ ہے جنگ احد میں آنحضرت صلعم کے ۷۰ جلیل القدر صحابی شہید ہوئے تھے جنکے مزارات مشہد احد میں ہیں۔

جبل احد مدینہ منورہ سے تقریباً چار میل کے فاصلہ پر ہے اس کے دامن میں مشہد احد واقع ہے مستحب یہ ہے کہ جمعرات کے دن مشہد ہائے احد کی زیارت کرے صبح کی نماز پڑھ کے جائے تاکہ ظہر تک واپسی ہو جائے اور مسجد نبوی کی نماز فوت نہ ہو۔

شہداء اُحد کے قبرستان میں داخل ہو کر یہ کہے

سَلَامٌ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ	سلام تم سب پر تمہارے صبر کے عوض
عُقْبَى الدَّارِ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ	پس کیا اچھا ہے (آپکے لئے) آخرت کا گھر
دَارَ قَوْمٍ مُؤْمِنِيْنَ اِنَّا اِنْ شَاءَ	سلام تم سب پر اے ایماندار گھر والو
اللّٰهُ بِكُمْ لَلَاحِقُوْنَ۔	اور ہم اگر خدا نے چاہا تو تم سے بیشک ملینگے

اسکے بعد تمام مشاہد و مزارات پر فاتحہ آیۃ الکرسی سورۂ اخلاص اور جسقدر قرآن مجید میں سے ممکن ہو پڑھے اور اُسکا ثواب ان حضرات کی ارواح مقدسہ کو پہنچائے۔

مزار حضرت حمزہؓ آپ کا مزار بھی جبل اُحد پر ہے آپ بھی غزوۂ اُحد میں شہید

ہوئے تھے اور شہدار احد میں شامل ہیں آپکے مزار پر جا کر بھی وہی سلام پڑھے جو شہدار احد کے مشاہد پر پڑھا تھا پھر سورہ فاتحہ، آیۃ الکرسی سورۂ اخلاص وغیرہ پڑھ کر اُسکا ثواب آپ کی روح مقدس کو پہنچائے۔

جبل احد جبلِ احد سے آنحضرت صلعم کو خاص محبت تھی چنانچہ آپ نے فرمایا ہے کہ

هٰذَا جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهٗ یہ پہاڑ ہم کو دوست رکھتا اور ہم بھی اس کو دوست رکھتے ہیں

اُحد پہاڑ کو چونکہ شہدار احد کا مدفن ہونے کا شرف حاصل ہے اس لئے شہدار احد کی زیارت کے ساتھ اُحد کی بھی زیارت کرے اور اسکو بھی ایک معزز و محترم مقام خیال کرے۔

اُحد کی جنگ میں آنحضرت صلعم کے دندان مبارک شہید ہو گئے تھے کہا جاتا ہے کہ دندان مبارک شہید ہونیکے بعد آپنے غار احد میں آرام لیا تھا لوگ اس غار کی بھی زیارت کرتے ہیں جو جبل احد کے دامن میں مسجد ثنایا سے تقریباً نصف میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔

غرض جبل اُحد تاریخی اور مذہبی حیثیت سے نہایت محترم مقام ہے

اس کے دامن اور آغوش میں شہدائے اُحد مدفون ہیں اور اسکو آنحضرت صلعم کے قدوم مبارک کی گذرگاہ ہونے کا شرف حاصل ہی

مسجد قبا یہ وہی مسجد ہی جسکو آنحضرت صلعم نے سب سے پہلے مدینہ منورہ میں تعمیر کرایا تھا اور جسکی تعمیر میں خود آنحضرت صلعم نے شرکت فرمائی تھی۔

مسجد قبا کی زیارت آنحضرت صلعم بھی وقتاً فوقتاً فرمایا کرتے چنانچہ بخاری و مسلم میں حضرت عبد اللہ بن عمر رضؓ سے مروی ہی کہ رسول اللہ صلعم ہر شنبہ کے روز مسجد قبا کی زیارت فرمایا کرتے تھے کبھی پیدل تشریف لیجاتے اور کبھی سواری پر اور اُس میں دو رکعت نماز پڑھتے تھے۔

حدیث کی مشہور کتاب نسائی میں سہل بن حنیف رضؓ سے مروی ہی رسول خدا صلعم نے فرمایا ہی کہ جو شخص مسجد قبا کو گیا اور وہاں دو رکعت نماز پڑھی تو اُسکو عمرہ کا ثواب ملیگا۔

مستحب یہ ہی کہ شنبہ کے روز صبح کی نماز پڑھ کر مسجد قبا کی زیارت کو جائے تاکہ ظہر سے پہلے واپس آسکے مسجد قبا مدینہ منورہ سے زیادہ دور نہیں ہے سواری ملجاتی ہے۔

مستحب یہ ہی کہ مسجد قبا کے دروازہ پر پہنچکر مسجد میں داخل ہونے سے

پہلے یہ دعا پڑھے۔

یَا صَرِیْخَ الْمُسْتَصْرِخِیْنَ	ای فریاد رس فریاد خواہوں کے اور ای
وَیَا غِیَاثَ الْمُسْتَغِیْثِیْنَ	دادرس داد خواہوں کے اور ای کھولنے والے
یَا مُفَرِّجَ الْکَرْبِ عَنِ الْمَکْرُوْبِیْنَ	سختی زدوں کی سختیوں کے اور اے
وَیَا مُجِیْبَ دَعْوَةِ الْمُضْطَرِّیْنَ	قبول کرنے والے دعا مجبوروں اور
صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ اَجْمَعِیْنَ	لاچاروں کی رحمت نازل فرما محمد صلعم پر
وَاکْشِفْ عَنِّیْ کَرْبِیْ وَحُزْنِیْ کَمَا	اور آپکی ساری اولاد پر اور دور کر دے
کَشَفْتَ عَنْ رَسُوْلِكَ کَرْبَہٗ	مجھ سے میرے اندوہ اور غم کو جس طرح
وَحُزْنَہٗ فِیْ ھٰذَا الْمَقَامِ یَا	دور کیا تو نے اپنے رسول کے غم و اندوہ کو
حَنَّانُ یَا مَنَّانُ یَا کَثِیْرَ الْمَعْرُوْفِ	اس مقام پر ای شفقت کرنے والے ای
یَا دَائِمَ الْاِحْسَانِ۔	احسان کرنے والے ای بہت احسان والے
	اور ہمیشہ کے احسان والے۔

مسجد قبا میں دو رکعت تحیۃ المسجد پڑھنا مستحب ہی حضرت سعد بن وقاص رضی سے مروی ہی کہ رسول خدا صلعم نے فرمایا ہی کہ دو رکعت نماز اس مسجد (قبا) میں پڑھنا مجھے اس سے زیادہ محبوب ہی کہ دو بار بیت المقدس کی زیارت کروں

ایک اور حدیث میں حضرت ابوہریرہؓ سے منقول ہے کہ رسول خدا صلعم نے فرمایا ہے کہ جس شخص نے مسجد حرم مسجد نبوی مسجد اقصیٰ اور مسجد قبا میں نماز پڑھی اُسکے گناہ بخشے گئے۔

دیگر مساجد — جن مساجد کا ذکر ہم نے اوپر کیا ہے اُنکے علاوہ کچھ اور مساجد بھی قابل زیارت ہیں اگر موقع ملے تو اُنکی زیارت کرنا اور ہر مسجد میں دو رکعت نماز تحیۃ المسجد پڑھنا بہتر ہے ان میں سے اکثر مساجد وہ ہیں جن میں آنحضرت صلعم نے نماز پڑھی ہے ان مساجد کا پتہ شہر کے لوگوں سے معلوم ہو جائیگا۔

مسجد علی۔ مسجد عاتکہ جس کا نام مسجد جمعہ بھی ہے مسجد شمس جس کا نام پہلے مسجد فضیح تھا۔ مسجد قریظہ۔ مسجد مشربہ ابراہیم۔ مسجد بغلہ۔ مسجد الاجابہ۔ مسجد بقیع۔ مسجد ابن معاویہ۔ مسجد طریق السافلہ جسکو آجکل مسجد ابوذر غفاری کہتے ہیں۔ مسجد ابوبکرؓ۔ مسجد فتح جس کو مسجد احزاب اور مسجد اعلی بھی کہتے ہیں۔ مسجد سلمان فارسیؓ۔ مسجد بنی حرام۔ مسجد قبلتین۔ مسجد ثنایا۔ مسجد الرایہ۔ مسجد عینین۔ مسجد الوادی جس کو مسجد عسکری بھی کہتے ہیں۔ مسجد السقیا۔

بیر حاتم — یہ کنواں مسجد قبا کے قریب واقع ہے یہ ایک یہودی اریس کا کنواں تھا آنحضرت صلعم نے اسمیں لعاب دہن ڈالا اور اس کا کھاری

پانی شیریں ہو گیا۔ کہا جاتا ہے کہ آنحضرت صلعم کی خاتم مبارک حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے عہد میں اس کنوئیں میں گر گئی تھی اور اُسی روز سے فتنہ و فساد کا بازار گرم ہو گیا تھا جس کا سلسلہ صدیوں تک جاری رہا۔

بیر غرس آنحضرت صلعم نے اس کنوئیں کے پانی سے وضو فرمایا تھا اور وضو کا بقیہ پانی کنوئیں کے اندر ڈال دیا تھا۔ ایک روایت یہ بھی ہے کہ آپؐ نے اس کنوئیں میں اپنا لعاب دہن اور شہد بھی ڈالا تھا آپ اس کا پانی اکثر پیا کرتے تھے وفات کے بعد آپ کے جسم اطہر کو اسی کنوئیں کے پانی سے غسل دیا گیا۔

بیر رومہ مسجد قبلتین کے شمال میں وادی عقیق کے اندر واقع ہے جس کا پانی نہایت عمدہ اور شیریں ہے اس کنوئیں کو حضرت سرورِ عالم صلعم کے ارشاد کے مطابق حضرت عثمان غنی رضؓ نے ۳۵ ہزار درہم میں خرید کر مسلمانوں کے لئے وقف کر دیا تھا۔

اُن کے علاوہ بیر بضاعہ، بیر بصہ، بیر حار بیر عین بھی مشہور کنوئیں ہیں جن میں سے بعض میں آپ نے اپنا لعاب دہن ڈالا بعض کے

پانی سے وضو کیا اور بعض کے پانی سے غسل۔
زائرین کو مناسب ہے کہ ان کنوؤں کی بھی زیارت کرے اور ان کا پانی تبرکاً پیئے اور ممکن ہو تو اپنے ملک کو بھی لیجائے۔

تمت تمام

خاتمہ

ہندوستانی حجاج کو عرب میں چونکہ عربی زبان اور ادائے حج میں ارکان و اعمال حج کی شرعی اصطلاحات سے سابقہ پڑتا ہے اس لئے ضرورت ہے کہ شرعی اصطلاحات کی تشریح کر دی جائے تاکہ وہ تمام ارکان و اعمال کو سوچ سمجھ کر ادا کریں اور بقدر ضرورت عربی الفاظ کے معنے سے واقف ہو کر اپنی ضروریات میں وہ اُن سے مدد لے سکیں۔

چونکہ اصطلاحات شرع اور سمجھے بولنے کے قابل عربی الفاظ کے معنے دو جداگانہ چیزیں ہیں اس لئے اس خاتمہ کو ہم دو حصوں پر منقسم کرتے ہیں حصہ اول میں اصطلاحات شرع کی فرہنگ اور دوسرے حصہ میں عربی الفاظ کا لغاتچہ ہوگا۔

(۱)

فرہنگ مقامات و اصطلاحات متعلق حج و عمرہ

(الف)

اشہر حج۔ شوال۔ ذیقعدہ اور دس دن شروع ذی الحجہ کے ان دو ماہ دس دنوں کو اشہر حج یا حج کے مہینے کہا جاتا ہے انہیں ایام میں حج کا احرام باندھا جاتا ہے اور حج کے تمام ارکان وافعال ادا کیے جاتے ہیں ذی الحجہ کی دسویں تاریخ کو حج کے فرض ارکان ختم ہو جاتے ہیں اور بس کا سلسلہ باقی رہ جاتا ہے۔ حج کے ارکان وافعال کو ان ایام کے علاوہ دوسرے ایام میں ادا نہیں کیا جا سکتا یہاں تک کہ ان ایام کے علاوہ دوسرے ایام میں حج کا احرام باندھنا بھی مکروہ تحریمی ہے البتہ عمرہ کے واسطے کوئی زمانہ مخصوص نہیں ہے۔

احرام۔ احرام سے وہ لباس مراد ہے جو مرد حجاج کو میقات سے پہننا لازم ہے اس لباس میں صرف دو چادریں بغیر سلی ہوئی ہوتی ہیں ایک کو تو تہمد کے طور پر باندھا جاتا ہے اور دوسری کو شانوں پر ڈال کر اوڑھ لیا جاتا ہے سر پر ڈالنا یا سر ڈھکنا ممنوع ہے

احرام کے کپڑے سفید رنگ کے بہتر ہیں
احرام میں سلیپر یا وہ جوتہ جس میں
ٹخنے کھلے رہیں جائز ہے نیز ہتھیار لگانا
اور کمر سے پیٹی باندھنا بھی ممنوع نہیں ہے
جو شخص حج و عمرہ کی نیت سے احرام
باندھ لیتا ہے اُسکو اصطلاح میں مُحرِم
کہتے ہیں اور اُسکے لئے بہت سی چیزیں
احرام د ممنوع ہو جاتی ہیں عورتوں
کیلئے احرام میں کوئی خاص لباس مقرر
نہیں وہ سلے ہوئے کپڑے پہن سکتی ہیں
احرام حج اور عمرہ کا پہلا رکن ہے احرام کا
مفصل بیان احرام کی تحت میں دیکھو

آفاقی۔ میقات سے باہر کے رہنے والے کو
آفاقی کہتے ہیں جیسے مدینہ، عراق، شام
مصر اور ہندوستان وغیرہ کے رہنے والے۔

افراد۔ حج کی تین قسمیں ہیں (۱) صرف
حج کرنا اس طرح کہ حج کے ساتھ عمرہ
نہ کرے اس قسم کے حج کو افراد کہتے ہیں
اور حج کرنے والے کو مفرد (۲) حج کے
مہینوں میں عمرہ اور حج کو ایک احرام سے
ادا کرنا اس قسم کے حج کو حج قران اور
حج کرنے والے کو قارن کہتے ہیں (۳)
حج کے مہینوں میں یا ایام حج سے پہلے
عمرہ کا احرام باندھنا اور پھر ایام حج میں
حج کا احرام باندھ کر ارکان حج کو ادا
کرنا اس قسم کے حج کو تمتّع کہتے ہیں اور
حج کرنے والے کو متمتّع۔

افاضہ۔ عرفات میں قیام کے بعد
امام کے ساتھ بعد غروب آفتاب مزدلفہ
کی جانب روانہ ہونا۔

استلام۔ طواف کرتے ہوئے ہر پھیرے
میں یہ امر سنت ہی کہ حجر اسود کو بوسہ دے
اور رکن یمانی کو دونوں ہاتھوں یا
ایک ہاتھ سے چھو لے صرف انہیں
دونوں چیزوں کا استلام کیا جاتا ہی
اور کسی رکن کا نہیں اگر اژدحام کی وجہ
سے حجر اسود کو بوسہ دینا ممکن نہ ہو تو
دونوں ہاتھوں یا ایک ہاتھ سے حجر اسود کو
چھو کر اپنے ہاتھوں یا ہاتھ کو بوسہ دے
یہ بھی ممکن نہ ہو تو کسی اور چیز سے حجر اسود کو
چھو لے اور اُسے بوسہ دے اور یہ بھی
ممکن نہ ہو تو ہاتھ سے اُس جانب اشارہ
کرکے ہاتھ کو چوم لے۔ اسی کو استلام کہتے ہیں

اضطباع۔ احرام کی چادر کو اوڑھنے کا
معمول تو یہ ہی کہ دونوں شانوں پر
چادر کو ڈال کر اُسکے دونوں سروں کو
اُلٹ کر شانوں پر ڈال لیا جاتا ہے
لیکن جس طواف کے بعد سعی کیجاتی ہی
اُس طواف میں چادر کو داہنی بغل کے
نیچے سے نکال کر بائیں مونڈھے پر اسطرح
ڈال لیتے ہیں کہ داہنا شانہ کھلا رہتا ہے
اور چادر کے دونوں کونے بائیں شانے کو
ڈھک لیتے ہیں اس طریقہ عام کو
اضطباع کہتے ہیں۔

ایام تشریق۔ ۹ ذی الحجہ سے ۱۳
ذی الحجہ تک کے پانچ دن ایام تشریق
کہلاتے ہیں۔ ان ایام میں ہر فرض نماز کے
بعد کم از کم ایک مرتبہ تکبیر تشریق کہنا
ضروری ہی تکبیر کا یہ سلسلہ ۹ ذی الحجہ کو
صبح کی نماز سے شروع ہوتا ہے اور

۱۳ ذی الحجہ کو عصر کی نماز کے بعد ختم ہو جاتا ہے۔

ایام نحر۔ قربانی کے ایام یعنی ۱۰ ذی الحجہ سے ۱۲ ذی الحجہ تک یہ تین دن قربانی کے دن یا ایام نحر کہلاتے ہیں۔

اضحیہ۔ اضحیہ سے وہ قربانی مراد ہے جو دم قران اور دم تمتع کے علاوہ صاحب استطاعت عید الاضحیٰ کے موقع پر ایام نحر میں کرتے ہیں۔

افعال عمرہ۔ میقات سے احرام باندھنا، مکہ معظمہ پہنچکر رمل و اضطباع کے ساتھ طواف کرنا، صفا و مروہ کے درمیان سعی کرنا، حلق یا قصر کرنا اور پھر احرام کھول کر حلال ہو جانا۔

افعال حج۔ ۸ ذی الحجہ کو احرام باندھنا یا احرام بندھا ہوا ہو تو منی کو منیٰ جانا۔ ۹ کو زوال آفتاب سے غروب آفتاب تک پورے وقت یا اسکے کسی حصہ میں عرفات کے اندر قیام کرنا، غروب آفتاب کے بعد عرفات سے روانہ ہو کر رات کو مزدلفہ میں ٹھہرنا۔ ۱۰ کو منیٰ میں واپس آکر جمرۃ عقبیٰ پر کنکریاں مارنا پھر قربانی کرنا پھر حلق یا قصر کرانا اسکے بعد ۱۱ ۱۲ کو تینوں جمرات پر کنکریاں مارنا اور ۱۰ ۱۱ ۱۲ تاریخوں میں سے کسی ایک روز طواف زیارت کرنا اور طواف کے بعد صفا و مروہ کی سعی کرنا بہتر یہ ہے کہ ۱۰ کو ہی طواف زیارت کرلے۔

احصار۔ احرام باندھنے کے بعد کوئی

لاعلاج معذوری پیش آجائے اور
عمرہ یا حج ادا نہ ہوسکے ایسے عذر کو
احصار اور معذور محرم کو محصر کہتے ہیں
احصار کی حالت میں محرم حلال ہونے
کے واسطے جو دم دینا ہے اُسکو دمِ احصار
کہتے ہیں۔

(ب)

بیت اللہ۔ خدا کا گھر خانہ کعبہ
یا بیت الحرام۔ مکہ معظمہ کا وہ مقدس
مقام جس کو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے
حضرت آدم علیہ السلام کی قدیم بنیاد دیوار
پر دوبارہ اپنے ہاتھوں سے تعمیر کیا تھا اور
جو مسلمانانِ عالم کا قبلہ ہے اور جس کا
طواف ارکانِ حج میں سے ہے۔

باب السلام۔ حرم مکہ کا ایک دروازہ
جس سے پہلی مرتبہ حرم شریف میں داخل
ہونا مسنون ہے یہ دروازہ بہت قدیم
ہے اسکا پہلا نام باب بنی شیبہ ہے

باب الصفا۔ خانہ کعبہ کے مشرقی جانب
مسجد حرم کا دروازہ جس سے سعی کے لئے
جانا مستحب ہے قدیم نام اس دروازہ کا
باب بنی مخزوم ہے۔

بطن عرنہ۔ میدان عرفات سے
ملا ہوا ایک خاص مقام ہے جو عرفات
سے خارج ہے اور عرفات کے قیام کے دن
وہاں ٹھہرنا ممنوع ہے۔

بطن محسّر۔ مزدلفہ اور منیٰ کے درمیان
ایک مقام ہے مزدلفہ سے ملا ہوا مزدلفہ
کے قیام میں بطن محسر کے اندر ٹھہرنا
ممنوع ہے پھر جب مزدلفہ سے منیٰ کو

روا رہوں تو حکم یہ ہے کہ بطن محسّر کی مسافت کو جو تقریباً ساڑھے پانچسو گز ہے دوڑ کر طے کریں اور اس وادی سے نکل کر اپنی معمولی رفتار سے منیٰ جائیں

(ت)

تلبیہ۔ احرام باندھتے وقت اور حج کے دوران میں جو کلمات بکثرت پڑھتے ہیں اُن کو تلبیہ اور لبیک کہنا کہتے ہیں اور وہ یہ ہیں

لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ۔

تہلیل۔ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہنا۔

تسبیح۔ سُبْحَانَ اللّٰهِ کہنا۔

تحمید۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ کہنا۔

تکبیر۔ اَللّٰهُ اَکْبَرُ کہنا۔

تمتّع۔ حج کی ایک قسم تشریح دیکھو لفظ افراد میں۔

تکبیر تشریق۔ اَللّٰهُ اَکْبَرُ اَللّٰهُ اَکْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَکْبَرُ اَللّٰهُ اَکْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ پڑھنا۔

تقصیر۔ سر کے بالوں کا ترشوانا۔

تحلیق۔ سر کے بالوں کا منڈوانا

تلبید۔ کسی لیسدار چیز کا مثل گوند وغیرہ کے احرام سے پہلے بالوں میں لگا لینا تاکہ احرام کی حالت میں بال ٹوٹنے سے محفوظ رہیں۔

(ج)

جزا۔ حج و عمرہ کے کسی ممنوع فعل کے ارتکاب کی سزا یا کفارہ۔

جبل رحمت۔ میدان عرفات میں
ایک مقام ہے جسکے قریب بڑے بڑے
سیاہ پتھر ہیں عرفات کے قیام میں
اس مقام پر ٹھہرنا افضل و بہتر ہے

جمرہ یا جمرات۔ مکہ معظمہ کے قریب
تین چھوٹے چھوٹے منار ہیں جن پر
کنکریاں ماری جاتی ہیں افعال حج
میں یہ کنکریاں مارنا رمی جمار کہلاتا ہے
اور حج کے افعال واجب میں سے ہے
پہلا منار مسجد خیف کے پاس دوسرا
منیٰ میں اور تیسرا منیٰ کے باہر ان
مناروں پر ۱۰ اور ۱۱ اور ۱۲ ذی الحجہ کو کنکریاں
ماری جاتی ہیں پہلے منارہ کو جمرۂ اولیٰ
دوسرے کو وسطیٰ اور تیسرے کو جمرۂ عقبیٰ
جمرۂ اخریٰ یا جمرۂ کبریٰ کہتے ہیں

جبل قزح۔ مزدلفہ میں ایک پہاڑی
ہے جسپر قیام کرنا مزدلفہ کے قیام میں
بہتر و افضل ہے۔

جنایت۔ حج کے کسی ممنوع فعل کے
ارتکاب کو جنایت کہتے ہیں

جحفہ۔ ایک مقام ہے جو شام و مکہ معظمہ کے
درمیان مکہ سے تقریباً تین منزل کے
فاصلہ پر واقع اور اہل شام کا میقات ہے

جبل عرفات۔ ایک پہاڑ کا نام ہے
جسکے دامن میں ایک وسیع میدان ہے
اس میدان کو وادی عرفات کہتے ہیں
جہاں ۹ ذی الحجہ کو زوال آفتاب کے
بعد سے غروب آفتاب تک قیام کرنا حج کا
خاص رکن ہے۔

جمع تقدیم۔ ۹ ذی الحجہ کو میدان

عرفات میں مسجد نمرہ کے اندر امام کے
پیچھے ظہر اور عصر کی نماز ایک اذان اور
دو اقامت کے ساتھ ظہر کے وقت
میں اکٹھا پڑھنے کو جمع تقدیم کہتے ہیں
ان دونوں نمازوں کے درمیان اور
اس کے بعد کوئی اور نماز نہیں پڑھی جاتی
ظہر کی آخری سنتیں بھی ترک کردی جاتی
ہیں البتہ تکبیر تشریق ضرور پڑھی جاتی
ہے اور جو لوگ مسجد نمرہ میں نہ جائیں
وہ اپنے مقام پر تنہا ظہر و عصر کی نماز
اپنے اپنے وقت پر پڑھتے ہیں جمع نہیں کرتے
جمع تاخیر۔ ۹ ذی الحجہ کو غروب
آفتاب کے بعد جب حجاج تیزی سے
مزدلفہ کی طرف روانہ ہوتے ہیں تو
مغرب کی نماز نہیں پڑھتے نہ عرفات میں
اور نہ مزدلفہ کے راستہ میں بلکہ مزدلفہ
پہنچکر مغرب و عشا کی نماز ایک اذان
اور ایک اقامت سے یکے بعد دیگرے
عشا کے وقت پڑھتے ہیں خواہ مسجد مزدلفہ
امام کے ساتھ پڑھیں خواہ تنہا یا جماعت
سے اپنے مقام پر پڑھیں۔

(ح)

حرم۔ اُس محدود علاقہ کا نام ہے جو
ذیل کی حدود کے اندر واقع ہے۔

۱۔ مکہ معظمہ سے پانچ میل مدینہ منورہ
کی جانب۔

۲۔ مکہ معظمہ سے ۷ میل طائف، عراق،
اور یمن کی طرف۔

۳۔ مکہ معظمہ سے ۱ میل جدہ کی سمت

۴۔ مکہ معظمہ سے ۱ میل جعرانہ کی طرف

ان حدود کے اندر کا تمام علاقہ مع
شہر مکہ معظمہ کے حرم کہلاتا ہے اور اس
علاقہ کے اندر شکار کرنا سبز لکڑی کا
کسی درخت سے کاٹنا یا گھاس وغیرہ
اُکھاڑنا ممنوع و حرام ہے۔

حرمی۔ حرم کے اندر رہنے والا شخص

حج۔ احرام کی حالت میں ارکان و
افعال حج کو ادا کرنا جسکی تشریح
درسک کے اندر بلفظ افعال حج بیان
کی گئی ہے اور حج کرنے والے کو حاج
کہتے ہیں۔

حل۔ حجاز کا وہ علاقہ جو حدود حرم
سے باہر اور میقات کے اندر واقع ہے
جیسے جدہ وغیرہ۔

حلی۔ وہ شخص جو میقات کے اندر
اور حدود حرم سے باہر کا رہنے والا ہو

حجر اسود۔ سیاہ رنگ کا ایک پتھر ہے
جو خانہ کعبہ کے شمال مشرقی گوشہ میں
دروازہ کے قریب لگا ہوا ہے یہ پتھر
جنت سے نازل ہوا ہے اور طواف
کرتے وقت ہر پھیرے میں اسکو بوسہ
دینا مسنون ہے۔

حطیم۔ چھ گز شرعی کے قریب بیت اللہ کا
وہ حصہ جو خانہ کعبہ کی موجودہ عمارت
کے مغرب میں علیحدہ سا ہوا ہے حضرت
ابراہیم خلیل اللہ کی تعمیر میں یہ حصہ
بیت اللہ میں شامل تھا لیکن قریش
نے جب خانہ کعبہ کو تعمیر کیا تو سرمایہ
کم ہو جانیکے سبب اس حصہ کو بیت اللہ
کے اندر داخل نہیں کیا چونکہ یہ حصہ

بیت اللہ کا جزو ہے اس لئے طواف میں اس کو شامل کر لیا جاتا ہے۔
حلق۔ سر کے بال منڈانا، ایام حج میں قربانی کے بعد مردوں کو سر کے بال منڈانا بہتر ہے اور عورتوں کو بال ترشوانا۔
حلال۔ احرام باندھنے کے بعد بہت سے امور حرام و ممنوع ہو جاتے ہیں حلق یا قصر کے بعد احرام ختم ہو جاتا ہے اور معمولی کپڑے پہن لئے جاتے ہیں اور ممنوعات احرام حلال ہو جاتے ہیں اسی حالت کو حلال ہونا کہتے ہیں۔
حصار۔ دیکھو لفظ احصار۔

(د)

دم۔ کسی جنایت کے عوض قربانی کرنا دم کہلاتا ہے صرف دو جنایتوں کے عوض تو سالم اونٹ یا سالم گائے ذبح کرنی پڑتی ہے اور بعض جنایات میں بکرا یا بھیڑ ذبح کرتے ہیں دم قران اور دم تمتع و دم جنایات سے الگ چیز ہے۔
دمِ قران۔ وہ قربانی جو حج قران میں جمرہ عقبیٰ کی رمی کے بعد دسویں ذی الحجہ کو یا بعد کے قربانی کے دنوں میں کی جاتی ہے اس قربانی کے لئے دم قران کی نیت کرنا ضروری ہے اگر نیت نہ کی تو قربانی ادا نہ ہوگی
دمِ تمتع۔ حج تمتع کی قربانی جو دسویں ذی الحجہ یا بعد کے قربانی کے دنوں میں منیٰ کے اندر جمرہ عقبیٰ کی رمی کے بعد

کی جاتی ہے۔

(ذ)

ذات عرق۔ ایک مقام کا نام ہے
جو کوفہ و بصرہ کے باشندوں کا میقات
ہوا اور جو کہ مکہ معظمہ سے بیالیس میل کے
فاصلہ پر واقع ہے۔

ذوالحلیفہ۔ مدینہ کے رہنے والوں کا
میقات جو مسجد نبوی سے ۵ میل کے
فاصلہ پر واقع ہے۔

ذبح۔ ۱۰ ذی الحجہ کو جمرۂ عقبیٰ کی
رمی کے بعد جو قربانی منیٰ میں کرتے ہیں
ذبح سے یہی قربانی مراد ہے یہ قربانی
قارن اور متمتع پر واجب ہے مفرد پر
واجب نہیں۔

(ر)

رمی۔ ۱۰ ذی الحجہ کو منیٰ میں جمرۂ عقبیٰ پر
اور پھر ۱۱، ۱۲، ۱۳ ذی الحجہ تک تینوں
جمرات پر جو کنکریاں مارتے ہیں اُس کو
رمی یا رمی جمار کہتے ہیں۔

رمل جس طواف کے بعد سعی کیجاتی ہے
اُسمیں یہ امر سنت ہے کہ طواف کرتے
وقت پہلے تین پھیروں میں شانے
ہلاتا ہوا، اکڑتا ہوا، قدم اونچے اٹھاتا
ہوا کسیقدر دوڑتا ہوا گویا زور دکھاتا
ہوا چلے اسی کو رمل کہتے ہیں۔

رفث۔ جماع کرنا یا عورتوں کے
سامنے جماع وغیرہ کا ذکر کرنا اشارۃً
یا صراحۃً یا ایسا ہی کوئی اور فعل کرنا۔

رکن یمانی۔ خانہ کعبہ کے ایک پتھر کا

نام ہی جو خانہ کعبہ کے ایک گوشہ میں یمن
کی جانب لگا ہوا ہی طواف میں اس کا
ہاتھ سے استلام کرنا مستحب ہی۔
رکن شامی۔ خانہ کعبہ کا شمالی گوشہ
جس کا استلام ممنوع ہے۔
رکن عراقی۔ بیت اللہ کا وہ گوشہ
جو عراق کی جانب واقع ہو اس کا
استلام بھی ممنوع ہے۔

(ز)

زمزم۔ ایک چشمہ ہی جو حضرت ہاجرہ
اور اُن کے صاحبزادہ حضرت اسمٰعیل
علیہ السلام کے لئے خدا اللہ تعالیٰ نے
جاری کیا تھا اب یہ کنوئیں کی صورت
میں ہی اس کا پانی تمام امراض کے لئے
شفا ہی احادیث میں اسکے فضائل
کثرت سے مذکور ہیں اس پانی کو تعظیماً
کھڑے ہو کر پینا چاہئے۔

(س)

سعی۔ طواف کی بعض صورتوں میں
صفا و مروہ کے درمیان سعی بھی
کیجاتی ہی اور اسکی صورت یہ ہی کہ پہلے
صفا سے مروہ پر جاتے ہیں اور پھر مروہ
سے صفا پر آنا جانا دو پھیرے
ہوئے اسی طرح سات پھیرے کئے جاتے
ہیں ساتواں پھیرا مروہ پر ختم ہوتا ہی
پھر ان دونوں مقامات کے درمیان
دو چھوٹے چھوٹے مینارے ہیں جن کو
میلین کہا جاتا ہی ان میلوں کے
درمیان کی مسافت سعی میں دوڑ کر
طے کیجاتی ہی یا تیز چل کر۔

صفا و مروہ کے درمیان تقریباً دو فرلانگ کا فاصلہ ہو اور ایام حج میں یہ راستہ خوب آباد رہتا ہے اور بازار لگ جاتا ہے۔

(ش)

شوط۔ طواف میں اول حجر اسود پر جاکر کھڑے ہوتے ہیں اور اسکو بوسہ دیکر خانہ کعبہ کی شرقی دیوار کو بائیں ہاتھ کے جانب کر کر آگے بڑھتے ہیں اور ملتزم و بیت اللہ کے دروازہ سے گذر کر حطیم کے گرد گھومتے ہوئے رکن یمانی پر ہوتے ہوئے پھر حجر اسود پر پہنچ جاتے ہیں اس سارے دور کو اصطلاح حج میں شوط یا پھیرا کہا جاتا ہے اسی طرح کوہ صفا سے مروہ تک جانے کو شوط کہتے ہیں اور مروہ سے صفا تک جانے کو دوسرا شوط اسی قسم کے سات شوطوں کا نام طواف اور سعی ہے۔

(ص)

صفا۔ خانہ کعبہ کی شرقی سمت میں ایک پہاڑی ہے جہاں سے سعی شروع کی جاتی ہے۔

صدقہ۔ بعض ممنوعات حج کے ارتکاب سے جو معمولی جزا یا کفارہ عائد ہوتا ہے اُسکو صدقہ کہتے ہیں۔ صدقہ ایک صاع جو یا نصف صاع گیہوں کا ہوتا ہے اس سے کم مقدار کے کفارہ کو بھی بعض اوقات صدقہ کہتے ہیں۔

(ض)

خنیف۔ مسجد خیف کے قریب ایک پہاڑی ہے ۹ ذی الحجہ کو اس پہاڑی کی راہ سے عرفات کو جانا سنت ہے

(ط)

طواف۔ نیت کرکے بیت اللہ کے گرد سات شوط یا پھیرے کرنا طواف کہلاتا ہے۔ طواف کی پانچ قسمیں ہیں طواف قدوم، طواف زیارت، طواف وداع، طواف عمرہ، طواف نفل۔ ہر ایک کا بیان مسائل حج میں دیکھو۔

(ع)

عرفہ۔ ذی الحجہ کی نویں تاریخ کو عرفہ کہتے ہیں۔ اس تاریخ میں تمام حاجی میدان عرفات میں جمع ہوتے ہیں اور یہ اجتماع یا قیام حج کا سب سے بڑا رکن ہے۔

عمرہ۔ احرام باندھ کر خانہ کعبہ کا طواف اور سعی کرنا عمرہ کہلاتا ہے۔ احرام میں عمرہ کی نیت کرنا ضروری ہے عمرہ کرنے والے کو معتمر کہتے ہیں

عرفات۔ ایک پہاڑ کا نام ہے اور جس میدان یا وادی میں یہ پہاڑ واقع ہے اسکو میدان یا وادی عرفات کہتے ہیں۔

(ق)

قصر۔ ۱۰ ذی الحجہ کو منیٰ میں رمی اور ذبح کے بعد سر کے بال ترشوانا قصر کہلاتا ہے۔ مرد کے لئے سر منڈانا بہتر ہے اور عورت کے لئے بال ترشوانا۔ لیکن

مردوں کے لئے بال ترشوانا بھی جائز
ہے اور عورتوں کے لئے حلق حرام ہے
قصر اور حلق حج اور عمرہ دونوں میں
کیا جاتا ہے۔

قران۔ حج کے مہینوں میں عمرہ اور
حج کو ایک احرام سے ادا کرنیکا نام قران
یا حج قران ہے اور ایسا حج کرنیوالے کو
قارن کہتے ہیں حج قران میں میقات سے
احرام باندھ کر اول اسکے حرم میں افعال
عمرہ ادا کرتے ہیں اور احرام نہیں کھولتے
اور اُسی احرام سے ۸ ذی الحجہ سے
۱۲ ذی الحجہ تک افعال حج ادا کرتے
ہیں تفصیل دیکھو لفظ افراد کی تشریح میں

قارن۔ حج قران ادا کرنیوالا شخص

قرن۔ نجد اور مکہ مکرمہ کے درمیان
ایک مقام ہے جو مکہ سے ۴۲ میل ہے
یہ مقام نجد والوں کا میقات ہے

(ک)

کفارہ۔ کسی جنایت کی وجہ سے جو
چیز جزا یا سزا میں واجب ہوتی ہے
اُسی کو کفارہ کہتے ہیں اور اس کی
دو قسمیں ہیں۔ دم اور صدقہ۔

کعبہ۔ شہر مکہ کا وہ مقدس مکان جسکو
خدا کا گھر کہا جاتا ہے اور جسکو سب سے
پہلے فرشتوں نے تعمیر کیا تھا اسی گھر کا
طواف حج کا ایک رکن ہے

(م)

میقات احرام باندھنے کی جگہ
یعنی وہ مقام جہاں سے مکہ مکرمہ کا
جانے والا بغیر احرام کے نہ جاسکے

مکہ معظمہ میں چونکہ چاروں طرف سے
لوگ آتے ہیں اس لئے ہر سمت کا میقات
الگ الگ ہے۔ ہندوستان لنکا چین
جاوا وغیرہ کے اُن مسافروں کا میقات
جو کامران کی جانب سے آتے ہیں یلملم ہے
مدینہ منورہ کی جانب سے آنیوالوں کا
میقات ذوالحلیفہ ہے۔ مصر، شام، بربر
وغیرہ کے مسافروں کا میقات رابغ
یا راتق ہے یمن والوں کا میقات سعدیہ
عراق کے لوگوں کا میقات وادی عقیق
اور نجد والوں کا میقات قرن ہے
مکہ حجاز کا مشہور شہر جس میں خانہ کعبہ
یا بیت اللہ واقع ہے۔
مقام ابراہیم ایک پتھر ہے جس پر
کھڑے ہو کر حضرت ابراہیم علیہ السلام
خانہ کعبہ کو بنایا تھا ہر طواف کے بعد
دو رکعت نماز واجب الطواف اسی
مقام پر پڑھنا افضل ہے۔
میلین اخضرین۔ اُس زمانہ میں
جبکہ حضرت ہاجرہ اپنے صاحبزادہ
حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کو لیکر جا
آئی تھیں اور پانی کی تلاش میں صفا
و مروہ کے درمیان دوڑتی پھرتی تھیں
صفا و مروہ کے درمیان ایک نشیب تھا
جس سے حضرت ہاجرہ دوڑ کر نکل جاتی
تھیں اب وہ نشیب باقی نہیں ہے
مگر اُسکی مسافت و حد محفوظ رکھنے
کیلئے اُسکے دونوں طرف نشان
لگا دیئے گئے ہیں جنکے درمیان سعی میں
حجاج دوڑ کر بہ تیزی سے جاتے ہیں

اٹھیں دونوں نشانوں کو میلیں
اخضرین کہتے ہیں۔
منیٰ۔ شہر مکہ سے تقریباً تین میل کے
فاصلہ پر ایک آبادی ہے دسویں
ذی الحجہ کو وہاں قربانی کیجاتی ہے
حلق یا قصر کیا جاتا ہے ار ۱۱ ر ۱۲ ر کو جمرات
کی رمی کی جاتی ہے اور ۸ ر کی ظہر سے
۹ ر کی فجر تک پانچ نمازیں منیٰ میں
پڑھنا سنت ہے۔
مزدلفہ۔ منیٰ اور عرفات کے درمیان
ایک مقام ہے جو منیٰ سے چار میل اور
مکہ معظمہ سے سات میل کے فاصلہ پر
واقع ہے نویں تاریخ کو غروب آفتاب کے
بعد عرفات سے روانہ ہوکر رات کو
وہاں ٹھہرتے ہیں مغرب عشا کی نمازیں
ملا کر وہاں پڑھتے ہیں اور دسویں
ذی الحجہ کو طلوع آفتاب سے پہلے منیٰ کو
روانہ ہو جاتے ہیں۔
مسجد خیف۔ منیٰ کی ایک مسجد ہے
آنحضرت صلعم نے فرمایا ہے کہ اس مسجد
میں ستر انبیا نے نماز پڑھی ہے۔
محصّب۔ منیٰ اور مکہ مکرمہ کے درمیان
ایک مقام ہے جہاں منیٰ سے مکہ معظمہ کو
واپس ہوتے ہوئے ٹھہرنا مستحب ہے
آنحضرت صلعم حج کے بعد مکہ جاتے ہوئے
یہاں اُترے ظہر عصر مغرب اور عشا کی
نمازیں پڑھیں عشا کے بعد تھوڑی دیر
آپ سوئے اور پھر بیدار ہو کر مکہ معظمہ کو
کوچ فرمایا۔
مروہ۔ خانہ کعبہ کے شمال میں ایک

پہاڑی ہی اسکے اور کوہ صفا کے درمیان سعی کیجاتی ہے۔ صفا سے سعی شروع ہوتی ہی اور مروہ تک ایک پھیرا ہوتا ہی پھر مروہ سے صفا تک دوسرا پھیرا اسی طرح سات پھیرے کئے جاتے ہیں

مسجد النمرہ۔ یہ مسجد عرفات میں ہے اس میں ظہر اور عصر کی نمازیں ۹ ذی الحجہ کو ملاکر ظہر کے وقت میں پڑھی جاتی ہیں اس مسجد کا دوسرا نام مسجد ابراہیم ہی

مطاف خانہ کعبہ کے گرداگرد سنگ مرمر کا ایک چوڑا دائرہ بنا ہوا ہی اس دائرہ پر طواف کے وقت چلتے ہیں اور اس دائرہ ہی کا نام مطاف ہی

ملتزم۔ خانہ کعبہ میں جس مقام پر حجر اسود لگا ہوا ہی اُسکے اور دروازہ کعبہ کے درمیان کی تحتی دیوار کا نام ملتزم ہے یہاں دعا قبول ہوتی ہی اس مقام پر حجاج کو لیے ہاتھ اُٹھا کر دیوار پر رکھکر خضوع و خشوع سے دعا کرنی چاہئے

معلم۔ مکہ معظمہ منی۔ مزدلفہ۔ عرفات میں جو شخص لیے حاجیوں کے ہمراہ رہتا ہی اُسکو معلم کہتے ہیں اُسکا کام طواف کرانا مکان کرایہ پر دلوانا ہر قسم کے کاموں میں امداد دینا اور ارکان حج کو ادا کرانا ہے

مزوّر۔ مدینہ منورہ میں روضۂ اقدس وغیرہ کی زیارت کرانے مزار مقدس پر سلام پڑھنے مکان کرایہ پر دلوانے اور ہر قسم کے کاموں میں جو شخص مدد دیتا ہی اُسکو مزوّر کہتے ہیں۔

مطوّف معلم یا اُسکا کوئی نائب جو

مکہ معظمہ میں حجاج کو طواف کراتا ہے بغیر مطوف
پہلا طواف کرنا مشکل ہے ایک دو مرتبہ
طواف کرنیکے بعد طریق طواف معلوم
ہو جاتا ہے۔

(و)

وقوف لغوی معنی ٹھہرنا اور قیام کرنا ہے
اور اصطلاح شرع میں منی عرفات
اور مزدلفہ کے اندر اوقات معینہ میں ٹھہرنا

وقوف منیٰ۔ اول آٹھویں ذی الحجہ کو
منی میں جاکر حجاج ٹھہرتے ہیں پھر دسویں
ذی الحجہ کو مزدلفہ سے آکر منی میں قیام ہوتا
ہے اور ۱۱ / ۱۲ / ۱۳ تک قیام رہتا ہے

وقوف عرفات ۹ ذی الحجہ کو زوال
آفتاب سے غروب آفتاب تک میدان عرفات میں
قیام واجتماع ہوتا ہے اور یہ قیام حج کا
رکن سے بڑا رکن ہے اگر خدانخواستہ یہ وقت
فوت ہو جائے تو حج نہ ہوگا۔

وقوف مزدلفہ۔ ۹ ذی الحجہ کی شام کو
عرفات سے روانہ ہو کر مزدلفہ میں قیام کرنے کو
وقوف مزدلفہ کہتے ہیں۔

وقت مکروہ۔ وقت مکروہ سے مراد
وہ اوقات ہیں جنمیں نماز پڑھنا ممنوع
ہے یعنی عین طلوع آفتاب کا وقت عین
غروب آفتاب کا وقت اور عین زوال
آفتاب کا وقت ان اوقات میں نماز
پڑھنا ممنوع ہے۔

(ی)

یلملم۔ کامران اور جدہ کے درمیان سمندر
کے مشرقی کنارے ایک پہاڑی ہے جو
جہاز سے دوربین کے ذریعہ دکھائی دیتی ہے

یہ پہاڑی ہندوستان وغیرہ کے حجاج کا میقات ہے اور یہیں سے احرام باندھا جاتا ہے۔

یوم الترویہ۔ ذی الحجہ کی آٹھویں تاریخ کو یوم الترویہ کہتے ہیں وجہ تسمیہ یہ ہے کہ آٹھویں شب ذی الحجہ کو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے قربانی کرنے کا خواب دیکھا تھا۔ یوم الترویہ کے لفظی معنے خواب دیکھنے کا دن ہیں۔

یوم عرفہ۔ ذی الحجہ کی نویں تاریخ کو عرفہ کا دن کہتے ہیں

یوم النحر۔ ذی الحجہ کی دسویں تاریخ جس روز قربانی کی جاتی ہے۔

(۲)
لغاتچہ

ضروری عربی الفاظ

(الف)

اکّاک۔ روسی یا بجاری روٹی	اَسَد۔ شیر	اَصْفَر۔ زرد۔ پیلا
اللحم۔ گوشت	اَرْنَبٌ۔ خرگوش	اَحْمَر۔ سرخ۔ لال
انبج۔ آم	اَیّل۔ بارہ سنگا	اَزْرَق۔ نیلا
اصل۔ جڑ	اِبن آوی۔ گیدڑ	ازرق سماوی۔ آسمانی رنگ
اِدَام۔ سالن۔ ترکاری	ابن العرس۔ نیولا	اَخضر۔ سبز۔ ہرا
اَبٌ۔ والد۔ باپ	اِوَزٌّ۔ مرغابی۔ راج ہنس	اَسمر۔ بھورا
اُمٌّ۔ والدہ۔ ماں	اَفعی۔ سانپ	الط۔ لعل
اَخٌ۔ برادر۔ بھائی	الماس۔ ہیرا	اُذن۔ کان
اِبْنٌ۔ بیٹا	اَبْیَض۔ سفید۔ اُجلا	اصبع۔ اُنگلی
اَتَان۔ گدھی	اَسْوَد۔ سیاہ۔ کالا۔	اَنف۔ ناک

ابکی - رونا
انظر - دیکھا
اسمع - سُنا
اذق - چکھا
المتہمہ - سونگھا
المس - چھونا
اَرْبَعہ - چار - اصطلاحاً اُس وقت
بولا جاتا ہے جبکہ کسی کام میں مدد
لینے کے لئے چار آدمیوں کی ضرورت
ہوتی ہے جیسے نعش اُٹھانے کے
وقت -
اللہ وکیل - قسم کے موقع پر
بولا جاتا ہے - مطلب یہ ہے کہ ہمارے
تمہارے درمیان اللہ گواہ ہے
او میاں - بدو وغیرہ جب

کسی مرد کو مخاطب کرتے ہیں تو
او میاں کہتے ہیں -
اُمّی - میری ماں - عام طور پر
جب کسی عورت کو مخاطب کیا
جاتا ہے تو اُمّی کہا جاتا ہے
اَیْن - کہاں - کس جگہ
این باب السلام - باب السلام
کہاں ہے -
اَبُوْیَ - ابی میرا باپ
ابغی - میں چاہتا ہوں
اجیر - اُجرت یا ٹھیکہ پر کام
کرنے والا مزدور
اَخُوْیَ - اخی - میرا بھائی
اُرْبُط - باندھ
اِرکَب - سوار ہو جا

اِدْھَر - ڈال دے پھینک دے
اِسمك ایش - تیرا کیا نام ہے
(مرد کے لئے)
اِسمك ایش تیرا نام کیا ہے
(عورت کے لئے)
اِشْبَك - مخفف ہے ای شیٔ بك کا
تجھکو کیا ہوا ہے یا کیا ہے -
اِشْلون - مخفف ہے ای شیٔ
هذا کا - یہ کیا چیز ہے -
اِشْلك - مخفف ہے ای شیٔ
لك کا - تجھکو کیا
اِطّلع اِدْرَج - اوپر چڑھ
اغوات - آغا کی جمع خواجہ
سرا حرم میں -
اَكْلك - اقول لك کا مخفف

عرب میں آجکل قاف کی جگہ گاف
بولا جاتا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ میں
تجھ سے کہتا ہوں۔
اوتومبل۔ موٹرکار
اثنان۔ دو ۲
احد عشر۔ گیارہ ۱۱
اثنا عشر۔ بارہ ۱۲
اربعۃ عشر۔ چودہ ۱۴
اربعون۔ چالیس ۴۰
الف۔ ہزار ۱۰۰۰
اول۔ پہلا ۱
العشرون۔ بیسواں ۲۰
الحادی والعشرون اکیسواں ۲۱
الثانی والعشرون۔ بائیسواں
الثالث والعشرون تیئیسواں

الرابع والعشرون چوبیسواں ۲۴
الخامس والعشرون پچیسواں ۲۵
السادس والعشرون چھبیسواں ۲۶
السابع والعشرون ستائیسواں ۲۷
الثامن والعشرون اٹھائیسواں ۲۸
التاسع والعشرون انتیسواں ۲۹
الثالثون۔ تیسواں ۳۰
ابزار۔ مصالحہ
اسبوع ہفتہ
اَمس۔ گذشتہ کل
الیوم۔ آج
اَمَام۔ آگا۔ آگے
اجاص۔ آلو بخارا
ابریق۔ لوٹا
ازار۔ تہبند

اِجلس۔ بیٹھ
اخویہ۔ میرے بھائی
اِیش ہُو۔ کیا ہے
الماسیہ۔ نشاستہ کی مانند
ایک سفید چیز جس میں کھیر
یا فیرنی پکاتے ہیں
اُدْرُد۔ دور ہو۔ نکل جا۔ ہٹ جا
انزلوا۔ سب چلے جاؤ۔ نکل جاؤ
اِنْزِل۔ نیچے اُتر
اُورِّی۔ میں دیکھوں
اُوگُف۔ مخفف ہے اُوقُف کا
ٹھہراؤ۔ رد کو
ایش۔ مخفف ہے ای شئ کا
کیا چیز
اَیْوَہ۔ مخفف ہے ای واللہ کا۔

حد اکی قسم۔ ہاں
اِبُواء۔ بہت اچھا بہت خوب
ابریق الشای۔ سماوار اور لوٹا۔
شای۔ چاء
ابو السطارہ۔ عینک لگانیوالا
اجازہ۔ رخصت
اجزاء خانہ۔ دواخانہ
ادارۃ۔ دفتر۔ انتظام
ارساء۔ جہاز کا لنگر انداز ہونا
استخدام۔ کسی چیز کو کام میں لانا یا کام میں لگانا نوکر رکھنا
استلام۔ واستلام لینا وصول پانا
استقالۃ۔ ملازمت یا خدمت سے استعفیٰ دینا
اشتراک۔ خریداری
اعتیادی۔ معمولی
اعضاء۔ ارکان وفد یا مجلس عضو کی جمع بمعنی ممبر
افادۂ رسمیہ۔ سرکاری اطلاع
اقالہ۔ نوکری یا خدمت سے علیٰحدہ کر دینا۔
القاء القبض۔ گرفتار کرنا
امتیاز۔ حق
امضاء۔ دستخط۔ دستخط کرنا
اُمَّۃ۔ قوم۔ گروہ
انتحار۔ خودکشی
انحراف الصحۃ۔ ناسازی مزاج خرابی صحت

(ب)

بامیاء۔ بھنڈی
بادنجان۔ بینگن
بصل۔ پیاز
بطاطہ۔ آلو
بقلۃ الحمقاء۔ خرفہ کا ساگ
بیضہ۔ انڈا
بیض مقلی۔ تلا ہوا انڈا
بیض مسلوق۔ اُبلا ہوا انڈا
بِکر۔ کنوارا لغیر شادی شدہ مرد
بِکرۃ۔ کنواری لڑکی
بنت۔ بیٹی
بذر۔ تخم۔ بیج
بقرۃ۔ گائے۔
بازی۔ باز

باشق۔ باشہ
ببغاء۔ طوطا
بط۔ بطخ
بُوم۔ اُلّو
بَقّ۔ مچھر
بعوض۔ مچھر
بلّور۔ بلور
بَطِّیخ۔ بیٹ
بسکُت۔ بسکٹ
بورکطونہ۔ اسپغول
بتاتس۔ آلو
بحری۔ ملّاح
بَدْرِی علی الصباح۔ صبح سویرے
بدّی۔ مرد ری ارادہ جانتا ہوں

بَدّیا۔ ارادہ۔ قصد
بَرّا۔ باہر نکل بھاگ ہوشیار ہوجا
بَرّاد۔ چائدان
برسیم۔ ایک گھاس کا نام ہی
بَطّال۔ خراب چھوٹا بہت چھوٹا
بَعْدُ بکرا۔ پرسوں
بعدین۔ اسکے پیچھے اسکے بعد بعدہ۔
بَقْسَماط۔ بسکٹ کی طرح خشک روٹی جو مصر سے آتی ہی۔ بسکٹ
بُکرا۔ فردا۔ کل
بِکَم۔ کسقدر۔ کس قیمت پر
بلاش۔ مخفف ہی بلاشی کا بمعنے مفت۔ بلا معاوضہ
بالمرہ۔ بالمرۃ۔ بالمرّہا۔ بدرجہ۔ بدرجہا

باجوج۔ پاپوش سلیپر۔ جوتا
بابور۔ انجن والی گاڑی
باخرہ۔ اسٹیمر چھوٹا جہاز
باسابورط۔ پاسپورٹ
بیرداہ۔ راہداری
باقۃ۔ گلدستہ
بالۃ۔ گٹھری گٹھر
بائع بالجملہ۔ تھوک فروش تاجر
بترول۔ پٹرول
بَدْرُون۔ تہ خانہ
بَدَل۔ خرچ۔ قیمت
بَدلہ۔ کپڑوں کا جوڑا
بدلہ۔ کپڑوں کا جوڑا
بَرْبَرِیّہ۔ وحشی پن
برتقال۔ برتقان۔ پرتگال

میٹھا۔ نارنگی۔ سنگترہ
بورصہ۔ بُرصہ۔ صراف خانہ۔
سٹاک۔
برقوق۔ شفتالو
برقیۃ۔ ٹیلیگرام۔ تار
بُرھۃ۔ ایک لمحہ
بریل۔ ڈاک۔ قاصد
بزابورت۔ پاسپورٹ۔ پروانہ
راہداری۔
برنُوس۔ ٹوپی۔
بسابورت۔ پاسپورٹ۔ پروانہ
راہداری
بساط۔ دری
بسیط۔ سادہ۔ معمولی
بضاعہ۔ اسباب تجارت۔ سامان سوداگری

بُطری۔ بوتل
بکسماط۔ بکسماد۔ بسکٹ
بلاصی۔ بلاص۔ گھڑا۔ مٹکا
بلاغ۔ نوٹس۔ اطلاع
بلدیہ۔ میونسپلٹی۔ چونگی
بلیط۔ بے ہوش۔ بے حس
بوّابہ۔ پھاٹک۔ بڑا دروازہ
بُورق۔ سہاگہ۔ سوڈا۔
بوسطہ۔ ڈاک خانہ
بوسطجی۔ پوسٹمین۔ ڈاکیا
بولیس۔ پولس
بیت البرید۔ ڈاکخانہ
بشلك۔ پانچ آنے
بَشَاعَۃٌ۔ بدصورتی
بَغَلٌ۔ خچر

بقر وحشی۔ بیل گائے
بطیخ۔ خربزہ
بَرْدٌ۔ سردی
بُکرۃ۔ صبح۔ کل
بعد العام۔ آئندہ برس
بَلَدٌ۔ شہر
بَرّہ۔ ماہر
بطّال۔ جھوٹا۔ کاذب۔ بُرا

(ت)

تعال۔ ادھر آؤ۔ میرے پاس آؤ
تنبول۔ پان۔
تِین۔ انجیر
تعریفہ۔ نصف قرش۔ ایک آنہ
تمر۔ کھجور۔ پھل
تفّاح۔ سیب

تمر ھندی۔ املی
توت۔ شہتوت
تِنبَاکُو۔ تمباکو
تَیس۔ بکرا۔ گوسفند نر
تِنّین۔ اژدہا۔ بڑا سانپ
تعبان۔ اصل لفظ ثعبان ہے
بمعنے اژدہا
تمساح۔ مگرمچھ
تَنَک۔ ٹین
توتیا۔ طوطیا۔ جست۔ سرمہ
ترقوہ۔ گلے کی ہڈی ہنسلی
تثاؤب۔ جمائی لینا۔
تامین۔ کسی کی امان و ذمہ داری
میں رکھنا
تَفَرَّج۔ باہر چل باہر نکل

تبرج۔ تبرز۔ باہر نکلنا
تبغی۔ تو چاہتا ہے
تفاریق۔ ریزگی۔ خوردہ
تفاریق ممسوحہ۔ کھوٹی ریزگی
ناقص و خراب سکے
تَلَتّہ۔ اصل لفظ ثلثہ ہے
بمعنے تین ۳
تَلُوت۔ منگل۔ سہ شنبہ۔ اصل
لفظ ثلوث ہے۔ آجکل حجاز میں
ثا کی جگہ تا بولتے ہیں
تَنَبَّہ۔ جاگ گیا ہوشیار ہو گیا
تَوَسَّع۔ کچھ اور دو۔ کچھ اور بڑھاؤ
تَوَدَّحَل۔ ابھی اندر آ
تَوُّ وَنَدَّ۔ ابھی نکل
تاخر الساعہ۔ گھڑی کا سست ہونا

تامول۔ پان
تبرع۔ کسی نیک کام میں چندہ
دینا۔ عطیہ
تبعۃ۔ رعایا
تبییض۔ قلعی کرنا۔ سپیدی
پھیرنا۔
تجہیز۔ کسی مال کا تیار کر دینا
تحف۔ نادر و عجیب چیزیں
تخت۔ پلنگ
تداول۔ باہمی گفتگو و بحث
تدویر الساعہ۔ گھڑی میں
کوک دینا۔
تذکرۃ۔ یادداشت یادگار
ڈاک خانہ ریل اور دعوت وغیرہ کا
ٹکٹ پروانہ راہداری۔ یا سیونڈ

تذکرۃ مرور۔ یا سپورٹ
پروانہ راہداری۔
ترضیہ۔ معافی مانگنا
معذرت چاہنا۔
تزویر۔ جعل سازی
تسامح۔ چشم پوشی بے تعصبی
تسجیل۔ رجسٹری کرنا
تشکیل۔ کتاب پر اعراب لگانا
کوئی جماعت بنانا۔
تصادف۔ اتفاقی ملاقات
تصریح۔ سرکاری طور پر کسی
چیز کی اجازت مل جانا
تصفیق۔ تالی بجانا
تصلیح۔ مرمت کرنا۔ درست کرنا
تعریف۔ شرح محصول چنگی

تکری۔ کرایہ کرو۔ کرایہ پر لو
تعطیل۔ کسی شئی کو وقت معین تک
کے لئے بند کر دینا۔ روک دینا
تعلیقہ۔ کھونٹی
تفتیش۔ کسی امر کی خفیہ
تحقیقات کرنا۔ معائنہ کرنا
تقدم الساعۃ۔ گھڑی کا تیز ہونا
تلقیح۔ چیچک وغیرہ کا ٹیکہ لگانا
تمریض۔ تیمارداری کرنا
تنبلہ۔ سستی۔ کاہلی
تنزیل۔ قیمت کم کرنا
توقیع۔ دستخط کرنا
توقیف۔ روکنا۔ مجرم کو حوالات
میں رکھنا۔
تسعہ۔ نو

تسعۃ عشر۔ اُنیس ۱۹
تسعون۔ نوّے ۹۰
تاسع۔ نواں ۹
تاسع عشر۔ اُنیسواں ۱۹
تحت۔ نیچے
تصبیرا۔ ناشتہ
تکہ۔ ازاربند
تنک۔ ٹین کنستر

(ث)

ثانیہ۔ سکنڈ منٹ کا ساٹھواں
حصہ
ثریا۔ روشنی کا جھاڑ
ثندوہ۔ بیٹی۔ پاؤں میں بندھی
کی پٹی۔
ثورۃ۔ بغاوت۔ پریشانی

ثمن۔ گھی
ثمر۔ سونف۔ پھل
ثوم۔ لہسن
ثور۔ بیل
ثعلب۔ لومڑی
ثعبان۔ اژدہا
ثانی۔ دوسرا
ثالث۔ تیسرا
ثامن آٹھواں
ثانی عشر۔ بارھواں
ثالث عشر تیرھواں
ثامن عشر اٹھارھواں
ثمانون۔ اسی
ثلثون۔ تیس
ثانیۃ عشر۔ اٹھارہ

ثلثۃ عشر۔ تیرہ
ثمانیہ آٹھ
ثلثۃ۔ تین

(ج)

جنی فرنجی۔ انگریزی گنی
اشرفی پونڈ ساورن
جنی گنی اشرفی ساورن پونڈ
جوز۔ اخروٹ
جذع۔ درخت کا تنہ
جدّ۔ دادا
جدّہ۔ دادی
جدّ فاسد۔ نانا
جدّۃ فاسدۃ۔ نانی
جدی۔ بکری کا بچہ
جمل۔ اونٹ

جاموس بھینسا
جُرذ۔ چوہا
جناح۔ بازو
جراد۔ ٹڈی
جاورس۔ باجرہ
جبہہ ماتھا پیشانی بقال
جفن۔ آنکھ کا پپوٹا
جمال۔ خوبصورتی
جئت۔ میں لایا
جزر۔ گاجر
جر۔ کھینچ
جمّال۔ اونٹ والا شتربان
جئ لاؤ
جمانۃ۔ شیشہ کا قرابہ
جنبا۔ کنارے کنارے ہو جاؤ

جُوّا۔ جَوّا۔ اندر

جِیب۔ مخفف ہے جیئ بہ کا بمعنے اُسکو لاؤ

جیبوا۔ تم سب اُسکو لاؤ

جیعان۔ بھوکا

جاسوس۔ خفیہ پولس

جبالہ۔ ادھر پولیس کے سوار پولیس

جاھز۔ تیار

جُرادات۔ موری۔ حرامی

جلالۃ الملک۔ شاہی خطاب ہز مجسٹی

جُمرُک۔ چنگی

جمعیۃ۔ الحمر کمیٹی جمعیت

جُندی۔ سپاہی

جنس۔ قوم۔ قومیت

جواز۔ پاسپورٹ پروانہ راہداری

جَوالق۔ بورا۔ تھیلا

جُوّاخ۔ پارچہ فروش جولاہا

جنوب۔ دکن کی سمت

جُبن۔ پنیر

جُمّی۔ خشک تماکو

جُبّہ۔ پیراہن

جَرّہ۔ گھڑا

(ح)

حارۃ۔ محلہ

حَبّ۔ گیہوں

حِجّ۔ ذی الحج کا مہینہ

حَبْ حَبّ۔ تربوز

حرجوا۔ تم لوگ بولو جواب دو

حلق۔ سر منڈانا

حُرمہ۔ عورت

حلّاق۔ نائی۔ حجام

حَصّلتُ۔ میں نے پایا۔ حاصل کیا

حَطَب۔ لکڑی

حُطّوا۔ تم لوگ نیچے ڈالدو۔ رکھدو

حُلو۔ میٹھی

حُلّ۔ کھول دے

حلیب۔ دودھ

حوائج۔ اسباب۔ ضروریات

حمّی۔ کھانے کا تماکو

حوّات۔ مچھلی کا شکار کرنیوالا

حِمّص۔ چنا۔ نخود

حَیّا۔ ابھی چل

حرکۃ۔ حرکت

حُلُمٌ۔ خواب
حَنَکٌ۔ تالو
حَلْقٌ۔ گلا۔ حلق
حاجب۔ بھوں۔ ابرو
حِنْطَہ۔ گیہوں
حَدید۔ لوہا
حَیَّہ۔ سانپ
حُوت۔ مچھلی
حِرْذَون۔ چھپکلی
حِرباء۔ گرگٹ
حَمام۔ کبوتر
حِدَاء۔ چیل
حُوار۔ اونٹ کا بچہ
حِمار۔ گدھا
حِمارۃ۔ گدھی

حِصان۔ گھوڑا
حَمَلٌ۔ بھیڑ کا بچہ
حیات۔ زندگی
حَماۃ۔ ساس جو تبداس
حامض۔ ترش۔ کھٹا
حُلْوٌ۔ شیریں۔ میٹھا
حَلْوىٰ حلوہ
حشیش۔ سوکھی گھاس
حاضِنَۃ۔ دایہ
حامِیَہ۔ محافظ سپاہیوں کی جماعت
حانوت دکان
حَجَرُ الصِّبغ۔ [illegible]
حَرامی۔ چور۔ ڈاکو
بالحجر الواحد حجر بحجر بعیسہ
حریری۔ ریشمی پارچہ فروش

حَسْم۔ قیمت میں کمی کرنا کمیشن
حُکّ۔ قطب نما۔ قبلہ نما
حَنَفِیَّہ۔ ٹونٹی
حُودی۔ گاڑیبان۔ کوچبان
حِذاء۔ جوتہ
حُمُّص۔ بوٹ چنے کے کچے پھل
حَرّ۔ گرمی
حادی عشر گیارھواں
حَمّال۔ قلی
حَظّ۔ ریکھ

خ

خُبْز۔ روٹی
خُرُطہ۔ [illegible]
خُرْما۔ کھجور
خزران۔ بید کا بنا ہوا تسغد

حلّی۔ چھوڑ
حِلوَہ۔ حلوۃ۔ حجرہ۔ کوٹھری
حوحو۔ آڑو
حمیرا۔ گمیر
حصا۔ سری
خال۔ ماموں
خالہ۔ خالہ
حِطّہ۔ مہنگی۔ سگانی۔ پست
حلوزیر۔ جنگلی سور
حُلُل۔ چھچھوندر
خُرطوم۔ سونڈ
خُطّاف۔ ابابیل
خُفاش۔ چمگادڑ
خُنفُساء۔ گبریلا
خردل۔ رائی

خارطۃ۔ نقشہ
حارۃ۔ نان بائی کا بیتہ
حرحہ۔ جھروکا
خسائر۔ نقصانات
خصم۔ قیمت کم کرنا کمیشن دینا
خصّہ۔ توڑا
خطیر۔ ستری چیراسی نگہبان
خلاص۔ تائب ہونا رہا ہونا
خبز فطیر۔ بیلی روٹی چپاتی
خمسہ۔ پانچ
خمسۃ عشر۔ پندرہ
خمسون۔ پچاس
خامس۔ پانچواں
خامس عشر۔ پندرہواں
خلف۔ پیچھے پیچھا

خَلّ۔ سرکہ
خمار۔ اوڑھنی دوپٹہ عورتوں کا

(د)

دُکّان۔ دکان
دَحین۔ اسی وقت
دَخیلَکَ اللہ۔ خدا کی قسم
دَرب۔ طریق۔ راہ
دُغری۔ سیدھے چلے گئے کسی نے نہیں روکا یا کوئی روک ٹوک نہیں ہوئی۔
دَقن۔ ڈاڑھی
دوغری۔ سیدھا راستہ اکھی
دُوُد۔ ہفتہ
دا۔ دا۔ وہ مرد
دی۔ ذی۔ وہ عورت

دقیق۔ آٹا۔ آرد
دُبٌّ۔ ریچھ
دُرّاج۔ تیتر
دِیک۔ مرغ
دُجاجہ۔ مرغی
دُود۔ کیڑا
دُخْنٌ۔ باجرہ
دماغ۔ بھیجا۔ دماغ
دُعْر۔ جوں
دَمْعَہ۔ آنسو۔ قطرہ
دارالایتام۔ یتیم خانہ
دارالکتب۔ کتب خانہ
دائرۃ البلدیہ۔ محکمہ میونسپلٹی
دائرۃ الرسوم۔ چنگی خانہ
دَبُّوس۔ الپین

دَجُلٌ۔ آدمی
دَرَکٌ۔ پولیس
دَرِّیْنَہ۔ ایک درجن۔ بارہ عدد
دَکتور۔ ڈاکٹر
دکتور۔ ڈاکٹر
دِقن۔ ذُقن۔ ٹھڈی
دقیقہ۔ منٹ
دَمْغ۔ نشان لگانا
دوری۔ کھتک جانگی۔ گوریا
دُولاب۔ چرخی۔ پہیہ
دُوَّار۔ پھیری والے۔ خوانچہ فروش
دوّار الماء۔ گرداب۔ بھنور
دوّر علی الشیءِ۔ کسی چیز کو ڈھونڈنا
دہلیز۔ دروازہ سے اندر گھر کا راستہ۔ گیلری

دُهن۔ مرہم۔ تیل
دُرَّۃ شامی۔ جوار
دُرَّۃ حبشی۔ مکئی
دُخان۔ سگرٹ کا تمباکو
دُبَّہ۔ قرع۔ کدو
دُبَّہ حبشی۔ تھوا
دگیگ۔ دقیق۔ آٹا۔ آرد

(ذ)

ذائع۔ بالک
ذئب۔ بھیڑیا
ذَنَبٌ۔ دُم۔ پونچھ
ذُباب۔ مکھی
ذَہَب۔ سونا
ذَہَب ابیض۔ پلاٹینم
ذُرَہ۔ مکئی

دِراعٌ۔ دست۔ کہنی۔ بازو	ریال مصری۔ مصری سکہ تقریباً	رَبطہ۔ بنڈل۔ پیکٹ۔ بستر
ذقن۔ ٹھوڑی	تین روپیہ۔ ڈالر	ربو۔ مرض تنفس تنگی نفس
ذات۔ معزز شخص	رغیف۔ روٹی	رخت اثاث البیت۔ سامان
ذِمّہ۔ نگرانی۔ ذمہ داری	روث۔ لید۔ گوبر	خانہ داری۔ ایک ریشمی کپڑا
(ر)	ریش۔ پَر	رُخصہ۔ چھٹی
رُز۔ چاول	رغوت۔ پلّو	رِسالۃٌ برقیۃٌ۔ ٹیلیگرام۔ تار
ربوعہ۔ چہارشنبہ۔ بدھ	رَصاص۔ سیسہ	رَصیف۔ چبوترہ۔ ریل یا جہاز کا
رُوحوا۔ جاؤ۔ چلے جاؤ	رمادی۔ خاکی رنگ	پلیٹ فارم
رجال۔ مرد	راسٌ۔ سر	رعایت۔ سرپرستی۔ حفاظت
رطل۔ تقریباً آدھ سیر کا وزن	رِجل۔ پاؤں	رقم۔ نمبر۔ عدد
رَکب۔ سوار	رُشح۔ پوچا	رواق۔ بڑا کمرہ۔ گیلری۔ بالاخانہ
رُمّان۔ انار	رَقبہ۔ گردن	روشن۔ روشندان
رَکدَ۔ رَقدَ۔ سویا سوگیا	ریق۔ تھوک	رومیہ۔ چھت کی کڑی
رِحلہ۔ خرجہ	رُباط۔ مسافر خانہ۔ محتاج خانہ	رئیس۔ افسر
ربع مجیدی۔ دس آنہ	رُبّان۔ جہاز کا کپتان	ریشہ۔ پر۔ قلم کی زباں

ریف۔ ساحل کے قریب کی
سرسبز زمین۔ اطراف آبادی
رابع۔ چوتھا
رابع عشر۔ چودھواں
ربیع۔ بہار۔ موسم بہار
رطوبۃ۔ تری
رِجلہ کبیر۔ چرہ کا ساگ
رِجلہ صغیر۔ لونیا ساگ
زُرنَاب۔ روپیہ

(ز)

زِبدیہ۔ پیالہ
زیر۔ مٹکا
زبیل۔ کھجور کے پتوں کی ٹوکری
جو اوپر سے چوڑی اور نیچے سے
نوکدار ہوتی ہے اس ٹوکری میں
پانی کی صراحی رکھ کر شتر سے
باندھ لیتے ہیں۔
زنجبیل سونٹھ۔ ادرک
زیت۔ زیتون تیل
زبیب۔ سویر یا منقے
زَبدہ۔ مکھن
زواج۔ نکاح
زُرافہ۔ شترگاؤ پلنگ
زاغ۔ کوّا
زُراد۔ میا
زَلقطہ۔ مکھی
زنبور۔ کھڑ
زرّد۔ ییّا
زیبق۔ پارہ
زاویہ۔ خانقاہ۔ مسافر خانہ
زُبائن۔ ہم پیشہ۔ خریدار
زَبّال۔ بھنگی۔ خاکروب
زُبون۔ خریدار
زُجاج۔ لمپ۔ لالٹین وغیرہ
کی چمنی
زِبرّش۔ گُھنڈی
زعیم لیڈر۔ رہنمائے قوم
زمیل۔ شریک کار۔ ہم پیشہ
زُنّار۔ کمرسد۔ ٹیکا
زیت الخروع۔ ارنڈ کی تیل کا شرابنڈی

(س)

سِتّی۔ مخفف ہے سَیّدتی کا
میری سردار۔ میری مالکہ
سَحلَہ۔ سری۔ کٹھولا
سِمّی۔ غالباً اردو لفظ ساگ کا

نگڑا ہوا ہے۔ یہ لفظ اونٹ والا
اُس وقت بولتا ہے جبکہ شغدف
میں سامنے یا آگے کی جانب
بیٹھنے کی ہدایت کیجاتی ہے
سُلْک۔ روک۔ سد کر
سُلَّم۔ سیڑھی۔ نردبان
سُوک۔ اصل لفظ سُوق ہے
یعنی بازار
سَیِّبْ۔ چھوڑ
سِیدِی۔ سَیِّدِی میرا مالک
میرا آقا۔ سردار
سَکِّینَہ۔ قاسیی
سِلق۔ چقندر
سَاق۔ ڈنٹھل۔ پنڈلی
سوک سوق بازار

سُنبلہ۔ جرت
سُکَّر۔ شکر
سَمْن۔ گھی
سُمانی۔ بٹیر
سراج اللیل جگنو
سرطان۔ کیکڑا
سَمَک۔ مچھلی
سوس القمح۔ سُرسری گیہوں کا کیڑا
سِمسِم۔ تل
ساعِد۔ بازو
سِنّ۔ دانت
سَمسَر۔ ٹیر
سَوداءُ۔ خلط سودا سُواد ست
سَهَرْ۔ جاگنا
سُمْنْ۔ موٹاپا

سَاذِج۔ سادہ۔ سادہ دل
ساعاتی۔ گھڑی ساز
ساعۃ۔ گھڑی۔ گھنٹہ
ساعی۔ پوسٹمین۔ چٹھی رساں
سائق۔ کوچبان
سِلّت۔ چھابہ۔ ٹوکرا
سِتّ۔ شریف عورت۔ سیّدہ کا
مخفف ہے
سِجِلّ۔ سرکاری کاغذات
سذاجۃ۔ سادگی
سُفرجی۔ باورچی
سُکُرجَہ۔ طشتری
سِکّۃ الحدید۔ ریلوے لائن
سلاطۃ۔ چٹنی۔ اچار
سَکَب۔ چقندر

سلسلہ۔ شوربا یخنی
سماوی۔ آسمانی رنگ
سمح۔ اجازت دینا
سمّاک۔ مچھلی بیچنے والا
سنجاب۔ گلہری
سوریہ۔ ملک شام
سیّارہ۔ موٹر کار
سیّدہ۔ شریف عورتوں کے نام کے ساتھ ادب و تعظیم کیلئے استعمال کیا جاتا ہے۔
سواء سواء۔ برابر
ستّہ۔ چھ
سبعہ۔ سات
ستہ عشر۔ سولہ
سبعہ عشر۔ سترہ

ستّون۔ ساٹھ
سبعون۔ ستر
سادس۔ چھٹا
سابع۔ ساتواں
سادس عشر۔ سولہواں
سابع عشر۔ سترہواں
سَنۃ۔ سال
سنۃ الماضیہ۔ گذشتہ سال
سنۃ الآتیۃ۔ آئندہ سال
سلق۔ پالک کا ساگ
سفرجل۔ بہی
سروال۔ پائجامہ
سیجارۃ۔ سگرٹ
سوّی۔ تیار کرنا

(ش)

شبعان۔ شکم سیر آسودہ
پُرشکم۔ پیٹ بھرا
شقدف۔ دو کھٹولوں کا کجاوہ جو اونٹ پر باندھا جاتا ہے اور دو آدمی ان کھٹولوں پر بیٹھ کر سفر کرتے ہیں۔
شبری۔ ایک کھٹولے کا کجاوہ جسمیں عموماً ایک آدمی بیٹھتا ہے لیٹ بھی سکتا ہے دو بھی بیٹھ جاتے ہیں لیکن دو لیٹ نہیں سکتے اسکے پیچھے اسباب کی دو بوریاں بھی رکھ لی جاتی ہیں۔ محمل
شُدّ۔ باندھ چل
شُدّوا۔ باندھو۔ لادو۔ چلو
شاہی۔ شائی۔ چائے

شُفْ۔ دیکھو۔ دیکھ
شَعْرِیہ۔ سویاں
شمس۔ دھوپ۔ آفتاب
شمسیہ۔ چھتری
شیخ الجمال۔ اونٹ والوں کا سردار
شویا شویا۔ تھوڑا تھوڑا
اِشْیل۔ اُٹھا۔ اُٹھا
اِشْیلُوا تم لوگ اُٹھاؤ
شادوحہ۔ ڈولچی چھاگل
شاس۔ ململ (کپڑا)
شادیش۔ ہیڈ کانسٹل
سارجنٹ
شاهد القبر۔ لوح مزار
شخط۔ دیا سلائی رگڑنا
شحمہ۔ اسباب کھا

شراناتی۔ شربت ورس
شُربہ۔ شوربا
شرشف۔ پلنگ کی چادر یا لالٹو کا رومال
شرطہ۔ دھجی چیتھڑا
شرطوطہ۔ جھاڑن دھجی چیتھڑا
شرقوطہ۔ پچکاری
شرکتہ۔ کمپنی متحدہ و مشترکہ
تجارت کا کاروبار
شُشْمَہ۔ سموسہ
شَعیرِیّہ۔ سویاں
شقشقہ۔ برتن دھونا
یا کپڑے دھونا
شقف شقفا۔ لکڑی کاٹنا
شلفہ۔ چھوٹی زنبیل
شماطہ۔ ہنگامہ شور وشر

شَنْطَۃ۔ چرمی بیگ۔ پورٹمنٹو
شَوْتَہ۔ کارچوبی رومال یا گل ٹو
سِنْت۔ چھینٹ (کپڑا)
شَیّال۔ قُلی۔ مزدور
شلنج۔ شلنگ انگریزی سکہ ساڑھے
دس بارہ آنہ
شجر۔ درخت
تِسْل۔ ریچھ کا بچہ
شعیر۔ جو
شَعْر۔ بال
شَفَۃ۔ ہونٹ
شمال۔ اوتر کی سمت
شتاء۔ موسم سرما۔ جاڑا
شُعلہ نعلہ۔ آگ

شستہ۔ حقہ
شُرَنات۔ جرابیں
شہرُ۔ مہینہ
شَہابیّہ۔ صراحی

(ص)

صِحت۔ تندرستی
صُراخ۔ چلانا
صَوت۔ آواز
صِماخ۔ کان کا سوراخ
صَدرُ۔ سینہ۔ چھاتی
صَعُوَہ۔ ممولا (جانور)
صقر۔ شُکرہ۔ چرغ (جانور)
صِہرُ۔ خُسر
صُحنَہ۔ رکابی۔ تشتری۔ پلیٹ
صنادیق۔ اصل میں صنادیق ہے صندوق کی جمع
صابح۔ تازہ تازہ روٹی
صُدرۃ۔ صدری۔ واسکوٹ
صُدَیرِیہ۔ صدری۔ ویسکوٹ
صَقالہ۔ مچان۔ جہاز پر چڑھنے اُترنے کا زینہ
صَک۔ چک۔ دستاویز
صندوق البوسطہ۔ لیٹر بکس
صَیدَلہ۔ دوافروشی۔ دواسازی
صَیدَلانی۔ دوافروش۔ دواساز
صَیدَلی۔ دوافروش۔ دواساز۔ عطار
صَیدَلیَہ۔ دوا کی دکان۔ عطاری کی دوکان
عطار کی دوکان
صینیۃ۔ سینی۔ طباق۔ کشتی
صباح۔ صُبح۔ صبح کا وقت
صیف۔ گرما۔ گرمی کا موسم
صَحَن۔ رکابی۔ تشتری

(ض)

ضابط۔ فوجی افسر
ضابطہ۔ قاعدہ۔ قانون
ضرب۔ توپ۔ داغنا
ضَوء۔ لیمپ
ضَانُ۔ بھیڑ
ضَبُع۔ بجّو
ضفدع۔ مینڈک
ضارب الی السواد۔ سیاہی مائل
ضِرس۔ ڈاڑھ

صلعؔ۔ پسلی

(ط)

طحال۔ تلّی
طاؤس۔ مور
طلاق۔ طلاق
طماطم۔ ٹماٹر۔ ولایتی بینگن
طہارۃ۔ پاجامہ
طاسہ۔ آبخورہ۔ کٹورہ
طیّبؔ۔ اچھا۔ بہتر۔ مناسب
طابع۔ خط کا ٹکٹ
طابق مکان کی منزل۔ درجہ
طاحون۔ چکی
طاقہ۔ گلدستہ
طاقۃ ثیاب۔ کپڑے کا ایک حصہ۔ تھان۔

طرابزون۔ کٹہرہ۔ جنگلہ
طراز۔ ر۔ دوری چکن قسم
طرز طریقہ نقش و نگار پارچہ
طرد۔ پیکٹ سڈل
طُرّۃ۔ پھندنا
طلقہ۔ بندوق کا فیر
طنین مکھی کی بھنبھناہٹ
طیارہ ہوائی جہاز۔ پتنگ
طفران مفلس
طلع الکمر اصل میں طلع القمر ہے یعنی چاند نکل آیا
طلیؔ۔ دُنبہ
طُوّالہ۔ توشک
طبق۔ طباق۔ رکابی۔ طشتری

(ظ)

ظرف۔ خط کا لفافہ
ظبیؔ۔ ہرن
ظبیۃ۔ ہرنی
ظلف۔ کھر (جانور کے)
ظفر۔ ناخن
ظہر۔ پیٹھ
ظُہرؔ۔ دوپہر۔ نماز ظہر کا وقت

(ع)

عتم۔ باربردار او سٹ اسا
عرنوس بھٹا
عدس۔ مسور کی دال
عنب۔ انگور
عرق۔ پسینہ
عین۔ آنکھ
عنق۔ گردن۔ درخت کا تنہ

عقیق۔ عقیق پتھر	عجین۔ گندھا ہوا آٹا	عطل۔ نقصان۔ تاوان
عنکبوت۔ مکڑی	عسل۔ شہد	عطسہ۔ چھینک
علقہ۔ جونک	عشب گھاس	عیاس۔ ناس فروش
عقرب۔ بچھو	عادۃ عورتوں کے ماہواری ایام	عطوس۔ ناس تماکو کی چھینک لانے والی دوا
عندلیب۔ بلبل	عاطفہ۔ جذبات میلان	
عقعق۔ دیسی کوا	عتال۔ قلی۔ بیگار	عقال۔ عرب سر پر رومال ڈال کر ایک ڈوری دوہری سر پر باندھ لیتے ہیں یہ ڈوری ریشم کی اور پھندنے دار ہوتی ہے
عصفور۔ چڑیا	عجلۃ۔ گاڑی۔ پہیہ	
عرف۔ ایال	عدد۔ شمار	
عجل۔ بچھڑا	عذراء۔ کنواری لڑکی	
عائلۃ۔ خاندان۔ بیوی	عربۃ۔ گاڑی	عقیلۃ۔ شریف خاتون۔ بی بی
عرث۔ رنڈوا	عربجی۔ کوچبان۔ گاڑیبان	عمران۔ آبادی
عروس۔ دلہن	عربیۃ۔ ضرب المثل کہاوت	عملۃ۔ زر نقد۔ سکۂ رائج الوقت
عریس۔ دولہا	عرف عام۔	عمّر۔ مکان تعمیر کیا
عمۃ۔ پھوپی	عسکری۔ سپاہی	عمیل۔ ایجنٹ۔ آڑھتی۔ تیری کا عمل
عم۔ چچا	عضو۔ کسی مجلس کا ممبر	عیّ۔ بیمار۔ عاجز

عشرۃ۔ دس
عشرون۔ بیس
عاشر۔ دسواں
عامٌ۔ سال
عشاء۔ رات کا کھانا نماز
عشاء کا وقت
عَیش۔ خمیری روٹی
عمّامہ۔ پگڑی
عطش۔ پیاس
عَطشان۔ بہت پیاسا
عَشّ۔ مخفف عشر۔ دس

(غ)

غنم۔ بکری
غصن۔ ٹہنی
غراب۔ پہاڑی کوّا
غالٌ تالا قفل
غالاتی۔ قفل ساز
غداء۔ صبح کا کھانا
غرش۔ قرش۔ پیاسٹر
ایک سکہ مساوی ایک آنہ مصر
میں قرش ۲ کا ہوتا ہے
غزلتہ۔ سوت اور ریشم کا کپڑا
غسّال۔ دھوبی
غسیل کپڑوں کی دھلائی
غفارۃ نگہبانی
غفیر۔ نگہبان
غلاف خط کا لفافہ۔ غلاف
غلّایۃ۔ کیتلی۔ سماوار
غلیسرین۔ گلیسرین
غمّازۃ۔ گڑھا۔ چاہ زنخداں
غوش۔ بیہودہ بکنا
غویشات۔ کانچ کی چوڑیاں
غُثرت۔ جوش جمعیت
غیور۔ پُرجوش
غمّاز۔ مضطرب
غلٌ۔ افسردہ دل
غداۃ۔ رات کا کھانا
غشیم۔ اصلی

ف

فراش۔ فرش بچھونا
فلفل سود۔ سیاہ مرچ
فلفل احمر۔ سرخ مرچ
فوّع۔ اونڈیل
فجل۔ مولی
فشحت۔ میں نے کپڑے کو ہٹا دیا

اُتار دیا۔
فَلق۔ کھول
فَسَنٰی۔ غالبًا اردو لفظ پیچھے کا بگڑا ہوا ہے مراد یہ ہوتی ہے کہ شعدف کے پیچھے کی جانب بیٹھو
فنجان۔ پیالی
فوفل۔ چھالیہ
فناجین۔ پیالیاں
فوگ۔ فوق کا بگڑا ہوا ہے لوگ
فی۔ موجود
فرنك۔ فرانسی سکہ قیمتی دس آنے
فاکھہ۔ میوہ
فطیر بیتیل۔ خمیر فطیر یتلی روٹی پراٹھا
فرس۔ گھوڑا

فارۃ۔ چوہا
فیل۔ ہاتھی
فیلہ۔ ہتنی
فھد۔ چیتا
فرقدان۔ گلہری
فراشہ۔ تیترہ
فسیخ۔ نمکین مچھلی
فضہ۔ چاندی
فولاد۔ فولاد
فول۔ سیم سیم کی پھلیاں
فلت۔ جھڑا
فم۔ منہ
فابریقہ۔ کارخانہ
فاتورہ۔ دسترخوان سیر
فجاعہ۔ بسیار خوری

فحام۔ کوئلہ فروش
فُراطہ۔ ریزگاری
فزع۔ گھبرانا
فستق۔ پستہ
فستقی۔ پستئی رنگ
فنفوسہ۔ پھنسی پھوڑا
فصادۃ۔ نکسیر
فطور۔ ناشتہ حاضری
فلاح۔ کاشتکار
فوق۔ اوپر
فوطہ۔ تولیہ
فستان۔ گون
فین۔ کہاں ہے
فحم۔ کوئلہ

(ق)

قُم۔ کھڑے ہو جاؤ
قریہ۔ موضع۔ گاؤں
قرش۔ حجاز میں ایک آنہ کا سکہ مصر میں ڈھائی آنہ عام طور پر دو آنے
قثاء۔ ککڑی
قثاء الحمار۔ کریلا
قلقاس۔ اروی۔ گھیاں
قشر۔ چھلکا
قِرد۔ بندر
قطیع۔ گلّہ
قمص۔ سینہ
قرن۔ سینگ
قمامہ۔ فاحتہ
قمری۔ قمری

قبّرہ۔ چنڈول
قلب۔ دل
قاضی۔ حاکم
قاعہ۔ کمرہ۔ ہال۔ صحن
قاورمہ۔ قورمہ۔ گوشت
قائق۔ کشتی
قطان۔ کیتان
قد ایش۔ کتنا۔ کسقدر
قرطاس۔ کاغذ
قرطل۔ ٹوکری
قرہ قول۔ قرہ غول۔ تھانہ پولیس چوکی
قرینہ۔ سوئی
قشلاق۔ اسپتال۔ بارک کمروں کا سلسلہ

قصب السکر۔ گنا۔ پونڈا
قفص۔ ٹوکری
قفہ۔ ٹوکرا
قماش۔ کپڑا
قماش۔ بزاز۔ سوداگر پارچہ
قماقما۔ کوبیں
قنصل۔ کونسل
قن۔ مرغی کا دڑبہ
قہوہ۔ کافی۔ قہوہ
قہوہ جی۔ قہوہ والا قہوہ خانہ کا منیجر
قہوۃ۔ قہوہ خانہ
قمل۔ جوں
قبل الامس۔ گذشتہ پرسوں
قرع۔ کدو

قشد - کھیرا

قدح - پیالہ

قُلّہ - صراحی

قمیص - کمیز، کرتہ

قلنسوۃ - ٹوپی

(ک)

اَکِیلہ - پونے تین سیر وزن کا پیمانہ

کشری - مونگ یا ماش کی کھچڑی

کُبّو - اودبلو

کربوۃ - دھنیا

کُمّاں - مخفف ہے کما انہ کا یعنی جیسا کردہ

کاَل - اصل لفظ قال ہے یعنی کہا

کُلتُ - یعنی قُلتُ میں نے تجھ سے کہا میں نے تجھ کو کہا

کُدّام - یعنی قدام - آگے

کَدیش - مخفف ہے قدّ ایش کا کس قدر، کتنا

کُلّہ - مخفف قُل لہُ اسکو کہہ

کُلّی - مخفف قُل لی مجھ سے کہہ

کَبّان - دودھ بیچنے والا

کُمّثریٰ - امرود

کرمہ - بیلی

کلس - بیڈھا

کلب - کتا

کلبہ - کتیا

کلّاعہ - اودبلاؤ

کبریت - گندھک، دیاسلائی

کَتِف - کاندھا، شانہ

کعب - ٹخنہ

کلام - گفتگو

کارت - کارڈ، پوسٹ کارڈ

کاغذ - چٹھی، اخبار

کُبری - کوبری، پل

کتابجی - کتب فروش

کُتُبی - کتب فروش

کوشینہ - وظیفہ

کشتوہ - علاوہ کھانا پوشاک

کشف طبّی - ڈاکٹری معائنہ

کَعک - کیک، بسکٹ، شیرمال

کُفتہ - کوفتہ (گوشت)

کُفیّہ - کوفیہ کا مخفف سر پر باندھنے کا شالی رومال

کمخ - کمخواب کا کپڑا

کُمرک - چنگی

...کھی۔ کھر کی چنگی وصول	کلام۔ بات۔	گردش۔ قرش۔ سکہ
...رنے والا۔	کروہ۔ کرایہ	ل
...۔ جھونپڑا	کانون۔ انگیٹھی۔ چولھا	لمبا۔ لیمپ
...ما۔ کوساۃ۔ کپڑا لکڑی ٹوکرا	گ	لبن۔ دودھ۔ دہی۔ چھاچھ۔ میوہ
...لجہ۔ منگا۔ تھم	گم۔ اصل لفظ قم ہے۔ کھڑے ہو جاؤ	جیروں کے لئے بولا جاتا ہے
...ملون۔ قفل۔ تالا	گریہ۔ یعنی قریہ۔ گاؤں۔ بستی	لکسّا۔ لا الی الساعۃ قیامت تک نہیں
...مہای۔ مونگ کی دال	گرش۔ یعنی قرش	لور۔ بادام
~~...~~	گل۔ یعنی قل کہہ	لحم۔ گوشت
...م شامی۔ کرم کلہ	گلہ۔ یعنی قل لہ اسکو کہہ	لفت۔ شلجم
...ات۔ گدہا	گل لی۔ یعنی قل لی مجھ سے کہہ	لسان۔ زبان
...بہ۔ گلاس	گال۔ یعنی قال۔ کہا	لحیہ۔ ڈاڑھی
...۔ اسپیس	گلت۔ یعنی قلت میں نے تجھ سے کہا	لثہ۔ مسوڑہ
...بہ۔ سر پر باندھنے کا تھا	گلّدام۔ یعنی قلّدام آگے	لون نعم ستوح رنگ
...ال۔ گلوبند	گہوۃ قہوہ	لون فاتح ہلکا رنگ
...ٹھا دستانہ	گہوجی۔ قہوہ والا	لون غامق گہرا رنگ

لقلق۔ سارس

لُبنیٰ۔ سبیرلی

لحم مفروم۔ قیمہ گوشت

لحم المشوی۔ بھنا ہوا گوشت

لحم مطبوخ۔ پکا ہوا گوشت

لامبا۔ لیمپ

لمان۔ پانی بھرے کی ڈوری

لجنہ۔ کمیٹی۔ مجلس

لفّہ۔ چھوٹا عمامہ۔ وہ دھجی جو علماء سر پر لپیٹتے ہیں

لوکاندہ۔ لوکنڈہ۔ ہوٹل سرائے

لیرہ۔ پونڈ اشرفی

لیل۔ لیلۃ۔ رات

لیمون۔ لیموں

لحم تلی۔ دُنبہ کا گوشت

لحم معز۔ گوشت مادہ دنبہ

لحم غنم۔ بکری کا گوشت

لحم جمل۔ اونٹ کا گوشت

لحم بقر۔ گائے کا گوشت

لحم دیک۔ مرغ کا گوشت

لحم دجاجہ۔ مرغی کا گوشت

(م)

ماءُ الورد۔ عرق گلاب

ما فیش۔ کچھ نہیں

مُویہ۔ الماء یا ماء کا بگڑا

مواہ۔ پانی۔ آب

مُویہ حلو۔ شیریں پانی میٹھا پانی

مُویہ باردہ۔ ٹھنڈا پانی

مُویہ مطر۔ بارش کا پانی

مُویہ بائتہ۔ باسی پانی

مُویہ صافیہ۔ تازہ پانی

مُویہ بطال۔ کھاری پانی

مجیدی۔ چاندی کا سکہ چار کا

ما اوردی۔ میں نہیں سمجھا تو کیا

ما ادّیت۔ میں نے نہیں بیچا یا

مرحبا۔ بہت خوب

مخلع۔ تھیلا۔ کیسہ

میزان۔ وزن ہموار کرنے کی۔ داری میں کبھی کوئی سمت جھک جاتی ہے تو اسکو ہموار کرنے کیلئے میزان کا لفظ بولا جاتا ہے

مسرجہ۔ چراغ

مشربہ۔ آبخورہ

ملعقہ۔ چمچہ

ملقاط۔ دستپناہ چمٹا

ملائکہ۔ مخصص طبقہ بمعنے جمیع
مَنْ۔ تم کون ہو
مِنْظَرَہ۔ عینک چشمہ
مواجہہ۔ ملاقات
مُوْ۔ نہیں
مُوْ لازم۔ مجھے لازم نہیں
مَشْیَۃ۔ چلنا۔ رفتار
مَرَض۔ بیماری
مائل الی البیاض۔ سفیدی مائل
مُذَهَّب۔ سنہرا
مُخَطَّط۔ دھاری دار
مِنْقار۔ چونچ
ماشیہ۔ چوپایہ
مِرْمِیس۔ گینڈا
مُهْرَہ۔ بچھیرا

ماعز۔ بکرا
مَسِیخ۔ سیٹھا۔ پھیکا
مِلح۔ نمک
مُخَلَّل۔ اچار
مُرّ۔ تلخ۔ کڑوا
مرق مرقہ۔ شوربا
مُلِیم۔ مصری سکہ مساوی ایک پیسہ
ماکنہ۔ مشین
مائدہ۔ دسترخوان
مِتْرَسہ۔ مورچہ
مِنْزَفہ۔ اُگالدان
مِتْر۔ ایک لمبائی کا پیمانہ مساوی ایک گز تین گرہ
مجلس بلدی۔ میونسپلٹی
مُجَرَّہ۔ قرطبیہ

مُحَطَّہ۔ اسٹیشن
مَحْفَظَہ۔ بٹوہ۔ تھیلا یا بستہ۔ دوا کی کتاب
محکمہ۔ عدالت
مَحَلّ۔ کمرہ۔ دکان تجارتی کوٹھی
مَخْفَر۔ پولیس چوکی محافظ خانہ
مَلابس۔ سلیپر
مِرْسَحَہ۔ میل
مُرْتَکِس۔ مطلا۔ ردکار
مُسْتَراح۔ پاخانہ
مُسَجَّل۔ رجسٹری شدہ
مَسْحوق۔ پسا ہوا
مُشَبَّک۔ جلیبیاں (مٹھائی)
مَشْروع۔ تجویز
مُشَکَّل۔ با اعراب کتاب
مصرف۔ صرافی کی دکان

مِطْحَنہ۔ آٹا پیسنے کی مشین
مِظَلّہ۔ چھتری
مَغْسل۔ نکارخانہ
مُغَارہ۔ گودام
مفروشات۔ فرش فروش
مَقْضیٰ۔ پاخانہ
مِقْسَط۔ چاقو
مُقَلّہ۔ بڑی پگڑی۔ عمامہ
مَقْلَمہ۔ قلمدان
مکتب۔ مدرسہ۔ دفتر
مکتبہ۔ کتب خانہ تجارتی۔ کتابوں کی دکان
مِکْواۃ۔ استری جس سے کپڑے پر استری کرتے ہیں
ملاریا۔ بخار۔ ملیریا

مِلَایہ۔ پلنگ کی چادر
مَلْحَمہ۔ مذبح۔ مسلخ
مَلّاح۔ کشتی۔ سقہ
ملیون۔ دس لاکھ
ملوطہ۔ تہمد۔ چھوٹی چادر
منظار۔ عینک۔ چشمہ
موزع۔ موزع الرسائل۔ ڈاکیہ۔ چٹھی رساں۔ پوسٹمین
مُوس۔ اُسترہ۔ چاقو
مُوَلِّدہ۔ دایہ جو بچہ جناتی ہے
مہاودۃ ارزانی۔ کمی نرخ کمی قیمت
میرّی۔ ٹیکس
میناء۔ ہوائی۔ بندرگاہ
مائۃ۔ سَو
مساء۔ شام

مغرب۔ پچھم
مشرق۔ پورب
مَلوخیا۔ ساگ
مِشمش۔ خوبانی
موز۔ کیلا
مُویہ ملح۔ کھاری پانی
مندیل۔ رومال
ماشیاً۔ پیدل چلنا
ما علیہ۔ کچھ مضائقہ نہیں
منزل۔ مکان۔ مقام
مِیْن۔ کون
مَلیان۔ بھری ہوئی

ن

نُص۔ نصف کا بگڑا ہوا۔ آدھا
نور القمر۔ قمر۔ چاند کی روشنی

نخالہ ۔ بھوسی
نجل ۔ بیٹا
ناقہ ۔ اونٹنی
نمر ۔ نمر ۔ تیندوا
نسناس ۔ بن مانس
ناب ۔ دانت
نعامہ ۔ شتر مرغ
~~نحل ۔ شہد کی مکھی~~
نملہ ۔ چیونٹی
نحاس احمر ۔ تانبہ
نحاس اصفر ۔ پیتل
نفس ۔ سانس
نطق ۔ بولنا
نعس ۔ اونگھنا
نوم ۔ سونا

نحافۃ ۔ دبلاپن
ناموسیہ ۔ مسہری
نشا ۔ نشاستہ
نشاویل ۔ ایک کھانے کی چیز جو دودھ اور نشاستہ سے تیار کی جاتی ہے ۔
نظارہ ۔ دوربیں عینک
~~نمرہ~~ ۔ نمرۃ ۔ نمبر ۔ عدد ۔ شمارہ
نور ۔ لالٹین لیمپ
نومرو ۔ نمبر شمارہ ۔ عدد
نھار ۔ دن
نعناع ۔ پودینہ
نورۃ ۔ چونہ

(و)

واحد ۔ ایک

وسّع ۔ راستہ چھوڑ
ول ول ۔ افسوس
واحقتہ ۔ ہائے اس سے ملاقات کی
وجعان ۔ بیمار
وردی ۔ مصحف ہی دوائی کا معنے تجھے
وجہ ۔ چہرہ
وردی ۔ گلابی
ولادۃ ۔ پیدائش
وجاق ۔ انگیٹھی ۔ آتشدان
ورق ۔ کاغذ
ورقہ ۔ ٹکٹ
ورل ۔ گرگٹ
وزرہ ۔ لنگی تہبند
وضعہ ۔ میدان صحن

وصفہ۔ نسخہ۔ دوا

وطاق۔ خیمہ۔ جھولداری

ولد۔ بچہ۔ چھوکرا۔ خادم

وعل۔ بارہ سنگا

وصل۔ رسید

(ہ)

ہللہ۔ پیسہ یا آدھ آنہ حجاز میں ہوتا ہے کا سکہ پہلے چلتا تھا اب تانبے کا بہت کم ہو گیا ہے

ہنداذہ۔ دس گرہ کا گز عرب کا

ہجان۔ سانڈنی سوار شتر سوار

ہلس۔ بیہودہ بکنا

ی

یاتری۔ کلمہ استعجاب

یود۔ گز

یومیہ۔ روزینہ۔ دن بھر کی مزدوری

یا ربنا۔ یا کریم۔ یا اللہ حجاز میں سوال کرتے وقت سائل ان الفاظ کو استعمال کرتے ہیں اگر سائل کو کچھ دینا ہو تو جواب میں یہی الفاظ کہدیتے جائیں

یاواد۔ یا ولد کا مخفف ہے اے لڑکے۔

ینبغی۔ وہ چاہتا ہے

یوم۔ دن

یوم السبت۔ سنیچر۔ شنبہ

یوم الاحد۔ اتوار۔ یکشنبہ

یوم الاثنین۔ پیر۔ سوموار

یوم الثلثہ۔ منگل۔ سہ شنبہ

یوم الاربعاء۔ بدھ۔ چہارشنبہ

یوم الخمیس۔ جمعرات۔ پنجشنبہ

یوم الجمعۃ۔ جمعہ

یمین۔ دایاں

یسار۔ بایاں

یبوست۔ خشکی

یاقہ۔ کالر

یابان۔ جاپان

یاسمین۔ چمیلی

یاور۔ شاہی محافظ ایڈیکانگ

یخت۔ کشتی

یلک۔ صدری۔ ویسٹ کوٹ

تمام شد